بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحیح مسلم (عربی-اردو)

المسنی

المسند الصحیح المختصر من السنن

بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ ﷺ

للامام الحافظ ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

جلد اول-حصہ اول

مترجم

مفسر قرآن وشارح الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

فہرس

صحیح مسلم (جلد اوّل)

۱۳ - كتابُ الصيام

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

تیسری صدی کے جن محدثین اور علماء راسخین نے علم حدیث کی تنقیح اور توضیح کے لیے متعدد فنون ایجاد کیے اور اس علم کی توسیع اور اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں ان میں امام مسلم بن حجاج القشیری کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

امام مسلم فن حدیث کے اکابر ائمہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابوزرعہ رازی اور ابوحاتم رازی نے ان کی امامت حدیث پر شہادت دی۔ امام ترمذی اور ابوبکر خزیمہ جیسے مشاہیر نے ان سے روایت حدیث کو باعث شرف سمجھا اور ابو قریش نے کہا کہ دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں اور امام مسلم ان میں سے ایک ہیں۔

ولادت اور سلسلہ نسب

عساکر السنۃ والدین ابوالحسین امام مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری خراسان کے ایک وسیع اور خوبصورت شہر نیشاپور میں بنو قشیر کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ امام مسلم کی ولادت کے سال میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے ان کا سال ولادت ۲۰۲ھ لکھا ہے' امام ذہبی نے ۲۰۴ھ بیان کیا ہے اور ابن اثیر نے ۲۰۶ھ کو اختیار کیا ہے۔

تحصیل علم حدیث

ابتدائی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں امام مسلم نے علم حدیث کی تعلیم شروع کی' فن حدیث کو انہوں نے انتہائی لگن اور محنت سے حاصل کیا' اور بہت جلد نیشاپور کے عظیم محدثین میں ان کا شمار ہونے لگا۔

شخصیت

امام مسلم سرخ و سفید رنگ' بلند قامت اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے' سر پر عمامہ باندھتے تھے اور شملہ کاندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے' انہوں نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا' کپڑوں کی تجارت کر کے اپنی نجی ضروریات پوری کیا کرتے تھے۔ (حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب ج۱۰ ص۱۲۷' مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۶ھ) شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ امام مسلم کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے عمر بھر نہ کسی کی غیبت کی نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کے ساتھ درشت کلامی کی۔

اساتذہ اور مشائخ

علم حدیث کی طلب میں امام مسلم نے متعدد شہروں کا سفر اختیار کیا۔ نیشاپور کے اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد وہ حجاز' شام' عراق اور مصر گئے اور ان گنت بار بغداد کا سفر کیا' انہوں نے ان تمام شہروں کے مشاہیر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا' حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر مؤرخین نے ان کے اساتذہ میں یحییٰ بن یحییٰ' محمد بن یحییٰ ذہلی' احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ' عبداللہ بن مسلمہ القعنبی' احمد بن یونس یربوعی' اسماعیل بن ابی اویس' سعید بن منصور' عون بن سلام' داؤد بن عمرو الضبی' ہیثم بن خارجہ' شیبان ابن فروخ اور امام بخاری کا تذکرہ لکھا ہے۔ (امام عبداللہ شمس الدین ذہبی' المتوفی ۷۴۸ھ' تذکرۃ الحفاظ ج۲ ص۵۸۸' مطبوعہ ادارۃ احیاء التراث العربی' بیروت)

تلامذہ

امام مسلم سے بے حساب لوگوں نے سماع حدیث کیا ہے ان سے روایت کرنے والے تمام حضرات کے اسماء کا شمار تو مشکل ہے چند اسماء یہ ہیں:

ابو الفضل احمد بن سلمہ ابراہیم بن ابی طالب ابو عمرو خفاف حسین بن محمد قبانی ابو عمرو مستملی حافظ صالح بن محمد علی بن حسن محمد بن عبد الوہاب علی بن حسین بن جنید ابن خزیمہ ابن صاعد سراج محمد بن عبد بن حمید ابو حامد ابن الشرقی علی بن اسماعیل الصفار ابو محمد بن ابی حاتم رازی ابراہیم بن محمد بن سفیان محمد بن مخلد دوری ابراہیم بن محمد بن حمزہ ابو عوانہ اسفرائنی محمد بن اسحاق فاکہی ابو حامد اعمشی ابو حامد بن حسنویہ اور امام ترمذی۔ (حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۲۶ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۲۶ھ) امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں امام مسلم سے صرف ایک حدیث روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے:۔

عن یحیی بن یحیی عن ابی معاویۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ احصوا ھلال شعبان برمضان.

کلمات الثناء

امام مسلم کی خدمات اور ان کے کمالات کو ان کے اساتذہ اور معاصرین نے بے حد سراہا ہے۔ ابو عمرو مستملی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں اسحاق بن منصور احادیث لکھوا رہے تھے اور امام مسلم ان احادیث میں سے انتخاب کر رہے تھے اچانک اسحاق بن منصور نے نگاہ اوپر اٹھائی اور کہا ہم اس وقت تک کبھی خیر سے محروم نہیں ہوں گے جب تک ہمارے درمیان مسلم بن حجاج موجود ہیں۔ ان کے ایک اور استاد محمد بن عبد الوہاب فراء نے کہا کہ مسلم علم کا خزانہ ہے اور میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں پایا۔ ابن اخرم نے کہا نیشاپور نے تین محدث پیدا کیے محمد بن یحیی ابراہیم بن ابی طالب اور مسلم۔ ابن عقدہ نے کہا امام مسلم بالشافہ سماع کے بغیر روایت نہیں کرتے تھے۔ ابوبکر جارودی نے کہا کہ مسلم علم کے محافظ تھے۔ مسلم بن قاسم نے کہا کہ وہ جلیل القدر امام تھے۔ بندار نے کہا دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں ابو زرعہ محمد بن اسماعیل دارمی اور مسلم بن حجاج۔

(حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۲۸ دکن ۱۳۲۶ھ)

علمی شکوہ

امام مسلم فن حدیث میں عظیم صلاحیتوں کے مالک تھے حدیث صحیح اور سقیم کی پہچان میں وہ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے حتیٰ کہ بعض امور میں ان کو امام بخاری پر بھی فضیلت حاصل تھی کیونکہ امام بخاری نے اہل شام کی اکثر روایات ان کی کتابوں سے بطریق مناولہ حاصل کی ہیں۔ خود ان کے مؤلفین سے سماع نہیں کیا اس لیے ان کے راویوں میں امام بخاری سے بسا اوقات غلطی واقع ہو جاتی ہے کیونکہ ایک ہی راوی کا کبھی نام ذکر کیا جاتا ہے اور کبھی کنیت ایسی صورت میں بعض دفعہ امام بخاری ان کو دو راوی خیال کر لیتے ہیں۔ اور امام مسلم نے چونکہ اہل شام سے براہ راست سماع کیا ہے اس لیے وہ اس قسم کا مغالطہ نہیں کھاتے۔

(شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ بستان المحدثین ص ۲۸۰ مطبوعہ سعید اینڈ کمپنی کراچی)

امام بخاری سے تعلق خاطر

جس طرح امام بخاری ایمان کے مرکب ہونے کے مسئلہ میں متشدد تھے اور اس شخص سے روایت نہیں لیتے تھے جو بساطت ایمان کا قائل ہو اسی طرح امام محمد بن یحیی ذہلی قدم قرآن کے مسئلہ میں متشدد تھے اور اس شخص سے سخت بیزار تھے جو الفاظ قرآن کو مخلوق مانتا

ہو۔ جب امام بخاری اور امام محمد بن یحیٰی کا اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو ان میں اور امام بخاری میں سخت منافرت پیدا ہوگئی حتیٰ کہ ایک دن محمد بن یحیٰی ذہلی نے اپنی مجلس میں اعلان کر دیا کہ جو شخص الفاظ قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہو وہ ہماری مجلس سے چلا جائے۔ یہ سن کر امام مسلم نے اپنا عمامہ سنبھالا اور امام ذہلی کی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور امام ذہلی سے انہوں نے جس قدر احادیث ضبط کی تھیں وہ سب انہیں واپس بھجوا دیں۔

تصانیف

امام مسلم کی عمر کا اکثر حصہ روایتِ حدیث کے حصول کیلئے مختلف شہروں میں سفر کرتے ہوئے گزرا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ درس وتدریس میں بھی بے حد مشغول رہے۔ اس کے باوجود ان سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں۔

(۱) الجامع الصحیح (۲) المسند الکبیر (۳) کتاب الاسماء والکنی (٤) کتاب الجامع علی الابواب (٥) کتاب العلل (٦) کتاب الوحدان (۷) کتاب الافراد (۸) کتاب سوالات احمد بن حنبل (۹) کتاب حدیث عمرو بن شعیب (۱۰) کتاب الانتفاع باھب السباع (۱۱) کتاب مشائخ مالک (۱۲) کتاب مشائخ ثوری (۱۳) کتاب مشائخ شعبہ (۱٤) کتاب من لیس لہ الا راو واحد (۱٥) کتاب المخضرمین (۱٦) کتاب اولاد الصحابۃ (۱۷) کتاب اوہام المحدثین (۱۸) کتاب الطبقات (۱۹) کتاب افراد الشامیین (امام عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷٤۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۰ مطبوعہ ادارۃ احیاء التراث العربی بیروت) (۲۰) مسند امام مالک (۲۱) مسند الصحابۃ۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے مسند الصحابہ بڑی تفصیل سے لکھنی شروع کی تھی مگر وہ مکمل نہ ہو سکی اور امام مسلم وفات پا گئے اور اگر وہ اس کو پورا کر لیتے تو وہ ایک عظیم تصنیف ہوتی۔

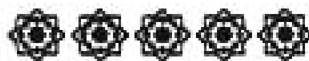
وصال

امام مسلم کے وصال کا سبب بھی نہایت عجیب وغریب بیان کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ایک دن مجلس مذاکرہ میں امام مسلم سے ایک حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا اس وقت آپ اس حدیث کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے، گھر آ کر اپنی کتابوں میں اس حدیث کی تلاش شروع کر دی، قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا، امام مسلم کے استغراق اور انہاک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی طرف آپ کی توجہ نہ ہو سکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا اور غیر ارادی طور پر کھجوروں کا زیادہ کھالینا ہی ان کی موت کا سبب بن گیا۔ اور اس طرح ۲٤/رجب ۲٦۱ھ اتوار کے دن شام کے وقت علم حدیث کا یہ درخشندہ آفتاب غروب ہو گیا اور اگلے روز پیر کے دن خراسان کے اس عظیم محدث کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

حُسنِ عاقبت

امام مسلم سادہ دل درویش تھے اور علم وعمل کی بہترین خوبیوں کے جامع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمایا۔ ابو حاتم رازی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لیے مباح کر دیا ہے اور میں اس میں جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔

(شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ بستان المحدثین ص ۱۸۱ مطبوعہ سعید اینڈ کمپنی کراچی)



صحیح مسلم

صحیح مسلم کتب صحاح ستہ میں صحیح بخاری کے بعد شمار کی جاتی ہے۔ امام مسلم بن حجاج نے اس کی احادیث کو انتہائی محنت اور کاوش سے ترتیب دیا ہے۔ حسن ترتیب اور تدوین کی عمدگی کے لحاظ سے یہ صحیح بخاری پر بھی فوقیت رکھتی ہے اور زمانہ تصنیف سے لے کر آج تک اس کو قبولیت عامہ کا شرف حاصل رہا ہے۔

متقدمین میں سے بعض مغاربہ اور محققین نے صحیح مسلم کو بے حد پسند کیا ہے اور اس کو صحیح بخاری پر بھی ترجیح دی ہے۔ چنانچہ ابو علی حاکم نیشاپوری اور حافظ ابوبکر اسماعیلی صاحب مدخل کا یہی قول ہے اور امام عبدالرحمان نسائی نے کہا کہ امام مسلم کی صحیح' امام بخاری کی صحیح سے عمدہ ہے (الشیخ محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف النووی المتوفی ۶۷۶ھ مقدمہ شرح مسلم ص ۱۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی' ۱۳۷۵ھ) اور مسلم بن قاسم قرطبی معاصر دارقطنی نے کہا کہ امام مسلم کی صحیح کی مثل کوئی شخص نہیں پیش کر سکتا۔ ابن حزم بھی صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیتے تھے۔ (حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ' ہدی الساری ج ۱ ص ۲۲' مطبوعہ مصر) اور خود امام مسلم نے اپنی کتاب کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر محدثین دو سو سال بھی احادیث لکھتے رہیں پھر بھی ان کا مدار اسی کتاب پر ہوگا۔ (شیخ محمد الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ مقدمہ شرح مسلم ص ۱۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی' ۱۳۷۵ھ) اور اب تو دو سو برس چھوڑ کر گیارہ سو برس ہونے کو آئے لیکن اس مرد خدا کے قول کی صداقت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور شاہ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ ابوعلی زعفرانی کو کسی شخص نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ تمہاری بخشش کس سبب سے ہوئی؟ تو انہوں نے صحیح مسلم کے چند اجزاء کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ان اجزاء کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ بستان المحدثین ص ۲۸۱' مطبوعہ سعید اینڈ کمپنی' کراچی) اس خواب سے معلوم ہوا کہ صحیح مسلم' اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کر چکی ہے۔

سبب تالیف اور مدت

امام مسلم نے اپنی صحیح کی تالیف کا سبب خود بیان فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مجھ سے میرے بعض تلامذہ نے درخواست کی کہ میں احادیث صحیحہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کروں جس میں بلاتکرار احادیث کو جمع کیا جائے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر میں نے اپنی صحیح کی تالیف کی۔ امام مسلم نے تین لاکھ احادیث میں سے اپنی جامع صحیح کا انتخاب فرمایا اور جن مشائخ کی احادیث کو انہوں نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے ان سب سے انہوں نے بالمشافہ اور براہ راست سماع کیا ہے اور اس تصنیف میں انہوں نے صرف اپنی ذاتی تحقیق پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید احتیاط کے پیش نظر اس مجموعہ میں صرف ان احادیث کو لائے ہیں جن کی صحت پر اس وقت کے اکابرین کا اتفاق تھا اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ تحقیق مزید کیلئے کتاب کی تکمیل کے بعد اسے حافظ عصر ابوزرعہ کی خدمت میں پیش کیا جو اس زمانہ میں علل حدیث اور جرح و تعدیل کے فن میں امام گردانے جاتے تھے اور جس روایت کے بارے میں انہوں نے کسی علت کی نشاندہی کی' امام مسلم نے اس کو کتاب سے خارج کر دیا' اس طرح پندرہ سال کی لگاتار جدوجہد اور شدید مشقت کے بعد صحیح مسلم کی صورت میں یہ مجموعہ احادیث تیار ہو گیا۔ (حافظ شمس الدین الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ' تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۵۹۰' مطبوعہ ادارہ احیاء التراث العربی' بیروت)

تسمیہ

حاجی خلیفہ اور دیگر مؤرخین نے صحیح مسلم کا نام الجامع الصحیح بیان کیا ہے مگر اس نام پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جامع حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں تفسیر بھی ہو اور صحیح مسلم میں تفسیر سے متعلق احادیث بہت کم ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جامع کے محقق کے لیے کتاب میں نفس تفسیر کا لانا شرط ہے' قلت یا کثرت ملحوظ نہیں ہے۔ چنانچہ متقدمین میں سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کی جو تصانیف جامع کے نام سے مشہور ہیں ان میں بھی تفسیر بہت کم ہے۔

صحیح مسلم میں تفسیر اس قدر کم لانے کا سبب یہ ہے کہ تفسیر سے متعلق اکثر روایات امام مسلم کتاب کے شروع میں لے آئے ہیں اور چونکہ اس کتاب میں انہوں نے حتی الامکان تکرار سے گریز کیا ہے اس لیے کتاب التفسیر میں ان روایات کو دوبارہ نہیں لائے۔

اسلوب

امام مسلم نے اپنی صحیح کی تالیف اور ترتیب میں انتہائی حزم و احتیاط اور کامل ورع اور تقویٰ سے کام لیا ہے۔ امام ابن شہاب زہری' امام مالک اور امام بخاری حدثنا اور اخبرنا کے درمیان فرق نہیں کرتے' اور ابن جریج' اوزاعی' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن یحییٰ' عبداللہ بن مبارک اور دیگر تمام محدثین حدثنا اور اخبرنا میں فرق کرتے ہیں۔ حدثنا کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب استاذ حدیث کی قرأت کرے اور شاگرد سن رہے ہوں اور اخبرنا کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب شاگرد پڑھے اور استاد سن رہا ہو۔ چونکہ اکثر محدثین اخبرنا اور حدثنا میں ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ جائز نہیں رکھتے۔ اس لیے احتیاط کے پیش نظر امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور حدثنا اور اخبرنا کے فرق کو قائم رکھا ہے۔

امام مسلم نے سند حدیث میں راویوں کے اسماء کے ضبط کا بھی بڑا خیال رکھا ہے' جس راوی کا اصل سند میں صرف نام ذکر کیا گیا ہو اور نسب کا ذکر نہ ہو جس کے سبب ابہام پیدا ہو تو وہ اس کی وضاحت کرتے ہیں مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ استاذ کے بیان کیے ہوئے الفاظ میں خلل نہ آئے۔ مثلاً انہوں نے ایک سند ذکر کی۔ حدثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی و ھو ابن سعید' اس مقام پر استاذ نے سلیمان بن بلال کا نام صرف سلیمان اور یحییٰ بن سعید کا نام صرف یحییٰ ذکر کیا تھا اور ان کے نسب کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ امام مسلم چاہتے تو اس کو سلیمان بن بلال اور یحییٰ بن سعید کے نام سے ذکر کر سکتے تھے' لیکن اس صورت میں یہ وہم ہوتا کہ شاید استاذ نے اپنی سند میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اس لیے احتیاط کے پیش نظر امام مسلم نے ایک نام کے ساتھ یعنی ابن بلال اور دوسرے نام کے ساتھ وھو ابن سعید لکھا۔

اسی طرح راوی کے اسم' صفت' کنیت یا نسب میں اختلاف ہو تو امام مسلم اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ نیز جن اسناد میں کوئی علت خفیہ ہو اس کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ سند میں اگر اتصال یا ارسال اور متن میں زیادتی یا کمی کا اختلاف ہو تو اس کو واضح کر دیتے ہیں' الفاظ حدیث کے اختلاف کو واللفظ لفلان کے ساتھ اسی جگہ بیان کر دیتے ہیں۔ صحیح مسلم ان خوبیوں میں منفرد ہے۔ امام بخاری کی صحیح میں یہ خوبیاں نہیں ہیں۔

ایک متن حدیث جب اسانید متعددہ سے مروی ہو تو امام مسلم ان تمام اسانید کو ان کی احادیث کے ساتھ ایک جگہ ذکر کر دیتے ہیں وہ نہ ان احادیث کو متعدد ابواب میں متفرق کرتے ہیں نہ ایک حدیث کی مختلف ابواب میں تقطیع کرتے ہیں۔ حدیث کو اس کے اصل الفاظ کے ساتھ وارد کرتے ہیں نہ روایت بالمعنی کرتے ہیں اور نہ حدیث کا اختصار کرتے ہیں نیز باب کے تحت صرف احادیث لاتے ہیں۔ آثار صحابہ اور اقوال تابعین کے ساتھ احادیث کو خلط نہیں کرتے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں احادیث کو ترتیب وار ابواب کے لحاظ سے وارد کیا ہے لیکن تراجم اور عنوانات مقرر نہیں کیے۔ امام نووی

فرماتے ہیں اس کا سبب یا تو اختصار تھا یا کوئی اور امر جس کو امام مسلم ہی بہتر طور پر جانتے تھے۔ بہر حال بعد کے لوگوں نے ان ابواب کے تراجم مقرر کر دیے ہیں جن کو صحیح مسلم کے حواشی میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ ان تراجم میں بعض بہت عمدہ ہیں اور بعض میں رکاکت اور تقصیر ہے۔

شرائط

امام مسلم نے اپنی جامع صحیح میں احادیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ حدیث کو نقل کرنے والے تمام راوی مسلم، عادل، ثقہ، متصل، غیر شاذ اور غیر معلل ہوں۔ ثقہ کا معیار امام مسلم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ راوی طبقہ اولیٰ اور ثانیہ سے ہوں۔ یعنی کامل الضبط و الاتقان اور کثیر الملازمت مع الشیخ ہوں یہ طبقہ اولیٰ ہے یا کامل الضبط اور قلیل الملازمت ہوں۔ یہ طبقہ ثانیہ ہے رہا طبقہ ثالثہ یعنی ناقص الضبط اور کثیر الملازمت تو ان کی روایات سے امام مسلم انتخاب کرتے ہیں اور استیعاب فقط پہلے دو طبقوں سے کرتے ہیں اور اتصال کا معیار ان کے نزدیک یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت کا ثبوت ہو۔

(طاہر بن صالح الجزائری الدمشقی 'توجیہ النظر ص ۸۶' مطبوعہ مصر)

امام مسلم نے رواۃ حدیث کے تین طبقات مقرر کیے ہیں اول وہ ضبط اور اتقان میں اعلیٰ درجہ پر ہیں، ثانی متوسطین اور ثالث متروکین جو متہم بالکذب ہوں اور امام مسلم نے اس کتاب میں حدیث لانے کی شرط یہ قائم کی ہے کہ وہ راوی پہلے دو طبقوں میں سے ہوں اور ان دونوں میں پہلے طبقہ کی روایات مقدم ہوں گی اور تیسرے طبقہ کے بارے میں انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ وہ اس طبقہ کی احادیث کی تخریج نہیں کریں گے۔ (امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ مقدمہ صحیح مسلم ص ۳۔۵ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ)

اس کے باوجود صحیح مسلم میں تیسرے طبقہ کی روایات بھی موجود ہیں۔ اس کی توجیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ امام مسلم نے اس طبقہ کی روایات اصالۃً وارد نہیں کیں بلکہ ان کو بالتبع تائید کے مرتبہ میں لائے ہیں یا اس طبقہ کی روایات کو اس وقت لائے ہیں جب وہ کسی زائد خوبی مثلاً علو اسناد پر مشتمل تھیں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس ضعف کی وجہ سے ان راویوں کو طبقہ ثالثہ میں شمار کیا گیا ہے۔ ان میں وہ ضعف مثلاً نسیان یا اختلال وغیرہ صحیح مسلم میں ان کی احادیث کے اندراج کے بعد لاحق ہوا تھا۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں احادیث وارد کرنے کے لیے ایک شرط یہ بھی عائد کی ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو چکا ہو کیونکہ جب ان سے حدیث ابو ہریرہ **فاذا قرأ فانصتوا** کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ نے اس کو اپنی صحیح میں درج کیوں نہیں کیا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے ہر اس حدیث کو کتاب میں درج نہیں کیا جو صرف میرے نزدیک صحیح تھی بلکہ اس حدیث کو درج کیا ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو چکا ہو۔ (امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ)

امام مسلم کی اس شرط پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحیح مسلم میں بہت سی ایسی احادیث ہیں جن کی صحت پر سب کا اتفاق نہیں ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں اس کا یہ جواب دیا ہے کہ جن احادیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے ان کے خیال میں ان کی صحت پر اس کا اتفاق ہو چکا تھا خواہ فی الواقع ایسا نہ ہوا ہو۔ اور حافظ ابن صلاح نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ جو احادیث مجمع علیہ نہیں ہیں، ممکن ہے ان کو وارد کرتے وقت امام مسلم کو یہ شرط یاد نہ رہی ہو، اور علامہ سیوطی نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ اس اجماع سے اجماع اضافی مراد ہے۔ یعنی امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عثمان بن ابی شیبہ اور سعید بن منصور کا اجماع۔ اور امام مسلم کی لائی ہوئی احادیث اس قسم کے اجماع سے بہر حال خالی نہیں ہیں۔

امام بخاری اور علی بن مدینی اتصال کیلئے صرف راوی اور مروی عنہ کی معاصرت کو کافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان میں باہم ملاقات کی بھی شرط لگاتے تھے اس لیے امام مسلم نے مقدمہ صحیح میں ان لوگوں پر انتہائی شدید اور تند و تیز رد کیا ہے۔ جس کا ذکر امام مسلم کے ذکر

کردہ مقدمہ میں آرہا ہے۔

تعلیقات

امام بخاری کی طرح امام مسلم نے اپنی صحیح میں تعلیقات کی کثرت نہیں کی' حافظ ابن صلاح نے صحیح مسلم کے صرف چودہ مقامات گنوائے ہیں جہاں مسلم نے سند معلق کے ساتھ احادیث وارد کی ہیں' تفصیل یہ ہے:

(۱) حدیث ابی جہیم باب تیمم (۲) حدیث ابی العلاء باب صلوٰۃ النبی (۳) حدیث یحییٰ بن حسان باب سکوت بین التکبیر والقراۃ (٤) حدیث عائشہ کتاب الجنائز (۵) حدیث عائشہ باب الجوائح (٦) حدیث جعفر بن ربیعہ باب الجوائح (۷) حدیث کعب بن مالک فی تقاضی ابن حدرد (۸) حدیث معمر باب احتکار الطعام (۹) حدیث ابی اسامہ باب فقد النبی ﷺ (۱۰) حدیث ابن عمر آخر باب الفضائل (۱۱) حدیث ابی سعید خدری آخر کتاب القدر (۱۲) حدیث براء بن عازب فی الصلوٰۃ الوسطیٰ (۱۳) حدیث ابو ہریرہ باب الرجم (۱٤) حدیث عوف بن مالک کتاب الامارۃ۔

حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ یہ چودہ احادیث اگرچہ سند منقطع سے وارد ہیں لیکن یہ احادیث دوسرے طرق سے جہات صحیحہ سے سند موصول کے ساتھ بھی مروی ہیں اس لیے یہ روایات بھی حکماً صحیح ہیں۔

(شیخ محی الدین یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ مقدمہ شرح مسلم ج ص ۱۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی' ۱۳۷۲ھ)

عدد مرویات

صحیح مسلم کی کل احادیث کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ ابوالفضل احمد بن سلمہ نے بیان کیا ہے کہ صحیح مسلم کی کل احادیث بارہ ہزار ہیں اور ابو حفص نے بیان کیا ہے کہ آٹھ ہزار ہیں۔ الجزائری نے اسی کی توثیق کی ہے اور حذف مکررات کے بعد صحیح مسلم میں بالاتفاق چار ہزار احادیث ہیں۔ (شیخ طاہر بن صلاح الجزائری توجیہ النظر ص ۹۳ مطبوعہ مصر)

حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ حافظ ابوقریش بیان کرتے ہیں کہ ہم شیخ ابوزرعہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام مسلم آئے اور سلام کر کے مجلس میں بیٹھ گئے پھر اپنی صحیح کو پیش کر کے کہا یہ چار ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ ہے۔ شیخ ابوزرعہ نے سن کر کہا باقی احادیث کس کے لیے چھوڑ دیں؟ حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ چار ہزار احادیث سے امام مسلم کی مراد وہ احادیث تھیں جو غیر مکرر ہیں۔

مستخرجات

اصطلاح حدیث میں مستخرج' حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی کتاب کی احادیث کو دیگر اسانید کے ساتھ اس کے مصنف کی شرائط پر جمع کیا جائے۔ صحیح مسلم کی احادیث کی تخریج میں بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں چند از اں یہ ہیں:

(۱) المسند الصحیح علی مسلم: یہ حافظ ابوبکر محمد بن محمد النیشاپوری الاسفرائنی المتوفی ۲۸۶ھ کی تصنیف ہے۔ حافظ اسفرائنی اکثر شیوخ میں امام مسلم کے شریک ہیں۔

(۲) التخریج علی صحیح مسلم: یہ ابوجعفر احمد بن حمدان علی النیشاپوری المتوفی ۳۱۱ھ کی تالیف ہے۔

(۳) مختصر المسند الصحیح علی مسلم: یہ حافظ ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی المتوفی ۳۱۶ھ کی تصنیف ہے' انہوں نے یونس بن عبدالاعلیٰ اور دوسرے شیوخ مسلم سے روایت کی ہے۔

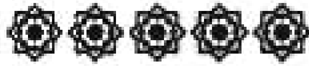
(٤) التخریج علی مسلم: یہ ابونصر محمد بن محمد الطوسی الشافعی المتوفی ۳۴۴ھ کی تالیف ہے۔

(۵) التخریج علی مسلم: یہ ابو حامد احمد بن محمد الشاذلی الشافعی الہروی المتوفی ۳۵۵ھ کی تالیف ہے۔

(۶) المسند الصحیح علی مسلم: یہ ابوبکر محمد بن عبداللہ الجوزقی النیشاپوری المتوفی ۳۸۸ھ کی تالیف ہے۔

(۷) المسند المستخرج علی مسلم: یہ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی المتوفی ۴۳۰ھ کی تالیف ہے۔

(۸) المخرج علی صحیح مسلم: یہ ابوالولید حسان بن محمد القرشی المتوفی ۳۴۹ھ کی تصنیف ہے۔



شروحاتِ صحیح مسلم

صحیح مسلم پر متعدد حواشی لکھے گئے اور بہت سی شروحات تصنیف کی گئی ہیں اور تقریباً ہر زمانہ میں علماء راسخین اور جلیل القدر محدثین صحیح مسلم کی احادیث کے اسرار و رموز اور حقائق و دقائق بیان کرتے رہے ہیں۔ سطور ذیل میں چند شروح کے اسماء ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) المفهم فی شرح غریب مسلم: یہ امام عبدالغافر بن اسماعیل الفارسی التوفی ۵۲۹ھ کی تالیف ہے۔
(۲) شرح مسلم: یہ امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد اصفہانی متوفی ۵۳۵ھ کی تالیف ہے۔
(۳) المعلم بفوائد کتاب مسلم: یہ ابوعبداللہ محمد بن علی المازری التوفی ۵۳۶ھ کی تالیف ہے۔
(٤) الاکمال فی شرح مسلم: یہ قاضی عیاض بن موسیٰ المالکی التوفی ۵۴۴ھ کی تالیف ہے۔
(٥) شرح مسلم: یہ عماد الدین عبدالرحمان بن عبدالعلی المصری التوفی ۶۲۴ھ کی تالیف ہے۔
(٦) المفهم لما اشکل من تلیخص کتاب مسلم: یہ شرح ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبی التوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے۔ اس شرح میں الفاظ غریبہ کے معانی، اعاریب اور احادیث سے مستنبط دیگر نکات کو بیان کیا گیا ہے۔
(۷) المنهاج فی شرح مسلم بن الحجاج: یہ شرح حافظ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی الشافعی التوفی ۶۷۶ھ کی تالیف ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اگر مجھے لوگوں کی پست ہمتی اور قلت رغبت کا خیال نہ ہوتا تو میں سو جلدوں میں اس کی شرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شرح کو بے حد مقبولیت عطا فرمائی، عام طور پر برصغیر کے علماء کے پاس یہی شرح ہے جسے صحیح مسلم کے ساتھ چھاپ دیا گیا ہے۔ حافظ شمس الدین القونوی التوفی ۷۸۸ھ نے اس شرح کا اختصار بھی کیا ہے۔
(۸) شرح مسلم: یہ شرح ابوالفرج عیسیٰ بن مسعود الزوادی التوفی ۷۴۴ھ کی تالیف ہے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل یہ ایک ضخیم شرح ہے۔
(۹) شرح زوائد مسلم علی البخاری: یہ شرح سراج الدین عمر بن علی التوفی ۸۰۴ھ کی تالیف ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔
(۱۰) اکمال اکمال المعلم: یہ شرح امام عبداللہ محمد بن خلیفہ المالکی التوفی ۸۲۷ھ کی تالیف ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم شرح ہے۔
(۱۱) شرح مسلم: یہ شرح شیخ تقی الدین ابوبکر بن محمد الدمشقی التوفی ۸۲۹ھ کی تالیف ہے۔
(۱۲) الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج: یہ حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر السیوطی التوفی ۹۱۱ھ کی تالیف ہے۔
(۱۳) شرح مسلم: یہ شرح قاضی زین الدین زکریا بن محمد الانصاری التوفی ۹۲۶ھ کی تالیف ہے۔

(۱٤) منهاج الابتهاج بشرح مسلم بن الحجاج: یہ شرح شیخ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ کی تالیف ہے' آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے' یہ تقریباً نصف کتاب کی شرح ہے۔

(۱٥) شرح مسلم: یہ شرح ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ کی تالیف ہے۔ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

(ان تمام شروح کا ذکر حاجی خلیفہ المتوفی ۱۰۶۷ھ نے کشف الظنون ج ا ص ۵۵۷۔۵۵۸ میں کیا ہے۔)

(١٦) فتح الملهم: شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ کی تالیف ہے' تین جلدوں میں اخیر کتاب النکاح تک لکھی ہے۔ جسٹس محمد تقی عثمانی نے کتاب الرضاع سے اخیر کتاب تک چار جلدوں میں اس کا تکملہ لکھا ہے۔

(١٧) شرح صحیح مسلم: از علامہ غلام رسول سعیدی اس شرح میں پہلے احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے پھر ان احادیث کی اردو میں شرح کی ہے۔ ۱۴۰۰ھ میں اس شرح کو شروع کیا گیا اور ۱۴۱۳ھ میں اس کا اختتام ہوا' درمیان میں چھ سال بیماری کی وجہ سے سلسلہ تصنیف منقطع رہا۔

مختصرات صحیح مُسلم اوران کی شروح

صحیح مسلم کا خلاصہ کر کے مختصرات کی بھی تالیف کی گئی ہے اور بعض لوگوں نے ان کی شروح بھی لکھی ہیں۔

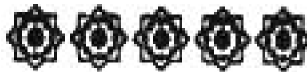
(۱) مختصر صحیح مسلم: یہ شرح ابو الفضل محمد بن عبداللہ المرسی المتوفی ۶۵۵ھ کی تالیف ہے۔

(۲) مختصر صحیح مسلم: حافظ زکی الدین عبدالعظیم المتوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے۔

(۳) شرح مختصر صحیح مسلم: یہ عثمان بن عبدالملک الکردوی المصری المتوفی ۷۳۸ھ کی تالیف ہے۔

(٤) شرح مختصر صحیح مسلم: یہ محمد بن احمد الاسنوی المتوفی ۷۶۳ھ کی تالیف ہے۔

شروح' مختصرات اور مستخرجات کے علاوہ مسلم کے اسماء رجال پر بھی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں ابوبکر احمد بن علی الاصفہانی المتوفی ۲۷۹ھ کی تالیف مشہور ہے۔ (ان تمام شروح کی تفصیل حاجی خلیفہ المتوفی ۱۰۶۷ھ کشف الظنون ج ا ص ۵۵۷۔۵۵۸ سے لی گئی ہے)۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مقدمہ صحیح مسلم

از امام ابوالحسین مُسلم بن حجاج القشیری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتیں سیدنا محمد ﷺ پر نازل فرمائے جو خاتم النبیین ہیں اور تمام انبیاء پر بھی رحمتیں نازل فرمائے۔

امام مسلم اپنے شاگرد ابواسحاق کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ بِتَوْفِيْقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ اَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْاَخْبَارِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سُنَنِ الدِّيْنِ وَ اَحْكَامِهٖ وَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَ الْعِقَابِ وَ التَّرْغِيْبِ وَ التَّرْهِيْبِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ صُنُوْفِ الْاَشْيَآءِ بِالْاَسَانِيْدِ الَّتِيْ بِهَا نُقِلَتْ وَ تَدَاوَلَهَا اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَاَرَدْتَ اَرْشَدَكَ اللّٰهُ اَنْ تُوَقَّفَ عَلٰى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً وَ سَاَلْتَنِيْ اَنْ اُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّاْلِيْفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ فَاِنَّ ذٰلِكَ زَعَمْتَ مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهٗ قَصَدْتَ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيْهَا وَ الْاِسْتِنْبَاطِ مِنْهَا وَ لِلَّذِيْ سَاَلْتَ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ حِيْنَ رَجَعْتُ اِلٰى تَدَبُّرِهٖ وَ مَا تَؤُوْلُ بِهِ الْحَالُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَاقِبَةٌ مَحْمُوْدَةٌ وَ مَنْفَعَةٌ مَوْجُوْدَةٌ.

حمد و صلوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کہ تم نے اپنے رب کی توفیق سے یہ ذکر کیا کہ اصولِ دین اور احکامِ شریعت سے متعلق جو احادیث حضور ﷺ سے مروی ہیں ان کو تلاش کر کے جمع کرنا چاہیے' اسی طرح ثواب اور عذاب اور رغبت اور خوف اور ان جیسے موضوعات سے متعلق احادیث کو ایسی اسانید کے ساتھ جمع کرنا چاہیے جو اہلِ علم کے نزدیک مقبول ہوں' اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے کہ تم نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس قسم کی تمام احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے"۔ تمہاری خواہش یہ بھی تھی کہ میں بغیر کثرتِ تکرار کے احادیث جمع کروں کیونکہ کثرتِ تکرار کی وجہ سے احادیث میں تدبر اور ان سے مسائل کے استخراج میں دشواری ہو گی' اللہ تعالیٰ تمہیں سرخرو فرمائے میں نے جس وقت تمہاری ان معروضات اور ان کے نتائج پر غور کیا تو میں نے یہ سمجھا کہ اس کام کو کرنے سے انشاء اللہ مجھے حسنِ عاقبت اور اجرِ عظیم حاصل ہو گا۔

وَ ظَنَنْتُ حِيْنَ سَاَلْتَنِيْ تَجَشُّمَ ذٰلِكَ اَنْ لَّوْ عُزِمَ لِيْ

اے عزیز! جس وقت تم نے مجھ سے اس تالیف کے بار

عَلَيْهِ وَقُضِيَ لِي تَمَامُهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يُصِيبُهُ نَفْعُ ذَلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ.

گراں کو اٹھانے کا سوال کیا تو میں نے سوچا کہ اگر میری قسمت سے یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا تو اور لوگوں کی نسبت اس کا فائدہ سب سے پہلے مجھ ہی کو پہنچے گا۔

إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذَلِكَ أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هَذَا الشَّأْنِ وَإِتْقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَا تَمْيِيزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ إِلَّا بِأَنْ يُوَقِّفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلَى بِهِمْ مِنَ ازْدِيَادِ السَّقِيمِ.

اس تالیف کے جمیع مقاصد اور مصالح کو تو طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کیا جا سکتا البتہ بعض از اں یہ ہیں: کہ بکثرت احادیث کو جمع کرنے سے بہتر ہے کہ کم تعداد میں احادیث جمع کی جائیں کیونکہ عوام کے لیے کم تعداد میں احادیث کا محفوظ کرنا آسان ہوتا ہے خاص طور پر وہ لوگ جو حدیث صحیح اور غیر صحیح کے فرق کو نہیں سمجھتے۔ اس لیے ضعیف روایات کی بھرمار کرنے سے احادیث صحیحہ پر اختصار کرنا بہتر ہے خواہ وہ تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں۔

وَإِنَّمَا يُرْجَى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الْإِسْتِكْثَارِ مِنْ هَذَا الشَّأْنِ وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِخَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ رُزِقَ فِيهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَعِلَلِهِ فَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَهْجُمُ بِمَا أُوتِيَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الْإِسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهِ فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْكَثِيرِ وَقَدْ عَجَزُوا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيلِ.

البتہ جو لوگ فنِ حدیث کے ماہر ہیں اور اسانید کے اسباب و علل کی معرفت رکھتے ہیں ان کے لیے کثرت روایات اور احادیث مکررہ کو جمع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن عوام الناس جو احادیث کی اسانید میں خاص کی طرح گہری نظر نہیں رکھتے ان کے لیے کثیر احادیث کا انبار لگانا بے سود ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ یہ لوگ چند احادیث میں بھی پوری چھان پھٹک نہیں کر سکتے۔

ثُمَّ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُبْتَدِئُونَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْلِيفِهِ عَلَى شَرِيطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلَى جُمْلَةِ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَقْسِمُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ وَثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِنَ النَّاسِ عَلَى غَيْرِ تَكْرَارٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ مَوْضِعٌ لَا يُسْتَغْنَى فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ فِيهِ زِيَادَةُ مَعْنًى أَوْ إِسْنَادٌ يَقَعُ إِلَى جَنْبِ إِسْنَادٍ لِعِلَّةٍ تَكُونُ هُنَاكَ.

اب ہم تمہاری خواہش کے مطابق مکمل سند کے ساتھ احادیث بیان کریں گے ان احادیث کو جمع کرنے کے لیے ہم نے چند شرائط مقرر کی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جو احادیث رسول اللہ ﷺ سے متصلاً مروی ہیں ان کو ہم راویوں کے تین طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان احادیث کو ہم نے حتی الامکان بلا تکرار ذکر کیا ہے سوا ان صورتوں کے جہاں تکرار ناگزیر تھا۔ مثلاً ایک حدیث دوسری سند کے ساتھ کسی لفظ کی زیادتی، کمی یا لفظی تغیر پر مشتمل ہے یا وہی حدیث کسی اور سند کے ساتھ مروی ہے جس سند میں کوئی زائد خوبی ہے۔

لِأَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيثِ الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍّ فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ

جب ایک متن حدیث مثلاً دو سندوں کے ساتھ مروی ہو اور دوسری سند کے ساتھ متن حدیث میں کوئی زائد معنی ہو تو یہ

وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ أَوْ أَنْ يُفَصَّلَ ذَلِكَ الْمَعْنَى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى اخْتِصَارِهِ إِذَا أَمْكَنَ وَلَكِنْ تَفْصِيلُهُ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهِ فَإِعَادَتُهُ بِهَيْئَتِهِ إِذَا ضَاقَ ذَلِكَ أَسْلَمُ فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ عَنْ غَيْرِ حَاجَتِنَا إِلَيْهِ فَلَا نَتَوَلَّى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

ہو تو یہ حدیث ایک مستقل حدیث کے قائم مقام ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم اس حدیث کو اس کی دوسری سند کے ساتھ دوبارہ ذکر کرنے پر مجبور ہیں۔ ایسی صورت میں ہم بسا اوقات اختصار سے کام لیتے ہیں اور بتلا دیتے ہیں کہ اس سند کے ساتھ اس حدیث میں کمی زیادتی یا تغیر ہے لیکن جب کوئی مقام یا مصلحت اس قسم کے انتصاف کا متحمل نہ ہو تو ہمارے لیے پوری حدیث کا اعادہ کیے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں رہتا تاہم اگر تکرار سے بچنے کی کوئی صورت نکل سکے تو ہم ہرگز تکرار نہیں کرتے۔

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ فَإِنَّا نَتَوَخَّى أَنْ نُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقَى مِنْ أَنْ يَكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ وَإِتْقَانٍ لِمَا نَقَلُوا لَمْ يُوجَدْ فِي رِوَايَتِهِمْ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ وَلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيهِ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَبَانَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ. فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هَذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ عَلَى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَأَضْرَابِهِمْ مِنْ حُمَّالِ الْآثَارِ وَنُقَّالِ الْأَخْبَارِ فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ أَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِتْقَانِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِأَنَّ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ أَلَا تَرَى أَنَّكَ إِذَا وَازَنْتَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ سَمَّيْنَاهُمْ عَطَاءً وَيَزِيدَ وَلَيْثًا بِمَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي إِتْقَانِ الْحَدِيثِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِيهِ وَجَدْتَهُمْ مُبَايِنِينَ لَهُمْ لَا يُدَانُونَهُمْ لَا شَكَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ الَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِنْ صِحَّةِ

قسم اوّل میں ہم پہلے ان احادیث کو بیان کریں گے جن کو اسانید بہ نسبت دوسری اسانید کے عیوب اور نقائص سے محفوظ ہیں اور ان کی روایات میں شدید اختلاف اور کثیر اختلاط نہیں ہیں اور ان کی روایات میں شدید اختلاف اور کثیر اختلاط نہیں ہوتا اور یہ بات ان کی روایت کردہ احادیث سے پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے اس قسم کے لوگوں کی روایات بیان کرنے کے بعد ہم ان روایات کا ذکر کریں گے جن کی سند میں بعض ایسے راوی بھی ہوں گے جو ثقاہت اور قوت حفظ میں قسم اوّل کے پایہ کے نہیں ہوں گے اگرچہ تقویٰ اور پرہیزگاری اور صداقت اور امانت میں ان کا مرتبہ کم نہیں ہوگا۔ مثلاً عطاء بن سائب، یزید بن ابی زیاد لیث بن ابی سلیم وغیرہ یہ لوگ اگرچہ علم وفضل اور تقویٰ و پرہیزگاری میں تو اہل علم کے نزدیک معروف اور مشہور ہیں لیکن ان کے ہمعصر دوسرے راوی حافظہ اور ثقاہت میں ان پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اور جب تم ان مذکورہ حضرات یعنی عطاء، یزید اور لیث کا مقابلہ، منصور بن معتمر، سلیمان اعمش اور اسمٰعیل بن ابی خالد سے کرو گے تو تم پر صاف ظاہر ہو جائے گا کہ قوت حافظہ اور ثقاہت میں ان کے درمیان نمایاں فرق ہے اور علماء حدیث کے نزدیک اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحت اور ثقاہت میں عطاء، یزید اور لیث کی روایات کسی حال میں بھی منصور، اعمش اور اسماعیل کے ہم پایہ نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر ایک عصر کے راویوں میں مقابلہ کیا جائے تو

حِفْظِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِتْقَانِهِمْ لِحَدِيثِهِمْ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَيَزِيدَ وَلَيْثٍ وَفِي مِثْلِ ذٰلِكَ مَجْرٰى هٰؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْأَقْرَانِ كَابْنِ عَوْنٍ وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ مَعَ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبُ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَأَيُّوبَ صَاحِبَاهُمَا إِلَّا أَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيدٌ فِي كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَأَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلٰكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

باوجود معاصر اور ہم زماں ہونے کے ان میں نمایاں فرق ہوگا۔ مثلاً اگر ابن عون اور ایوب سختیانی کا مقابلہ عوف اور اشعث حرانی سے کیا جائے حالانکہ یہ چاروں حسن بصری اور ابن سیرین کے شاگرد ہیں تو ان میں واضح فرق نظر آئے گا' کیونکہ نقل حدیث میں جو مہارت اور فضیلت ابن عون اور ایوب کو حاصل ہے وہ عوف اور اشعث کو حاصل نہیں ہوئی' اگرچہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں عوف اور اشعث اہل علم کے نزدیک ان سے کم نہیں ہیں۔ اس کے باوجود روایت حدیث میں اہل علم نے ان کو ابن عون اور ایوب کا مقام نہیں دیا۔ ہم نے نام لے کر ان راویوں کی صراحت' مثالیں اس لیے دی ہیں کہ جو لوگ

وَإِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُونَ تَمْثِيلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْتِيبِ أَهْلِهِ فِيهِ فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَلَا يُرْفَعُ مُتَّضِعُ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطٰى كُلُّ ذِي حَقٍّ فِيهِ حَقَّهُ وَيُنَزَّلُ فِيهِ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔

محدثین کے اصول اور تنقید کے طریق کار کو نہیں جانتے وہ آسانی کے ساتھ راویوں کے مرتبہ کو پہچان سکیں تاکہ بلند مرتبہ شخص کو اس کی حیثیت سے کم اور کم مرتبہ شخص کو اس کی حیثیت سے زیادہ مقام نہ دیا جائے ہر شخص کی روایت کو اس کی حیثیت کے مطابق مقام دیا جائے۔ کوئی حق دار اپنے حق سے محروم نہ ہو اور ہر شخص کو اس کے منصب کے مطابق مقام ملے کیونکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں سے ان کے مرتبہ اور منصب کے مطابق سلوک کیا جائے اور قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ فوق کل ذی علم علیم (ہر عالم سے بڑھ کر کوئی عالم ہوتا ہے)۔

فَعَلٰى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مُتَّهَمُونَ أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِسْوَرٍ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ وَعَمْرِو بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ الْقُدُّوسِ الشَّامِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبِ وَغِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ وَأَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْحَدِيثِ وَتَوْلِيدِ الْأَخْبَارِ وَكَذٰلِكَ مَنِ الْغَالِبُ عَلٰى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ أَوِ الْغَلَطُ أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ

اس قاعدہ مذکورہ کے مطابق (اے شاگرد عزیز!) ہم تمہاری خواہش کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی احادیث جمع کریں گے۔ رہے وہ لوگ جو تمام علماء حدیث یا اکثر کے نزدیک مطعون ہیں جیسے عبداللہ بن مسور ابوجعفر مدائنی' عمرو بن خالد' عبدالقدوس شامی' محمد بن سعید مصلوب' غیاث بن ابراہیم' سلیمان بن عمرو اور ابی داؤد نخعی اور ان جیسے دوسرے لوگ جن پر موضوع (من گھڑت) حدیث بیان کرنے کی تہمت ہے اور وہ از خود احادیث وضع کرنے اور بنانے میں بدنام ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی جن کی غالب روایات منکر ہوتی ہیں یا جن کی

وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَى خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذَلِكَ كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ غَيْرَ مَقْبُولِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ فَمِنْ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ وَالْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ أَبُو الْعَطُوفِ وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلَى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهِ لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالَّذِي يُعْرَفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ فِي قَبُولِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ أَنْ يَكُونَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَأَمْعَنَ فِي ذَلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ فَإِذَا وُجِدَ كَذَلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ قُبِلَتْ زِيَادَتُهُ فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ أَوْ لِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيَرْوِي عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِمَا وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

روایات میں بہ کثرت اغلاط ہیں تو ایسے تمام لوگوں کی روایات کو ہم اپنی کتاب میں جمع نہیں کریں گے۔

محدثین کی اصطلاح میں منکر اس شخص کی حدیث کو کہتے ہیں جو ثقہ اور معتبر راویوں کی حدیث کے مخالف ہو اور ان مختلف حدیثوں میں کسی طرح موافقت اور مطابقت نہ ہو سکے۔ پس جس شخص کی اکثر روایات اس قسم کی ہوں تو اس کی روایت کردہ احادیث کو ترک کر دیا جاتا ہے اور محدثین کے نزدیک وہ قابل قبول نہیں ہوتیں اور نہ وہ قابل عمل ہوتی ہیں' محدثین کے نزدیک ان لوگوں میں عبداللہ بن محرر' یحییٰ بن ابی انیسہ' جراح بن منہال' ابوالعطوف' عباد بن کثیر' حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ اور عمر بن صہبان کا شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح جو راوی ان کے اسلوب کے مطابق روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایات کو بھی اپنی کتاب میں جمع نہیں کریں گے۔ احادیث جمع کرتے میں ہم نے اس مسلک کو اس لیے اختیار کیا ہے کہ جو راوی اپنی روایت میں متفرد ہو اس کے بارے میں علماء حدیث کا موقف یہ ہے کہ اس شخص کی بعض احادیث کو دوسرے ثقہ اور حفاظ راویوں نے بھی روایت کیا ہو انہوں نے کسی حدیث میں اس کی موافقت کی ہو' اس شرط کے پائے جانے کے بعد اگر وہ متفرد راوی اپنی حدیث میں بعض الفاظ کو زیادہ روایت کرتا ہے جن کو اس کے دوسرے معاصرین روایت نہیں کرتے تو اس کی اس زیادتی کو قبول کیا جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً امام زہری سے روایت کرنے والے کثیر التعداد حفاظ ہیں اسی طرح ہشام بن عروہ سے روایت کرنے والوں کی بھی ایک بہت بڑی تعداد ہے' ان دونوں اماموں کی احادیث بہت مشہور ہیں اور ان کے شاگردوں نے ان کی اکثر روایات کو بالاتفاق روایت کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص ابن شہاب زہری اور ہشام بن عروہ دونوں یا ان میں سے کسی ایک سے کوئی ایسی حدیث روایت کرے جس کو ان کے شاگردوں میں سے کوئی اور شخص بیان نہیں کرتا اور یہ شخص ان راویوں میں سے بھی نہیں ہے جو صحیح روایات میں ان کے شاگردوں کا شریک رہا ہو تو ایسی

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَذْهَبِ الْحَدِيْثِ وَاَهْلِهٖ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهٖ مَنْ اَرَادَ سَبِيْلَ الْقَوْمِ وَوُفِّقَ لَهَا وَسَنَزِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ شَرْحًا وَّاِيْضَاحًا فِيْ مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ عِنْدَ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ اِذَا اَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْاَمَاكِنِ الَّتِيْ يَلِيْقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْاِيْضَاحُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

وَبَعْدُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلَوْلَا الَّذِيْ رَاَيْنَا مِنْ سُوْءِ صَنِيْعِ كَثِيْرٍ مِّمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهٗ مُحَدِّثًا فِيْمَا يَلْزَمُهُمْ مِنْ طَرْحِ الْاَحَادِيْثِ الضَّعِيْفَةِ وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ وَتَرْكِهِمُ الْاِقْتِصَارَ عَلَى الْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُوْرَةِ مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوْفُوْنَ بِالصِّدْقِ وَالْاَمَانَةِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَاِقْرَارِهِمْ بِاَلْسِنَتِهِمْ اَنَّ كَثِيْرًا مِّمَّا يَقْذِفُوْنَ بِهٖ اِلَى الْاَغْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنْكَرٌ وَمَنْقُوْلٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّيْنَ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيٰنَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ لَمَا سَهُلَ عَلَيْنَا الْاِنْتِصَابُ لِمَا سَاَلْتَ مِنَ التَّمْيِيْزِ وَالتَّحْصِيْلِ وَلٰكِنْ مِنْ اَجْلِ مَا اَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَشْرِ الْقَوْمِ الْاَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ بِالْاَسَانِيْدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُوْلَةِ وَقَذْفِهِمْ بِهَا اِلَى الْعَوَامِ الَّذِيْنَ لَا يَعْرِفُوْنَ عُيُوْبَهَا خَفَّ عَلٰى قُلُوْبِنَا اِجَابَتُكَ اِلٰى مَا سَاَلْتَ.

صورت میں اس شخص کی روایت کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

یہاں تک کہ ہم نے روایتِ حدیث کے سلسلہ میں محدثین کے مسلک اور موقف کو بیان کر دیا ہے تاکہ جو لوگ اصولِ روایت سے ناواقف ہیں ان کو آگہی نصیب ہو اور انشاء اللہ ہم اس کی مزید وضاحت ان مقامات پر کریں گے جہاں احادیث معللہ کا تذکرہ ہوگا۔

اے شاگرد عزیز! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تمہاری اس فرمائش کو پورا کرنے کا سبب یہ بھی تھا کہ ہم نے بعض ایسے محدثین کو دیکھا جو احادیثِ صحیحہ مشہورہ پر اکتفاء نہیں کرتے جنہیں ان لوگوں نے روایت کیا ہے جو اپنی ثقاہت' صدق اور دیانت میں مشہور ہیں خصوصاً اس صورت میں جبکہ یہ محدثین خود اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ان کی بیان کردہ اکثر روایات جو نامعلوم افراد کی طرف منسوب ہیں منکر اور غیر مقبول ہیں اور ایسے افراد سے حدیث روایت کرنے کی فنِ حدیث کے جلیل القدر ائمہ مثلاً امام مالک بن انس' شعبہ بن حجاج' سفیان بن عیینہ' یحییٰ بن سعید القطان اور عبد الرحمٰن بن مہدی وغیرہم نے سخت مذمت کی ہے۔ لہٰذا جب ہم نے یہ دیکھا کہ بعض محدثین احادیثِ منکرہ کو ضعیف اور مجہول سندوں کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور عام لوگوں میں یہ اہلیت نہیں ہے کہ وہ صحیح اور ضعیف احادیث کو الگ الگ کر کے چھانٹ سکیں تو ہم نے سوچا کہ تمہاری فرمائش پوری کر کے احادیثِ صحیحہ کا ایک مجموعہ پیش کر دیں۔

١ - بَابُ وُجُوْبِ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَتَرْكِ الْكَذَّابِيْنَ وَالتَّحْذِيْرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ثقہ راویوں کی روایت کو قبول کرنا' جھوٹوں کی ترک کرنا اور جھوٹی حدیث گھڑنے پر وعید

وَاعْلَمْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيْزَ بَيْنَ صَحِيْحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيْمِهَا وَثِقَاتِ النَّاقِلِيْنَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِيْنَ اَنْ لَّا يَرْوِيَ مِنْهَا اِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهٖ وَالسِّتَارَةَ فِيْ نَاقِلِيْهِ وَاَنْ يَّتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ اَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَ

یاد رکھو جو محدث احادیثِ صحیحہ اور غیر صحیحہ میں امتیاز کر سکتا ہو اور ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کی پہچان رکھتا ہو اس کو صرف ایسی احادیث ذکر کرنی چاہئیں جو اسنادِ صحیحہ سے مروی ہوں اور ان کے راویوں میں سے کوئی شخص بھی جھوٹ کے ساتھ متہم' بدعتی اور مخالف سنت نہ ہو اور جس سند کا کوئی راوی اس قسم کا ہو

الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الَّذِي قُلْنَا مِنْ هَذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرُهُ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ.

اس کی کوئی حدیث ہرگز قبول نہ کرے۔ ہمارے اس قول کی تائید قرآن کریم کی ان آیات سے ہوتی ہے۔

(ترجمہ) ”اے مومنو! جب فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو پہلے اس خبر کی تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں لاعلمی میں تم کسی شخص کے بارے میں کوئی ایسی بات کہہ دو جس پر بعد میں پچھتانا پڑے“۔

وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَقَالَ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذِهِ الْآيِ أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ وَالْخَبَرُ وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَعْظَمِ مَعَانِيهِمَا إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ.

نیز ارشاد باری ہے ”جو تمہارے پسندیدہ گواہ ہوں“۔ نیز ارشاد ہے ”ان لوگوں کو گواہ بناؤ جو تم میں زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوں“۔ قرآن کریم کی یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فاسق شخص کی خبر غیر مقبول اور بدچلن شخص کی گواہی مردود ہوتی ہے۔ ہر چند کہ روایات اور شہادت میں کافی فرق ہے تاہم بعض صفات میں وہ مشترک ہیں کیونکہ فاسق کی روایات اہل علم کے نزدیک اسی طرح مردود ہے جیسے عام لوگوں کے نزدیک اس کی شہادت مردود ہے اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ منکر احادیث غیر مقبول ہیں۔

كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ.

جس طرح قرآن کریم سے فاسق کی خبر کا غیر معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے اس طرح حدیث شریف سے بھی فاسق کی خبر کا مردود ہونا ثابت ہے اور اس بارہ میں حضور ﷺ کی یہ حدیث مشہور ہے کہ جس شخص نے علم کے باوجود جھوٹی حدیث کو میری طرف منسوب کیا وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَيْضًا قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ. الترمذی (٢٦٦٢) ابن ماجہ (٤١) تحفۃ الاشراف (١١٥٣١)

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی دو سندوں کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کیا ہے۔

٢- بَابُ تَغْلِيظِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حدیث گھڑنے کی ممانعت

٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ

ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ کہا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو کیونکہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب

حِرَاشٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ. البخاری (۱۰٦) الترمذی ۲٦٦٠ (۳۷۱۵) ابن ماجہ (۳۱) تحفۃ الاشراف (۱۰۰۸۷)

کرے گا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

۳- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّهٗ لَيَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے تم سے بہ کثرت احادیث بیان کرنے سے صرف یہ چیز روکتی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قصداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. البخاری (۱۱۰ — ٦۱۹۷) تحفۃ الاشراف (۱۲۸۵۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اسے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لینا چاہیے۔

٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيُّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُغِيْرَةُ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. البخاری (۱۲۹۱) مسلم (۲۱۵٤. ۲۱۵۵. ۲۱۵٦) الترمذی (۱۰۰۰) تحفۃ الاشراف (۱۱۵۲۰)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے جو شخص مجھ پر قصداً افتراء کرتا ہے اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

٦- وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ. سابقہ (۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت ہے اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی اور پر جھوٹ باندھنے کی مثل نہیں ہے (سو جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے)۔

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيْثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

بلا تحقیق حدیث بیان کرنے سے ممانعت

۷- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. ابو داؤد (٤۹۹۲) تحفۃ الاشراف (۱۲۲٦۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

۸- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

سابقہ (۷)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے اسی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔

۹- حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۵۹۸)

حضرت عمر بن الخطاب بیان فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

۱۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۲۴۷)

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔

۱۱- وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِیْ مَالِكٌ اِعْلَمْ اَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُوْنُ اِمَامًا اَبَدًا وَّ هُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۰۸)

حضرت امام مالک نے فرمایا: ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص کبھی فن حدیث میں امام ہو سکتا ہے۔

۱۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ اِمَامًا يُّقْتَدٰى بِهٖ حَتّٰى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۷۶)

حضرت عبد الرحمان بن مهدی نے بیان فرمایا کہ جب تک انسان سنی سنائی باتوں سے اپنی زبان کو نہیں روکے گا وہ لائق اقتداء امام نہیں ہوگا۔

۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَاَلَنِیْ اِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَاْ عَلَيَّ سُوْرَةً وَّ فَسِّرْ حَتّٰى اَنْظُرَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَقَالَ لِیْ اِحْفَظْ عَلَيَّ مَا اَقُوْلُ لَكَ اِيَّاكَ وَ الشَّنَاعَةَ فِی الْحَدِيْثِ فَاِنَّهٗ قَلَّ مَا حَمَلَهَا اَحَدٌ اِلَّا ذَلَّ فِیْ نَفْسِهٖ وَ كُذِّبَ فِیْ حَدِيْثِهٖ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۴۲)

سفیان بن حسین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تم علم قرآن کے ماہر ہو میرے سامنے قرآن کریم کی کسی سورت کی تفسیر بیان کرو تا کہ مجھے تمہارے علم کا اندازہ ہو سفیان نے کہا میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی ایاس بن معاویہ نے کہا کہ میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ نا قابل اعتبار احادیث بیان نہ کرنا کیونکہ ایسا کرنے والا شخص خود بھی اپنی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

۱۴- وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۴۰۱)

لوگوں کے سامنے ایسی احادیث بیان کرو گے جس کا مطلب وہ نہ سمجھ سکیں تو یہ چیز ان میں سے بعض لوگوں کے لیے فتنہ کا سبب بن جائے گی۔

۴- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَالِاحْتِيَاطِ فِي تَحَمُّلِهَا

ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی ممانعت

۱۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۶۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اخیر زمانہ میں لوگ ایسی احادیث بیان کریں گے جن کو پہلے نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے لہٰذا ان سے جس قدر ممکن ہو دور رہنا۔

۱۶- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۶۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگوں کا ظہور ہوگا اور وہ تم کو ایسی احادیث سنائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے، جس قدر ممکن ہو تم ان سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں نہ مبتلا کر دیں۔

۱۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبَدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۳۲۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شیطان انسانی شکل میں آ کر لوگوں کے سامنے کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے پھر لوگ منتشر ہو جاتے ہیں اور کوئی شخص کہتا ہے میں ایک شخص کی شکل پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا وہ یہ بات بیان کر رہا تھا۔

۱۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سمندر میں بہت شیطان مقید ہیں جن کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے مقید کیا ہے، قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شیطان نکل کر لوگوں کے سامنے قرآن پڑھنا شروع کر

مسلم تحفة الاشراف (۱۸۸۳)

دے۔

۱۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّ سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ هٰذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُدْ لِحَدِيثِ كَذَا وَكَذَا فَعَادَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَا أَدْرِي أَعَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هٰذَا أَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ مسلم تحفة الاشراف (۵۷۵۹)

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ بشیر بن کعب' حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس گئے اور جا کر کچھ حدیثیں بیان کیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: فلاں فلاں حدیث کو پھر دہراؤ' بشیر نے وہ حدیثیں دہرا کر پھر کچھ اور حدیثیں بیان کیں' حضرت ابن عباس نے فرمایا: فلاں فلاں حدیث کو پھر بیان کرو' بشیر نے وہ حدیثیں پھر دوبارہ بیان کیں اس کے بعد بشیر نے عرض کیا میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ نے میری بیان کردہ تمام احادیث کی تصدیق کی ہے یا سب کی تکذیب کی ہے یا ان میں سے صرف ان کی تکذیب کی ہے جن کو آپ نے دہروایا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہم اس زمانہ میں حضور ﷺ کی احادیث بیان کیا کرتے تھے جب آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت نہیں کی جاتی تھی لیکن جب سے لوگوں نے سچی اور جھوٹی ہر قسم کی احادیث روایت کرنا شروع کیں تو ہم نے حضور ﷺ کی احادیث کو بیان کرنا چھوڑ دیا۔

۲۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا إِذَا رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَذَلُولٍ فَهَيْهَاتَ.

تحفة الاشراف (۵۷۱۲) ابن ماجه (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم خود احادیث یاد رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کی جاتی تھیں لیکن جب سے لوگوں نے ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم نے اس فن کو چھوڑ دیا۔

۲۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَيْلَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ قَالَ نَا رَبَاحٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْذَنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَالِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُولَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ.

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ بشیر بن کعب عدوی' حضرت ابن عباس کے پاس آ کر حدیث بیان کرنے لگے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔ لیکن حضرت ابن عباس نے نہ تو ان کی بیان کردہ حدیث غور سے سنی اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا بشیر کہنے لگے اے ابن عباس! میں آپ کے سامنے حضور ﷺ کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ توجہ بھی نہیں کرتے حضرت ابن عباس نے فرمایا: ایک وقت وہ تھا کہ جب کوئی شخص یہ کہتا کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔ تو بے ساختہ ہماری نگاہیں اس کی طرف اٹھتیں اور ہم غور سے اس کی حدیث سنتے لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور مجروح ہر

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤١٩)

قسم کی روایات بیان کرنی شروع کر دیں تو ہم صرف ان احادیث کو سنتے ہیں جن کا ہمیں پہلے سے علم ہے۔

٢٢- وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابًا وَيُخْفِي عَنِّي فَقَالَ وَلَدٌ نَاصِحٌ أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَأُخْفِي عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا قَضَى بِهَذَا عَلِيٌّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ضَلَّ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (٥٨٠٦)

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کی طرف لکھا کہ میرے پاس کچھ احادیث لکھوا کر پوشیدہ طریقہ سے بھجوا دیجیے۔ حضرت ابن عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے' میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے صحیح احادیث منتخب کر کے اس کو روانہ کر دوں گا' اس کے بعد حضرت ابن عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے بعض آثار لکھنے شروع کیے اور ان آثار کا مطالعہ کرتے ہوئے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: قسم بخدا اگر حضرت علی نے یہ فیصلہ کیا ہوتا تو وہ گمراہ ہو جاتے (یعنی لوگوں نے آثار علی میں بھی اپنی طرف سے باتیں ملا دی تھیں۔ سعیدی)

٢٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ فَمَحَاهُ إِلَّا قَدْرَ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (٥٧٦٠)

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علی کے فتاویٰ تھے۔ حضرت ابن عباس نے چند سطروں کے سوا سب کو مٹا دیا۔ راوی نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

٢٤- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَمَّا أَحْدَثُوا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٦١٧)

ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کے وصال کے بعد جب بعض لوگوں نے آپ کے اقوال میں اپنی طرف سے نئی نئی باتیں ملا دیں تو حضرت علی کے ایک ساتھی نے کہا خدا ان لوگوں کو غارت کرے۔ انہوں نے کس قدر عظیم علم کو ضائع کر دیا۔

٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ يَصْدُقُ عَلَى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٤٥٠)

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کے اقوال کو حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھیوں کے علاوہ اور کسی شخص نے صحیح طور پر بیان نہیں کیا۔

٥- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ وَإِنَّ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ بَلْ وَاجِبٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغِيبَةِ الْمُحَرَّمَةِ

اسنادِ حدیث اور راویوں پر تنقید کی اہمیت

۲۶- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَنْ مَنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۹۲)

محمد بن سیرین نے کہا کہ علم حدیث دین کا ایک حصہ ہے لہٰذا تم کو دیکھنا چاہیے کہ تم کس شخص سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۹٤)

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ سند حدیث کی تحقیق نہیں کرتے تھے لیکن جب دین میں بدعات اور فتنہ داخل ہو گئے تو لوگ سند حدیث کی تحقیق کرنے لگے اور جس حدیث کی سند میں اہل سنت راوی ہوتے اس کو قبول کرتے اور جس کی سند میں اہل بدعت ہوتے اس کو چھوڑ دیتے۔

۲۸- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۳٦)

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے ایک ملاقات میں کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا: اگر وہ شخص ثقہ اور دین دار ہے تو اس کی حدیث قبول کرلو۔

۲۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۳٦)

سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا: اگر وہ شخص ثقہ ہے تو اس کی حدیث قبول کر لو۔

۳۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا الْأَصْمَعِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَدْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۹۹)

ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو آدمی ایسے دیکھے جو نیک سیرت تھے مگر انہیں روایتِ حدیث کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا۔

۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸٦۷۳)

مسعر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثقہ حضرات کے علاوہ اور کسی سے روایت نہ کرو۔

۳۲- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ اَهْلِ مَرْوَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ الْاِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْ لَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۸۷_۱۸۹۲۳_۱۸۹۲۴_۱۸۹۲۵)

عبدان بن عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے کہ حدیث کی سند امور دین سے ہے اور اگر حدیث کے ثبوت کے لیے سند ضروری نہ ہوتی تو ہر شخص اپنی مرضی سے دین میں اپنی من مانی باتیں کہنے لگتا۔

۳۲م- وَحَدَّثَنَا قَالَ وَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی الْعَبَّاسُ بْنُ رِزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِی الْاِسْنَادَ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عِيْسٰى الطَّالَقَانِیَّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَدِيْثُ الَّذِیْ جَاءَ اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّیَ لِاَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَا اَبَا اِسْحٰقَ عَنْ مَنْ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ اِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَ بَيْنَ النَّبِیِّ ﷺ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيْهَا اَعْنَاقُ الْمَطِیِّ وَلٰكِنْ لَيْسَ فِی الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ شَقِيْقٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ عَلٰى رُءُوْسِ النَّاسِ دَعُوْا حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۸۷_۱۸۹۲۳_۱۸۹۲۴_۱۸۹۲۵)

اور عباس بن رزمہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا ہمارے اور لوگوں کے درمیان سند حدیث کے ستون حائل ہیں۔ اور ابواسحاق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا اے ابوعبداللہ! اس حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ''اپنی نماز کے ساتھ اپنے ماں باپ کے لیے نماز پڑھنا اور اپنے روزوں کے ساتھ اپنے ماں باپ کے لیے روزے رکھنا نیکی ہے''۔ یہ سن کر ابن مبارک نے مجھ سے پوچھا اے ابواسحاق! اس حدیث کو کس نے روایت کیا ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خراش نے' ابن مبارک نے کہا کہ وہ ثقہ راوی ہے اچھا' اس نے کس شخص سے روایت کیا ہے' میں نے کہا حجاج بن دینار سے' فرمایا حجاج بھی ثقہ ہے لیکن اس نے کس سے روایت کیا ہے؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے' حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: اے ابواسحاق! حجاج بن دینار اور حضور ﷺ کے درمیان تو بہت طویل زمانہ ہے۔ (یعنی یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حجاج بن دینار تبع تابعین میں سے ہیں۔ سعیدی) تاہم یہ مسئلہ صحیح ہے کہ (نفلی) نماز اور روزوں کا ثواب والدین کو پہنچایا جا سکتا ہے اور علی بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے برسرعام سنا' وہ فرما رہے تھے کہ عمرو بن ثابت کی روایات کو ترک کر دو کیونکہ یہ شخص سلف صالحین کو گالیاں دیتا ہے۔

۰۰۰- بَابُ الْكَشْفِ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَنَقَلَةِ الْاَخْبَارِ

راویوں کے عیبوں کو ظاہر کرنا اور احادیث کو نقل کرنا

۳۳- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِی النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا اَبُوْ عَقِيْلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ يَحْيٰى

ابوعقیل بیان کرتے ہیں کہ میں قاسم بن عبیداللہ اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا تھا تو یحییٰ نے قاسم سے کہا: اے ابومحمد! آپ جیسے عظیم الشان عالم دین کے لیے یہ بات باعث عار

بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيَى لِلْقَاسِمِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلَى مِثْلِكَ عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ هَذَا الدِّينِ فَلَا يُوجَدُ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَلَا فَرَجٌ أَوْ عِلْمٌ وَلَا مَخْرَجٌ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ وَعَمَّ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۰۱۔۱۹۵۳۳)

ہے کہ آپ سے دین کے متعلق کوئی سوال کیا جائے اور آپ کے پاس اس مسئلہ کے حل اور اس کے بارے میں کوئی دینی معلومات نہ ہوں' قاسم نے پوچھا کیوں باعث عار ہے۔ یحییٰ نے کہا اس لیے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر اماموں کی اولاد میں سے ہیں۔ اس کے جواب میں قاسم نے کہا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہو اس کے نزدیک سب سے زیادہ غلط اور باعث ننگ و عار بات یہ ہے کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات کہے یا کسی سوال کے جواب میں کسی غیر معتبر شخص کی روایت بیان کر دے پھر یحییٰ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

۳۴- وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ ابْنًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُكَ وَأَنْتَ ابْنُ إِمَامَيِ الْهُدَى يَعْنِي عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ تُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدَهُمَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِينَ قَالَ ذَلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۰۱۔۱۹۵۳۳)

حضرت ابوعقیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے سے لوگوں نے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا جس کا انہیں علم نہیں تھا' یہ دیکھ کر یحییٰ بن سعید ان سے کہنے لگے قسم بہ خدا یہ بات مجھے باعث عار معلوم ہوتی ہے کہ آپ جیسے شخص سے جو جلیل القدر اماموں حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر کا صاحبزادہ ہو کوئی بات پوچھی جائے اور وہ نہ بتا سکے وہ فرمانے لگے: خدا کی قسم جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہو اس کے نزدیک اس سے زیادہ باعث ننگ و عار یہ ہے کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات بتلائے یا کسی سوال کے جواب میں غیر معتبر شخص کی روایت بیان کر دے۔

۳۵- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالُوا أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷۶۲۔۱۸۷۷۵۔۱۸۸۰۳۔۱۹۲٤۸)

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری' شعبہ' مالک اور ابن عیینہ سے پوچھا کہ بعض لوگ مجھ سے ایسے راوی کے بارے میں پوچھتے ہیں جو نا قابلِ اعتبار ہوتا ہے میں ان سے کیا کہوں ان سب نے کہا ان لوگوں سے کہہ دو کہ وہ راوی نا قابلِ اعتبار ہے۔

۳٦- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثٍ لِشَهْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ إِنَّ شَهْرًا نَزَكُوهُ إِنَّ شَهْرًا نَزَكُوهُ قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ يَقُولُ أَخَذَتْهُ أَلْسِنَةُ النَّاسِ تَكَلَّمُوا فِيهِ. الترمذی (۳٦۹۷) تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۱)

نضر کہتے ہیں کہ ابن عون اپنے دروازہ کی چوکھٹ پر کھڑے ہوئے تھے' ان سے کسی شخص نے شہر بن حوشب کی احادیث کے بارے میں پوچھا' انہوں نے جواب دیا: اس کو نیزوں سے زخمی کیا گیا ہے' اس کو نیزوں سے زخمی کیا گیا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں یعنی لوگوں نے اس کی تضعیف کر کے اس

کو جرح اور طعن وتشنیع کے نیزوں سے گھائل کیا ہے۔

۳۷- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدَّ بِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۰٤)

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میری شہر سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے اس کی احادیث کو قابلِ روایت نہیں سمجھا۔

۳۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ إِنَّ عَبَّادَ بْنَ كَثِيرٍ مَنْ تَعْرِفُ حَالَهُ وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ فَتَرَى أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ بَلَى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَكُنْتُ إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيهِ عَبَّادٌ أَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ وَأَقُولُ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷٦۳-۱۸۸۰۵-۱۸۹۲٦)

علی بن حسین بن واقد بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے کہا کہ عباد بن کثیر کی عادات اور خصائل سے آپ واقف ہیں وہ باوجود عابد وزاہد ہونے کے بڑی عجیب وغریب احادیث بیان کرتے ہیں' آپ کی کیا رائے ہے' میں لوگوں کو ان کی احادیث بیان کرنے سے روک دوں؟ سفیان ثوری نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جب کسی محفل میں عباد کا ذکر ہوتا تو میں اس کی عبادت وریاضت کا ذکر کرتا لیکن اس کی احادیث قبول کرنے سے لوگوں کو روک دیتا۔

۳۸م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ انْتَهَيْتُ إِلَى شُعْبَةَ فَقَالَ هٰذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَاحْذَرُوهُ.

عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں شعبہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا: یہ شخص عباد بن کثیر ہے' ان کی بیان کردہ احادیث سے احتراز کیا کرو۔

۳۹- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ سَأَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِهِ وَسُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷٦٤)

فضل بن سہل بیان کرتے ہیں کہ میں نے معلی رازی سے محمد بن سعید کے متعلق سوال کیا جس سے عباد بن کثیر نے روایت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن یونس نے بتایا کہ میں ایک دن اس کے دروازہ پر کھڑا تھا اور اس کے پاس سفیان تھے جب سفیان باہر نکلے تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ یہ بہت جھوٹا شخص ہے۔

٤۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَفَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ نَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ فَلَقِيتُ أَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ لَمْ نَرَ أَهْلَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُسْلِمٌ يَقُولُ يَجْرِي الْكَذِبُ عَلَى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُونَ الْكَذِبَ.

سعید قطان بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بہت سے نیک لوگوں کو حدیث میں جھوٹ بولتے ہوئے دیکھا: ابن ابی عتاب کہتے ہیں کہ میری ملاقات سعید قطان کے صاحبزادے سے ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ میرے والد کہتے ہیں کہ انہوں نے صالحین کو حدیث کے سوا اور کسی بات میں جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ امام مسلم اس کی توجیہ میں فرماتے ہیں کہ یہ لوگ حدیث شریف میں جھوٹی باتوں کا اضافہ نہیں کرتے تھے البتہ

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۳۷)

اتفاقاً حدیث کے معاملہ میں ان کی زبان سے جھوٹ نکل جاتا تھا۔

٤١- حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانٌ عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانٌ عَنْ فُلَانٍ فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قُلْتُ لِعَفَّانَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ...... فَقَالَ إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادَّعَى بَعْدُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۶۱۶۔۱۹۰۹۸)

خلیفہ بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن عبداللہ کے پاس گیا تو وہ مجھے مکحول کی روایت کردہ حدیث سنانے لگا اسی دوران ان کو پیشاب آ گیا میں نے اس وقفہ میں ان کی اصل کتاب کو دیکھا تو اس میں وہ روایت اس طرح تھی کہ ابان نے انس سے روایت کی اور ابان نے فلاں شخص سے" میں اسی وقت وہاں سے چلا گیا' اور میں نے حسن بن علی الحلوانی سے یہ سنا کہ میں نے عفان کی "اصل کتاب" میں عمرو بن عبدالعزیز کی حدیث ہشام ابی مقدام کی سند سے دیکھی' ہشام نے کہا مجھ سے ایک شخص نے یہ حدیث بیان کی جس کو یحییٰ بن فلاں کہا جاتا ہے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتا ہے' حلوانی کہتے ہیں کہ میں نے عفان سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے اس حدیث کو محمد بن کعب سے سنا ہے' عفان نے کہا اسی وجہ سے تو ہشام کو ضعیف کہا جاتا ہے' پہلے ہشام کہتا تھا کہ میں یحییٰ سے روایت کرتا ہوں اور اب وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں بعد میں وہ اس واسطہ کو حذف کر کے کہنے لگا میں براہ راست محمد بن کعب سے روایت کرتا ہوں۔

٤٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ يَقُولُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ انْظُرْ مَا وَضَعْتَ فِي يَدِكَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرَ الدِّرْهَمِ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَرَوْنِي جَالِسًا مَعَهُ كُرْهَ حَدِيثِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۳۷۔۱۸۹۲۸)

عبداللہ بن عثمان بن جبلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا وہ کون شخص ہے جس سے آپ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ "عید الفطر تحفہ تحائف کا دن ہے"۔ ابن مبارک نے جواب دیا سلیمان بن حجاج سے اور فرمایا میں نے جو تم کو سلیمان بن حجاج کی احادیث بیان کی ہیں تم ان میں غور و فکر کر لینا اور عبداللہ بن مبارک نے کہا میں نے حدیث "درہم سے کم خون کی نجاست معاف ہے" کے راوی روح بن غطیف کو لوگوں میں بیٹھے دیکھا لیکن چونکہ اس کی حدیث ناقابل قبول سمجھی جاتی تھی لہٰذا اس کی روایت کے مکروہ ہونے کی وجہ سے مجھے شرم آتی تھی کہ کہیں میرے اصحاب مجھے اس کے ساتھ دیکھ نہ لیں۔

٤٣- وَحَدَّثَنِي ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ عَنْ

حضرت عبداللہ بن مبارک بیان فرماتے ہیں کہ بقیہ سچا

سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ بَقِيَّةُ صَدُوْقُ اللِّسَانِ وَلٰكِنَّهٗ يَأْخُذُ عَنْ مَنْ أَقْبَلَ وَ أَدْبَرَ.

سلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۲۹)

آدمی ہے لیکن وہ ہر آنے' جانے والے شخص سے حدیث روایت کر لیتا ہے۔

۴۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ وَ كَانَ كَذَّابًا. سلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۷۰)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ حارث اعور ہمدانی نے مجھے ایک حدیث بیان کی مگر وہ جھوٹا شخص تھا۔

۴۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ الْأَعْوَرُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهٗ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ. سلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۷۰)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ حارث اعور ہمدانی نے مجھے ایک حدیث بیان کی اور شعبی اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ وہ جھوٹا شخص ہے۔

۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ فِيْ سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحٰرِثُ الْقُرْاٰنُ هَيِّنٌ وَالْوَحْيُ أَشَدُّ. (سلم تحفۃ الاشراف)

علقمہ نے کہا میں نے قرآن کریم دو سال میں یاد کر لیا' حارث نے جواب میں کہا کہ قرآن کریم کو حاصل کرنا آسان ہے اور احادیث کو حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔

۴۷- وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ الْحٰرِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْاٰنَ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَ الْوَحْيَ فِيْ سَنَتَيْنِ أَوْ قَالَ الْوَحْيَ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَالْقُرْاٰنَ فِيْ سَنَتَيْنِ.

سلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۹۹)

حارث نے کہا کہ میں نے قرآن کریم کو تین سال میں اور حدیث شریف کو دو یا تین سال میں حاصل کیا ہے۔

۴۸- وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ الْحٰرِثَ اتُّهِمَ. سلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۹۷)

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حارث (کذب یا رفض کے ساتھ) متہم تھا۔

۴۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ اقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّةُ وَ أَخَذَ سَيْفَهٗ وَ قَالَ وَ أَحَسَّ الْحٰرِثُ بِالشَّرِّ فَذَهَبَ.

سلم تحفۃ الاشراف (۱۸۵۹۷ ۔ ۱۹۴۲۹)

حمزہ زیات بیان کرتے ہیں کہ مرہ ہمدانی نے حارث سے کوئی (جھوٹی) حدیث سنی' انہوں نے حارث سے کہا دروازہ پر بیٹھ جاؤ اور وہ اپنی تلوار اٹھا لائے' حارث کو بھی خطرہ کا احساس ہو گیا اور وہ فوراً بھاگ گیا۔

۵۰- وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيْمُ إِيَّاكُمْ وَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ سَعِيْدٍ وَ أَبَا عَبْدِ الرَّحِيْمِ فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ. سلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۹۸)

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم نے کہا: مغیرہ بن سعید اور ابو عبد الرحیم سے روایت کرنے میں احتراز کرنا کیونکہ یہ دونوں جھوٹے شخص ہیں۔

٥١- وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ قَالَ كُنَّا نَاْتِیْ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیَّ وَ نَحْنُ غِلْمَةٌ اَيْفَاعٌ فَكَانَ يَقُوْلُ لَنَا لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ اَبِی الْاَحْوَصِ وَاِيَّاكُمْ وَ شَقِيْقًا قَالَ وَ كَانَ شَقِيْقٌ هٰذَا يَرٰى رَاْیَ الْخَوَارِجِ وَ لَيْسَ بِاَبِیْ وَائِلٍ

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٨٩٧)

عاصم بیان کرتے ہیں کہ ہم نوجوانی میں ابوعبدالرحمان سلمی کے پاس جایا کرتے تھے انہوں نے ہمیں نصیحت کی کہ ابوالاحوص کے سوا اور کسی شخص سے حدیث نہ سننا اور خاص طور پر شقیق سے احتراز کرنا' یہ شخص خارجی تھا۔ (برخلاف شقیق ابو وائل کے کیونکہ وہ ثقہ راوی ہیں' سعیدی)۔

٥٢- حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِیُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرًا يَقُوْلُ لَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ الْجُعْفِیَّ فَلَمْ اَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٤٧٦)

جریر بیان کرتے ہیں کہ میری جابر بن یزید جعفی سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے اس کی کسی روایت کو نہیں لکھا کیونکہ وہ رجعت کا عقیدہ باطلہ رکھتا تھا۔

٥٣- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا مِسْعَرٌ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ قَبْلَ اَنْ يُّحْدِثَ مَا اَحْدَثَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٤٣٧)

مسعر بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن یزید سے اس کی بدعقیدگیوں کے ظہور سے پہلے اس کی بیان کردہ احادیث روایت کرتے تھے۔

٥٤- وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُوْنَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ اَنْ يُّظْهِرَ مَا اَظْهَرَ فَلَمَّا اَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَ تَرَكَهٗ بَعْضُ النَّاسِ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا اَظْهَرَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِالرَّجْعَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٧٧٤)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ جب تک جابر نے اپنے باطل عقائد کا اظہار نہیں کیا تھا لوگ اس سے روایت کرتے تھے لیکن جب اس کی بدعقیدگی ظاہر ہوگئی تو وہ متہم فی الحدیث ہو گیا اور بعض حضرات نے اس سے روایت ترک کر دی۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ جابر نے کس بدعقیدگی کا اظہار کیا تھا؟ سفیان نے جواب دیا "رجعت" کا۔

نوٹ: روافض کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی ابر میں ہیں' ان کی اولاد میں سے ایک امام برحق پیدا ہوگا۔ اور جب حضرت علی امام وقت کے خلاف خروج میں اس کی مدد کے لیے اولاد علی کو پکاریں گے تو سب لوگ اس کی مدد کو پہنچیں گے۔

٥٥- وَحَدَّثَنِیْ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِیُّ قَالَ نَا قَبِيْصَةُ وَ اَخُوْهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيْحٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ عِنْدِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حَدِيْثٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ كُلُّهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٤٧٥)

جراح بن ملیح کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے یہ سنا کہ "میرے پاس حضور ﷺ کی ستر ہزار احادیث ہیں جو ابوجعفر سے مروی ہیں۔

٥٦- وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ شَاعِرٍ قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُوْلُ قَالَ جَابِرٌ اَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اِنَّ عِنْدِیْ لَخَمْسِيْنَ اَلْفَ حَدِيْثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَیْءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيْثٍ فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخَمْسِيْنَ اَلْفًا. (مسلم تحفۃ الاشراف)

زہیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا کہ میرے پاس پچاس ہزار ایسی احادیث ہیں جن سے میں نے ابھی تک کوئی بیان نہیں کی' پھر ایک دن اس نے ایک حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ ان پچاس ہزار احادیث میں سے ہے۔

٥٧- وحدثني ابراهيم بن خالد اليشكري قال سمعت ابا الوليد يقول سمعت سلام بن ابي مطيع يقول سمعت جابر الجعفي يقول عندي خمسون الف حديث عن النبي ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٧٩٧)

سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی سے سنا کہ میرے پاس پچاس ہزار احادیث ہیں جو سب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

٥٨- وحدثني سلمة بن شبيب قال نا الحميدي قال نا سفيان قال سمعت رجلا سال جابرا عن قوله تعالى فلن ابرح الارض حتى ياذن لي ابي او يحكم الله لي وهو خير الحاكمين. قال فقال جابر لم يجئ تاويل هذه قال سفيان وكذب فقلنا وما اراد بهذا فقال ان الرافضة تقول ان عليا في السحاب فلا نخرج مع من يخرج من ولده حتى ينادي مناد من السماء يريد عليا انه ينادي اخرجوا مع فلان يقول جابر فذا تاويل هذه وكذب كانت في اخوة يوسف. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٧٧٤)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جابر سے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی تفسیر پوچھی "فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وھو خیر الحاکمین"۔ (ترجمہ: یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں سے سب سے بڑے بھائی نے (مصر میں بنیامین پر چوری کا الزام لگنے کے بعد کہا) "میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میرے والد اجازت دیں یا اللہ تعالیٰ حکم فرمائے اور وہ سب سے بہتر حاکم ہے۔)" (١٢: ٨٠)۔ جابر نے کہا اس آیت کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ سفیان نے کہا اس نے جھوٹ بولا' لوگوں نے سفیان سے پوچھا جابر کی کیا مراد تھی؟ سفیان نے کہا: شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بادلوں میں ہیں اور ان کی اولاد میں سے امام برحق اس وقت کسی امام وقت کے خلاف جنگ کے لیے نہیں نکلے گا جب تک حضرت علی بادلوں سے نہیں پکاریں گے کہ جاؤ اس کی حمایت میں جنگ کرو' سفیان نے کہا جابر جھوٹا ہے یہ آیت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے متعلق ہے۔

٥٩- وحدثني سلمة قال نا الحميدي قال نا سفيان قال سمعت جابرا يحدث بنحو من ثلاثين الف حديث ما استحل ان اذكر منها شيئا وان لي كذا وكذا وسمعت ابا غسان محمد بن عمرو الرازي قال سالت جرير بن عبد الحميد فقلت الحارث بن حصيرة لقيته قال نعم شيخ طويل السكوت يصر على امر عظيم.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٤٧٧ - ١٨٧٧٤)

سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر سے تیس ہزار ایسی احادیث سنی ہیں جن میں سے میں کسی کا ذکر جائز نہیں سمجھتا خواہ اس کے عوض مجھے کتنا ہی مال دیا جائے۔ ابو غسان محمد بن عمرو رازی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبد الحمید سے پوچھا کیا آپ حارث بن حصیرہ سے ملے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں وہ ایک بوڑھا شخص ہے زیادہ تر خاموش رہتا ہے لیکن بڑی سے بڑی فاحش بات پر ڈٹ جاتا ہے۔

٦٠- حدثني احمد بن ابراهيم الدورقي قال حدثني عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن زيد قال وذكر ايوب رجلا يوما فقال لم يكن بمستقيم اللسان وذكر

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایوب نے ایک شخص کے بارے میں کہا کہ وہ سچا نہیں ہے اور دوسرے کے بارے میں کہا کہ وہ تحریر میں زیادتی کر دیتا ہے۔

اٰخَرَ فَقَالَ هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقِيمِ. مسلم تحفة الاشراف (۱۸۴۴۳)

۶۱- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ إِنَّ لِي جَارًا ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَلَوْ شَهِدَ عَلَى تَمْرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً. مسلم تحفة الاشراف (۱۸۴۴۴)

ایوب نے ذکر کیا کہ میرا ایک ہمسایہ ہے اور وہ بڑی خوبیوں والا ہے تاہم اگر وہ دو کھجوروں کے بارے میں بھی شہادت دے تو میں اس کی شہادت کو جائز نہیں سمجھوں گا۔

۶۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِعِكْرِمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ. مسلم تحفة الاشراف (۱۸۴۴۵)

معمر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالکریم کے علاوہ ایوب کو اور کسی شخص کا عیب بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اس کے بارے میں انہوں نے کہا وہ غیر ثقہ ہے اس نے مجھ سے حضرت عکرمہ کی ایک حدیث سنی اور یہ کہتا پھرتا ہے کہ میں نے براہ راست یہ حدیث عکرمہ سے سنی ہے۔

۶۳- حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى فَجَعَلَ يَقُولُ نَا الْبَرَاءُ وَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ سَائِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ. (مسلم تحفة الاشراف (۱۹۲۱۳)

ہمام بیان کرتے ہیں کہ ابوداؤد نام کا ایک نابینا شخص ہم سے کہنے لگا کہ اس نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں' ہم نے حضرت قتادہ سے اس کی تحقیق کی' قتادہ نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے' یہ شخص طاعون جارف کے زمانہ میں لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا تھا اور اس نے ان سے سماع حدیث نہیں کیا۔

نوٹ: امام نووی فرماتے ہیں طاعون جارف ۶۷ھ یا ۸۷ھ میں واقع ہوا تھا۔

۶۴- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا هَمَّامٌ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمٰى عَلٰى قَتَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوا إِنَّ هٰذَا يَزْعَمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هٰذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ لَا يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ فَوَاللّٰهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۸۷۲۰ـ۱۹۲۱۳)

ہمام بیان کرتے ہیں کہ نابینا داؤد حضرت قتادہ کے پاس گیا جب وہ چلا گیا تو لوگوں نے حضرت قتادہ سے کہا اس شخص کا دعویٰ ہے کہ وہ اٹھارہ بدری صحابہ سے ملا ہے' قتادہ نے کہا یہ شخص طاعون جارف سے پہلے بھیک مانگتا تھا نہ اس کو فن حدیث سے کوئی لگاؤ تھا اور نہ یہ اس میں گفتگو کرتا تھا' خدا کی قسم سعد بن مالک کے علاوہ حسن بصری اور سعید بن مسیب جیسے لوگوں نے بھی کسی بدری صحابی سے براہ راست روایت نہیں کی۔

۶۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مسلم تحفة الاشراف (۱۸۶۵۰)

رقبہ بیان کرتے ہیں کہ ابوجعفر ہاشمی' حق اور حکمت آمیز کلام کو حدیث بنا ڈالتے تھے اور کہہ دیتے تھے کہ یہ حضور کی احادیث ہیں حالانکہ فی الواقع وہ باتیں حضور کی احادیث نہ ہوتی تھیں۔

۶۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ

یونس بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید حدیث میں

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيٰنَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۵۹)

جھوٹ بولتا تھا۔

۶۷- حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِعَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ اِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَ كَذَبَ وَ اللّٰهِ عَمْرٌو وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ يَحُوْزَهَا اِلٰى قَوْلِهِ الْخَبِيْثِ.

مسلم تحفۃ الاشراف: (۱۹۱۸۲)

معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے پوچھا کہ عمرو بن عبید حسن سے یہ حدیث روایت کرتا ہے ''جس شخص نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' عوف نے کہا قسم بہ خدا عمرو جھوٹا ہے' وہ اس حدیث سے اپنے باطل عقائد کی ترویج چاہتا ہے۔

نوٹ: عوف کا مطلب یہ تھا کہ عمرو اس حدیث کی حضرت حسن بصری کی طرف نسبت کرنے میں جھوٹا ہے کیونکہ حضرت حسن بصری نے یہ حدیث بیان نہیں کی ورنہ فی نفسہ یہ حدیث صحیح ہے اور دیگر اسانید سے مروی ہے۔

۶۸- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ اَيُّوْبَ وَ سَمِعَ مِنْهُ فَفَقَدَهٗ اَيُّوْبُ فَقَالُوْا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهٗ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ حَمَّادٌ فَبَيْنَا اَنَا يَوْمًا مَعَ اَيُّوْبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا اِلَى السُّوْقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ اَيُّوْبُ وَ سَاَلَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَيُّوْبُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَزِمْتَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَّادٌ سَمَّاهُ يَعْنِيْ عَمْرًا قَالَ نَعَمْ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهٗ يَجِيْئُنَا بِاَشْيَاءَ غَرَائِبَ قَالَ يَقُوْلُ لَهٗ اَيُّوْبُ اِنَّمَا نَفِرُّ اَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۴۶)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایوب کی مجلس میں رہا کرتا تھا اور ان سے احادیث کا سماع کرتا تھا' ایک دن وہ ایوب کی مجلس میں حاضر نہ ہوا تو لوگوں نے ایوب کو بتلایا: اے ابوبکر! (یہ ایوب کی کنیت تھی) اب اس نے عمرو بن زید کی مجلس میں جانا شروع کر دیا ہے' راوی کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت ہم ایوب کے ساتھ بازار جا رہے تھے' راستہ میں ایوب سے وہ شخص ملا' سلام کرنے کے بعد ایوب نے اس سے پوچھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اب عمرو بن عبید کی مجلس میں جانا شروع کر دیا ہے اس شخص نے جواب دیا ہاں اے ابوبکر! وہ ہم سے عجیب و غریب احادیث بیان کرتا ہے' ایوب نے جواب دیا ہم تو ایسے عجائبات سے دور بھاگتے ہیں۔

۶۹- وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ زَيْدٍ يَعْنِيْ حَمَّادًا قَالَ قِيْلَ لِاَيُّوْبَ اِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوٰى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيْذِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيْذِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۴۷۔۱۸۵۰۱)

حماد بیان کرتے ہیں کہ ایوب سے کسی نے کہا کہ عمرو بن عبید' حسن بصری سے یہ حدیث روایت کرتا ہے کہ ''جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے'' ایوب نے کہا جھوٹ کہتا ہے' میں نے خود حسن بصری سے سنا ہے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

۷۰- وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجٌ قَالَ نَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ اَبِیْ مُطِیْعٍ یَقُوْلُ بَلَغَ اَیُّوْبَ اَنِّیْ اٰتِیْ عَمْرًوا فَاَقْبَلَ عَلَیَّ یَوْمًا فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا لَا تَاْمَنُهٗ عَلٰی دِیْنِهٖ کَیْفَ تَاْمَنُهٗ عَلَی الْحَدِیْثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۴۸)

سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ ایوب کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو کے پاس روایت حدیث کے لیے جاتا ہوں ایک دن وہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ یہ بتلاؤ تمہیں جس شخص کے دین کا اعتبار نہیں ہے اس کی روایت پر اعتماد کیسے کر سکتے ہو؟

۷۱- وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ قَالَ نَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ نَا سُفْیٰنُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰی یَقُوْلُ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ قَبْلَ اَنْ یُحْدِثَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۶۰۰)

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمرو بن عبید سے اس وقت احادیث کا سماع کیا تھا جب اس نے حدیثیں وضع (گھڑنی) شروع نہیں کیں تھیں۔

۷۲- حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی شُعْبَةَ اَسْاَلُهٗ عَنْ اَبِیْ شَیْبَةَ قَاضِیْ وَاسِطٍ فَکَتَبَ اِلَیَّ لَا تَکْتُبْ عَنْهُ شَیْئًا وَ مَزِّقْ کِتَابِیْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۰۶)

معاذ عنبری بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو لکھا کہ ابوشیبہ قاضی واسط کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ شعبہ نے مجھے جواب میں لکھا کہ ابوشیبہ کی کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو پھاڑ دینا۔

۷۳- وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّیِّ بِحَدِیْثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ کَذَبَ وَ حَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّیِّ بِحَدِیْثٍ فَقَالَ کَذَبَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۵۹۰ـ۱۹۵۱٤)

عفان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کے سامنے وہ حدیث سنائی جس کو صالح مری نے ثابت سے روایت کیا ہے' حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے اور میں نے ہمام کے سامنے صالح مری کی حدیث بیان کی تو ہمام نے بھی کہا کہ صالح مری جھوٹا ہے۔

۷٤- وَحَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ قَالَ لِیْ شُعْبَةُ اِیْتِ جَرِیْرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهٗ لَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَرْوِیَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَاِنَّهٗ یَکْذِبُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ وَ کَیْفَ ذَاکَ فَقَالَ نَا عَنِ الْحَکَمِ بِاَشْیَاءَ لَمْ اَجِدْ لَهَا اَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَکَمِ اَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی عَلَیْهِمْ وَ دَفَنَهُمْ قُلْتُ لِلْحَکَمِ مَا تَقُوْلُ فِیْ اَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ یُصَلّٰی عَلَیْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِیْثِ مَنْ یُرْوٰی قَالَ یُرْوٰی عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ نَا الْحَکَمُ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٦٩ـ١٠٣١٦ـ١٨٧٨٢ـ١٨٨٠٧)

ابوداؤد کہتے ہیں کہ مجھ سے شعبہ نے کہا جریر بن حازم سے جا کر کہو کہ حسن بن عمارہ کی کوئی روایت بیان کرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے' ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شعبہ نے کہا حسن نے حکم کی روایت سے ہمیں ایسی احادیث بیان کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے' میں نے شعبہ سے پوچھا ایسی کون سی روایت ہے؟ انہوں نے کہا میں نے حکم سے پوچھا تھا کیا شہداء احد پر حضور ﷺ نے نماز پڑھی تھی؟ اس نے جواب دیا نہیں پڑھی تھی لیکن حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا اور مقسم از ابن عباس کی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کی نماز پڑھی اور پھر ان کو دفن کر دیا' اس کے علاوہ میں نے حکم سے ولد الزنا کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا' حکم نے کہا ہاں! ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی' میں نے پوچھا آپ یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا

حسن بصری سے لیکن حسن بن عمارہ نے یہ حدیث حکم سے یحییٰ بن جزار از حضرت علی روایت کی' (یعنی پہلی حدیث کی اصل عبارت میں اور دوسری کی سند میں غلطی کی ہے)۔

۷۵- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَقَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ وَقَالَ لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُوَرِّقٍ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكَذِبِ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ وَذَكَرْتُ عِنْدَهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَنَسَبَهُ إِلَى الْكَذِبِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۸۰-۱۹۵۵۳)

یزید بن ہارون نے زیاد بن میمون کے بارے میں کہا کہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اس سے کوئی حدیث روایت کروں گا اور نہ خالد بن محدوج سے کیونکہ ایک بار میں نے زیاد بن میمون سے ایک حدیث پوچھی تو زیاد نے بکر مزنی کی روایت سے وہ حدیث بیان کی' دوبارہ ملاقات پر اس سے وہی بات پوچھی تو اس نے مورق کی روایت سے بیان کی' سہ بارہ ملاقات پر اس سے وہی حدیث پوچھی تو وہی حدیث حسن کی روایت سے بیان کی' ابن ہارون' زیاد اور خالد دونوں کو جھوٹا کہتے تھے۔ حلوانی کہتے ہیں کہ عبدالصمد کے سامنے زیاد بن میمون کا ذکر ہوا تو انہوں نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا۔

۷۶- وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوَى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَقَالَ لِيَ اسْكُتْ فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُذْنِبُ فَيَتُوبُ أَلَيْسَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَبَلَغَنَا بَعْدُ أَنَّهُ يَرْوِي فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَتُوبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَتَرَكْنَاهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷۸۲-۱۸۸۰۷)

محمود بن غیلان روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد طیالسی سے پوچھا کہ آپ عباد بن منصور کی روایات بکثرت بیان کیا کرتے تھے کیا آپ نے ان سے عطر فروش عورت کی وہ حدیث نہیں سنی جو نضر بن شمیل نے ہم سے بیان کی تھی' ابو داؤد نے جواب دیا خاموش رہو' ایک دفعہ میں اور عبدالرحمان بن مہدی' زیاد بن میمون سے ملے تھے اور ان سے پوچھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو تم احادیث روایت کرتے ہو وہ کہاں تک صحیح ہیں؟ زیاد نے جواب دیا اگر کوئی شخص گناہ کرے اور پھر اس پر توبہ کرلے تو کیا تم دونوں کے خیال میں اللہ تعالیٰ اس کی توبہ نہیں قبول کرے گا؟ ہم نے کہا کیوں نہیں' زیاد نے کہا میں نے حضرت انس سے کسی قسم کی کوئی حدیث روایت نہیں کی' ہر چند کہ عام لوگوں کو اس بات کا پتا نہیں تاہم تم دونوں تو جانتے ہو کہ میں نے نہ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور نہ ان کا زمانہ پایا ہے' ابو داؤد نے کہا کچھ عرصہ کے بعد ہمیں پھر معلوم ہوا کہ زیاد نے پھر حضرت انس کی روایات بیان کرنی شروع کر دی ہیں' میں اور عبدالرحمٰن دوبارہ اس کے پاس گئے' اس نے پھر توبہ کرلی لیکن پھر توبہ توڑ دی اور

حضرت انس کی روایات بیان کرنے لگے' بالآخر ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

۷۷- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرَضًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ يَعْنِي تُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرَّوْحُ وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِيُّ بْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ مَا هَذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَعِيلَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۵۸۹ ـ ۱۸۷۹۸)

عبد القدوس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روح کو "عرض" بنانے سے منع فرمایا ہے' ان سے اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ہوا داخل ہونے کے لیے دیوار میں کوئی روشن دان نہ بنایا جائے (راوی نے یہ حدیث صحیح بیان نہیں کی اصل لفظ "غرض" ہے جس کا معنی ہے نشانہ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نشانہ کی مشق کرنے کے لیے کسی جاندار کو تختہ مشق نہ بنایا جائے۔ سعیدی) امام مسلم فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن عمر قواریری کہتے تھے کہ حماد بن زید نے مہدی بن ہلال کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ نمکین چشمہ تمہاری طرف سے نکلا ہے؟ انہوں نے اثبات میں کہا ہاں اے ابو اسماعیل!

۷۸- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ مَا بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيثٌ إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۱۸)

ابو عوانہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جس سے بھی حسن کی روایت سنی' میں اس کو لے کر فوراً ابان بن ابی عیاش کے پاس گیا اور ابان نے اسی وقت وہ حدیث پڑھ کر مجھے سنا دی۔

۷۹- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ نَحْوًا مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ قَالَ عَلِيٌّ فَلَقِيتُ حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۵۹۶)

علی بن مسہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور حمزہ زیات نے ابان بن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث کا سماع کیا پھر جب میری حمزہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے حضور ﷺ کو ابان سے سنی ہوئی احادیث سنائیں' جن میں سے حضور ﷺ نے صرف پانچ چھ حدیثوں کی تصدیق کی۔

۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ اكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوَى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا رَوَى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ. الترمذی (۲۸۵۹)

زکریا بن عدی بیان کرتے ہیں کہ ابو اسحاق فزاری نے مجھ سے کہا "بقیہ" اگر غیر معروف حضرات کی روایت بھی بیان کریں تو وہ بھی لکھ لینا اور اسماعیل بن عیاش کی بیان کردہ کسی روایت کو نہ لکھنا خواہ معروف حضرات سے بیان کرے یا غیر معروف حضرات سے۔

۸۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نِعْمَ

ابن مبارک نے کہا "بقیہ" معتبر شخص ہے کاش وہ راویوں کے ناموں کو ان کی کنیتوں کے ساتھ اور ان کی کنیتوں

الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْ لَا أَنَّهُ يَكْنِي الْأَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنَى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۳۰)

کو ان کے ناموں سے نہ تبدیل کر دیتا ایک عرصہ تک وہ ہم کو ابوسعید وحاظی کی روایت بیان کرتا رہا بعد میں چھان بین سے معلوم ہوا کہ وہ عبدالقدوس ہے۔

۸۲- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ كَذَّابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ كَذَّابٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۹۳۱)

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک کو عبدالقدوس کے سوا کسی شخص کو جھوٹا کہتے ہوئے نہیں سنا۔

۸۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ وَذَكَرَ الْمُعَلَّى بْنُ عِرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّينَ فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ أَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ. (مسلم تحفۃ الاشراف)

عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی بیان کرتے ہیں کہ ابونعیم نے کہا کہ ان کے سامنے معلّی بن عرفان نے کہا کہ ابووائل نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے عبداللہ بن مسعود جنگ صفین کے میدان سے آئے تھے۔ ابونعیم نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تمہارے خیال میں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوگئے تھے۔

۸۴- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبْتَهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ مَا اغْتَابَهُ وَلَكِنَّهُ حَكَمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۳۷)

عفان بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ہم اسماعیل بن علیہ کی مجلس میں تھے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے روایت بیان کی میں نے کہا وہ غیر معتبر ہے وہ شخص کہنے لگا کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے یہ سن کر اسماعیل نے میری تائید میں کہا انہوں نے غیبت نہیں کی بلکہ فن روایت میں اس کا مقام متعین کیا ہے۔

۸۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فَقَالَ لَيْسُوا بِثِقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ كَانَ ثِقَةً لَرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۲۴۹)

بشر بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمان کے بارے میں پوچھا جو کہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں فرمایا وہ غیر ثقہ ہے پھر میں نے اس سے ابوالحویرث کے بارے میں پوچھا فرمایا وہ غیر ثقہ ہے پھر شعبہ کے بارے میں پوچھا جس سے ابن ابی ذئب روایت کرتا ہے فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے پھر میں نے توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح کے متعلق پوچھا فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے۔ پھر میں نے حرام بن عثمان کے بارے میں پوچھا فرمایا غیر ثقہ ہے ان پانچوں کے بارے میں امام مالک نے عدم ثقاہت کی تصریح کر دی پھر میں نے ایک اور شخص کے بارے میں پوچھا جس کا نام مجھے بھول گیا آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کا نام میری کتابوں میں دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر وہ ثقہ

راوی ہوتا تو تم اس کا نام میری کتابوں میں ضرور دیکھتے۔

٨٦- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ قَالَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ مُتَّهَمًا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٣١٦)

حجاج روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی ذئب نے ہم سے شرحبیل بن سعد کی روایت بیان کی مگر شرحبیل متہم فی الحدیث تھے۔

٨٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٩٣٢)

ابو اسحاق طالقانی نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ پہلے میں جنت میں داخل ہوں یا پہلے عبداللہ بن محرر سے ملاقات کرلوں' تو میں اس ملاقات کرنے کو پسند کرتا اور جنت میں اس کے بعد جاتا لیکن جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ مجھے اونٹ کی مینگنی سے بھی بدتر معلوم ہوا۔

٨٨- وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ نَا وَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَخِي. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٦٦٧)

زید بن ابی انیسہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی سے احادیث روایت نہ کیا کرو (یعنی یحییٰ بن ابی انیسہ)۔

٨٩- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٩٩٤)

عبیداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی انیسہ کذاب تھا۔

٩٠- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ إِنَّ فَرْقَدًا لَيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٤٤٩)

حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایوب کے سامنے فرقد کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ فرقد روایت حدیث کا اہل نہیں ہے۔

٩١- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَضَعَّفَهُ جِدًّا فَقِيلَ لِيَحْيَى أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٥٣٩)

یحییٰ بن سعید القطان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے محمد بن عبداللہ کو ضعیف قرار دیا۔ یحییٰ سے کسی نے پوچھا کیا محمد بن عبداللہ' یعقوب بن عطا سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔ انہوں نے کہا ہاں' پھر کہا میرے خیال میں تو کوئی شخص بھی محمد بن عبداللہ کی روایات بیان نہیں کرے گا۔

٩٢- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ الْأَعْلَى وَضَعَّفَ يَحْيَى بْنَ مُوسَى بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدِيثُهُ رِيحٌ وَ

بشر بن حکم کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے حکیم بن جبیر اور عبدالاعلیٰ کو ضعیف قرار دیا اور یحییٰ بن موسیٰ کو بھی ضعیف قرار دیا بلکہ اس کے بارے میں تو یہ بھی فرمایا کہ اس کی

ضَعَّفَ مُوسَى بْنَ دِهْقَانَ وَ عِيسَى بْنَ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيَّ وَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ قَالَ لِي ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا قَدِمْتَ عَلَى جَرِيرٍ فَاكْتُبْ عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ حَدِيثَ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ وَالسَّرِيِّ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵۳۹ ۔ ۱۸۹۳۳)

روایات ہوا کی شکل ہیں اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابوعیسیٰ مدنی کو ضعیف کہا۔ حسن بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا تھا کہ جس وقت تم جریر کے پاس جاؤ تو ان کا تمام علم لکھ لینا مگر تین شخصوں کی بیان کردہ روایات نہ لکھنا' عبیدہ بن معتب' سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم"۔

۰۰۰ - بَابُ مَا تَصِحُّ بِهِ رِوَايَةُ الرُّوَاةِ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ

قَالَ مُسْلِمٌ وَ أَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُتَّهَمِي رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَ أَخْبَارِهِمْ عَنْ مَعَايِبِهِمْ كَثِيرٌ يَطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ وَ فِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِمَنْ تَفَهَّمَ وَ عَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ فِيمَا قَالُوا مِنْ ذَلِكَ وَ بَيَّنُوا وَ إِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيثِ وَ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ وَ أَفْتَوْا بِذَلِكَ حِينَ سُئِلُوا لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْخَطَرِ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ أَوْ تَحْرِيمٍ أَوْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ أَوْ تَرْغِيبٍ أَوْ تَرْهِيبٍ فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِلصِّدْقِ وَ الْأَمَانَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَا فِيهِ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهِلَ مَعْرِفَتَهُ كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذَلِكَ غَاشًّا لِعَوَامِّ الْمُسْلِمِينَ إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا وَ لَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبُ لَا أَصْلَ لَهَا مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثِّقَاتِ وَ أَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا مُقْنِعٍ وَلَا أَحْسِبُ كَثِيرًا مِمَّنْ يُعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الضِّعَافِ وَ الْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ وَ يَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَ الضَّعْفِ إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلَى رِوَايَتِهَا وَ الْاِعْتِدَادِ بِهَا إِرَادَةُ التَّكَثُّرِ بِذَلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ وَ لِأَنْ يُقَالَ مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِنَ الْحَدِيثِ وَ أَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ وَ مَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هَذَا الْمَذْهَبَ وَ سَلَكَ هَذَا

بعض کا بعض سے روایت کرنے کا بیان

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ہم نے گذشتہ صفحات میں ضعیف راویوں کی جو تفصیل ذکر کی ہے اور ان کی بیان کردہ احادیث کے جو عیوب اور نقائص ذکر کیے ہیں وہ صاحب فراست شخص کے لیے کافی ہیں اگر ہم اس سلسلہ میں تمام تفصیل ذکر کرتے اور ماہرین اسماء رجال اور ناقدین فن حدیث نے جو ضعیف' مجروح' مطعون اور غیر ثقہ راویوں کے احوال بیان کیے ہیں ان تمام کا ذکر کر دیتے تو گفتگو بہت طویل ہو جاتی۔ باقی رہا یہ امر کہ راویوں کے عیوب بیان کرنا کیا غیبت اور مسلمان کی پردہ دری ہے؟ جب اس سلسلہ میں علماء حدیث سے فتویٰ طلب کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ راویوں کے احوال بیان کرنا ضروری ہیں کیونکہ دین کے اکثر مسائل جو حلال و حرام' امر و نہی اور رغبت و خوف سے متعلق ہیں وہ سب احادیث پر موقوف ہیں۔ اب اگر کسی حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ حدیث کو روایت کرے اور بعد والے اس راوی کی عدم ثقاہت کے باوجود اس کی روایت کو بیان کر دیں اور اصل راوی کے احوال پر کوئی تنقید اور تبصرہ نہ کریں تو یہ عوام مسلمین کے ساتھ خیانت ہے کیونکہ ان احادیث میں سے بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بناء پر ان احادیث کے مطابق عمل کرے گی اور اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے حدیث بیان کر دی اور اس کے راوی کے احوال پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ جب کہ احادیث صحیحہ جن کو

الطَّرِيْقِ فَلَا نَصِيْبَ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ بِاَنْ يُّسَمّٰى جَاهِلًا اَوْلٰى مِنْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلَى الْعِلْمِ.

معتبر اور ثقہ راویوں نے بیان کیا ہے اس قدر کثرت سے موجود ہیں کہ ان باطل روایات کی مطلقاً ضرورت نہیں ہے اس تحقیق کے بعد ہمارا خیال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کتاب میں مجہول' غیر ثقہ اور غیر معتبر راویوں کی احادیث بیان نہیں کرے گا' خصوصاً جب کہ وہ سند حدیث کی کیفیت پر مطلع ہوا' سوا اس شخص کے جو لوگوں کے دماغوں میں یہ بات بٹھانا چاہتا ہو کہ وہ احادیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ پیش کر سکتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وہ باطل اور موضوع اسانید کے ساتھ بھی احادیث پیش کر دے گا تا کہ جب لوگوں کے سامنے احادیث کا ایک ضخیم مجموعہ پیش ہو تو لوگ اس کی وسعت علمی اور ژرف بنی پر داد دیں لیکن جو شخص ایسے طریقہ کو اختیار کرے گا اہل علم کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی اور وہ شخص عالم کہلانے کے بجائے جاہل کہلانے کا زیادہ مستحق ہوگا۔

صِحَّةُ الْاِحْتِجَاجِ بِالْحَدِيْثِ الْمُعَنْعَنِ اِذَا اَمْكَنَ لِقَاءُ الْمُعَنْعِنِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ مُدَلِّسٌ

حدیثِ معنعن کی حجیت پر دلائل

نوٹ: حدیث معنعن اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں عن کا لفظ آئے جیسے عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ ﷺ' حدیث معنعن کے بارے میں علی بن مدینی اور امام بخاری کا کہنا یہ ہے کہ یہ حدیث اس وقت مقبول ہوگی جب راوی کی مروی عنہ سے ملاقات ثابت ہو جیسے علقمہ کی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت ہے اس کے برخلاف امام مسلم اور دوسرے محدثین یہ کہتے ہیں کہ اگر راوی' مروی عنہ کا ہمعصر ہو پھر بھی اس کی روایت مقبول ہوگی خواہ ان کی آپس میں ملاقات ثابت ہو یا نہ ہو' مذکور ذیل باب میں امام مسلم نے اپنے اس مسلک کی حجیت پر دلائل قائم کیے ہیں۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيْثِ مِنْ اَهْلِ عَصْرِنَا فِيْ تَصْحِيْحِ الْاَسَانِيْدِ وَتَسْقِيْمِهَا بِقَوْلٍ لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهٖ وَذِكْرِ فَسَادِهٖ صَفْحًا لَكَانَ رَأْيًا مَتِيْنًا وَمَذْهَبًا صَحِيْحًا اِذِ الْاِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ اَحْرٰى لِاِمَاتَتِهٖ وَاِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهٖ وَاَجْدَرُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ذٰلِكَ تَنْبِيْهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ غَيْرَ اَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ وَاِسْرَاعِهِمْ اِلَى اِعْتِقَادِ خَطَاءِ الْمُخْطِئِيْنَ وَالْاَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَاَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهٖ وَرَدِّ مَقَالَتِهٖ بِقَدْرِ مَا يَلِيْقُ بِهَا

ہمارے بعض معاصر محدثین نے سند حدیث کی صحت اور فساد کے بارے میں ایک ایسی غلط شرط عائد کی ہے جس کا اگر ہم ذکر نہ کرتے تو یہی زیادہ مناسب تھا کیونکہ جو قول باطل اور مردود ہو اس کا ذکر نہ کرنا ہی زیادہ بہتر ہے' تاہم ہم نے خیال کیا کہ اگر اس فاسد قول کو ذکر کر کے اس کا رد نہ کیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی ناواقف شخص اس باطل قول کو صحیح سمجھ لے کیونکہ ناواقف لوگ نئی نئی باتوں کے زیادہ دلدادہ اور عجیب و غریب شرائط کے زیادہ شیدا ہوتے ہیں لہذا اب ہم ان معاصرین کی اس باطل شرط کو ذکر کر کے اس کا فساد' بطلان اور

مِنَ الرَّدِّ أَجْدَرُ عَلَى الْأَنَامِ وَأَحْمَدُ لِلْعَاقِبَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هٰذَا الْمَجِيءَ حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا أَوْ تَلَاقِيهِمَا مَرَّةً مِنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذٰلِكَ وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً وَسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ عِلْمُ ذٰلِكَ وَالْأَمْرُ كَمَا وَصَفْنَا حُجَّةٌ وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا حَتّٰى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِثْلِ مَا وَرَدَ.

خرابیاں ذکر کریں گے تاکہ عام لوگ غلط فہمی سے محفوظ رہیں۔

ان بعض معاصرین کا خیال ہے کہ جس حدیث کی سند فلاں عن فلاں (فلاں فلاں سے روایت کرتا ہے) ہو اور ہم کو یہ بھی معلوم ہو کہ چونکہ یہ دونوں ہم عصر ہیں اس لیے ممکن ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے ملاقات کی ہو اور اس سے اس حدیث کا سماع کیا ہو البتہ ہمارے پاس کوئی دلیل یا روایت نہ ہو جس سے قطعی پور پر یہ ثابت ہو کہ ان دونوں نے ایک دوسرے سے ملاقات کی ہے اور ایک نے دوسرے سے بالشافہ حدیث سنی ہے تو ایسی حدیث ان لوگوں کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ ان کے نزدیک اس قسم کی جو بھی حدیث ہوگی وہ اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگی جب تک انہیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار آپس میں ملے ہیں یا ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے بالشافہ حدان کی باہمی ملاقات اور حدیث سنی ہے یا کوئی ایسی روایت ہو جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ دونوں زندگی میں کم از کم ایک بار ملے ہیں اور اگر ان کو نہ تو کسی دلیل سے ان کی ملاقات کا یقین ہو نہ کسی روایت سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہو تو ان کے نزدیک اس روایت کا قبول کرنا اس وقت تک موقوف رہے گا جب تک کہ کسی روایت سے ان کی ملاقات ملاقات اور سماع ثابت نہ ہو جائے خواہ ایسی روایات قلیل ہوں یا کثیر۔

٦- بَابُ صِحَّةِ الْاِحْتِجَاجِ بِالْحَدِيثِ الْمُعَنْعَنِ

وَهٰذَا الْقَوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ قَوْلٌ مُخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَوَى عَنْ مِثْلِهِ حَدِيثًا وَجَائِزٌ مُمْكِنٌ لَهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لِكَوْنِهِمَا جَمِيعًا كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ إِلَّا أَنْ

حدیث معنعن سے دلیل پکڑنا درست ہے

ان معاصرین کی یہ شرط بالکل نئی اور اختراعی ہے پیشتر علماء حدیث میں سے کسی شخص نے یہ شرط عائد نہیں کی اور نہ موجودہ اہل علم میں سے کسی شخص نے اس شرط کی موافقت کی ہے۔ کیونکہ موجودہ اور سابقین تمام علماء حدیث ارباب فن اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ایک ثقہ اور عادل شخص اپنے ایسے معاصر ثقہ اور عادل شخص سے کوئی حدیث روایت کرے جس سے اس کی ملاقات اور سماع ممکن ہو تو اس کی یہ روایت قابل قبول اور حجت ہے خواہ ہمارے پاس ان کی باہمی

تكون هناك دلالة بينة أن هذا الراوي لم يلق من روى عنه أو لم يسمع منه شيئا فأما والأمر مبهم على الإمكان الذي فسرنا فالرواية على السماع أبدا حتى تكون الدلالة التي بينا فيقال لمخترع هذا القول الذي وصفنا مقالته وللذاب عنه قد أعطيت في جملة قولك أن خبر الواحد الثقة عن الواحد الثقة حجة يلزم به العمل ثم أدخلت فيه الشرط بعد فقلت حتى يعلم أنهما قد كانا التقيا مرة فصاعدا أو سمع منه شيئا فهل تجد هذا الشرط الذي اشترطته عن أحد يلزم قوله وإلا فهلم دليلا على ما زعمت فإن ادعى قول أحد من علماء السلف بما زعم من إدخال الشريطة في تثبيت الخبر طولب به ولن يجد هو ولا غيره إلى إيجاده سبيلا وإن هو ادعى فيما زعم دليلا يحتج به قيل له وما ذلك الدليل فإن قال قلته لأني وجدت رواة الأخبار قديما وحديثا يروي أحدهم عن الآخر الحديث ولم يعاينه ولا سمع منه شيئا قط فلما رأيتهم استجازوا رواية الحديث بينهم هكذا على الإرسال من غير سماع والمرسل من الروايات في أصل قولنا وقول أهل العلم بالأخبار ليس بحجة احتجت لما وصفت من العلة إلى البحث عن سماع الراوي كل خبر عن راويه فإذا أنا هجمت على سماعه منه لأدنى شيء ثبت عندي بذلك جميع ما يروي عنه بعد فإن عزب عني معرفة ذلك أوقفت الخبر ولم يكن عندي موضع حجة لإمكان الإرسال فيه فيقال له فإن كانت العلة في تضعيفك الخبر وتركك الاحتجاج به إمكان الإرسال فيه لزمك أن لا تثبت إسنادا معنعنا حتى ترى فيه السماع من أوله إلى آخره وذلك أن الحديث الوارد علينا بإسناد هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة فبيقين نعلم أن هشاما قد سمع من أبيه وأن أباه قد سمع من عائشة كما نعلم أن عائشة قد سمعت من النبي ﷺ وقد يجوز إذا لم يقل هشام في

ملاقات اور بالمشافہ حدیث سننے پر نہ کوئی دلیل ہو اور نہ کسی اور روایت سے یہ چیز ثابت ہو البتہ اگر کسی دلیل یا روایت سے یہ بات یقینی طور ثابت ہو جائے کہ ان دونوں کی آپس میں ملاقات نہیں ہوئی ہے یا ملاقات تو ہوئی ہے لیکن انہوں نے ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کی تھی ایسی شکل میں یقیناً یہ روایت غیر معتبر ہوگی اور جب تک یہ ثابت نہ ہو اور صرف ابہام ہو تو یہ روایت یقیناً مقبول ہوگی ۔ ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ تو تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ ایک ثقہ راوی کی دوسرے ثقہ راوی سے روایت حجت ہوتی ہے اور اس کے مقتضی پر عمل لازم ہوتا ہے اب تم نے اس میں ایک مزید شرط کا اضافہ کر دیا کہ ان دونوں کی ملاقات بھی ضروری ہے اب یہ بتاؤ کہ یہ نئی شرط فنِ حدیث کے علماء سابقین اور اسلاف نے بھی عائد کی تھی یا صرف تم نے کسی دلیل کی بناء پر یہ نئی اختراعی اور من گھڑت شرط عائد کی ہے؟ پہلی صورت تو یقیناً باطل ہے کیونکہ اسلاف سے ایسی کوئی شرط منقول نہیں ہے اور دوسری صورت بھی باطل ہے کیونکہ اس شرط کے اضافہ پر کوئی دلیل نہیں ہے ۔ اگر یہ لوگ اپنی اختراعی شرط کے ثبوت میں یہ کہیں کہ ہم نے زمانہ حال اور ماضی میں بہت سے ایسے راویانِ حدیث دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ان راویوں نے نہ ایک دوسرے کو دیکھا ہوتا ہے اور نہ کوئی حدیث سنی ہوتی ہے اس قسم کی حدیث مرسل کہلاتی ہے اور جمہور اہل علم کے نزدیک حدیث مرسل مقبول نہیں ہوتی ۔ اس لیے ہم نے سند حدیث میں راوی کے سماع کی شرط عائد کر دی ہے اب اگر ہمیں کسی قرینہ یا دلیل یا کسی خبر اور روایت سے یہ معلوم ہو جائے کہ راوی نے مروی عنہ سے حدیث سنی ہے تو اس کی کل روایات مقبول ہوں گی اور اگر ہم کو کسی قرینہ یا روایت سے سماع کا ثبوت نہ مل سکا تو ہمارے نزدیک یہ حدیث موقوف ہوگی کیونکہ اس حدیث کے مرسل ہونے کا احتمال موجود ہے ۔ ان لوگوں کی یہ دلیل اس لیے غلط ہے کہ ان کے بتائے ہوئے قاعدہ کی بناء پر یہ لازم آتا ہے کہ حدیثِ معنعن (یعنی جس حدیث کی

رِوَايَةٍ يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ وَأَخْبَرَنِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَلَا يُسْنِدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَكَمَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ أَيْضًا مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يُسَمِّيَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَيَنْشَطَ أَحْيَانًا فَيُسَمِّيَ الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكَ الْإِرْسَالَ وَمَا قُلْنَا مِنْ هٰذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِيضٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ وَأَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَابْنَ نُمَيْرٍ وَجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ فَرَوَى هٰذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سند یوں ہو کہ فلاں شخص نے فلاں سے روایت کیا) اس وقت تک مقبول نہ ہو جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ سند میں مذکور ہر راوی نے اپنے مروی عنہ سے سماع بھی کیا ہے۔ فرض کرو ایک حدیث اس سند سے مروی ہوتی ہے از ہشام بن عروۃ از والد خود (یعنی عروہ) از عائشہ اور ہم کو یقیناً معلوم ہے کہ ہشام نے اپنے والد سے اور ان کے والد یعنی عروہ نے حضرت عائشہ سے سماع کیا ہے جیسا کہ ہم کو یہ بھی قطعی طور پر معلوم ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت محمد ﷺ سے سماع کیا ہے اور یہ سند بالاتفاق مقبول ہے لیکن تمہارے قاعدہ کی بناء پر لازم آئے گا کہ یہ غیر مقبول ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ہشام جس شخص کو یہ حدیث بیان کریں اس شخص سے یہ نہ کہیں کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد عروہ سے سنی ہے (یعنی سمعت یا اخبرنی کا صیغہ استعمال نہ کریں) اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حدیث ہشام نے براہِ راست اپنے والد سے نہ سنی ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا شخص واسطہ ہو جس کا ذکر ہشام نے نہ کیا ہو اور براہ راست اپنے والد سے حدیث روایت کر دی ہو اس طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ہشام کے والد عروہ نے براہ راست حضرت عائشہ سے حدیث روایت نہ کی ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا شخص ہو جس کا ذکر عروہ نے نہ کیا ہو اور براہِ راست حضرت عائشہ سے روایت کر دی ہو خلاصہ یہ ہے کہ ہر وہ حدیث جس کا راوی مروی عنہ سے حدیث سننے کی تصریح نہ کرے اس میں یہ ممکن ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے براہِ راست حدیث نہ سنی ہو اور درمیانی شخص کا ذکر نہ کر کے براہِ راست مروی عنہ سے روایت کر دی ہو۔ ہر چند کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ فلاں راوی کا فلاں مروی عنہ سے حدیث میں سماع ثابت ہے لیکن جب تک اس خاص حدیث میں جس کو وہ بیان کر رہا ہے اپنے مروی عنہ سے سماع کی تصریح نہ کرے اس حدیث میں مرسل ہونے کا احتمال موجود ہے۔ لہذا تمہارے قاعدہ کے مطابق یہ تمام احادیث غیر مقبول ہونی چاہئیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے اپنے شیخ سے متعدد احادیث سنی

ہوتی ہیں لیکن کبھی تو وہ سند میں اپنے شیخ سے روایت کا ذکر کرتا ہے اور کبھی شیخ الشیخ سے روایت کا ذکر کرتا ہے اور شیخ کا درمیان میں ذکر نہیں کرتا' ہم نے جو سند بیان کرنے کا یہ طریقہ ذکر کیا ہے یہ ثقہ اہل علم اور ائمہ محدثین کے نزدیک مشہور و معروف ہے۔ مثلاً ایوب سختیانی' ابن مبارک' وکیع' ابن نمیر اور ان کے علاوہ محدثین کی ایک کثیر جماعت نے سند مذکور ذیل کے ساتھ ایک حدیث روایت کی ہے: از ہشام بن عروہ از والد خود (یعنی عروہ) از عائشہ: فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے اور کھولنے دونوں مواقع پر حضور کو وہ خوشبو لگایا کرتی تھی جو میرے پاس بہتر سے بہتر موجود ہوتی۔ لیکن اسی حدیث کو لیث بن سعد' داؤد' عطا' حمید بن اسود' وہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ہشام بیان کرتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عروہ نے حدیث بیان کی ہے از عروہ از عائشہ از نبی ﷺ۔

نوٹ: امام مسلم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ دراصل ہشام نے یہ حدیث اپنے بھائی عثمان سے سنی تھی لیکن پہلی بیان کردہ سند میں اس کا ذکر نہیں اور دوسری میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔

وَرَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

دوسری مثال یہ ہے کہ از ہشام از والد خود از عائشہ: وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ حالتِ اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ کے سر اقدس میں کنگھی کرتی حالانکہ میں اس وقت حالتِ حیض (ایام ماہواری) میں ہوتی تھی۔ اور بعینہ اسی روایت کو مالک بن انس نے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ از زہری' از عروہ' از عمرہ' از عائشہ از نبی ﷺ۔

نوٹ: امام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ یہ حدیث عروہ نے براہ راست حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی بلکہ عمرہ کے واسطہ سے سنی تھی لیکن پہلی سند میں عمرہ کے واسطے کا ذکر نہیں کیا اور دوسری میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔

وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

تیسری مثال یہ ہے کہ زہری اور صالح بن ابی حسان از ابو سلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دیتے تھے اور یحیٰی بن ابی کثیر نے اس حدیث کو اس سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابو سلمہ نے ان کو یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ مجھے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز نے بیان کی ان کو عروہ نے بیان کی اور ان سے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔

نوٹ: امام مسلم کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث دراصل ابوسلمہ نے عمر بن عبدالعزیز اور عروہ کے واسطہ سے سنی تھی لیکن جب زہری اور صالح بن ابی حسان کو یہ حدیث بیان کی تو ان واسطوں کا ذکر نہیں کیا۔

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

چوتھی مثال یہ ہے کہ عمرو بن دینار حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا اور اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: امام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ عمرو بن دینار کی سند میں محمد بن علی بھی ہیں لیکن پہلی سند میں انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

وَهٰذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِذَوِي الْفَهْمِ فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوْهِينِهِ إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ شَيْئًا إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَهُ تَرْكُ الْاِحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرِوَايَةِ مَنْ يُعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ إِلَّا فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُرْسِلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا وَلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ وَتَارَاتٌ يَنْشَطُونَ فِيهَا وَيُسْنِدُونَ الْخَبَرَ عَلَى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوا فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْ نَزَلُوا وَبِالصُّعُودِ فِيهِ إِنْ صَعِدُوا كَمَا شَرَحْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمْ.

اس قسم کی روایات کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن عقل مند شخص کے لیے اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے یہ چند مثالیں بھی کافی ہیں کہ جن لوگوں کے نزدیک حدیث کے غیر معتبر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسی حدیث کی سند میں مذکور راویوں میں سے کسی ایک کا دوسرے سے سماع معلوم نہ ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ حدیث مرسل ہو ان لوگوں پر لازم آئے گا کہ وہ ایسی تمام روایات کو رد کر دیں جن میں راوی کی مروی عنہ سے سماع کی تصریح نہ ہو۔ حالانکہ جیسا کہ ہم ابھی ان مثالوں سے واضح کر چکے ہیں کہ کبھی تو ائمہ حدیث کی سند میں سے بعض راویوں کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں اور حدیث کو بہ طور مرسل بیان کرتے ہیں اور کبھی ان کا دل چاہتا ہے تو حدیث کی مکمل سند اسی طرح بیان کر دیتے ہیں جس طرح انہوں نے شیخ سے سنی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی سند سے انہوں نے کم واسطوں سے یعنی شیخ کی موجودگی میں شیخ الشیخ سے روایت حدیث کی ہو یا زیادہ واسطوں سے روایت کی ہو بایں طور کہ شیخ الشیخ سے روایت کی ہو تو اس تمام تفصیل کا ذکر کر دیتے ہیں۔ (پہلی صورت اصطلاح حدیث میں صعود اور دوسری نزول کہلاتی ہے۔ سعیدی) جیسا کہ ہم ابھی مثالوں سے واضح کر چکے ہیں۔

وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ مِمَّنْ يَسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسُقْمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ عَوْنٍ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَتَّشُوا عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سِمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُمْ إِذَا كَانَ الرَّاوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيثِ وَشُهِرَ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَبْحَثُونَ عَنْ سِمَاعِهِ فِي رِوَايَتِهِ وَيَتَفَقَّدُونَ ذٰلِكَ مِنْهُ كَيْ يَنْزَحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ فَمَا ابْتَغَى ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

متقدمین میں سے ائمہ حدیث مثلاً ایوب سختیانی، ابن عون، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحییٰ بن سعید قطان، عبد الرحمٰن بن مہدی اور بعد کے تمام محدثین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ جو حدیث بیان کرتے اس کی سند کی خوب چھان بین کرتے لیکن ہمارے علم میں ان میں سے کسی محدث نے بھی حدیث کے قبول کرنے کے لیے راوی کے مروی عنہ سے سماع کی قید نہیں لگائی جس طرح ان لوگوں نے یہ باطل شرط عائد کی ہے۔ البتہ جو راوی تدلیس کرنے میں مشہور ہو اس کے بارے میں محدثین یہ تحقیق ضرور کرتے ہیں کہ وہ جس شیخ کی طرف روایت کی نسبت کر رہا ہے فی الواقع اس شخص سے اس نے حدیث سنی ہے یا اس کی طرف تدلیساً نسبت کر دی ہے اور اصل میں کسی اور شخص سے حدیث سنی ہے تاکہ حدیث کی مکمل تحقیق ہو جائے اور اگر فی الواقع راوی نے سند میں تدلیس کی ہو تو اس سند کا عیب ظاہر ہو جائے لیکن جس شخص پر تدلیس کی تہمت نہ ہو اس کی سند اور روایت کے بارے میں اس قسم کی تحقیق نہیں کیا کرتے کہ راوی نے مروی عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں۔ حدیث کو قبول کرنے کے لیے ان لوگوں نے جو یہ باطل شرط عائد کی ہے اس کا ذکر ہم نے فن حدیث کے کسی امام سے نہیں سنا خواہ وہ ائمہ حدیث ہوں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں یا ان کے علاوہ۔

نوٹ: تدلیس کا معنی ہے شبہ پیدا کرنا۔ فن حدیث کی اصطلاح میں تدلیس اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی نے اپنے جس شیخ سے حدیث سنی ہو وہ اچھی شہرت نہ رکھتا ہو مثلاً متہم بالکذب ہو اس لیے وہ اپنی روایت کو مقبول بنانے کے لیے اپنے شیخ کے شیخ کی طرف حدیث کی نسبت کر دیتا ہے جس کی اچھی شہرت ہوتی ہے تاکہ لوگوں کو اس سے یہ شبہ ہو کہ راوی نے اس شیخ سے براہ راست حدیث سنی ہے۔ حالانکہ اس نے اس سے وہ حدیث نہیں سنی ہوتی ایسے راوی کو مدلس اور اس کی حدیث کو مدلس کہتے ہیں۔ سعیدی

فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حَفِظْنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهِ

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید انصاری کمسن صحابی ہیں وہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود انصاری دونوں سے حدیث روایت کرتے ہیں اس کے باوجود وہ اپنی کسی روایت میں ان سے سماع کا ذکر نہیں کرتے اور نہ ہی کسی روایت سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے ان دونوں صحابیوں سے ملاقات کی ہو اور اہل علم میں سے کسی شخص نے بھی عبداللہ

إياهما في رواية بعينها ولم نسمع عن أحد من أهل العلم ممن مضى ولا ممن أدركنا أنه طعن في هذين الخبرين اللذين رواهما عبد الله بن يزيد عن حذيفة وأبي مسعود بضعف فيهما بل هما وما أشبههما عند من لاقينا من أهل العلم بالحديث من صحاح الأسانيد وقويها يرون استعمال ما نقل بها والاحتجاج بما أتت من سنن وآثار وهي في زعم من حكينا قوله من قبل واهية مهملة حتى يصيب سماع الراوي عمن روى ولو ذهبنا نعدد الأخبار الصحاح عند أهل العلم ممن يهن بزعم هذا القائل ونحصيها لعجزنا عن تقصي ذكرها وإحصائها كلها ولكنا أحببنا أن ننصب منها عددا يكون سمة لما سكتنا عنه منها.

بن یزید کی روایت پر اس وجہ سے اعتراض نہیں کیا کہ ان کی حذیفہ اور ابو مسعود سے ملاقات اور سماع ثابت نہیں ہے اس وجہ سے ان کی روایات ضعیف اور غیر معتبر ہیں اس کے برخلاف ہمارے علم میں جس قدر اہل علم ہیں وہ سب ان کی سند کو قوی ترین اسانید میں سے شمار کرتے ہیں ان کی روایات سے استدلال کرتے ہیں اور ان کے مقتضیٰ پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں (امام بخاری اور علی بن مدینی) کے مخترعہ قاعدہ کے مطابق یہ تمام روایات ضعیف اور غیر معتبر ہیں۔ اگر ہم ان تمام احادیث کا شمار کرنا شروع کر دیں جن کو تمام اہل علم نے صحیح قرار دیا ہے اور وہ ان لوگوں کی مزعوم شرط پر پوری نہیں اترتیں تو اس کے لیے ایک ضخیم کتاب درکار ہوگی جس کا یہ مقدمہ متحمل نہیں ہے اس کے باوجود ہم یہ چاہتے ہیں کہ بطور نمونہ کے ایسی متفق علیہ احادیث کی چند مثالیں پیش کریں جو تمام اہل علم کے نزدیک صحیح ہیں لیکن ان لوگوں کی شرط کے مطابق وہ ضعیف اور غیر معتبر قرار پاتی ہیں۔

وهذا أبو عثمان النهدي وأبو رافع الصائغ وهما ممن أدرك الجاهلية وصحبا أصحاب رسول الله ﷺ من البدريين هلم جرا ونقلا عنهم الأخبار حتى نزلا إلى مثل أبي هريرة وابن عمر وذويهما قد أسند كل واحد منهما عن أبي بن كعب عن النبي ﷺ حديثا ولم نسمع في رواية بعينها أنهما عاينا أبيا أو سمعا منه شيئا.

ابو عثمان نہدی اور ابو رافع صائغ کہتے ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور صحابہ کرام میں سے بہت سے بدری صحابہ کی مجلس میں رہے اور ان سے احادیث روایت کیں حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر سے بھی احادیث روایت کیں اور انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضور ﷺ سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔ حالانکہ کسی روایت سے ہمیں اس بات کا ثبوت نہیں مل سکا کہ انہوں نے ابی بن کعب سے سماع کیا ہو یا ان سے ملاقات کی ہو۔

وأسند أبو عمرو الشيباني وهو ممن أدرك الجاهلية وكان في زمن النبي ﷺ رجلا وأبو معمر عبد الله بن سخبرة كل واحد منهما عن أبي مسعود الأنصاري عن النبي ﷺ خبرين.

دوسری مثال ابو عمرو شیبانی کی ہے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے اور ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ ان دونوں میں سے ہر شخص نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔

وأسند عبيد بن عمير عن أم سلمة زوج النبي ﷺ حديثا وعبيد بن عمير ولد في زمن النبي ﷺ.

تیسری مثال یہ ہے کہ عبید بن عمیر نے جو زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے تھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ

سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَ اَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ اَخْبَارٍ.

چوتھی مثال یہ ہے کہ قیس بن ابی حازم نے جنہوں نے زمانۂ رسالت پایا' ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے تین حدیثیں روایت کی ہیں۔

وَ اَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ صَحِبَ عَلِيًّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

پانچویں مثال یہ ہے کہ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ جنہوں نے عمر بن الخطاب اور حضرت علی کا زمانہ پایا' حضرت انس بن مالک کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَ اَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثَيْنِ وَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَرَوٰى عَنْهُ.

چھٹی مثال یہ ہے کہ ربعی بن حراش نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے دو حدیثیں روایت کی ہیں اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے اور ربعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع بھی کیا ہے اور ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

نوٹ: امام نووی فرماتے ہیں کہ ربعی بن حراش متوفی ۱۰۱ھ' اور ان کے بھائی دونوں عظیم تابعی تھے' انہوں نے ساری عمر جھوٹ نہیں بولا اور قسم کھائی کہ ہم اس وقت تک نہیں ہنسیں گے کہ جب تک ہمیں اپنی عاقبت کا علم نہ ہو جائے' موت کے بعد جیسے ہی ان کو غسل دینے کے لیے لایا گیا انہوں نے مسکرانا شروع کر دیا اور ان کے بھائی مسعود نے موت کے بعد لوگوں سے گفتگو کی۔

(شرح مسلم للنووی ج ۱ ص ۷)

وَاَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

ساتویں مثال یہ ہے کہ نافع بن جبیر بن مطعم نے ابوشریح خزاعی کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَاَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

آٹھویں مثال یہ ہے کہ نعمان بن ابی عیاش نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے تین احادیث روایت کی ہیں۔

وَاَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

نویں مثال یہ ہے کہ عطاء بن یزید لیثی نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَاَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خُدَيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا.

دسویں مثال یہ ہے کہ سلیمان بن یسار نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

وَاَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَبِيْ

گیارہویں مثال یہ ہے کہ حمید بن عبدالرحمان حمیری

هريرة عن النبي ﷺ أحاديث.

فكل هؤلاء التابعين الذين نصبنا روايتهم عن الصحابة الذين سميناهم لم يحفظ عنهم سماع علمناه منهم في رواية بعينها ولا أنهم لقوهم في نفس خبر بعينه، وهي أسانيد عند ذوي المعرفة بالأخبار والروايات من صحاح الأسانيد لا نعلمهم وهنوا منها شيئا قط ولا التمسوا فيها سماع بعضهم من بعض إذ السماع لكل واحد منهم ممكن من صاحبه غير مستنكر لكونهم جميعا كان في العصر الذي اتفقوا فيه وكان هذا القول الذي أحدثه القائل الذي حكيناه في توهين الحديث بالعلة التي وصف أقل من أن يعرج عليه ويثار ذكره إذ كان قولا محدثا وكلاما خلفا لم يقله أحد من أهل العلم سلف ويستنكره من بعدهم خلف فلا حاجة بنا في رده بأكثر مما شرحنا إذ كان قدر المقالة وقائلها القدر الذي وصفنا والله المستعان على دفع ما خالف مذهب العلماء وعليه التكلان.

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

مذکورۃ الصدر سطور میں ہم نے جس قدر تابعین کی صحابہ کرام سے روایات کا ذکر کیا اور ان کے نام بھی بتلائے ہیں ان میں سے کسی تابعی کے بارے میں ہمیں یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ انہوں نے ان صحابہ کرام سے سماع کیا ہے جن کی روایات بیان کی ہیں اور نہ ہی کسی روایت سے یہ ثابت ہو سکا کہ ان تابعین کی ان صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور یہ اسانید جن کا ہم نے سطور بالا میں ذکر کیا ہے وہ اسانید ہیں جن کو صحیح اسانید قرار دیا گیا ہے اور ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس نے ان اسانید کو ضعیف قرار دیا ہو اور نہ ہی ہمارے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے اسانید میں اس بات کی چھان پھٹک کرنے کی کوشش کی ہو کہ آیا جو تابعین جن صحابہ کرام سے روایت کر رہے ہیں انہوں نے ان صحابہ سے احادیث سنی بھی تھیں یا نہیں کیونکہ تابعین میں سے ہر تابعی کا صحابہ کرام سے حدیث سننا ممکن تھا، یہ لوگ ایک دوسرے کے معاصرین اور ہم زمانہ تھے اور جن لوگوں نے اپنی اختراعی اور باطل شرط کے پیش نظر احادیث صحیحہ کو ضعیف قرار دیا ہے ان کی شرط اس قابل نہیں ہے کہ اس کی طرف زیادہ التفات کیا جائے، کیونکہ یہ بعد کے لوگوں کا نیا قول اور باطل شرط ہے۔ متقدمین اہل علم اور اسلاف میں سے کسی محدث نے یہ بات نہیں کہی اور بعد والے لوگوں نے بھی اس شرط کو رد کر دیا ہے اور جب اہل علم میں سے اسلاف اور معاصرین نے اس شرط کو رد کر دیا تو اس سے بڑھ کر اس باطل شرط کو رد کرنے کے لیے اور کیا دلیل پیش کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اب اس شرط اور شرط عائد کرنے والے دونوں کی قدر و منزلت سب پر واضح ہو گئی۔ جو لوگ اہل علم کے خلاف کسی مسلک کو اختراع کرتے ہیں ان کا رد کرنے کے لیے ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مدد کے طالب ہیں اور اس کی مدد پر بھروسہ کرتے ہیں۔

والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد

تمام حمد و ثنا کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظیم

وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

رحمتیں سیدنا محمد ﷺ ہی کے شایانِ شان ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

١-كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان

١-بَابُ بَيَانِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَوُجُوْبِ الْإِيْمَانِ بِإِثْبَاتِ قَدَرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَبَيَانِ الدَّلِيْلِ عَلَى التَّبَرِّيْ مِمَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ، وَإِغْلَاظِ الْقَوْلِ فِيْ حَقِّهٖ

ایمان واسلام کا بیان

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَوْنِ اللّٰهِ نَبْتَدِئُ وَإِيَّاهُ نَسْتَكْفِيْ وَمَا تَوْفِيْقُنَا إِلَّا بِاللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ.

امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے ابتداء کرتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں اور ہماری توفیق صرف اللہ عزوجل کی مدد سے ہے۔

٩٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهٰذَا حَدِيْثُهٗ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ فَاكْتَنَفْتُهٗ أَنَا وَصَاحِبِيْ أَحَدُنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِيْ سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنْ لَّا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ فَقَالَ إِذَا لَقِيْتَ أُولٰٓئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْهُمْ وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّيْ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهٗ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا

امام مسلم اپنی مکمل سند کے ساتھ یحییٰ بن یعمر سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ نے بیان کیا کہ جس شخص نے سب سے پہلے تقدیر کا انکار کیا وہ معبد جہنی نام کا ایک شخص تھا جو بصرہ میں رہتا تھا۔ یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمان حمیری حج یا عمرہ کی غرض سے گئے اور ہم نے آپس میں کہا کاش ہماری ملاقات حضور ﷺ کے صحابہ میں سے کسی صحابی سے ہو جائے اور ہم ان سے تقدیر کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اتفاقاً ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس وقت ہوئی' جس وقت وہ مسجد کے اندر موجود تھے' میں اور میرے ساتھی ہم دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے حلقہ میں لے لیا' ایک نے دائیں جانب سے اور دوسرے نے بائیں جانب سے' میرا خیال تھا کہ میرا ساتھی مجھے بات کرنے کا موقع دے گا' لہٰذا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمان! ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علمی بحثیں کرتے ہیں (راوی نے ان کی علمی فضیلت بیان کی) اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اور جو کچھ بھی دنیا میں وقوع پذیر ہوتا ہے وہ اللہ

نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ.

ابوداؤد (۴۶۹۵) الترمذی (۲۶۱۰) النسائی (۵۰۰۵) ابن ماجہ (۶۳)

تحفۃ الاشراف (۱۰۵۷۲)

تعالیٰ کے علم سابق کے بغیر ابتداءً ظہور میں آتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا جب تم ان لوگوں سے ملو تو ان سے کہنا کہ میں ان سے لاتعلق ہوں اور وہ مجھ سے اور عبداللہ بن عمر حلفیہ کہتا ہے کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی خیرات کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا میرے والد حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے' اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے۔ اس شخص کی حالت سے آثار سفر ظاہر نہیں ہوتے تھے اور ہم میں سے ہر شخص کے لیے وہ اجنبی تھا وہ آکر حضور ﷺ کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا' اس نے اپنے گھٹنوں کو حضور ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملایا اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں (یعنی حضور کے سامنے اس طرح بیٹھا جیسے شاگرد اپنے استاد کے سامنے با ادب بیٹھتا ہے) اور کہنے لگا یا محمد (اے محمد!) مجھ کو اسلام کے بارے میں بتلایئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی توحید اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے کی گواہی دو' نماز پڑھو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان شریف کے روزے رکھو اور اگر توفیق ہو تو حج کرو' اس اجنبی نے کہا آپ نے سچ فرمایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور بعد میں اس کی تصدیق بھی کرتا ہے' اس شخص نے حضور سے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتلایئے' حضور نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کے صحیفوں' اس کے رسولوں' قیامت اور ہر خیر و شر کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے وابستہ مانو' اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے' اب مجھے (مرتبہ) احسان کے بارے میں بتلایئے۔ حضور نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس حال میں کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس حال کو نہ پا سکو تو اللہ تعالیٰ تو تم کو یقیناً دیکھ رہا ہے' اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتلایئے' آپ نے فرمایا اس کے بارے میں

جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا پھر مجھے قیامت کی علامتیں بتلائیے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب باندیوں سے ان کے آقا پیدا ہوں' اور جب تم دیکھو کہ برہنہ تن' برہنہ پا' تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں۔ حضرت عمر نے کہا پھر وہ شخص چلا گیا' حضرت عمر کہتے ہیں میں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر! کیا تم جانتے ہو یہ شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل تھا جو تمہیں دین سکھانے کے لیے تمہارے پاس آیا تھا۔

٩٤- حدثني محمد بن عبيد الغبري و ابو كامل الجحدري و احمد بن عبدة قالوا حدثنا حماد بن زيد عن مطر الوراق عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر قال لما تكلم معبد بما تكلم به في شأن القدر انكرنا ذلك قال فحججت انا و حميد بن عبد الرحمن الحميري حجة و ساقوا الحديث بمعنى حديث كهمس و اسناده وفيه بعض زيادة و نقصان احرف. سابقه (٩٣)

یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ جب معبد نے تقدیر کا انکار کیا تو ہم کو اس مسئلہ میں تردد ہوا۔ اتفاق سے میں اور حمید بن عبد الرحمان حمیری حج کے لیے گئے' امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد یحییٰ بن یعمر نے بعض لفظی فرق کے ساتھ وہی حدیث بیان کی ہے جو گزر چکی ہے اور اس میں کچھ زیادتی اور کمی ہے۔

٩٥- حدثني محمد بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد القطان حدثنا عثمان بن غياث حدثنا عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر و حميد بن عبد الرحمن قالا لقينا عبد الله بن عمر فذكرنا القدر وما يقولون فيه فاقتص الحديث كنحو حديثهم عن عمر عن النبي ﷺ وفيه شيء من زيادة وقد نقص منه شيئا. ابوداؤد (٤٦٩٦)

یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ ہماری ملاقات حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ہم نے ان سے منکرین تقدیر کا سارا ماجرا ذکر کیا' اس کے بعد انہوں نے وہی تمام قصہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی مگر اس روایت کے بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

٩٦- وحدثني حجاج بن الشاعر حدثنا يونس بن محمد حدثنا المعتمر عن ابيه عن يحيى بن يعمر عن ابن عمر عن عمر عن النبي ﷺ بنحو حديثهم. سابقه (٩٣)

یحییٰ بن یعمر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کو بیان کرتے ہیں جو تفصیل سے گزر چکی ہے۔

٠٠٠- باب الايمان ما هو؟ وبيان خصاله

ایمان کیا ہے اور اس کی خصلتوں کا بیان

٩٧- وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة و زهير بن حرب

امام مسلم اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مجلس صحابہ

جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ.

البخاري (٥٠-٤٧٧٧) ابن ماجه (٦٤-٤٠٤٤)

میں بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ایمان کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے تمام فرشتوں' اس کی تمام کتابوں' اس سے ملاقات کرنے' اس کے تمام رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو مان لو اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ' فرض نماز ادا کرو' فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو' اس نے کہا یا رسول اللہ! احسان کی تعریف کیجیے' آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس حال میں عبادت کرو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو' اور اگر اس کیفیت کو نہ پا سکو تو وہ تو تم کو بہر حال دیکھ رہا ہے' اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے لیکن میں تم کو قیامت کی نشانیاں بتاتا ہوں جب برہنہ تن' برہنہ پا' لوگوں کے سردار بن جائیں تو یہ قیامت کی علامت ہے' اور جب چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ قیامت کی علامت ہے' اور یہ علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے' جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا (بذاتِ خود) کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا: (ترجمہ) ''قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' وہی بارش برساتا ہے' وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں فوت ہوگا؟ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا' خبر دینے والا ہے''۔ پھر وہ شخص واپس چلا گیا' حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو واپس بلاؤ صحابہ بلانے گئے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا' تب رسول اللہ ﷺ نے بتلایا یہ جبرائیل تھے جو لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا يَعْنِي السَّرَارِيَّ.

سابقہ (٩٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک فرق کے ساتھ یہی روایت منقول ہے' فرق یہ ہے کہ اس میں باندی سے اس کا مالک پیدا ہوگا' کی جگہ یہ ہے کہ جب باندی سے اس کا شوہر پیدا ہوگا۔

٠٠٠- بَابُ الْإِسْلَامِ مَا هُوَ؟ وَبَيَانِ خِصَالِهِ

٩٩- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلُونِي فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَخْشَى اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قَالَ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُدُّوهُ عَلَيَّ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٩١٥)

اسلام کیا ہے اور اس کے خصائل کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: مجھ سے سوالات کیا کرو لیکن صحابہ سوال کرنے سے جھجکتے تھے' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں' پھر ایک دن ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا' یا رسول اللہ! اسلام کی تعریف کیجیے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز پڑھو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو' اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا' پھر کہا یا رسول اللہ! ایمان کی تعریف کیجیے۔ آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس کے تمام فرشتوں' اس کی تمام کتابوں' اس سے ملاقات' اس کے تمام رسولوں' مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور تمام امور کے تقدیر سے وابستہ ہونے پر ایمان لاؤ' اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا یا رسول اللہ! احسان کی تعریف کیجیے' فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جیسے اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ کر سکو تو وہ ہر حال میں تم کو دیکھ رہا ہے اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا یا رسول اللہ! قیامت کب واقع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تم کو قیامت کی علامات بتاتا ہوں' جب تم دیکھو کہ باندیوں سے ان کے آقا پیدا ہوں تو یہ قیامت کی علامت ہے' جب تم دیکھو کہ برہنہ تن' برہنہ پا' بہرے گونگے' علاقوں کے سردار بن جائیں تو یہ قیامت کی علامت ہے اور جب تم دیکھو کہ چرواہے عظیم الشان عمارات بنانے لگے ہیں تو یہ قیامت کی علامت ہے اور وقوع قیامت کا علم اس غیب سے متعلق ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا (بذات خود) کوئی نہیں جانتا' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے' وہی بارش برساتا ہے' وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے' اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کہاں فوت ہوگا (سورت کے آخر تک)' پھر وہ شخص چلا گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو

بلاؤ' اس کو ڈھونڈا گیا' صحابہ کرام نے نہ پایا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے انہوں نے چاہا کہ تم یہ باتیں جان لو کیونکہ تم نے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا۔

۲- بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ اَحَدُ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ

۱۰۰- **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ.

البخاری (۴۶-۲۶۷۸-۱۸۹۱-۶۹۵۶) ابوداؤد (۳۹۱-۳۹۲-۳۲۵۲) النسائی (۴۵۷-۲۰۸۹-۵۰۴۳) تحفۃ الاشراف (۵۰۰۹)

نمازوں کا بیان جو ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہیں

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اہل نجد سے ایک شخص حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے اور ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچا تب معلوم ہوا کہ وہ پوچھ رہا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا' اس شخص نے پوچھا کیا ان کے علاوہ اور کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' البتہ تم نفلی نمازیں پڑھ سکتے ہو اور ماہ رمضان کے روزے' اس شخص نے پوچھا کیا ان کے علاوہ اور روزے بھی فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں البتہ تم نفلی روزے رکھ سکتے ہو' پھر رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا' اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ اور کوئی صدقہ بھی فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' البتہ تم نفلی صدقہ کر سکتے ہو' حضرت طلحہ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص چلا گیا اور جاتے ہوئے کہہ رہا تھا بخدا میں ان احکام میں زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا۔

۱۰۱- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَحَ وَاَبِيهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيهِ اِنْ صَدَقَ. سابقہ (۱۰۰)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ اسی حدیث کو حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے باپ کی قسم اگر یہ شخص سچا ہے تو کامیاب ہو گیا یا فرمایا: اس کے باپ کی قسم اگر یہ شخص سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

۳- بَابُ السُّؤَالِ عَنْ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ

ارکانِ اسلام سے متعلق سوال

۱۰۲- **حَدَّثَنِي** عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَهُ وَ نَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ فَمَنْ نَّصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَ جَعَلَ فِيْهَا مَا جَعَلَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلّٰى قَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

البخاری (۶۳) الترمذی (۶۱۹) النسائی (۲۰۹۰)

ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے سے روک دیا گیا' اس لیے ہماری خواہش ہوتی کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی آئے اور حضور سے سوالات کرے اور ہم حضور کے جوابات سنیں' ایک دن ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ)! آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے' آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' اس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے پوچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے' اس نے پوچھا زمین پر پہاڑوں کو کس نے نصب کیا؟ اور باقی چیزیں زمین میں کس نے پیدا کیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے' اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمانوں کو پیدا کیا' جس نے زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو اس میں نصب کیا' کیا اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو رسول بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا ہے' کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم پر ہمارے اموال میں زکوٰۃ بھی فرض ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا اس نے پوچھا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے ہم پر سال میں ایک بار ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا اس نے کہا میں آپ کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنایا ہے کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم میں سے جو شخص حج کرنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے' آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا' حضرت انس کہتے ہیں کہ وہ دیہاتی چلا گیا اور جاتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے نہ

میں ان احکام میں اپنی طرف سے کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

١٠٣- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. سابقہ (١٠٢)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم میں ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سوالات کرنے سے روک دیا گیا تھا اور باقی حدیث حسب سابق بیان کی۔

٤- بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي يَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

ایمان کے جس درجہ کی وجہ سے جنت کے دخول کا استحقاق ہے اور جس نے احکام پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا

١٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وُفِّقَ أَوْ لَقَدْ هُدِيَ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ.

البخاری (١٣٩٦-٥٩٨٢) النسائی (٤٦٧)
تحفة الاشراف (٣٤٩١)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تشریف لے جا رہے تھے' اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ چیز بتلایئے جو مجھ کو جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے' رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر رک گئے اور اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس شخص کو اس سوال کی من جانب اللہ توفیق ملی ہے' اس کے بعد آپ نے اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ اس شخص نے اپنا سوال دہرایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' اور صلہ رحمی کرو۔ (اب) اونٹنی کی نکیل چھوڑ دو۔

١٠٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ. سابقہ (١٠٤)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری کی بعینہٖ یہی روایت ذکر فرمائی ہے۔

١٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھ کو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت

عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِنْ تَمَسَّكَ بِهِ. سابقہ(۱۰٤)

کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' نماز قائم کرو' زکوۃ ادا کرو' اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا تو جنت میں جائے گا۔

۱۰۷- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا. البخاری(۱۳۹۷) تحفۃ الاشراف(۱٤٩٣٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس کو اختیار کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' فرض نماز ادا کرو' فرض زکوۃ دو' رمضان کے روزے رکھو' دیہاتی نے کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان احکام میں نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی' جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جنتی کے دیکھنے سے خوش ہوتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف(۲۳۱۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نعمان بن قوقل آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھے یہ بتلایئے کہ اگر میں فرض نمازیں پڑھتا رہوں' حرام سے بچتا رہوں اور حلال کام کرتا رہوں تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۱۰۹- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ ابْنُ قَوْقَلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِهِ وَزَادُوا فِيهِ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا.

مسلم تحفۃ الاشراف(۲۳۱۳-۲۳۲۶)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر کی یہی روایت ذکر کرتے ہیں' اس میں یہ اضافہ ہے کہ نعمان بن قوقل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ان احکام پر کچھ زیادتی نہ کروں گا۔

۱۱۰- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا مجھے یہ بتلایئے کہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں' رمضان کے روزے رکھوں' حلال کام

صَلَّيْتُ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَ صُمْتُ رَمَضَانَ وَ أَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَ حَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۵۰)

کروں، حرام سے بچوں اور ان کاموں پر کوئی اضافہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس شخص نے کہا بخدا میں ان احکام میں کوئی اضافہ نہ کروں گا۔

۵- بَابُ بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَ دَعَائِمِهِ الْعِظَامِ

اسلام کے ارکان اور عظیم ستونوں کا بیان

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰۴۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا، نماز پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا" ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا حج اور رمضان کے روزے، فرمایا نہیں رمضان کے روزے اور حج، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یونہی سنا ہے۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللّٰهُ وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ وَإِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. سابقہ (۱۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے سوا سب کی عبادت کا انکار کرنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۴۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور محمد (ﷺ) کے اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہونے کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

۱۱۴- وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَلَا تَغْزُو فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسَةٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا آپ جہاد کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا

وَحَجِّ الْبَيْتِ. البخاري (۸) الترمذي (۲۶۰۹)

حج کرنا۔

٦- بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ ﷺ وَشَرَائِعِ الدِّينِ وَالدُّعَاءِ إِلَيْهِ وَالسُّؤَالِ عَنْهُ وَحِفْظِهِ وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَمْ يَبْلُغْهُ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے' احکام شریعت پر عمل کرنے' ان کو یاد رکھنے اور ان کی دعوت دینے اور تبلیغ کرنے کا حکم

١١٥- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَوٰةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَوٰةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَزَادَ خَلَفٌ فِي رِوَايَتِهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً. البخاري (۵۳-۵۲۳-۱۳۹۸-۳۰۹۵-۳۵۱۰-۴۳۶۸-۴۳۶۹-۶۱۷۶-۷۲۶۶-۷۵۵۶) ابوداؤد (۳۶۹۲-۴۶۷۷) الترمذي (۱۵۹۹-۲۶۱۱) النسائي (۵۰۴۶-۵۷۰۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں لہذا آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیجیے جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی دعوت دیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں' اور چار چیزوں سے روکتا ہوں' اللہ پر ایمان لانا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر کی اور فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا' اور میں تم کو خشک کدو کے برتن' سبز گھڑے' لکڑی کے برتن اور اس برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں جس پر روغن قار (رال) ملا ہو' خلف بن ہشام نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی کیا کہ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر فرمایا تو اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

١١٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامَى قَالَ فَقَالُوا

ابو جمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا' ایک دفعہ ایک عورت آئی اور اس نے حضرت ابن عباس سے گھڑے میں بنائے ہوئے نبیذ کے بارے میں سوال کیا' حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ ان لوگوں نے کہا ربیعہ' آپ نے فرمایا ان لوگوں کو خوش آمدید ہو یہ لوگ یہاں شرمندہ اور نادم نہیں ہوں گے' ان لوگوں نے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَأْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَّ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِيْ شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ قَالَ وَأَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ وَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسًا مِّنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرِ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوْهُ وَأَخْبِرُوْا بِهِ مَنْ وَّرَاءَكُمْ وَقَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهِ مَنْ وَّرَاءَكُمْ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ.

سابقہ (۱۱۵)

عرض کیا کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں بہت دور سے آئے ہیں، حضور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لیے ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور کسی مہینہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے ہیں! آپ ہمیں کوئی فیصلہ کن بات بتا دیجیے جس کی خبر ہم اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بھی کریں اور ہم جنت میں داخل ہو جائیں، حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے روکا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو خدائے واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا اور فرمایا: کیا تمہیں خدائے واحد پر ایمان لانے کا مطلب معلوم ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں، آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور ان کو خشک کدو سے بنائے ہوئے برتن، سبز گھڑے اور روغن قار ملے ہوئے برتن کے استعمال سے روکا، شعبہ نے لکڑی کے برتن کا بھی ذکر کیا، حضور نے فرمایا ان باتوں کو خود بھی یاد رکھو اور اپنے قبیلہ کے لوگوں تک پہنچا دو، ابوبکر ابن شیبہ نے اپنی روایت میں لکڑی کے برتن کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۷- وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَنَا أَبِيْ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَقَالَ أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ. سابقہ (۱۱۵)

امام مسلم اسی حدیث کو ایک اور سند کے ساتھ بیان کر کے یہ اضافہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو اس نبیذ سے منع کرتا ہوں جو کدو اور لکڑی کے برتن میں اور سبز گھڑے اور روغن قار ملے ہوئے برتن میں بنایا جاتا ہے، اور معاذ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سردار سے کہا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، سمجھ اور بردباری۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ

قتادہ کہتے ہیں میں نے اس شخص سے حدیث سنی ہے جس نے اس وفد سے ملاقات کی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ سعید بن ابی عروبہ کہتے ہیں کہ قتادہ۔

قال سعيد وذكر قتادة ابا نضرة عن ابي سعيد الخدري في حديثه هذا ان اناسا من عبد القيس قدموا على رسول الله ﷺ فقالوا يا رسول الله انا حي من ربيعة وبيننا وبينك كفار مضر ولا نقدر عليك الا في اشهر الحرم فمرنا بامر نامر به من وراءنا وندخل به الجنة اذا نحن اخذنا به فقال رسول الله ﷺ آمركم باربع وانهاكم عن اربع اعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا واقيموا الصلوة وآتوا الزكوة وصوموا رمضان واعطوا الخمس من الغنائم وانهاكم عن اربع عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير قالوا يا نبي الله ما علمك بالنقير قال بلى جذع تنقرونه فتقذفون فيه من القطيعاء قال سعيد او قال من التمر ثم تصبون فيه من الماء حتى اذا سكن غليانه شربتموه حتى ان احدكم او ان احدهم ليضرب ابن عمه بالسيف قال وفي القوم رجل اصابته جراحة كذلك قال وكنت اخبؤها حياء من رسول الله ﷺ فقلت ففيم نشرب يا رسول الله قال في اسقية الادم التي يلاث على افواهها فقالوا يا نبي الله ان ارضنا كثيرة الجرذان ولا تبقى بها اسقية الادم فقال نبي الله ﷺ وان اكلتها الجرذان وان اكلتها الجرذان وان اكلتها الجرذان قال فقال نبي الله ﷺ لاشج عبد القيس ان فيك لخصلتين يحبهما الله الحلم والاناة.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۳۷۵)

نے بیان کیا کہ انہوں نے ابونضرہ کے واسطہ سے حضرت ابوسعید خدری سے روایت بیان کی کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لیے حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور کسی مہینہ میں حاضری ہمارے لیے ممکن نہیں ہے لہٰذا آپ ہم کو ایسا حکم دیجیے جو ہم اپنے قبیلہ تک پہنچائیں اور ہم خود بھی اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک مت بناؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو' مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے تم کو روکتا ہوں' ان کا استعمال مت کرو' خشک کدوں کے بنائے ہوئے برتن' سبز گھڑے' لکڑی کے برتن اور روغن قار ملے ہوئے برتن' ان لوگوں نے عرض کیا حضور آپ کو معلوم ہے لکڑی کا برتن کیسا ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں' تم لکڑی کو کھوکھلا کر کے اس میں کھجور بھگو دیتے ہو' (راوی کو شک ہے کھجوریں فرمایا یا چھوہارے) اور جب اس کا کچا پانی جوش کھا کر ٹھہر جاتا ہے تو پھر تم اس کو پیتے ہو (جس کے نشہ کا یہ اثر ہوتا ہے) یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص اپنے چچازاد کو تلوار سے قتل کر ڈالتا ہے۔ وفد میں سے ایک شخص تھا جس کو اسی وجہ سے زخم لگا تھا اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے شرم کی وجہ سے اپنا زخم چھپایا ہوا تھا اس نے کہا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم کس قسم کے برتنوں میں پیا کریں؟ آپ نے فرمایا چمڑے کی ان مشکوں میں پیو جن کے منہ بندھے ہوئے ہوں' اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہمارے علاقہ میں چوہے بکثرت ہیں' وہاں چمڑے کے مشکیزہ وغیرہ نہیں رہ سکتے' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان ہی برتنوں میں پیو اگر چہ چوہے کاٹ ڈالیں' اگر چہ چوہے کاٹ ڈالیں' اگر چوہے کاٹ ڈالیں' پھر رسول اللہ ﷺ نے

عبدالقیس کے سردار سے فرمایا تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے سمجھ اور بُردباری۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَلِكَ الْوَفْدَ وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ وَتَذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ وَالتَّمْرِ وَالْمَاءِ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ. سابقه (۱۱۸)

امام مسلم نے قتادہ کی اسی حدیث کو ایک اور سند کے ساتھ بیان کیا جس میں کچھ لفظی تغیر ہے کھجوروں کو پانی میں ڈالنے کے لیے تقذفون کی جگہ تذیفون کا لفظ ہے اور اس میں راوی سعید کا یہ قول بھی نہیں کہ "اس کو شک ہے کہ حضور نے کھجوروں کا ذکر کیا تھا یا چھواروں کا"۔

۱۲۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ أَخْبَرَهُ وَحَسَنًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنَا اللَّهُ فِدَاءَكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنَا اللَّهُ فِدَاءَكَ أَوَتَدْرِي مَا النَّقِيرُ قَالَ نَعَمِ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَى. مسلم تحفة الاشراف (۴۳۵۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وفد عبدالقیس، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کرے کس قسم کے برتنوں میں پینا ہمارے لیے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: لکڑی کے برتنوں میں مت پیا کرو۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر فدا کرے آپ کو معلوم ہے لکڑی کا برتن کیسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں لکڑی کو اندر سے کھود لیتے ہیں پھر فرمایا کدو کے برتن کو استعمال کرو نہ سبز گھڑے کو ان کی بجائے چمڑے کی ان مشکوں سے پیا کرو جن کا منہ بندھا ہوا ہو۔

ف: حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ وفد عبدالقیس نبی ﷺ کے پاس رجب ۹ ھ میں حاضر ہوا تھا۔

۷- بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ

توحید و رسالت کی گواہی اور احکام شرعیہ کی دعوت دینا

۱۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم بعض اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو تو پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دینے کی دعوت دینا جب وہ اس کو مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ان کو تسلیم کر لیں تو ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو ان کے دولت مند لوگوں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم

عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. البخاري (۱۳۹۵-۱۴۹۶-۱۴۵۸-۲۴۴۸-۴۳۴۷-۷۳۷۱) ابوداؤد (۱۵۸۴) الترمذي (۶۲۵-۲۰۱۴) النسائي (۲۴۳۴-۲۵۲۱) ابن ماجہ (۱۷۸۳)

کی جائے گی جب وہ اس کو قبول کر لیں تو تم زکوۃ میں ان کا بہترین مال ہرگز نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

۱۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ. سابقہ (۱۲۱)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور وہی ہدایات بیان کیں جو پہلی حدیث میں گزر چکی ہیں۔

۱۲۳- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَ لَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَ تَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ. سابقہ (۱۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا: تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے' سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دینا' جب وہ اس کو قبول کر لیں تو ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ اس حکم کی تعمیل کر لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے اموال سے لے کر انہی کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی' جب وہ اس کو مان لیں تو ان سے زکوۃ لینا لیکن ان کے بہترین مال سے تعرض نہ کرنا۔

۸- بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ

جب تک لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہیں ان سے قتال کرنے کا حکم

۱۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَعْدَهُ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے بعض قبائل مرتد ہو گئے اور حضرت ابو بکر نے مانعین زکوۃ کے خلاف جنگ کا ارادہ کیا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر

النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ وَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

البخاری (۱۳۹۹-۱۴۵۷-۲۹۴۶-۶۹۲۴-۷۲۸۴-۷۲۸۵) ابوداؤد (۱۵۵۶-۱۵۵۷) الترمذی (۲۶۰۷) النسائی (۲۴۴۳-۳۰۹۱-۳۰۹۲-۳۰۹۳-۳۹۸۰-۳۹۸۱-۳۹۸۳-۳۹۸۵) تحفۃ الاشراف (۱۰۶۶۶)

سے عرض کیا آپ ان لوگوں سے کس طرح جنگ کر سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یہ ہے کہ مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اور لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد میری طرف سے ان کی جان و مال محفوظ ہے البتہ جس شخص نے احکام اسلامیہ کی خلاف ورزی کی اس سے مؤاخذہ ہوگا اور اس کے باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' حضرت ابو بکر نے اس کے جواب میں فرمایا بخدا میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں فرق کرے گا' کیونکہ مال زکوٰۃ میں اللہ کا حق ہے۔ بخدا اگر یہ لوگ رسی کے اس ٹکڑے کو دینے سے بھی انکار کریں جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں حضرت ابو بکر کا سینہ کھول دیا ہے' اور مجھے یقین ہو گیا کہ صحیح بات یہی ہے۔

۱۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ. النسائی (۳۰۹۰) تحفۃ الاشراف (۱۳۲۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ پڑھ لیں' اور لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد میری طرف سے ان کی جان اور مال محفوظ ہے اور ان کے باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے' البتہ اگر کسی شخص نے اسلامی احکام کی خلاف ورزی کی تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔

۱۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ ح وَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوْا بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۰۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی نہ دیں اور میری رسالت کا اقرار نہ کر لیں اس کے بعد میری طرف سے ان کی جان اور مال محفوظ ہے اور ان کے باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے' البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر ان سے مؤاخذہ ہوگا۔

۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

امام مسلم نے ایک اور سند سے حضرت ابو ہریرہ کی یہی

غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.
النسائی (۳۹۸۷) ابن ماجہ (۳۹۲۷)

روایت بیان کی ہے۔

۱۲۷م- حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِىْ ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ. تحفۃ الاشراف (۲۷۴۶) الترمذی (۳۳۴۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اور لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد میری طرف سے ان کی جان اور مال محفوظ ہے البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر ان سے مواخذہ ہوگا اور ان کے باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے پھر آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) آپ محض لوگوں کو نصیحت کرنے والے ہیں ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔

۱۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِىُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْهُ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. البخاری (۲۵) تحفۃ الاشراف (۷۴۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دیں اور نماز اور زکوٰۃ کو ادا نہ کریں اس کے بعد میری طرف سے ان کی جانیں اور اموال محفوظ ہیں البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر ان سے مواخذہ ہوگا اور ان کے باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

۱۲۹- حَدَّثَنِىْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِىَّ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَفَرَ مَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَ دَمُهٗ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۹۷۸)

ابو مالک کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کلمہ پڑھا اور تمام باطل خداؤں کا انکار کیا اس کی جان اور مال محترم اور محفوظ ہے اور اس کے باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

۱۳۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ. سابقہ (۱۲۹)

ابو مالک کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا۔۔۔۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

۹- بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ اِسْلَامِ مَنْ

موت کے وقت غرغرہ موت سے پہلے ایمان

حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَالَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ وَ هُوَ الْغَرْغَرَةُ وَ نَسْخِ جَوَازِ الْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ

لانے کی صحت' مشرکین کے لیے استغفار کا منسوخ ہونا اور اس پر دلیل کہ شرک پر مرنے والا جہنمی ہے

۱۳۱- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَ يُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَ وَ اللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ. البخاری (۱۳۶۰-۳۸۸٤-٤٦٧٥-٤٧٧٢-٦٦٨١) النسائی (۲۰۳٤) تحفۃ الاشراف (۱۱۲۸۱)

سعید بن مسیب کے والد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے' اس وقت ابو طالب کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! ایک بار لا الہ الا اللہ کہو تو میں تمہارے حق میں اسلام کی گواہی دوں گا' ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے اے ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبد المطلب کی ملت کو چھوڑ رہے ہو۔ رسول اللہ ﷺ مسلسل ابو طالب کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے رہے' بہر حال ابو طالب نے جو آخری الفاظ کہے وہ یہ تھے میں اپنے باپ عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہ خدا میں اس وقت تک تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا' جب تک اللہ تعالیٰ اس سے روک نہ دے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) نبی اور مسلمانوں کے لیے مشرکین کی مغفرت کی دعا کرنا جائز نہیں خواہ وہ ان کے رشتہ دار کیوں نہ ہوں جب کہ ان کا جہنمی ہونا معلوم ہو چکا ہو۔ اور ابو طالب کے بارے میں یہ آیت بھی نازل فرمائی: (ترجمہ) ہر وہ شخص جس کو آپ چاہیں آپ اس میں ہدایت جاری نہیں کر سکتے۔ البتہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں چاہتا ہے ہدایت پیدا فرما دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں سے بخوبی واقف ہے۔

۱۳۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہی حدیث روایت کی مگر اس میں ان دو آیتوں کا ذکر نہیں کیا۔

الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْكَلِمَةُ فَلَمْ يَزَالَا بِهِ. سابقہ (١٣١)

١٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَبٰى قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ الْآيَةَ.

الترمذی (٣١٨٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابو طالب) کی موت کے وقت فرمایا: آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں میں قیامت کے دن آپ کے اسلام کی گواہی دوں گا لیکن ابو طالب نے انکار کر دیا' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: انک لا تھدی من احببت۔

١٣٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. سابقہ (١٣٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابو طالب) سے فرمایا آپ کلمہ پڑھ لیجیے میں قیامت کے دن آپ کے اسلام کی گواہی دوں گا' ابو طالب نے کہا اگر مجھے قریش کی ان باتوں سے عار نہ ہوتا کہ "ابو طالب موت سے ڈر کر مسلمان ہو گیا" تو میں کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا' اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ۔

١٠- بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا

جس شخص کا توحید پر خاتمہ ہوا وہ جنت میں قطعی طور پر داخل ہوگا

١٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. مسلم تحفة الاشراف (٩٧٩٨)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس ایمان پر مرا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا۔

١٣٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً. مسلم تحفة الاشراف (٩٧٩٨)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت عثمان کی یہی روایت بیان کی ہے۔

١٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم

حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتَّى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَى قَالَ كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا قَالَ حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۸۰۶)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک) میں جا رہے تھے کہ زادِ راہ ختم ہو گیا' رسول اللہ ﷺ کا خیال تھا کہ بعض اونٹ ذبح کر دیے جائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ لوگوں کے بچے کچھے کھانے کو جمع کر کے اس پر برکت کی دعا فرمائیں' آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا پھر جس شخص کے پاس گندم تھا وہ گندم لے آیا اور جس کے پاس کھجوریں تھیں وہ کھجوریں لے آیا۔ مجاہد نے کہا اور جس کے پاس گٹھلیاں تھیں وہ گٹھلیاں لے آیا۔ راوی نے کہا میں نے مجاہد سے پوچھا کہ گٹھلیوں کا وہ لوگ کیا کرتے تھے؟ مجاہد نے کہا ان کو چوس کر پانی پی لیتے تھے' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کر کے دعا فرمائی جس کی برکت سے وہ کھانا اس قدر زیادہ ہو گیا کہ تمام لوگوں نے اپنے برتنوں کو بھر لیا' یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں' جو شخص توحید و رسالت پر ایمان کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ جنتی ہو گا۔

۱۳۸- وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ شَكَّ الْأَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ

حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی' صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھا لیں اور چربی کا تیل بنا لیں' رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی' اتنے میں حضرت عمر آ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی' البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیجیے اور اس پر برکت کی دعا کیجیے' اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ برکت عطا فرمائے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوایا' کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا' یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں' رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

قَالَ فَاحْتَشَوْا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۴۰۱۰-۱۲۵۳۵)

سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا' رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی اس کلمہ پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ شخص جنتی ہوگا۔

۱۳۹- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ. البخاری (۳۴۳۵)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کلمۂ شہادت پڑھے اور اس بات کی گواہی دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے' اس کی بندی مریم کے بیٹے ہیں اور اس کا وہ کلمہ ہیں جس کو اس نے حضرت مریم کی طرف القا کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں' اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔

۱۴۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ. سابقہ (۱۳۹)

امام مسلم نے یہی حدیث ایک اور سند سے بھی ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ ہے کہ اس کے عمل جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا' اور اس روایت میں ''آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے'' کا ذکر نہیں ہے۔

۱۴۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ

صنابحی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبادہ بن صامت کی عیادت کے لیے گیا' حضرت عبادہ نزع کی حالت میں تھے میں انہیں دیکھ کر رونے لگا انہوں نے فرمایا روتے کیوں ہو بخدا اگر مجھے گواہ بنایا گیا تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفیع بنایا گیا تو میں تمہارے حق میں شفاعت کروں گا اور اگر مجھے قدرت ہوئی تو تم کو ضرور نفع پہنچاؤں گا' اس کے بعد فرمایا میں نے ایک حدیث کے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی تمام احادیث تم کو سنا دیں اور وہ حدیث بھی آج تم کو سنا دیتا ہوں' کیونکہ یہ میرا آخری وقت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی

عَلَيْهِ النَّارَ. الترمذی (۲۶۳۸)

دی' اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. البخاری (۲۸۵۶-۵۹۶۷-۶۲۶۷-۶۵۰۰)

تحفۃ الاشراف (۱۱۳۰۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک سفر میں' میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کجاوے کی درمیانی لکڑی حائل تھی' اچانک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! کچھ دور چلنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! پھر کچھ دور چلنے کے بعد رسول اللہ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا: میں آپ کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں' آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والا ہے' آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں' اس کے بعد حضور کچھ دیر تک سفر کرتے رہے پھر فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک میں آپ کے احکام کی اطاعت کے لیے حاضر ہوں' یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں معلوم ہے جب بندے یہ احکام بجا لائیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے' فرمایا بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے۔

۱۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا. تحفۃ الاشراف (۱۱۳۵۱)

البخاری (۲۸۵۶) ابوداؤد (۲۸۵۶) الترمذی (۲۶۴۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں عفیر نامی دراز گوش پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا۔ حضور نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والا ہے' فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے' جنہوں نے کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا' حضرت معاذ کہتے ہیں میں نے عرض کیا حضور میں لوگوں کو یہ خوش خبری نہ سناؤں! فرمایا: نہیں ورنہ وہ اسی پر توکل کر کے بیٹھ جائیں

گے۔

١٤٤- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ وَالْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مُعَاذُ اَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يَّعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ. البخاری (٧٣٧٣) تحفۃ الاشراف (١١٣٠٦)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے' آپ نے فرمایا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دیں' پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ احکام بجالائیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والا ہے' فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دے۔

١٤٥- حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُوْلُ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. سابقہ (١٤٤)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے اس میں یہ تغیر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل کو بلایا اور پھر یہ مکالمہ ہوا۔

١٤٦- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَ خَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَ فَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِيْعٌ يَّدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَ هٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَّقِيْتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَّقِيْتُ عُمَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ دیگر صحابہ کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے اچانک رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چلے گئے اور کافی دیر تک تشریف نہ لائے تو ہمیں خوف ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اس خیال سے ہم سب کھڑے ہو گئے سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ کی تلاش میں نکلا اور انصار بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا' میں باغ کے چاروں طرف گھومتا رہا لیکن مجھے اندر جانے کے لیے کوئی دروازہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا جو باہر کے کنوئیں سے باغ کے اندر کی طرف جا رہا تھا' میں لومڑی کی طرح گھسٹ کر اس نالہ کے راستہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر آپ اچانک اٹھ کر تشریف لے گئے' آپ کی واپسی میں دیر ہو گئی' اس وجہ سے ہمیں خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر پریشان نہ کریں' ہم

بن الخطاب فقال ما هاتان النعلان يا أبا هريرة فقلت هاتان نعلا رسول الله ﷺ بعثني بهما من لقيت يشهد أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة قال فضرب عمر بيده بين ثديي فخررت لاستي فقال ارجع يا أبا هريرة فرجعت إلى رسول الله ﷺ فأجهشت بكاء وركبني عمر فإذا هو على أثري فقال رسول الله ﷺ ما لك يا أبا هريرة قلت لقيت عمر فأخبرته بالذي بعثتني به فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستي قال ارجع فقال رسول الله ﷺ يا عمر ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بأبي أنت وأمي أبعثت أبا هريرة بنعليك من لقي يشهد أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فإني أخشى أن يتكل الناس عليها فخلهم يعملون قال رسول الله ﷺ فخلهم. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۸۴۳)

سب گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ پس میں اس باغ تک پہنچا اور لومڑی کی طرح گھسٹ کر باغ کے اندر آ گیا' باقی صحابہ میرے پیچھے آ رہے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے اپنی نعلین مبارک مجھے عطا فرمائیں اور فرمایا اے ابو ہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور باغ کے باہر جو شخص تم کو کلمہ طیبہ کی دلی یقین سے شہادت دیتا ہوا ملے اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ باغ کے باہر سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر سے ہوئی۔ انہوں نے پوچھا اے ابو ہریرہ! یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کی جوتیاں ہیں جو حضور نے مجھے اس لیے دی ہیں کہ جو شخص بھی مجھے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہوا ملے اس کو میں جنت کی بشارت دے دوں' یہ سن کر حضرت عمر نے میرے سینہ پر ایک تھپڑ مارا جس کی وجہ سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا' پھر حضرت عمر نے مجھ سے کہا' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ' پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر رونے لگا ساتھ ہی حضرت عمر بھی پہنچ گئے' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابو ہریرہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر سے ہوئی میں نے ان کو آپ کا پیغام پہنچایا' انہوں نے میرے سینہ پر تھپڑ مار کر مجھے پیٹھ کے بل گرا دیا اور کہا واپس چلے جاؤ' رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا واقعی آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی جوتیاں دے کر بھیجا تھا کہ جو شخص اسے یقین قلب کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہوا ملے اس کو یہ جنت کی بشارت دے دے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت عمر نے عرض کیا حضور ایسا نہ کریں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ پھر کلمہ پر ہی بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے' ان کو عمل کرنے دیجیے' آپ نے فرمایا اچھا پھر انہیں عمل کرنے دو۔

۱۴۷- حدثنا إسحق بن منصور أخبرنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة قال حدثنا أنس بن مالك أن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سواری پر سوار تھے اور حضرت معاذ بن

النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. البخاري (١٢٨)

تحفة الاشراف (١٣٦٣)

جبل آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے حضور نے فرمایا یا معاذ! حضرت معاذ نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا یا معاذ! حضرت معاذ نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ بن جبل نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں' اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا کہ حضور! میں لوگوں کو یہ خوش خبری نہ سنا دوں' آپ نے فرمایا پھر لوگ اس پر اعتماد کر کے بیٹھ جائیں گے' پھر حضرت معاذ نے موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث بیان کر دی۔

١٤٨ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عِتْبَانَ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي تُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَسْنَدُوا عُظْمَ ذٰلِكَ وَكِبْرَهُ إِلَى مَالِكِ ابْنِ دُخْشُمٍ قَالَ وَدُّوا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ وَوَدُّوا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَيْءٌ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ وَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالُوا إِنَّهُ يَقُولُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ أَوْ تَطْعَمَهُ قَالَ أَنَسٌ فَأَعْجَبَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِابْنِي اكْتُبْهُ فَكَتَبَهُ. البخاري (٤٢٤-٤٢٥-٦٦٧-٦٨٦-٨٣٨-٨٤٠-١١٨٦-٤٠٠٩-٤٠١٠-٥٤٠١-٦٤٢٣-٦٩٣٨) مسلم (١٤٩٤-١٤٩٥-١٤٩٦) النسائي (٧٨٧-١٣٣٦) ابن ماجه (٧٥٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمود بن ربیع نے کہا کہ مدینہ میں میری ملاقات عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا میں نے آپ کی روایت کردہ ایک حدیث سنی ہے وہ مجھے براہ راست سنائیے' حضرت عتبان نے کہا میری آنکھوں میں کچھ تکلیف واقع ہو گئی تھی' اس لیے میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ حضور میری تمنا ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ لیں تا کہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کے لیے متعین کر لوں' حضرت عتبان نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کے ساتھ میرے گھر تشریف لائے' رسول اللہ ﷺ نماز میں مشغول ہو گئے اور صحابہ آپس میں باتیں کرنے لگے' دوران گفتگو مالک بن دخشم کا بھی ذکر کیا گیا' لوگوں نے اسے مغرور اور متکبر کہا اور یہ خواہش ظاہر کی کہ حضور اس کے حق میں ہلاکت کی دعا فرمائیں' رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر ان سے پوچھا کہ کیا مالک بن دخشم اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ صحابہ نے کہا وہ زبانی تو کہتا ہے لیکن دل سے نہیں کہتا' آپ نے فرمایا جو شخص بھی اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں اللہ کا رسول

ہوں وہ دوزخ میں داخل ہوگا نہ دوزخ اسے کھائے گی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی، میں نے اپنے بیٹے سے کہا اس کو لکھ لو تو انہوں نے اس حدیث کو لکھ لیا۔

۱۴۹- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عِتْبَانُ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ عَمِيَ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ قَوْمُهُ وَنُعِتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ. سابقہ (۱۴۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے اس وجہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میرے مکان پر تشریف لا کر نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ متعین کر دیجئے، جب حضور تشریف لائے تو حضرت عتبان بن مالک کے خاندان کے لوگ آئے، لیکن مالک بن دخیشم نہیں آئے، باقی حدیث حسب سابق ہے۔

۱۱- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَإِنِ ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ

جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہو وہ مومن ہے خواہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے

۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا. الترمذی (۲۶۲۳) تحفۃ الاشراف (۵۱۲۷)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین، اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

ف: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس شخص نے اللہ کے سوا اور کسی چیز کو اپنا مطلوب نہیں بنایا، اسلام کے سوا اور کسی طریقہ کو نہیں اپنایا اور محمد ﷺ کے سوا اور کسی کی شریعت کو نہیں اپنایا، اس کے ظاہر اور باطن میں اسلام سرایت کر جائے گا۔

۱۲- بَابُ بَيَانِ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلِهَا وَأَدْنَاهَا وَفَضِيلَةِ الْحَيَاءِ وَكَوْنِهِ مِنَ الْإِيمَانِ

ایمان کی شاخوں کی تعداد، ایمان کے اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ کا بیان اور حیاء بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

۱۵۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر (۷۰) سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

الْإِيمَانِ. البخاری (۹) ابوداود (۴۶۷۶) الترمذی (۲۶۱۴) النسائی (۵۰۱۹-۵۰۲۰-۵۰۲۱) ابن ماجه (۵۷) تحفة الاشراف (۱۲۸۱۶)

۱۵۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ. سابقہ (۱۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر یا ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل شاخ کلمہ طیبہ کا اقرار ہے اور سب سے ادنیٰ شاخ راستہ میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو حیاء کرنے سے منع کر رہا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا: حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

الترمذی (۲۶۱۵) ابن ماجه (۵۸)

۱۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ. مسلم تحفة الاشراف (۶۹۵۴)

امام مسلم نے ایک اور سند سے اسی حدیث کو روایت کیا جس میں یہ بیان ہے کہ حیاء سے روکنے والا شخص ایک انصاری صحابی تھا۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِينَةً فَقَالَ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء سے بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے یہ سن کر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ حیاء سے وقار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے' حضرت عمران نے اس کے جواب میں کہا میں تم کو حدیثِ رسول سنا رہا ہوں اور تم اس کے مقابلہ میں اپنی کتابوں کی باتیں پیش کر رہے ہو۔

البخاری (۶۱۱۷)

۱۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِنَّا وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ قَالَ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوِ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا لِلّٰهِ تَعَالَى وَمِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضرت عمران بن حصین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں بشیر بن کعب بھی موجود تھے حضرت عمران نے ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء پوری کی پوری خیر ہے یا آپ نے فرمایا حیاء مکمل خیر ہے' بشیر بن کعب نے کہا ہم نے بعض کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ بعض دفعہ حیاء سے وقار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور بعض

عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِيْ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتُعَارِضُ فِيْهِ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُوْلُ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

ابوداؤد (۴۷۹۶)

تحفۃ الاشراف (۱۰۸۷۸)

دفعہ اس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمران کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں اور فرمانے لگے میں تم کو حدیث رسول اللہ ﷺ سناتا ہوں اور تم اس کے خلاف باتیں کہتے ہو۔ یہ کہہ کر حضرت عمران نے دوبارہ یہی حدیث بیان کی اور ہم ان کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے کہنے لگے اے ابونجید ابشیر ہم ہی میں سے ہیں اور انہوں نے یہ بات کسی بری نیت سے نہیں کہی۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا أَبُوْ نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْعَدَوِيَّ يَقُوْلُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۷۹۲)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت بعینہ اسی طرح ذکر کی ہے۔

۱۳- بَابُ جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ

اسلام کے جامع اوصاف

۱۵۸- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.

تحفۃ الاشراف (۴۴۷۸) الترمذی (۲۴۱۰) ابن ماجہ (۳۹۷۲)

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسا ارشاد فرمائیے کہ پھر میں آپ کے بعد کسی اور سے سوال نہ کروں' ابو اسامہ کی روایت میں ہے' میں آپ کے غیر سے سوال نہ کروں' آپ نے فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اسی پر مستقیم رہو۔

۱۴- بَابُ بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ وَأَيِّ أُمُوْرِهِ أَفْضَلُ

احکام اسلام میں سے بعض کی بعض پر فضیلت

۱۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

البخاری (۱۲-۲۸-۵۸۸۲) ابوداؤد (۵۱۹۳) النسائی (۵۰۱۵)

ابن ماجہ (۳۲۵۳) تحفۃ الاشراف (۸۹۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اسلام کا کون سا حکم بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا' خواہ وہ شخص تمہارا جانا پہچانا ہو یا اجنبی۔

۱۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان

الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۹۳۹)

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا مسلمان بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ عَبْدٌ أَنْبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۳۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کامل) مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۱۶۲- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: مسلمان کے جس عمل کے سبب سے اس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ سے یہی روایت ذکر کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کون سا مسلمان افضل ہے۔

البخاری (۱۱) الترمذی (۲۵۰٤) النسائی (۵۰۱٤) تحفۃ الاشراف (۹۰٤۱)

۱۵- بَابُ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

ان خصائل کا بیان جن کے ساتھ متصف ہونے سے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے

۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. البخاری (۱۶-۶۵٤۲) الترمذی (۲۶۲٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا۔ (۱) اللہ اور اس کا رسول اس کو باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جس شخص سے بھی اس کو محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو (۳) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

۱۶٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ.

البخاری (۲۱-۶۰۴۱) النسائی (۵۰۰۳) ابن ماجہ (۴۰۳۳)

مزہ پا لے گا۔ (۱) جس شخص سے محبت کرے محض اللہ کے لیے کرے (۲) اللہ اور اس کا رسول اس کو سب سے زیادہ محبوب ہوں (۳) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ کفر میں لوٹنا اس کو آگ میں ڈالے جانے سے زیادہ ناپسند ہو۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۲)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی یہ روایت ذکر کی ہے جس میں یہ تغیر ہے' دوبارہ یہودی یا نصرانی ہو جانے سے آگ میں ڈالے جانے کو زیادہ بہتر سمجھے۔

۱۶- بَابُ وُجُوْبِ مَحَبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَاِطْلَاقِ عَدَمِ الْاِيْمَانِ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُحِبَّهٗ هٰذِهِ الْمَحَبَّةَ

اپنے والد' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا وجوب

۱۶۶- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

البخاری (۱۵) النسائی (۵۰۲۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اہل' اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ. البخاری (۱۵) النسائی (۵۰۲۸) ابن ماجہ (۶۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد' اس کے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱۷- بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مِنْ خِصَالِ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ

ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جو اچھی چیز اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے

۱۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ اَوْ قَالَ لِجَارِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. البخاری

(۱۳) الترمذی (۲۵۱۵) النسائی (۵۰۳۱-۵۰۵٤) ابن ماجہ (٦٦)

وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک کہ اپنے بھائی یا پڑوسی کے لیے ایسی چیز پسند نہ کرے جس کو خود اپنے لیے پسند کرتا ہو۔

۱٦۹- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.

البخاری (۱۳) النسائی (۵۰۳۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک اپنے پڑوسی یا بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے جسے وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہو۔

۱۸- بَابُ تَحْرِيْمِ اِيْذَاءِ الْجَارِ

پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت

۱۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۱۹- بَابُ الْحَثِّ عَلٰى اِكْرَامِ الْجَارِ وَ الضَّيْفِ وَلُزُوْمِ الصَّمْتِ اِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مِنَ الْاِيْمَانِ

پڑوسی اور مہمان کی تکریم کرنا اور نیکی کی بات کے سوا خاموش رہنا علامات ایمان سے ہے

۱۷۱- حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

۱۷۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ. البخاری (٦۰۱۸) ابن ماجہ (۳۹۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۱۷۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ. مسلم تحفة الاشراف (۱۲۴۵۰)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جس میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ. البخاری (۶۰۱۹-۶۱۳۵-۶۱۳۶-۶۴۷۶) مسلم (۴۴۸۸-۴۴۸۹-۴۴۹۰) ابوداؤد (۳۷۴۸) الترمذی (۱۹۶۷-۱۹۶۸) ابن ماجہ (۳۶۷۲-۳۶۷۵)

حضرت ابو شریح خزاعی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

۲۰- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

برائی سے روکنا ایمان کی علامت ہے اور ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے

۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. ابوداؤد (۱۱۴۰-۴۳۴۰) الترمذی (۲۱۷۲) النسائی (۵۰۲۳-۵۰۲۴) ابن ماجہ (۱۲۷۵-۴۰۱۳)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نماز سے پہلے جس شخص نے سب سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا' ایک شخص نے مروان کو ٹوکا اور کہا کہ نماز' خطبہ سے پہلے ہوتی ہے' مروان نے جواب دیا کہ وہ دستور اب متروک ہو چکا ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص پر شریعت کا جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا' میں نے خود رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص خلاف شریعت کام دیکھے تو اپنے ہاتھوں سے اس کی اصلاح کرے اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اس کا رد کرے' اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ وَ

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ. سابقہ (۱۷۵)

۱۷۷- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَالِحٌ فَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۶۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جس امت میں بھی جو نبی بھیجا اس نبی کے لیے اس کی امت میں سے کچھ مددگار اور اصحاب ہوتے تھے جو اپنے نبی کے طریقہ کار پر کاربند رہتے' پھر ان صحابہ کے بعد کچھ نالائق لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے فعل کے خلاف قول اور قول کے خلاف فعل کیا لہٰذا جس شخص نے ہاتھوں سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے دل سے ان کے خلاف جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے' ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کو نہیں مانا' اتفاق سے اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود بھی آ چکے تھے اور مدینہ کی ایک وادی قنات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ان کی عیادت کے لیے گئے اور مجھے بھی ساتھ لے گئے' جب ہم سب وہاں جمع ہوئے تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے وہ حدیث پھر اسی طرح سنائی جس طرح میں حضرت عبداللہ بن عمر کو سنا چکا تھا۔

۱۷۸- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَكَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَالِحٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۶۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے کچھ حواری (مددگار) ہوتے تھے جو اس نبی کے طریقہ پر کاربند رہتے تھے' باقی روایت اس سے پہلی حدیث کی طرح ہے مگر اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر کی ملاقات کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱- بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ

اہل ایمان کی ایمان میں ایک دوسرے پر فضیلت اور اہل یمن کی ایمان میں ترجیح

١٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هَهُنَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. البخاري (٣٣٠٢-٣٤٩٨-٤٣٨٧-٥٣٠٣)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: سنو ایمان اس طرف ہے اور شقاوت اور سنگدلی (مدینہ کی شرقی جانب) ربیعہ اور مضر میں ہے جو بکثرت اونٹ پالتے ہیں اور اونٹوں کی دموں کے پیچھے ہانکتے ہوئے جاتے ہیں۔ اس جگہ سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے۔

١٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٢١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں اور فقہ اور حکمت دونوں یمنی ہیں۔

١٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٧٣)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا کہ اس سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے۔

١٨٢ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٦٥٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں اور فقہ اور حکمت یمنی ہیں۔

١٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ. البخاري (٣٣٠١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفر کا گڑھ (مدینہ کے) مشرق میں ہے اور فخر اور غرور گھوڑے اور اونٹ رکھنے والوں میں ہے اور تواضع اور عاجزی بکریاں چرانے والوں میں ہے۔

١٨٤ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر (مدینہ کے) مشرق میں ہے اور عاجزی بکریاں چرانے والوں میں اور غرور گھوڑے

ﷺ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۹۱)

اور اونٹ رکھنے والوں میں ہے۔

۱۸۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳٤۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غرور اور تکبر اونٹ اور گھوڑے رکھنے والوں میں اور عاجزی بکریاں چرانے والوں میں ہے۔

۱۸۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ.

البخاری (۳٤۹۹)

امام مسلم نے زہری سے ایسی ہی ایک سند بیان کر کے فرمایا کہ اس سند کے ساتھ روایت میں یہ اضافہ بھی ہے ایمان اور حکمت یمنی ہیں۔

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَضْعَفُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۱٦۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں ایمان اور حکمت یمنی ہیں عاجزی بکریاں چرانے والوں میں ہے اور غرور اونٹ رکھنے والوں میں ہے جو کہ شرق کی جانب رہتے ہیں۔

۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۵۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں ایمان اور حکمت یمنی ہیں اور کفر کا گڑھ (مدینہ کے) مشرق میں ہے۔

۱۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۳٤۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اس میں آخری جملہ نہیں ہے۔

۱۹۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتلایا کہ اس سند کے ساتھ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں غرور اور تکبر اونٹ رکھنے والوں میں اور عاجزی اور وقار بکریاں رکھنے والوں میں ہے۔

جَرِيرٍ وَزَادَ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ. البخاری (۴۳۸۸)

۱۹۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۳۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شقاوت اور سنگ دلی (مدینہ کے) مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

۲۲- بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِحُصُولِهَا

جنت میں صرف مومنین داخل ہوں گے' مومنین سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور زیادہ سلام کرنا محبت کا سبب ہے

۱۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. ابن ماجہ (۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک ایمان نہیں لاؤ جنت میں داخل نہیں ہو گے اور تم اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہیں کرو گے' کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جس پر عمل کر کے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ ایک دوسرے کو بہ کثرت سلام کیا کرو۔

۱۹۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۳۴۹)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان فرمائی اور کہا یہ حدیث اس سند کے ساتھ کچھ تغیر کے ساتھ منقول ہے اس میں یوں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے' جب تک ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں داخل نہیں ہو گے' بقیہ حدیث اسی طرح ہے۔

۲۳- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ

دین خیر خواہی ہے

۱۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

ابوداؤد (۴۹۴۴) النسائی (۴۲۰۸-۴۲۰۹)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی (کا نام) ہے' ہم نے عرض کیا حضور کس کی خیر خواہی کریں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی' کتاب اللہ کی' رسول اللہ کی' ائمہ مسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔

۱۹۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ (۱۹۴)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۹۶- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۱۹۴)

امام مسلم نے تیسری سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ بھی حضرت تمیم داری سے یہ حدیث مروی ہے۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

البخاری (۵۷-۱-۵۰۱-۱۳۳۶-۲۰۴۹-۲۷۱۵) الترمذی (۱۹۲۵)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے' زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ہے۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. البخاری (۵۸-۲۷۱۴) النسائی (۴۱۶۷)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. البخاری (۷۲۰۴) النسائی (۴۲۰۰)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کاموں کے کرنے کی بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ کا ہر حکم دل سے سننا' ہر حکم پر عمل کرنا' ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان تمام چیزوں پر بقدر استطاعت عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

۲۴- بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهِ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ

گناہوں سے ایمان کامل میں کمی اور گناہ کے ارتکاب کے وقت ایمان کامل کا منتفی ہونا

۲۰۰- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا' نہ کوئی شخص ایمان کی حالت میں چوری کرتا ہے اور نہ کوئی شخص ایمان کی حالت میں شراب پیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں یہ اضافہ بھی کرتے تھے کہ نہ کوئی شخص

يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هٰؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

البخاري (۲۴۷۵-۵۵۷۸-۶۷۷۲) ابن ماجه (۳۹۳۶)

حالت ایمان میں کسی عمدہ چیز کو برسر عام لوگوں کے سامنے لوٹتا ہے۔

۲۰۱- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ يَذْكُرُ مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا إِلَّا ذِكْرَ النُّهْبَةِ. سابقه (۲۰۰)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے کہا اس سند کے ساتھ روایت میں لوٹی ہوئی چیز کی عمدگی کا ذکر نہیں ہے اور ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس روایت میں سرے سے لوٹ کا تذکرہ ہی نہیں ہے۔

۲۰۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النُّهْبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۳۱۹۱-۱۵۲۰۲)

امام مسلم ایک اور سند بیان کر کے فرماتے ہیں: اس روایت میں لوٹ کا ذکر ہے مگر لوٹی ہوئی چیز کے عمدہ ہونے کا بیان نہیں ہے۔

۲۰۳- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مسلم، تحفة الاشراف (۱۴۷۴۰)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی ہے یہ روایت بھی حضرت ابو ہریرہ پر ختم ہوئی۔

۲۰۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی ہے یہ روایت بھی

يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ هٰؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَزَادَ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاكُمْ.

مسلم تحفة الاشراف (١٤٠٥٦)

حضرت ابو ہریرہ پر ختم ہوتی ہے (بظاہر مقصد یہ ہے کہ یہ روایت ان دو سندوں سے بھی ثابت ہے) امام مسلم ایک سند بیان کر کے فرماتے ہیں صفوان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ وہ شخص لوگوں کے سامنے لوٹے اور ہمام کی روایت میں ہے کہ لوگوں کے سامنے لوٹے اور یہ اضافہ بھی ہے کہ کوئی شخص حالت ایمان میں کسی کے مال میں خیانت نہیں کرتا لہٰذا تم ان تمام کاموں سے احتراز کرو۔

٢٠٥- **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ.

البخاري (٦٨١٥) النسائي (٤٨٨٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص حالت ایمان میں زنا نہیں کرتا اور نہ کوئی شخص حالت ایمان میں چوری کرتا ہے اور نہ کوئی شخص حالت ایمان میں شراب پیتا ہے لیکن ان افعال کے باوجود توبہ کی گنجائش رہتی ہے۔

٢٠٦- **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٣٨٣)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٢٥- بَابُ بَيَانِ خِصَالِ الْمُنَافِقِ

منافق کی صفات کا بیان

٢٠٧- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں چار عادتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان چار عادتوں میں سے کوئی ایک عادت ہوگی اس میں نفاق کی ایک عادت ہوگی' جب تک کہ وہ اس عادت کو نہ چھوڑ دے۔ ایک یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے' دوسری یہ کہ جب کوئی عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے' تیسری یہ کہ جب وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور چوتھی یہ کہ جب کسی سے جھگڑا ہو تو بدکلامی کرے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ سفیان کی سند کے ساتھ جو روایت ہے اس میں یوں ہے کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی

البخاری (٣٤-٢٤٥٩-٣١٧٨) ابوداؤد (٤٦٨٨) الترمذی (٢٦٣٢)

عادت ہوگی اس میں نفاق کی عادت ہوگی۔

٢٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ اللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. البخاری (٣٣-٢٦٨٢-٢٥٩٨-٥٧٤٤) الترمذی (٢٦٣١) النسائی (٥٠٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

٢٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٠٩١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامات ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

٢١٠- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. الترمذی (٢٦٣١)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا کہ اس سند کے ساتھ روایت میں یہ اضافہ ہے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔

٢١١- وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ وَ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسَيَّبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَ ذَكَرَ فِيهِ وَإِنْ صَامَ وَ صَلَّى وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٠٩٢)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی جو ابو ہریرہ پر ختم ہوتی ہے اس میں بھی یہ اضافہ ہے اگرچہ وہ نماز پڑھے روزہ رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔

٢٦- بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَا كَافِرُ

مسلمان کو کافر کہنے والے کا حکم

٢١٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٨٠٠٤-٨٠٩٥)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے (دینی) بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کسی ایک شخص کی طرف کفر ضرور لوٹتا ہے۔

٢١٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۳۵)

اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی (دینی) بھائی سے کہا اے کافر! تو کفر دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا اگر وہ شخص واقعی کافر ہو گیا تھا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔

۲۷- بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ

علم کے باوجود اپنے باپ کے نسب سے انکار کرنے والے کے ایمان کا حال

۲۱۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ البخاری (۳۵۰۸-۶۰۴۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے علم کے باوجود اپنے نسب کے خلاف کسی اور سے نسب قائم کیا اس نے کفر کیا اور جس شخص نے دوسرے کی چیز پر دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور جس نے کسی شخص کو کافر یا دشمن خدا کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔

۲۱۵- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ. البخاری (۶۷۶۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آباء کے نسب کا انکار نہ کرو' جس شخص نے اپنے باپ کے نسب سے انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

۲۱۶- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (۴۳۲۶-۶۷۶۶) ابوداؤد (۵۱۱۳) ابن ماجہ (۲۶۱۰)

حضرت ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ جب زیاد کے بھائی ہونے کا دعویٰ کیا گیا تو میں نے ابوبکرہ سے ملاقات کی (زیاد ان کا ماں جایا بھائی تھا) اور ان سے کہا یہ تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان نے اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص سے منسوب کیا اس پر جنت حرام ہے' حضرت ابوبکرہ نے کہا میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔

۲۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور میں نے دل میں یاد رکھا کہ محمد

عَنْ سَعْدٍ وَ اَبِیْ بَکْرَةَ کِلَاهُمَا یَقُوْلُ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهُ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ۔ سابقہ (۲۱۶)

ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنا باپ کسی اور شخص کو بنایا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

۲۸- بَابُ بَیَانِ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ کُفْرٌ

اس کا بیان کہ مسلمان کو بُرا کہنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے

۲۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکَّارِ بْنِ الرَّیَّانِ وَ عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ کُلُّهُمْ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ کُفْرٌ قَالَ زُبَیْدٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَرْوِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَیْدٍ لِاَبِیْ وَائِلٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے خود سنا ہے کہ وہ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں؟ ابو وائل نے کہا ہاں!

البخاری (۴۸) الترمذی (۱۹۸۳-۲۶۳۵) النسائی (۴۱۲۰-۴۱۲۱) البخاری (۶۰۴۴-۷۰۷۶)

۲۱۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ کِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے یہ فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

البخاری (۶۰۴۴-۷۰۷۶) النسائی (۴۱۲۰-۴۱۲۲-۴۲۲۳-۴۲۲۴) ابن ماجہ (۶۹)

۲۹- بَابُ بَیَانِ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

اس حدیث کا بیان کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا

۲۲۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِیْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُدْرِکٍ سَمِعَ اَبَا زُرْعَةَ یُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهٖ جَرِیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: لوگوں کو خاموش کرو پھر فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. البخاری (۱۲۱-۴۴۰۵-۶۸۶۹-۷۰۸۰) النسائی (۴۱۴۲) ابن ماجہ (۳۹۴۲)

۲۲۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

البخاری (۴۴۰۲-۴۴۰۳-۶۰۴۳-۶۱۶۶-۶۷۸۵-۶۸۶۸-۷۰۷۷) ابوداود (۴۶۸۶) النسائی (۴۱۳۶) ابن ماجہ (۳۹۴۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ أَوْ قَالَ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

سابقہ (۲۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا: سنو! میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

۲۲۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدٍ.

سابقہ (۲۲۱)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳۰- بَابُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ

نسب میں طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا اطلاق

۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۴۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہیں، کسی کے نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

۳۱- بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ كَافِرًا

بھاگے ہوئے غلام پر کافر کا اطلاق

۲۲۵- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَنْصُورٌ قَدْ وَاللَّهِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے آقا کے پاس سے بھاگے گا وہ کافر ہو جائے گا، جب تک کہ وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آ جائے۔ راوی منصور نے کہا بخدا! یہ حدیث رسول اللہ ﷺ

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُرْوٰى عَنِّي هٰهُنَا بِالْبَصْرَةِ. ابوداؤد (٤٣٦٠) النسائی (٤٠٦٣-٤٠٦٤-٤٠٦٥-٤٠٦٦-٤٠٦٧-٤٠٦٠-٤٠٦١-٤٠٦٢)

سے مروی ہے لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے بصرہ میں روایت کی جائے۔

٢٢٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. سابقہ (٢٢٥)

حضرت جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی ضمانت سے نکل گیا۔

٢٢٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ. سابقہ (٢٢٥)

حضرت جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا سے بھاگ کر چلا جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

٣٢- بَابُ بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ

جو شخص یہ کہے کہ ستاروں کے سبب سے بارش ہوتی ہے اس کے کفر کا بیان

٢٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

البخاری (٨٤٦-١٠٣٨-٤١٤٧-٧٥٠٣) ابوداؤد (٣٩٠٦) النسائی (١٥٢٤)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' اس وقت رات کی بارش کا اثر باقی تھا' نماز سے فارغ ہو کر آپ حاضرین کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے' آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں میں سے بعض کی صبح ایمان پر اور بعض کی صبح کفر پر ہوئی ہے' جس شخص نے کہا ہم پر خدا کے فضل و کرم سے بارش ہوئی اس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا کفر کیا اور جس نے کہا فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی اس نے میرا کفر کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔

٢٢٩- حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَمْ تَرَوْا إِلٰى مَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ. النسائی (١٥٢٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ اس نے فرمایا: میں اپنے بندوں کو جب کوئی نعمت دیتا ہوں تو ان میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ نعمت مجھ کو فلاں ستارے یا ستاروں سے ملی ہے۔

۲۳۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان سے جو برکت بھی نازل کرتا ہے انسانوں میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بارش نازل فرماتا ہے اور وہ گروہ کہتا ہے کہ فلاں ستارہ نے بارش برسائی۔

۲۳۱- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ قَالُوا هَذِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ حَتَّى بَلَغَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بارش ہوئی' نبی ﷺ نے فرمایا: صبح کو بعض لوگوں نے شکر کیا اور بعض نے ناشکری' شکر گزاروں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور ناشکروں نے کہا یہ فلاں فلاں ستاروں کا اثر ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ. (میں ستاروں کے گرنے کی جگہ کی قسم کھاتا ہوں) پھر اس آیت کو پڑھتے رہے یہاں تک کہ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ. تک پڑھا (تم جھوٹ اور باطل کو اپنا رزق بناتے ہو)۔

۳۳- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ وَبُغْضَهُمْ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ

انصار اور حضرت علی سے محبت رکھنا ایمان کی اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے

۲۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ.

البخاری (۱۷-۳۷۸۴) النسائی (۵۰۳۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفاق کی علامت انصار سے بغض رکھنا' اور ایمان کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ. سابقہ (۲۳۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کی محبت ایمان کی نشانی اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

۲۳۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ شُعْبَةُ لِعَدِيٍّ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا کہ ان سے صرف مؤمن محبت کرتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے جو ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ بغض رکھے گا۔

البخاری (۳۷۸۳) الترمذی (۳۹۰۰) ابن ماجہ (۱۶۳)

۲۳۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہوگا وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

۲۳۶- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۰۰۷)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہوگا وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

الترمذی (۳۷۳۶) النسائی (۵۰۳۳-۵۰۳۷) ابن ماجہ (۱۱۴)

۳۴- بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلَى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ تَعَالَى كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحُقُوقِ

عبادات کی کمی سے ایمان کا کم ہونا' اور کفر کا کفرانِ نعمت پر اطلاق

۲۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین! تم صدقہ کیا کرو' اور

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. ابوداؤد (٤٦٧٩) ابن ماجہ (٤٠٠٣)

بکثرت استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے تم لوگوں کو جہنم میں بکثرت دیکھا۔ ان میں سے ایک صاحب عقل خاتون نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جہنم میں ہماری اکثریت کس سبب سے ہو گی؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ تم بکثرت لعنت کرتی ہو اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو' ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کے باوجود دانا اور زیرک شخص کی عقل کو زائل کرنے والا میں نے صرف تمہیں کو دیکھا ہے' اس عورت نے پوچھا یا رسول اللہ! ہماری عقل اور ہمارے دین میں کیا کمی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے اور دین میں کمی یہ ہے کہ ماہواری کے ایام تم نماز پڑھ سکتی ہو' نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔

٢٣٩- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. البخاری (٣٠٤-٩٥٦-١٤٦٢-١٩٥١-٢٦٥٨-٢٠٥٠) النسائی (١٥٧٥-١٥٧٨) ابن ماجہ (١٢٨٨)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کیا جیسے حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٣٥- بَابُ بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ

نماز ترک کرنے پر کفر کا اطلاق

٢٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ.

ابن ماجہ (١٠٥٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کر کے سجدہ کر لیتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور وہ سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا اور میں انکار کر کے جہنم کا مستحق ہو گیا۔

٢٤١- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتلایا کہ اس سند

الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۴۷۳)

کے ساتھ یہ روایت اس تغیر کے ساتھ منقول ہے کہ میں نے نافرمانی کی تو میں جہنم کا مستحق ہو گیا۔

۰۰۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ

نماز ترک کرنے کا بیان

۲۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ. الترمذی (۲۶۱۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے کفر اور شرک میں نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ.
النسائی (۴۶۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔

۳۶- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ

اللہ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے

۲۴۴- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ.
البخاری (۲۶-۱۴۴۷) النسائی (۵۰۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا' پوچھا گیا: اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کیا گیا اس کے بعد؟ فرمایا: حج مقبول۔

۲۴۵- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
النسائی (۳۱۳۰-۲۶۲۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۴۶- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِي

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا' میں نے عرض کیا کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ فرمایا: جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے عمدہ اور قیمتی ہو' میں نے

سَبِيْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ.

البخاري (۲۵۱۸) النسائي (۳۱۲۹) ابن ماجه (۲۵۲۳)

عرض کیا اگر میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں؟ فرمایا کسی شخص کے کام میں اس کی مدد کرو یا کسی بے ہنر شخص کے لیے کام کرو۔ میں نے عرض کیا اگر میں ان میں سے کوئی عمل نہ کر سکوں؟ فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو یہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا۔

۲۴۷- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَتُعِيْنُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. سابقه (۲۴۶)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۴۸- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَا تَرَكْتُ أَسْتَزِيْدُهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ. البخاري (۵۰۴-۲۶۳۰-۵۶۲۵-۷۰۹۶) الترمذي (۱۷۳) النسائي (۶۰۹-۶۱۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں پڑھنا' میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں ابھی کچھ اور بھی پوچھنا چاہتا تھا لیکن اس خیال سے مزید سوال نہیں کیے کہ کہیں کثرت سوالات آپ کی طبیعت پر بار نہ ہو۔

۲۴۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. سابقه (۲۴۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس عمل سے جنت کا حصول زیادہ قریب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نمازوں کو ان کے وقت میں پڑھنا' میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۵۰- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں پڑھنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: والدین کے

إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. سابقہ(۲۴۸)

ساتھ نیکی کرنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان ہی سوالات پر اکتفاء کی اگر میں اور پوچھتا تو حضور اور بتلا دیتے۔

٢٥١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ وَمَا سَمَّاهُ لَنَا. سابقہ(۲۴۸)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٢٥٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَوِ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ. سابقہ(۲۴۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل عمل' وقت پر نماز پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

٣٧- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الشِّرْكِ أَقْبَحَ الذُّنُوبِ وَبَيَانِ أَعْظَمِهَا بَعْدَهُ

سب سے بڑا گناہ شرک ہے اور اس کے بعد بڑے گناہوں کا بیان

٢٥٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَقَالَ عُثْمَنُ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.

البخاری (٤٤٧٧-٤٧٦١-٦٠٠١-٦٨١١-٦٨٦١-٧٥٢٠-٧٥٣٢) ابوداؤد(٢٣١٠) الترمذی(٣١٨٢) النسائی(٤٠٢٤)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناؤ حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے' میں نے عرض کیا واقعی یہ بہت بڑا گناہ ہے اس کے بعد کون سی چیز بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گی' میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرو۔

٢٥٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناؤ' حالانکہ اللہ نے تم کو پیدا فرمایا ہے' اس شخص نے عرض کیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا' تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گی' اس نے پوچھا اس کے بعد' آپ نے فرمایا یہ کہ تم

اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا. سابقہ (۲۵۳)

اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرو' پھر حضور کے اس ارشاد کی تصدیق میں قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں: (ترجمہ) جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے اور نہ ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو لوگ ایسے کام کریں گے وہ اپنی سزا کو پالیں گے۔

ف: اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے' اور یہ بالکل ظاہر ہے' اس کے بعد قتل ناحق کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور ان کے بعد زنا' لواطت' ماں باپ کی نافرمانی' سحر (جادو)' مسلمان پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا' سود کھانا اور اس جیسے امر گناہ کبیرہ ہیں اور ان میں سے ہر گناہ کو اکبر الکبائر کہا جاتا ہے۔

۳۸- بَابُ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا

معصیت کبیرہ اور اکبر الکبائر کا بیان

۲۵۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. البخاری (۲۶۵۴-۵۶۳۱-۵۹۱۸-۶۵۲۱) الترمذی (۱۹۰۱-۲۲۹۹-۳۰۱۹)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے' اچانک آپ نے تین بار فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ پھر ان کے بارے میں فرمایا' کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا' جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا' رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' دفعۃً آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار یہی کلمات دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے دل میں کہا کاش آپ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے۔

۲۵۶- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ. البخاری (۲۶۵۳-۵۶۳۲-۶۴۷۷) الترمذی (۱۲۰۷-۳۰۱۸) النسائی (۴۰۲۱-۴۸۸۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گناہ کبیرہ کے متعلق فرمایا: کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' والدین کی نافرمانی کرنا' ناحق قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

۲۵۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ. سابقہ (۲۵۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گناہ کبیرہ کے متعلق فرمایا: کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' ناحق قتل کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پھر فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتلاؤں؟ فرمایا: جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا' حضرت انس کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی فرمایا۔

۲۵۸- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَوا وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

البخاری (۲۷٦٦-۵۷٦٤-٦۸۵۷) ابوداؤد (۲۸۷٤) النسائی (۳٦۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سے سات گناہ ہیں؟ فرمایا: کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا' جادو کرنا' ناحق قتل کرنا' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' جہاد سے بھاگنا' اور پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

البخاری (۵۹۷۳) ابوداؤد (۵۱٤۱) الترمذی (۱۹۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے' صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا ہاں ایک شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور ایک شخص کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۲٦۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ (۲۵۹)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا' اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳۹- بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ

تکبر کے حرام ہونے کا بیان

۲٦۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ. الترمذی (۱۹۹۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رتی برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا' ایک شخص نے عرض کیا آدمی چاہتا ہے اس کے کپڑے اچھے ہوں' اس کا جوتا عمدہ ہو' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال سے محبت کرتا ہے۔ تکبر اپنی انانیت کی وجہ سے حق بات کو جھٹلانا اور دوسرے کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔

۲۶۲- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ مِنْجَابٌ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ.

ابوداؤد (۴۰۹۱) الترمذی (۱۹۹۸) ابن ماجہ (۵۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہے وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ. سابقہ (۲۶۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رتی برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۴۰- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کیے بغیر مر گیا اس کے جنتی ہونے پر اور جو شرک پر مرا اس کے دوزخی ہونے پر دلیل

۲۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَكِيعٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. البخاری (۱۲۳۷-۱۲۳۸-۴۴۹۷-۶۶۸۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہو وہ جہنم میں جائے گا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ جس شخص کا خاتمہ ایمان پر ہو وہ جنت میں جائے گا۔

۲۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ فَقَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۳۲۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ کون سی دو چیزیں ہیں جو جنت یا دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا خاتمہ ایمان پر ہو وہ جنت میں جائے گا اور جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہو وہ جہنم میں جائے گا۔

۲۶۶- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ سُلَيْمَانُ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنایا ہو وہ جنت میں جائے گا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی ہو کہ وہ

شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۰۰)

کسی کو اللہ کا شریک بنا چکا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

۲۶۷- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۸۰)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتلایا کہ اس سند سے یہ بھی روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۶۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ. البخاری (۱۲۳۷-۷۴۸۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو شخص آپ کی امت میں سے اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا میں نے کہا اگر چہ وہ زنا یا چوری کرتا ہو؟ کہا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو۔

۲۶۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ. البخاری (۵۸۲۷)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' حضور ایک سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے' میں دوبارہ حاضر ہوا' اس وقت بھی آپ سو رہے تھے' میں تیسری بار حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے' میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسی اعتقاد پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا' میں نے عرض کیا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو' آپ نے فرمایا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو' آپ نے فرمایا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو میں نے تین بار یہی سوال کیا اور آپ نے یہی جواب دیا' چوتھی بار سوال کے جواب میں یوں فرمایا اگر چہ وہ شخص زنا اور چوری کرتا ہو وہ ابوذر کی ناک پر ناک ڈالتا ہوا جنت میں چلا جائے گا' ابوذر مجلس سے اٹھ گئے۔ اور (ذوق وشوق سے) بار بار یہ کلمہ دہرا رہے تھے ابوذر کی ناک پر خاک ڈالتا ہوا۔

۴۱- بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

کلمہ پڑھ لینے کے بعد کافر کو قتل کرنا حرام ہے

۲۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ ابْنِ الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ.

البخاري (٣٧٩٤-٦٤٧٢) ابوداؤد (٢٦٤٤)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتلائیے کہ اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر جب وہ میرے حملہ کی زد میں آئے تو ایک درخت کی پناہ میں آ کر کہے میں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا تو میں اس شخص کو اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد کلمہ پڑھا ہے تو کیا اب میں اس کو قتل نہیں کر سکتا؟ آپ نے فرمایا تم اس کو قتل نہیں کر سکتے اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ اس درجہ پر ہو گا جس پر تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس درجہ پر ہو گے جس درجہ پر وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا۔

٢٧١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. سابقہ (٢٧٠)

امام مسلم نے اس حدیث کی مختلف اسانید بیان کیں اور بتلایا کہ ان اسانید کے ساتھ بھی یہ روایت معمولی تغیر سے منقول ہے۔ مثلاً ایک روایت میں یہ ہے کہ جب میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ۔

٢٧٢- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِو ابْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ. سابقہ (٢٧٠)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بیان کیا اور کہا اس سند کے ساتھ یہ روایت اسی طرح منقول ہے کہ حضرت مقداد بن اسود نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا کسی کافر سے مقابلہ ہو------باقی حدیث حسب سابق ہے۔

٢٧٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا ہم علی الصبح قبیلہ جہینہ کی بستیوں میں پہنچ گئے میں نے ایک آدمی پر حملہ کیا اس نے کہا لا الہ الا اللہ لیکن میں نے اس کو قتل کر دیا پھر

بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَأَنَا وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتّٰى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ۔

البخاري (٤٢٦٩_٦٨٧٢) ابوداؤد (٢٦٤٣)

مجھے اس فعل کے بارے میں تردد ہوا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے باوجود تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھا' جس سے تم کو پتا چل جاتا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا تھا یا نہیں' رسول اللہ ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کاش میں اسی وقت اسلام لایا ہوتا (تاکہ اس شخص کے قتل کا گناہ میرے نامۂ اعمال میں نہ لکھا جاتا) یہ حدیث سن کر سعد نے کہا خدا کی قسم میں کسی مسلمان سے جنگ نہیں کروں گا حتیٰ کہ حضرت اسامہ اس سے جنگ نہ کریں' یہ سن کر ایک شخص نے کہا' کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہیں فرمایا' کافروں سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ فتنہ مٹ نہ جائے اور اللہ کا دین پھیل جائے؟ سعد نے جواب دیا ہم فتنہ مٹانے کے لیے جنگ کر چکے ہیں اور تم اور تمہارے ساتھی فتنہ پھیلانے کے لیے جنگ کر رہے ہو۔

٢٧٤- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔ سابقہ (٢٧٣)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لیے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور ان کو شکست دے دی میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا' جب وہ ہمارے حملہ کی زد میں آ گیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ' انصاری تو کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اس کو ہلاک کر ڈالا جب ہم واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے کلمہ پڑھنے کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا' رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا تم نے کلمہ پڑھنے کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا' حضور بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے' اور میں سوچ رہا تھا کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

۲۷۵- حدثنا احمد بن الحسن بن خراش حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا معتمر قال سمعت ابی یحدث ان خالدا الاثبج ابن اخی صفوان بن محرز حدث عن صفوان بن محرز انه حدث ان جندب بن عبد الله البجلی بعث الی عسعس بن سلامة زمن فتنة ابن الزبیر فقال اجمع لی نفرا من اخوانک حتی احدثهم فبعث رسولا الیهم فلما اجتمعوا جاء جندب وعلیه برنس اصفر فقال تحدثوا بما کنتم تحدثون به حتی دار الحدیث فلما دار الحدیث الیه حسر البرنس عن راسه فقال انی اتیتکم ولا ارید الا ان اخبرکم عن نبیکم ان رسول الله ﷺ بعث بعثا من المسلمین الی قوم من المشرکین وانهم التقوا فکان رجل من المشرکین اذا شاء ان یقصد الی رجل من المسلمین قصد له فقتله وان رجلا من المسلمین قصد غفلته قال وکنا نحدث انه اسامة بن زید فلما رفع علیه السیف قال لا اله الا الله فقتله فجاء البشیر الی النبی ﷺ فسأله واخبره حتی اخبره خبر الرجل کیف صنع فدعاه فسأله فقال لم قتلته قال یا رسول الله اوجع فی المسلمین فقتل فلانا وفلانا وسمی له نفرا وانی حملت علیه فلما رای السیف قال لا اله الا الله قال رسول الله ﷺ اقتلته قال نعم قال فکیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت یوم القیمة قال یا رسول الله استغفر لی قال وکیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت یوم القیمة قال فجعل لا یزیده علی ان یقول کیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت یوم القیمة

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۲۵۸)

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے فتنہ کے زمانہ میں عسعس بن سلامہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تم اپنے ساتھیوں کو جمع کرو' میں ان کے سامنے ایک حدیث بیان کروں گا' عسعس نے قاصد بھیج کر سب کو جمع کر لیا' جب یہ سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت جندب زرد ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا تم لوگ اپنی اپنی باتوں میں مشغول رہو جب لوگ اپنی باتیں ختم کر کے حضرت جندب کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت جندب نے سر سے ٹوپی اتار کر فرمایا' میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کرنے آیا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی ایک فوج مشرکین سے جہاد کے لیے روانہ فرمائی' مسلمانوں اور مشرکوں کا مقابلہ ہوا' ایک شخص مشرکین میں سے اتنا دلیر تھا کہ جس مسلمان کو مارنا چاہتا تھا مار ڈالتا تھا' حضرت اسامہ بن زید اس کی گھات میں تھے جس وقت وہ ان کی تلوار کی زد میں آ گیا تو اس نے کلمہ پڑھتے ہو کہا لا الٰہ الا اللہ لیکن اس کے باوجود حضرت اسامہ بن زید نے اس شخص کو قتل کر دیا' جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح کی خوش خبری پہنچی تو بتانے والے نے اس شخص کے قتل کیے جانے کا واقعہ بھی بیان کر دیا' رسول [illegible] ﷺ نے حضرت اسامہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ حضرت اسامہ نے کہا یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کا قتل کیا تھا اور چند صحابہ کا نام لے کر بتلایا کہ فلاں فلاں کو اس نے شہید کیا ہے' میں نے اس پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا لا الٰہ الا اللہ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا تم نے اس کو قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ نے کہا ہاں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کیجیے آپ نے پھر فرمایا جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ رسول اللہ ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے

رہے کہ جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟

۴۲- بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا

نبی ﷺ کا ارشاد: ”جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے“

۲۷۶- حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَیْرٍ کُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا.

ابن ماجہ (۲۵۷۶) البخاری (۷۰۷۰) النسائی (۴۱۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: جو شخص ہمارے خلاف تلوار اٹھائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۷۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَلَّ عَلَیْنَا السَّیْفَ فَلَیْسَ مِنَّا. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۵۲۱)

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر تلوار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۷۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا.

البخاری (۷۰۷۱) الترمذی (۱۴۵۹) ابن ماجہ (۲۵۷۷)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۴۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا

نبی ﷺ کا یہ ارشاد: ”جس نے ہم کو دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے“

۲۷۹- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِیُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَیَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ کِلَاهُمَا عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا.

ابن ماجہ (۲۵۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ وہ جس نے ہم کو دھوکا دیا۔

۲۸۰- وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِیْعًا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَیُّوْبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غلہ فروخت کرنے والے کے پاس سے گزرے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ فَقَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي. الترمذي (۱۳۱۵)

آپ نے اپنا ہاتھ غلہ کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ تری کیسی ہے؟ غلہ کے مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر بارش ہو گئی تھی، آپ نے فرمایا تم نے اس بھیگے ہوئے غلہ کو اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے؟ جس شخص نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۴۴- بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

منہ پر تھپڑ مارنے، گریبان چاک کرنے اور زمانہ جاہلیت کی چیخ و پکار کا بیان

۲۸۱- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا بِغَيْرِ أَلِفٍ.

البخاري (۱۲۹۷-۱۲۹۸-۳۵۱۹) النسائي (۱۸۵۹) ابن ماجه (۱۵۸۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص منہ پیٹے اور گریبان چاک کرے یا ایام جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۸۲- **وَحَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا. سابقہ (۲۸۱)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور بتلایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۸۳- **حَدَّثَنَا** الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجِعَ وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ. البخاري (۱۲۹۶)

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سخت بیمار ہو گئے جس کی وجہ سے آپ پر غشی طاری ہو گئی اس وقت آپ کا سر گھر والوں میں سے کسی عورت کی گود میں تھا انہی میں سے کوئی عورت چیخ چیخ کر رونے لگی غشی کی وجہ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری اس کو کچھ نہ کہہ سکے جب ہوش میں آئے تو فرمایا جن کاموں سے رسول اللہ ﷺ بیزار تھے ان سے میں بیزار ہوں، رسول اللہ ﷺ نوحہ کرنے والی، سر منڈانے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورتوں سے

بیزار تھے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَ أَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَا أُغْمِيَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ قَالَا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمِيْ وَ كَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَ خَرَقَ. النسائی (۱۸۶۲) ابن ماجہ (۱۵۸۶)

عبدالرحمٰن بن یزید اور ابو بردہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ پر غشی طاری ہو گئی ان کی بیوی چلا چلا کر رونے لگیں جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر اس عورت سے بیزار ہوں جو سر منڈائے' نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے۔

۲۸۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ امْرَأَةِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يَقُلْ بَرِيْءٌ. النسائی (۱۸۶۵-۱۸۶۰)

امام مسلم نے دو مختلف سندیں بیان کیں اور فرمایا ان سندوں کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔ مگر اس میں بیزاری کی جگہ یہ الفاظ ہیں کہ ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

ف: نوحہ کی حرمت کے ضمن میں' ماتم اور تعزیہ داری کی تحقیق باب نمبر ۳۰ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴۵۔ بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ
چغل خوری کی سخت ممانعت

۲۸۶۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنُمُّ الْحَدِيْثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۴۷)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہیں معلوم ہوا کہ کوئی شخص لوگوں کی باتیں حاکم سے جا کر بیان کرتا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيْثَ إِلَى الْأَمِيْرِ قَالَ وَ كُنَّا جُلُوْسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ هٰذَا مِمَّنْ

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچا دیتا تھا ایک دن ہم مسجد میں اس شخص کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ وہ چغل خور ہے اچانک وہ بھی آ گیا اور ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھ گیا' حضرت حذیفہ نے کہا

يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ قَالَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

البخاری (۶۰۵۶) ابوداؤد (۴۸۷۱) الترمذی (۲۰۲۶)

۲۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِرَادَةَ أَنْ يُسْمِعَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. سابقہ (۲۸۷)

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت حذیفہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آ کر ہمارے پاس بیٹھ گیا' لوگوں نے حضرت حذیفہ سے کہا یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچا دیتا ہے' حضرت حذیفہ نے اس کو سنانے کے لیے لوگوں سے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

۴۶- بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ إِسْبَالِ الْإِزَارِ وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَتَنْفِيقِ السِّلْعَةِ بِالْحَلِفِ وَبَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

لباس ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والوں' احسان جتلانے والوں اور جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کا بیان

۲۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا' نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا' حضرت ابوذر نے عرض کیا حضور یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں رہے' یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا (ٹخنوں سے) نیچے کپڑا لٹکانے والا' احسان جتلانے والا اور اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرنے والا۔

ابوداؤد (۴۰۸۷-۴۰۸۸) الترمذی (۱۲۱۱) النسائی (۲۵۶۲-
۲۵۶۳-۴۴۷۰-۴۴۷۱-۵۳۴۸) ابن ماجہ (۲۲۰۸)

۲۹۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا' ایک وہ شخص جو ہر نیکی کا احسان جتلاتا ہے

أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ. سابقہ (۲۸۹)

دوسرا وہ جو جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرتا ہے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے کپڑوں کو ٹخنوں کے نیچے لٹکاتا ہے۔

۲۹۱- وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. سابقہ (۲۸۹)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے' لیکن اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بات کرے گا' نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۲۹۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۴۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تین شخصوں سے بات کرے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا' ایک اور روایت میں اس طرح ہے نہ اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ایک بوڑھا زانی' دوسرا جھوٹا حاکم' تیسرا مغرور فقیر۔

۲۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ.

ابن ماجہ (۲۲۰۷-۲۸۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب دے گا' ایک وہ شخص جس کے پاس جنگل میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو' پھر اس کے باوجود کسی مسافر کو پانی نہ دے' دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کی اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے اور واقعہ میں ایسا نہ تھا' تیسرا وہ شخص جو دنیاوی مال کی خاطر کسی حاکم سے بیعت کرے اگر مال مل جائے تو اس کی اطاعت کرے اور نہ ملے تو نہ کرے۔

۲۹۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۴۱۳)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کی اور بتلایا کہ اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے مگر اس میں قیمت بتانے کا ذکر ہے۔

۲۹۵- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُرَاهُ مَرْفُوْعًا قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهٗ وَبَاقِیْ حَدِیْثِهٖ نَحْوَ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ۔

البخاری (۲۳۵۸-۲۳۶۹-۲۶۷۲-۷۴۴۶-۷۲۱۲)

اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات کرے گا اور نہ ان کی جانب نظر رحمت کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا' ایک وہ شخص ہے جس نے عصر کے بعد قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لیا' بقیہ حدیث سابق حدیث کی طرح ہے۔

۴۷- بَابُ بَیَانِ غِلَظِ تَحْرِیْمِ قَتْلِ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِی النَّارِ اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

خودکشی کرنے کی شدید ممانعت اور اس کا عذاب

۲۹۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا۔ الترمذی (۲۰۴۴) ابن ماجہ (۳۴۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ہتھیار سے خودکشی کرے تو جہنم میں وہ ہتھیار اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا اور اس ہتھیار سے جہنم میں وہ شخص خود کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا اور جو شخص زہر سے خودکشی کرے گا' وہ جہنم میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا اور جو شخص پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا۔

۲۹۷- وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ ح وَحَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ح وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ۔

البخاری (۵۷۷۸) الترمذی (۲۰۴۴) النسائی (۱۹۶۴)

امام مسلم نے تین اور اسناد بیان کیں اور بتلایا کہ ان سندوں سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۹۸- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا مُعَاوِیَةُ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِیْ سَلَّامٍ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ اَنَّ اَبَا قِلَابَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ بِمِلَّةٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ نَذْرٌ فِیْ شَیْءٍ لَا یَمْلِكُهٗ۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو جانے کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی تو قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور اگر کسی نے غیر مملوکہ چیز کی نذر مانی تو اس کا پورا

البخاری (۱۳۶۳-۴۱۷۱-۴۵۶۲-۶۰۴۷-۶۱۰۵-۶۶۵۲) ابوداؤد (۳۲۵۷) الترمذی (۱۵۲۷-۱۵۴۳) النسائی (۳۷۷۹-۳۷۸۰-۳۸۲۲) ابن ماجہ (۲۰۹۸)

کرنا لازم نہیں ہے۔

۲۹۹- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ إِلَّا قِلَّةً وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ. سابقہ (۲۹۸)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا کوئی شخص مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا لازم نہیں اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے' جو شخص جس چیز سے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اس چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جو شخص مال بڑھانے کے لیے جھوٹا دعویٰ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اور کمی کر دے گا یہی حال اس شخص کا ہوگا جو حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائے گا۔

۳۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَهٰذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

سابقہ (۲۹۸)

حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کو چھوڑ کر کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم کھائی اس کا اس دین میں شمار ہوگا' اور جو شخص جس چیز سے خودکشی کرے گا' اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کو اسی چیز سے عذاب دے گا اور بعض روایات میں یوں ہے کہ جس شخص نے اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی تو اس کا اسی دین سے شمار ہوگا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ذبح کیا تو قیامت کے دن اسے اسی چیز سے ذبح کیا جائے گا۔

۰۰۰- بَابُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے

۳۰۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعٰى بِالْإِسْلَامِ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں تھے' ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس کا مسلمانوں میں شمار ہوتا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ جہنمی ہے' جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہو گیا' رسول اللہ

الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آنِفًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

البخاري (٣٠٦٢-٦٦٠٦)

ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ آج بہت بہادری سے لڑا اور اب وہ مر چکا ہے' آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں گیا' بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تہ تک نہ پہنچ سکے' اتنے میں کسی شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شخص ابھی مرا نہیں تھا لیکن بہت زخمی تھا' رات کے آخری حصہ میں وہ زخم کی تکلیف برداشت نہ کر سکا اور اس نے خودکشی کر لی' رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' پھر آپ نے حضرت بلال کو بلوا کر لوگوں میں اعلان کروایا کہ جنت میں صرف مسلمان جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسقوں کے ذریعہ بھی تقویت دیتا رہتا ہے۔

٣٠٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوا مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتَّى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور کفار میں مقابلہ ہوا اور نوبت زبردست کشت و خون تک پہنچی یہاں تک کہ حضور اور کفار اپنے اپنے لشکروں کی طرف لوٹ گئے' رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھا وہ جس پر بھی حملہ کرتا اسے مارے بغیر نہ چھوڑتا' صحابہ کرام نے اس شخص کے بارے میں کہا آج اس جیسا جہاد کسی نے نہیں کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن وہ شخص جہنمی ہے' صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا میں اس شخص کی نگرانی کروں گا' (تاکہ معلوم ہو کہ وہ شخص کس فعل کے سبب جہنمی ہوتا ہے) پس وہ صحابی اس شخص کے ساتھ لگے رہے' حتیٰ کہ وہ کہیں ٹھہر جاتا تو وہ بھی ٹھہرتا اور اگر وہ دوڑتا تو وہ بھی دوڑتے' بالآخر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا' اور اس نے زخم کی تکلیف کی تاب نہ لا کر تلوار کی نوک اپنے سینہ پر رکھی اور تلوار پر زور دے کر خودکشی کر لی' وہ صحابی اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے اور لوگ اس خبر سے حیران ہوئے تھے اسی

اللّٰہِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِکَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ.

البخاری (۴۲۰۲-۲۸۹۸-۴۲۰۷)

وقت میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں ان لوگوں کی حیرانی دور کر دوں گا' چنانچہ میں اس کا پیچھا کرتا رہا' جب وہ شخص بہت زخمی ہو گیا تو اس نے تلوار کا دستہ زمین پر رکھ کر اس کی نوک اپنے سینہ پر رکھی اور اس طرح تلوار اپنے سینہ میں گھونپ کر اس نے خودکشی کر لی' آپ نے فرمایا: بعض شخص ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو جنتی سمجھتے ہیں اور وہ جہنمی ہوتے ہیں اور بعض شخص ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو جہنمی سمجھتے ہیں اور وہ جنتی ہوتے ہیں۔

۳۰۳- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الزُّبَیْرِیُّ وَھُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زُبَیْرٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ خَرَجَتْ بِہٖ قُرْحَۃٌ فَلَمَّا اٰذَتْہُ انْتَزَعَ سَھْمًا مِنْ کِنَانَتِہٖ فَنَکَاَھَا فَلَمْ یَرْقَاِ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ رَبُّکُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ ثُمَّ مَدَّ یَدَہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِیْ وَاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ بِھٰذَا جُنْدَبٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ.

البخاری (۱۲۹۸-۳۲۷۶)

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ پچھلی امتوں میں سے کسی شخص کے ایک پھوڑا نکلا' جب اس میں زیادہ تکلیف محسوس ہونے لگی تو اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر اس سے پھوڑے کو چیر ڈالا جس سے خون بہنے لگا اور رک نہ سکا جس کی وجہ سے وہ مر گیا' تمہارے رب نے فرمایا: میں نے اس پر جنت حرام کر دی' حضرت حسن نے اپنے ہاتھ سے مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا خدا کی قسم مجھ سے اس مسجد میں حضرت جندب نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۳۰۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیُّ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِیْنَا وَمَا نَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ کَذَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ بِرَجُلٍ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ خُرَاجٌ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ. سابقہ (۳۰۳)

حسن کہتے ہیں کہ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی' جس سے ہم کوئی لفظ نہیں بھولے اور نہ ہمیں خدشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا تھا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امت میں ایک شخص تھا' جس کے پھوڑا نکلا --- بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۴۸- بَابُ غِلَظِ تَحْرِیْمِ الْغُلُوْلِ وَاَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ

مال غنیمت میں خیانت کرنے کی ممانعت اور اس کا بیان کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے

۳۰۵- حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ھَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سِمَاکٌ الْحَنَفِیُّ اَبُوْ زُمَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَھِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے دن صحابہ کرام آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ فلاں شخص شہید ہوا اور فلاں شخص شہید ہوا' دوران گفتگو ایک شخص کا ذکر ہوا صحابہ کرام نے اس کے بارے میں بھی کہا کہ وہ شخص شہید ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں' میں

رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ. الترمذي (١٥٧٤)

نے اسے جہنم میں دیکھا ہے' کیونکہ اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر چرائی تھی' پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جا کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے' چنانچہ میں نے حسب ارشاد لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔

۰۰۰- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْغَالِّ

مالِ غنیمت میں خیانت کی ممانعت

٣٠٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَبْدٌ لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ هَذَا يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ.

البخاري (٤٢٣٤-٦٧٠٧) ابوداود (٢٧١١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر فتح کرنے گئے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی' وہاں سے مالِ غنیمت میں ہمیں سونا' چاندی نہیں ملا' بلکہ مختلف قسم کا سامان' غلہ اور کپڑے وغیرہ ملے' ہم ایک وادی کی طرف چل پڑے' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رفاعہ بن زید؛ بنی ضبیب کا ایک غلام تھا جو آپ کو قبیلہ جذام کے ایک شخص نے نذر کیا تھا جب ہم اس وادی میں اترے تو اس غلام نے رسول اللہ ﷺ کا سامان کھولنا شروع کر دیا' اسی دوران اچانک کہیں سے ایک تیر آ کر اسے لگا جس سے اس کا انتقال ہو گیا' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے شہادت مبارک ہو' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' جو چادر اس نے خیبر کے مالِ غنیمت سے لی تھی' وہ اس کے حصہ کی نہ تھی' وہی چادر بصورت شعلہ اس کے اوپر جل رہی ہے' یہ سن کر سب خوفزدہ ہو گئے' ایک شخص چمڑے کے ایک دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے جنگ خیبر کے دن پایا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تسمے بھی آگ کے ہیں۔

٤٩- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَاتِلَ نَفْسِهِ لَا يَكْفُرُ

خودکشی کے کفر نہ ہونے کی دلیل

٣٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو کسی مضبوط قلعہ اور حفاظت کے مقام کی ضرورت ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت طفیل کے پاس زمانہ

حَصِينٍ وَمَنَعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَبَى ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِي ذَخَرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۶۸۲)

جاہلیت میں قبیلہ دوس کا ایک قلعہ تھا' رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے انصار کے لیے مقدر کر دی تھی' بہر حال جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے تو حضرت طفیل بن عمرو دوسی بھی اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے' حضرت طفیل کا ساتھی بیمار ہو گیا اور جب بیماری اس کی قوت برداشت سے باہر ہو گئی تو اس نے ایک لمبے تیر کے پھل سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے جس کی وجہ سے اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہنے لگا' اور اسی سبب سے اس کا انتقال ہو گیا۔ حضرت طفیل نے اسے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا لیکن اس نے اپنے دونوں ہاتھ لپیٹے ہوئے تھے' حضرت طفیل نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کے سبب سے بخش دیا' حضرت طفیل نے پوچھا ہاتھوں کو کیوں لپیٹے ہوئے ہو؟ اس نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ جس چیز کو تم نے خود بگاڑا ہے ہم اسے درست نہیں کریں گے' حضرت طفیل نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا' خواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

۵۰- بَابٌ فِي الرِّيحِ الَّتِي تَكُونُ فِي قُرْبِ الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِنَ الْإِيمَانِ

قرب قیامت میں ہوا کا ان لوگوں کو اٹھا لینا جن کے دلوں میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا

۳۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۴۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہو گی اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اس شخص (کی روح) کو وہ ہوا قبض کر لے گی۔

ف: اس حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہوا کو یمن سے بھیجے گا' اور امام مسلم نے احادیث دجال کے آخر میں یہ حدیث ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہوا کو شام سے بھیجے گا' اس کا ایک جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دو ہوائیں ہوں' ایک شام سے چلے اور دوسری یمن سے' اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان ہواؤں کا مبداء ایک اقلیم ہو پھر بعد میں منتشر ہو کر دوسری اقلیم میں پہنچ جائیں۔ واللہ اعلم۔

۵۱- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ

فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کی ترغیب

۳۰۹- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ يُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے' ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر' یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاع ایمان فروخت کر ڈالے گا۔

ف: اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت کے آنے سے پہلے نیک اعمال کر لیے جائیں جب نیک اعمال کا کرنا مشکل ہو جائے گا اور مسلسل اور پے در پے فتنے نمودار ہوں گے جیسے اندھیری رات میں پے در پے اندھیرے ہوتے ہیں' ان فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہوگا کہ انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور یہ بہت بڑا فتنہ ہے کہ ایک دن میں انسان کے اندر اتنا بڑا انقلاب آ جائے۔

۵۲- بَابُ مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ

مومن کا اعمال ضائع ہو جانے سے ڈرنا

۳۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو مَا شَأْنُ ثَابِتٍ اشْتَكَى فَقَالَ سَعْدٌ إِنَّهُ لَجَارِي وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى قَالَ فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ:) اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرو' کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو پتا بھی نہ چلے۔ اس آیت کو سننے کے بعد حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ میں جہنمی ہوں' جب چند دن تک وہ بارگاہ رسالت میں حاضر نہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا اے ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے؟ کیا بیمار ہو گئے؟ حضرت سعد نے عرض کیا وہ میرے پڑوسی ہیں اگر بیمار ہوتے تو مجھے معلوم ہوتا' اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے متعلق پوچھ رہے تھے' حضرت ثابت نے جواب دیا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ میری آواز تم سب سے زیادہ بلند ہے لہٰذا میں جہنمی ہوں' حضرت

سعد نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا' آپ نے فرمایا نہیں وہ جنتی لوگوں میں سے ہے۔

۳۱۱- وَحَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۲۶۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس انصار کے خطیب تھے اور جب یہ آیت نازل ہوئی--------بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۱۲- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر اونچا مت کرو۔ اس روایت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

۳۱۳- وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَزَادَ قَالَ فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی--------نیز فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت بن قیس کو اپنے پاس دیکھ کر یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے درمیان ایک جنتی آدمی رہتا ہے۔

۵۳- بَابُ هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ

کیا اعمال جاہلیت پر مؤاخذہ ہوگا؟

۳۱۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ. البخاری (۶۹۲۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ایام جاہلیت کے کیے ہوئے اعمال کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم میں سے جس نے اسلام لانے کے بعد نیک اعمال کیے اس سے ایام جاہلیت کے برے اعمال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا' اور جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد بداعمال میں مشغول رہا' اس سے جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانے کی بداعمالیوں پر مؤاخذہ ہوگا۔

۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ مَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم سے ایام جاہلیت کے بداعمال کا بھی مؤاخذہ ہوگا؟ فرمایا جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد نیک اعمال کیے اس سے زمانہ جاہلیت کے برے

أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

کاموں پر مواخذہ نہیں ہوگا اور جس نے زمانہ اسلام میں کوئی برا کام کیا اس سے اگلے اور پچھلے کاموں پر مواخذہ ہوگا۔

البخاري (۶۹۲۱) ابن ماجه (۴۲۴۲)

۳۱۶- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے بتلایا کہ اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

سابقه (۳۱۵)

۵۴- بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلَهُ وَكَذَا الْحَجُّ وَالْهِجْرَةُ

اسلام، حج اور ہجرت پہلے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں

۳۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ يَبْكِي طَوِيلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ

ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض موت میں مبتلا تھے' ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے' حضرت عمرو بن عاص کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا' ان کے بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن عاص اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد (ﷺ) کی رسالت کی گواہی دینا ہے اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں' ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کس طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ دوسرا دور وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا کی' میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھایئے' میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دل چاہے شرائط لگاؤ' میں نے عرض کیا میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا

الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ وَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٧٣٧)

دیتا ہے اور ہجرت تمام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج تمام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟ اس وقت مجھے حضور ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی' اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا' کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا' اگر میں اس وقت فوت ہو جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا' پھر اس کے بعد مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئیں' میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا؟ اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی ماتم کرنے والی جائے نہ آگ لے جائی جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں؟

٠٠- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ﴾ وَقَوْلِهِ ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے والے اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونے والے کا بیان

٣١٨- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ وَلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ. الآية البخاري (٤٨١٠) ابوداود (٤٢٧٤) النسائي (٤٠١٥)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ قتل اور زنا کے گناہوں میں بہ کثرت ملوث تھے' وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ جس دین کی ہم کو دعوت دیتے ہیں وہ بہترین دین ہے' اگر آپ ہمیں یہ بتلائیں کہ اسلام لانے سے ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا (تو ہم اسلام قبول کر لیں) اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے نہ ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے یہ کام کیے ان کو دردناک عذاب ہوگا' دوسری آیت یہ نازل ہوئی (ترجمہ:) اے میرے بندو! جو گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کر چکے ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمت

سے ناامید مت ہو (اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا)۔

٥٥- بَابُ بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ

اسلام لانے کے بعد کافر کے اعمالِ سابقہ کا حکم

۳۱۹- **حَدَّثَنِي** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ.

البخاری (۱۴۳۶-۲۲۲۰-۲۵۳۸-۵۹۹۲)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے یہ بتلایئے کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں جو نیک کام کیے ہیں آیا مجھے ان نیکیوں پر اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جن نیکیوں کی تم نے عادت ڈالی تھی وہ عادت اسلام میں بھی باقی رہے گی۔

۳۲۰- **حَدَّثَنَا** حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ نَا وَقَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ فِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ.

سابقہ (۳۱۹)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ میں نے زمانۂ کفر میں جو صدقہ اور خیرات کی' غلاموں کو آزاد کیا' اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کیا' آیا مجھے ان نیک کاموں پر آخرت میں اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقہ نیکیوں سے ہی تم کو اسلام لانے کی توفیق ہوئی ہے۔

۳۲۱- **حَدَّثَنَا** إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي كُنْتُ أَتَبَرَّرُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ فَقُلْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَّا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ.

سابقہ (۳۱۹)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان نیکیوں کے بارے میں پوچھا جو میں نے زمانۂ جاہلیت میں کی تھیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان نیکیوں کی برکت کی وجہ سے ہی تم اسلام لائے ہو' میں نے کہا قسم بخدا میں ان نیک کاموں کو اسلام لانے کے بعد بھی کرتا رہوں گا۔

۳۲۲- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے زمانۂ کفر میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ

أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. سابقہ (۳۱۹)

خیرات کیے' پھر اسلام لانے کے بعد دوبارہ سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ فی سبیل اللہ صدقہ کیے۔۔۔۔ باقی حدیث حسب سابق ہے۔

٥٦- بَابُ صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ

ایمان میں صدق اور اخلاص

۳۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

البخاري (۳۲-۳۳۶۰-۳۴۲۸-۳۴۲۹-۴۶۲۹-۴۷۷۶-۶۹۱۸-۶۹۳۷) الترمذي (۳۰۶۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) "جن مومنین نے اپنے ایمان کے ساتھ بالکل ظلم نہیں کیا (انہی کو نجات ہوگی)" تو صحابہ کرام اس آیت سے بہت پریشان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ہم میں سے کون شخص (معصیت کرکے) ظلم نہیں کرتا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ اس آیت میں ظلم بمعنی شرک ہے' جس طرح حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹے! اللہ تعالی کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک کرنا ظلم عظیم ہے۔

۳۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْأَعْمَشِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

سابقہ (۳۲۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کرکے بتلایا کہ اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٥٧- بَابُ بَيَانِ تَجَاوُزِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانِ حُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَسَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ

حدیث نفس اور خواطر سے درگذر کرنے اور نیکی اور بدی کے "ھم" کے حکم کا بیان

۳۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ وَأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلَّهِ مَا فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) "آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالی کی ملکیت ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالی اس کا حساب لے گا

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ إِثْرِهَا آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۰۱٤)

اور جسے کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے'' تو صحابہ کرام پریشان ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زانو ادب تہ کر کے بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کاموں کا مکلف کیا گیا جو ہماری طاقت میں تھے' جیسے نماز' روزہ' جہاد اور صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جس میں مذکور حکم کی ہم طاقت نہیں رکھتے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم پچھلی امتوں کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام سنے اور نافرمانی کی' بلکہ تم کہو: اے اللہ! ہم نے تیرا حکم سنا اور اس کی اطاعت کی اے رب! ہمیں بخش دے ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے ہم نے سنا اور اطاعت کی' اے رب! ہمیں بخش دے ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے جب صحابہ کرام یہ کہہ چکے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) ''رسول اللہ ﷺ اور مومنین ان چیزوں پر ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے نازل ہوئیں اور سب اللہ تعالیٰ' اس کے تمام فرشتوں' اس کی تمام کتابوں اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے' اور انہوں نے کہا ہم ان میں سے کسی رسول پر (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے' اور انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی' اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے' جب صحابہ کرام نے اللہ کے احکام کو مان لیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے پچھلی آیت کے حکم کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) '' اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا' ہر شخص کے نیک عمل اس کو نفع دیں گے اور بد عمل اس کے لیے نقصان دہ ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ہماری بھول یا خطاء پر ہم سے مؤاخذہ نہ کرنا '' (اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا) اے ہمارے رب! ہمیں ایسے سخت احکام کا مکلف نہ کرنا جن احکام کا پچھلی امتوں کو مکلف کیا تھا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا)'' اے ہمارے رب! ہم کو ہماری طاقت سے زیادہ احکام کا مکلف نہ کرنا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اچھا) "ہمیں معاف فرما' بخش دے' ہم پر رحم فرما' تو ہی ہمارا مالک ہے' ہماری کفار کے خلاف مدد فرما" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا)۔

۳۲۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا قَالَ فَاَلْقَى اللّٰهُ تَعَالٰى الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ.

الترمذی (۲۹۹۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس سب کا حساب لے گا' تو صحابہ کے دلوں میں ایسا خوف پیدا ہوا جو اس سے پہلے نہیں پیدا ہوا تھا' رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا یوں کہو' ہم نے سنا' اطاعت کی اور مان لیا' پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو راسخ کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی: اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا ہر شخص کو اس کے نیک اعمال پر ثواب ملے گا اور بد اعمال پر عذاب ہوگا' اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطاء ہو جائے تو اس پر مواخذہ نہ فرمانا"۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا کر دیا) اے ہمارے رب! اور ہم کو ایسے سخت احکام نہ دینا جیسے تو نے پہلی امتوں کو دیے تھے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا کر دیا) "اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما' ہمیں بخش دے' ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسا کر دیا)۔

۵۸- بَابُ تَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ اِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ

اللہ تعالیٰ نے حدیثِ نفس کو معاف فرما دیا ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے

۳۲۷- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَ اللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهِ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا اَوْ يَعْمَلُوْا بِهِ.

البخاری (۲۵۲۸-۵۲۶۹-۶۶۶۴) ابوداؤد (۲۲۰۹) الترمذی (۱۱۸۳) النسائی (۳۴۳۴-۳۴۳۵) ابن ماجہ (۲۰۴۰-۲۰۴۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے حدیث نفس کو معاف کر دیا' جب تک وہ اس کے مطابق کلام یا عمل نہ کریں۔

۳۲۸- حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے

قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ. سابقہ (۳۲۷)

"حدیث نفس" کو معاف فرما دیا جب تک کہ وہ اس کا قول یا اس پر عمل نہ کریں۔

۳۲۹- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا مِسْعَرٌ وَّ هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. سابقہ (۳۲۷)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کر کے فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۵۹- بَابُ اِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ

بندے کے نیکی کے "ھم" کو لکھنے اور برائی کے "ھم" کو نہ لکھنے کا بیان

۳۳۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا سُفْيٰنُ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا. الترمذی (۳۰۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی گناہ کا "ہم" کرتا ہے تو اس کو اس کے نامۂ اعمال میں مت لکھو اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر وہ نیکی کا "ہم" کرے اور اس نیکی کو نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس کے مطابق عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ دو۔

۳۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَّاحِدَةً. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا "ہم" کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو میں اس کی ایک نیکی لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کر لیتا ہے تو میں اس کی دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور جب وہ گناہ کا "ہم" کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کو نہیں لکھتا اور اگر اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ دیتا ہوں۔

۳۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ بِاَنْ

امام ابن منبہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے روایات کا تذکرہ کرتے تھے ان میں سے ایک روایت یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میرا بندہ کسی نیکی کے لیے "حدیث نفس" کرتا ہو تو جب تک وہ

يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا حَسَنَةً بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٣٨)

اس نیکی کو نہیں کرتا میں اس کی ایک نیکی لکھتا ہوں اور جب وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو میں اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور جب وہ کسی گناہ کے لیے حدیث نفس کرتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے میں بخش دیتا ہوں اور جب وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں اس کا ایک گناہ لکھ لیتا ہوں۔

٣٣٣- وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٣٩)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے رب! تیرا فلاں بندہ گناہ کا ارادہ رکھتا ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا خوب علم ہوتا ہے) **اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے** انتظار کرو اگر وہ گناہ کرے تو ایک گناہ لکھ دو اور اگر گناہ نہ کرے تو اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے گناہ کو صرف میرے خوف کی وجہ سے چھوڑا ہے۔

٣٣٤- وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. البخاری (٤٢)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص صدق دل سے اسلام قبول کرتا ہے تو اس کی ایک نیکی کو دس سے لے کر سات سو تک لکھا جاتا ہے اور اس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔

٣٣٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٥٦٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نیکی کا "ہم" کیا اور نیکی نہیں کی تو اس کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس نے نیکی کا "ہم" کیا اور نیکی کر لی تو اس کے لیے سات سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس نے گناہ کا "ہم" کیا اور اس پر عمل نہیں کیا اس کا گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ گناہ کر لے تو ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔

٣٣٦- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ نَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ حَسَنَةً

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں اور گناہوں کو لکھ لیتا ہے پھر ان کی تفصیل بیان فرمائی کہ جو شخص نیکی کا "ہم" کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر وہ اس نیکی کو کرے تو وہ اس کی ایک نیکی دس سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی کئی گناہ زائد لکھ دیتا ہے اور اگر وہ گناہ کا "ہم" کرے اور گناہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ

كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. البخاری (٦٤٩١)

صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔

٣٣٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَزَادَ أَوْ مَحَاهَا اللّٰهُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ. سابقہ (٣٣٤)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے جس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کو بھی مٹا دے گا اور عذاب میں وہی شخص مبتلا ہوگا جو دیدہ دلیری سے گناہ کرتا ہو۔

٦٠- بَابُ بَيَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَجَدَهَا

ایمان میں وسوسہ کا بیان اور وسوسہ کے وقت کیا کہنا چاہیے؟

٣٣٨- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٦٠٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں جن کا بیان کرنا بھی ہم گناہ سمجھتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعی ایسے خیالات آتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا یہ تو عین ایمان ہے۔

٣٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٤٤٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اور فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے

٣٤٠- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ قَالَ نِي عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ فَقَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٤٤٦)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وسوسہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ محض ایمان ہے۔

٠٠٠- بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ

ایمان لانے اور شیطانی وسوسے کے وقت اس سے پناہ مانگنے کا حکم

٣٤١- حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہا جائے گا کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا

حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ.

البخاری (۳۲۷۶) ابوداود (۴۷۲۱)

ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جس شخص کو اس بارے میں کوئی تردد ہو وہ یوں کہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں۔

۳۴۲- وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَرُسُلِهِ. سابقه (۳۴۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے پاس آ کر شیطان کہتا ہے آسمان کو کس نے پیدا کیا' زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ شخص کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے' بقیہ حدیث حسب سابق ہے لیکن اس میں "اور اس کے رسولوں پر" کا اضافہ ہے۔

۳۴۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى يَقُولَ لَهُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ.

سابقه (۳۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا' حتیٰ کہ کہتا ہے تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا تردد لاحق ہو تو وہ شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور اپنی توجہ اس وسوسے سے ہٹالے۔

۳۴۴- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ.

سابقه (۳۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ ------ بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۳۴۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ أَوْ قَالَ سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهٰذَا الثَّانِي. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۴۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ تم سے علمی بحثیں کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے ہم کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ اس وقت حضرت ابو ہریرہ کسی شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے' پھر کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا' مجھ سے دو شخص یہی سوال کر چکے ہیں' اور یہ تیسرا ہے یا کہا مجھ سے ایک شخص یہ سوال کر چکا ہے اور یہ دوسرا ہے۔

۳۴۶- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت موقوفاً ذکر کی ہے۔

قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْاِسْنَادِ وَلٰكِنْ قَدْ قَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۴۱۰)

۳۴۷- وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ اِذَا جَاءَنِيْ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ فَاَخَذَ حَصًى بِكَفِّهٖ فَرَمَاهُمْ بِهٖ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا قُوْمُوْا صَدَقَ خَلِيْلِيْ ﷺ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ تم سے سوالات کرتے رہیں گے کہ اللہ تو ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے اے ابو ہریرہ! اللہ تو ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ نے مٹھی بھر کر ان کی طرف کنکریاں پھینکیں اور کہا چلو یہاں سے اٹھو میرے آقا نے سچ فرمایا تھا۔

۳۴۸- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلُكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَقُوْلُوْا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهٗ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۸۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ تم سے ہر چیز کے بارے میں سوالات کریں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۳۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۸۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: تمہاری امت ہر چیز کے بارے میں پوچھتی رہے گی کہ یہ کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ حتیٰ کہ کہے گی کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۳۵۰- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ اِسْحَاقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۸۰)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ روایت ذکر کی ہے مگر اس میں تمہاری امت کے الفاظ نہیں ہیں۔

۶۱- بَابُ وَعِيْدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ

جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارنے پر دوزخ کی وعید

۳۵۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ.

النسائی (۵۴۳۴) ابن ماجہ (۲۳۲۴)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے حق پر قبضہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب اور جنت حرام کر دیتا ہے' ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اگرچہ وہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

۳۵۲- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ نَزَلَتْ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

البخاری (۲۳۵۶-۲۵۱۵-۲۶۶۶-۲۶۷۶-۲۶۷۳-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کا حق مارنے کے لیے جھوٹی قسم کھائی' قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا' اسی دوران حضرت اشعث بن قیس آئے اور پوچھا کہ ابوعبد الرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) نے کیا بیان کیا ہے؟ لوگوں نے وہ حدیث سنائی' حضرت اشعث بن قیس نے کہا ابوعبدالرحمٰن نے سچ کہا یہ حکم میرے ہی بارے نازل ہوا تھا۔ ایک شخص کی شرکت میں یمن میں میری زمین تھی' رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس شخص کے ساتھ میرا اس زمین کے بارے میں اختلاف ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا پھر اس شخص کی قسم پر فیصلہ ہو گا' میں نے عرض کیا حضور وہ تو جھوٹی قسم کھالے گا' آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال کھانے کی خاطر جھوٹی قسم کھائے گا قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا اس موقع

۲۴۱۶-۴۵۴۹-۶۶۵۹-۶۶۷۶- ۷۱۸۳-۷۱۸۴) ابوداؤد (۳۲۴۳) الترمذی (۱۲۶۹-۲۹۹۶) ابن ماجہ (۲۳۲۲-۲۳۲۳)

۳۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ. سابقہ (۳۵۳)

۳۵۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَعْيَنَ سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ. البخاری (۷۴۴۵)

۳۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنَفِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلٰى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ. ابوداؤد (۳۲۴۵-۳۶۲۳) الترمذی (۱۳۴۰)

پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کے بدلہ میں متاع قلیل لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں (آخر آیت تک پڑھیں)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا ناحق مال حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا وہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔ باقی حدیث حسب سابق ہے لیکن اس میں زمین کی جگہ کنوئیں کے جھگڑے کا ذکر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا ناحق مال لینے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا جب قیامت کے دن وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) "جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کے بدلہ میں متاع قلیل لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں" (آخر آیت تک پڑھیں)۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو شخص حاضر ہوئے' ایک مقام حضرموت سے اور دوسرا کندہ سے' حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے باپ کی طرف سے ملی ہوئی زمین کو مجھ سے چھین لیا' کندی نے کہا وہ میری زمین ہے اور میرے تصرف میں ہے' میں اس میں زراعت کرتا ہوں اس شخص کا اس میں کوئی حق نہیں ہے' رسول اللہ ﷺ نے حضرمی سے پوچھا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا پھر اس شخص کی قسم پر فیصلہ ہوگا' حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! یہ جھوٹا ہے' جھوٹ پر قسم اٹھائے گا' یہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا' آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے' جب کندی قسم کھانے کے لیے مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے اس کا مال کھانے کے لیے قسم کھائی تو

اللہ سے جب ملاقات کرے گا وہ اس سے ناراض ہوگا۔

۳۵۷- وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ قَالَ زُهَیْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَّائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِیْ اَرْضٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّ هٰذَا انْتَزٰی عَلٰی اَرْضِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَهُوَ امْرَؤُ الْقَیْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِیُّ وَ خَصْمُهُ رَبِیْعَةُ ابْنُ عِبْدَانَ قَالَ بَیِّنَتُكَ قَالَ لَیْسَ لِیْ بَیِّنَةٌ قَالَ یَمِیْنُهُ قَالَ اِذًا یَّذْهَبُ بِهَا قَالَ لَیْسَ لَكَ اِلَّا ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِیَحْلِفَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ قَالَ اِسْحٰقُ فِیْ رِوَایَتِهٖ رَبِیْعَةُ بْنُ عَیْدَانَ. سابقہ (۳۵۶)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا اتنے میں دو شخص ایک زمین کے بارے میں لڑتے ہوئے آئے' ایک شخص نے کہا جس کا نام امراء القیس بن عابس کندی تھا کہ یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں اس شخص نے میری زمین چھین لی تھی' اس کا حریف ربیعہ بن عبدان تھا' آپ نے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا میرے گواہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا پھر یہ قسم کھائے گا' اس نے کہا پھر یہ میری زمین لے جائے گا' آپ نے فرمایا تمہارا قسم کے سوا اور کوئی حق نہیں' جب اس کا حریف قسم کھانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ظلم سے کسی کی زمین چھین لے وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا' امام مسلم نے کہا اسحاق کی روایت میں اس کا نام ربیعہ بن عیدان ہے۔

۶۲- بَابُ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ مَنْ قَصَدَ اَخْذَ مَالِ غَیْرِهٖ بِغَیْرِ حَقٍّ كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرَ الدَّمِ فِیْ حَقِّهٖ وَ اِنْ قُتِلَ كَانَ فِی النَّارِ وَاَنَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ

غیر کا مال ناحق چھیننے والے کا خون مباح ہے اور اگر وہ اس لڑائی کے دوران قتل ہو جائے تو دوزخی ہے اور اگر صاحب حق قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے

۳۵۸- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ مَخْلَدٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَخْذَ مَالِیْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَتَلَنِیْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِیْدٌ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِی النَّارِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۰۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ فرمایئے کہ اگر کوئی شخص آ کر مال چھیننا چاہے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اس کو مت دو' اس نے کہا اگر وہ لڑنا شروع کر دے' آپ نے فرمایا تم اپنے دفاع میں لڑو' اس نے پوچھا' اگر وہ مجھے قتل کر دے' آپ نے فرمایا تم شہید ہو گے' اس نے پوچھا اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ فرمایا وہ جہنمی ہوگا۔

۳۵۹- حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ

عمرو بن عبدالرحمان کے غلام ثابت بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرو اور عنبسہ بن سفیان میں اختلاف ہوا اور وہ دونوں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تو خالد بن ابی العاص اسی وقت سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ بَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَا كَانَ تَيَسَّرُوْا لِلْقِتَالِ فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهٗ خَالِدٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۶۱۱)

گئے اور انہیں لڑائی سے روکا' حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: تمہیں نہیں معلوم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

۳۶۰- وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۶۱۱)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کر کے بیان کیا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۶۳- بَابُ اِسْتِحْقَاقِ الْوَالِي الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ

رعایا کے ساتھ خیانت کرنے والے حاکم کے لیے دوزخ کی وعید

۳۶۱- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِيْ حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

البخاری (۷۱۵۰-۷۱۵۱)

عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی حدیث سنا رہا ہوں جس کو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور اگر مجھے یہ خیال ہوتا کہ میں ابھی کچھ عرصہ اور زندہ رہوں گا تو میں تم کو یہ حدیث نہ سناتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا حاکم بنایا ہو اور وہ ان کے حقوق میں خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

۳۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَمْ اَكُنْ حَدَّثْتُكَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللّٰهُ عَبْدًا رَعِيَّةً يَمُوْتُ حِيْنَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِيْ بِهٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ.

سابقہ (۳۶۱)

عبیداللہ بن زیاد مرض الموت میں حضرت معقل بن یسار کی عیادت کے لیے آیا اور ان کا حال پوچھا' حضرت معقل نے کہا میں تم کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے تم سے پہلے بیان نہیں کی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا حاکم بنائے اور وہ ان کے حقوق میں خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا' عبیداللہ بن زیاد نے کہا تم نے آج سے پہلے یہ حدیث کیوں نہ بیان کی؟ حضرت معقل نے کہا' میں اس وقت سے پہلے اس حدیث کو بیان کرنا نہیں چاہتا تھا۔

۳۶۳- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كُنَّا

عبیداللہ بن زیاد' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آیا' حضرت معقل نے کہا میں تم کو ایک

عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَجَاءَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا. سابقہ (۳۶۱)

حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے‘ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۶۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ مُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۴۸۰)

عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے جس کو میں نے اب تک بیان نہیں کیا اور اگر موت کا خیال نہ ہوتا تو اب بھی بیان نہ کرتا‘ وہ حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کا حاکم بنایا جائے اور وہ ان کی بہتری اور خیر خواہی کے لیے کوشش نہ کرے وہ ان کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔

۶۴- بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ مِنْ بَعْضِ الْقُلُوبِ وَعَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ

بعض دلوں سے ایمان اور امانت کا اٹھ جانا‘ اور دلوں پر فتنہ کا طاری ہونا

۳۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. البخاری (۶۴۹۷-

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کی تھیں‘ ایک تو پوری ہو چکی ہے اور دوسری کا میں انتظار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری‘ پھر قرآن نازل ہوا اور لوگوں نے قرآن اور حدیث کا علم حاصل کیا‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے امانت اٹھ جانے کی پیشین گوئی بیان کی اور فرمایا: ایک شخص تھوڑی دیر سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکل جائے گی‘ اور پھیکے رنگ کی طرح اس کا نشان رہ جائے گا‘ پھر وہ شخص تھوڑی دیر سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور چھالے کی طرح اس کا اثر رہ جائے گا جس طرح پیر کے نیچے انگارہ آنے سے آبلہ پڑ جاتا ہے‘ اور اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا پھر آپ نے ایک کنکری لے کر اس کو اپنے پیر پر لڑھکا دیا اور فرمایا پھر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی امانت اور دیانت داری سے کام نہیں لے گا‘ حتیٰ کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں قبیلہ میں ایک دیانت دار شخص ہوا کرتا تھا اور یہ کہ فلاں شخص کس قدر بیدار مغز‘ خوش مزاج اور زیرک ہے‘ لیکن اس کے دل میں ایمان کا ایک ذرہ بھی نہیں

٧٠٨٦-٧٢٧٦) الترمذی (٢١٧٩) ابن ماجہ (٤٠٥٣)

٣٦٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَ وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ. سابقہ (٣٦٥)

٦٥- بَابُ بَيَانِ الْإِسْلَامِ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا وَأَنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ

٣٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ قَالُوا أَجَلْ قَالَ تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلٰكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ حُذَيْفَةُ فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ قَالَ حُذَيْفَةُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكَسْرًا لَا أَبَا لَكَ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ

ہے اس کے بعد حضرت حذیفہ نے فرمایا ایک وہ وقت تھا جب میں ہر شخص سے بغیر کسی کھٹکے اور خدشہ کے خرید و فروخت کر لیتا تھا اور سوچتا تھا کہ یہ شخص اگر مسلمان ہے تو اس کا دین اس کو خیانت سے روکے گا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہے تو حاکم کے خوف سے خیانت نہیں کرے گا، لیکن اس زمانے میں میں فلاں فلاں شخص کے علاوہ خرید و فروخت میں اور کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہا میں بھی اجنبی ہو جائے گا اور دو مسجدوں میں سمٹ جائے گا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمر نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کا ذکر سنا ہے؟ بعض لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے، حضرت عمر نے فرمایا تم نے شاید فتنوں سے وہ فتنے مراد لیے ہوں جو کسی شخص کو اس کے اہل و عیال، مال اور پڑوس میں درپیش ہوتے ہیں، انہوں نے اثبات میں جواب دیا، حضرت عمر نے فرمایا ان فتنوں کا کفارہ تو نماز، روزہ اور زکوٰۃ سے ادا ہوتا ہے لیکن تم میں سے کسی نے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو دریا کی طرح امڈ کر آئیں گے؟ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ میں نے ان فتنوں کا ذکر سنا ہے، حضرت عمر نے فرمایا اللہ تمہارے باپ پر رحمت کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے تم جیسا بیٹا عطا کیا تم نے ضرور سنا ہوگا، حضرت حذیفہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے دلوں پر اس طرح پے در پے فتنہ وارد ہوں گے جس طرح چٹائی کے تنکے ایک دوسرے سے پیوستہ ہوتے ہیں اور جو دل ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کرے گا اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کو قبول نہیں کرے گا اس

حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ أَبُو خَالِدٍ فَقُلْتُ لِسَعْدٍ يَا أَبَا مَالِكٍ مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا قَالَ شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا قَالَ مَنْكُوسًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۱۹)

میں ایک سفید نشان پڑ جائے گا' بہر حال اس دور میں دو قسم کے دل ہوں گے ایک سفید جس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی جب تک زمین و آسمان قائم رہیں گے' اور ایک سیاہ جو اوندھے لوٹے کی طرح ہوگا نیکی پر عمل کرے گا نہ برائی کا انکار کرے گا' صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا' حضرت حذیفہ نے حضرت عمر سے کہا لیکن آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک مقفل دروازہ ہے جو عنقریب توڑ دیا جائے گا' حضرت عمر نے کہا توڑ دیا جائے گا' تمہارا باپ نہ رہے اگر وہ دروازہ کھول دیا جاتا تو پھر بند ہو سکتا تھا' حضرت حذیفہ نے کہا نہیں وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا اور اس دروازہ سے مراد ایک شخص ہے جس کو قتل کر دیا جائے گا اور یہ سیدھی اور صاف بات ہے' کوئی بجھارت نہیں ہے' ابو خالد نے کہا میں نے سعد سے کہا اے ابو مالک! "اسود مرباد" کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے کہا سیاہ چیز میں سخت سفیدی' میں نے کہا "کوز مجخی" کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے کہا اوندھا لوٹا۔

۳۶۸- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا. سابقہ (۳۶۷)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس سے اٹھ کر آئے تو کہنے لگے کہ کل میں جب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۶۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ وَقَالَ يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے ہم سے پوچھا کہ تم میں سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا میں نے سنی ہے' بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

سابقہ (۳۶۷)

۰۰۰ - بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا وَّ اَنَّهٗ يَارِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ

اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہا میں بھی اجنبی ہو جائے گا اور دو مسجدوں میں سمٹ جائے گا

۳۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ نَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيْدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ. ابن ماجہ (۳۹۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام ابتداء میں بھی اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہوگا' سو اجنبیوں کو یہ نوید مبارک ہو۔

۳۷۱ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَاَ وَهُوَ يَارِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام ابتدا میں اجنبی تھا اور آخر میں بھی پہلے کی طرح اجنبی ہوگا اور اخیر دور میں اسلام مسجد نبوی اور کعبۃ اللہ میں چلا جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۴۳۰)

۰۰۰ - بَابُ اَنَّ الْاِيْمَانَ لَيَارِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

ایمان سمٹ کر مدینہ میں چلا جائے گا

۳۷۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَارِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا. البخاری (۱۸۷۶) ابن ماجہ (۳۱۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح سمٹ کر مدینہ میں چلا جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔

۶۶ - بَابُ ذَهَابِ الْاِيْمَانِ اٰخِرَ الزَّمَانِ

اخیر زمانہ میں ایمان کا رخصت ہو جانا

۳۷۳ - حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک زمین پر اللہ اللہ کی آواز آتی رہے گی قیامت قائم نہیں ہوگی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۴)

۳۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۷۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کرنے والا ہو۔

٦٧- بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِسْرَارِ بِالْاِيْمَانِ لِلْخَائِفِ

خوفزدہ شخص کے لیے ایمان مخفی رکھنے کا جواز

۳۷۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ وَقَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخَافُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ اِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّيْ اِلَّا سِرًّا۔ البخاری (۳۰۶۰) ابن ماجہ (۴۰۲۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شمار کرو کس قدر مسلمان ہو چکے ہیں' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو دشمن کا خوف ہے' حالانکہ ہماری تعداد چھ سات سو ہے' فرمایا تم نہیں جانتے شاید تم کسی آزمائش میں مبتلاء ہو جاؤ۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ پھر ہم آزمائش میں مبتلاء ہو گئے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض لوگ چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔

٦٨- بَابُ تَاَلُّفِ قَلْبِ مَنْ يَّخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهِ لِضُعْفِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْقَطْعِ بِالْاِيْمَانِ مِنْ غَيْرِ دَلِيْلٍ قَاطِعٍ

جس شخص کے ایمان کے ضعف کا خطرہ ہو اس کی تالیفِ قلب اور بغیر دلیل کے کسی کو قطعی مومن کہنے کی ممانعت

۳۷۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوْ مُسْلِمٌ اَقُوْلُهَا ثَلَاثًا وَ يُرَدِّدُهَا عَلَيَّ ثَلَاثًا اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَ غَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّارِ۔

البخاری (۲۷-۱۴۷۸) ابوداؤد (۴۶۸۳-۴۶۸۵) النسائی (۵۰۰۷-۵۰۰۸)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا' میں نے عرض کیا فلاں شخص کو دے دیجئے وہ بھی مومن ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے' میں نے اس شخص کی تین بار سفارش کی اور رسول اللہ ﷺ نے ہر بار یہی فرمایا ''یا مسلمان ہے'' پھر آپ نے وضاحت بیان فرمائی کہ میں کسی شخص کو کوئی چیز اس خوف سے دے رہا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو اوندھے منہ دوزخ میں نہ ڈال دے حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

۳۷۷- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰى رَهْطًا وَّ سَعْدٌ جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ سَعْدٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُعْطِهِ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال لوگوں میں تقسیم کیا اور ان میں سے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جو مجھے ان سب کی نسبت زیادہ محبوب تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے فلاں شخص کو نہیں عطا فرمایا قسم بخدا میں اس کو مومن سمجھتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان' حضرت سعد کہتے ہیں میں کچھ دیر خاموش رہا' پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے

ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ مُسْلِمًا إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ.

سابقہ (٣٧٦)

عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں شخص کو عطا نہیں فرمایا قسم بخدا میرے خیال میں وہ مومن ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے' حضرت سعد کہتے ہیں میں کچھ دیر خاموش رہا پھر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ فلاں شخص کو عطا نہیں فرماتے' قسم بخدا میں اس کو مومن سمجھتا ہوں' آپ نے فرمایا: یا مسلمان' پھر آپ نے وضاحت فرمائی کہ میں ایک شخص کو کوئی چیز اس خوف سے دے دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو اوندھے منہ جہنم میں نہ ڈال دے' حالانکہ دوسرا شخص مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

٣٧٨- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ وَزَادَ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ. سابقہ (٣٧٦)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں میں مال تقسیم فرمایا' میں بھی انہیں لوگوں میں شامل تھا' بقیہ حدیث حسب سابق ہے البتہ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر چپکے سے سفارش کی۔

٣٧٩- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَعْقُوبُ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ. البخاری (١٤٧٨)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے اصرار پر میری گردن اور مونڈھے کے درمیان ہاتھ مار کر فرمایا: اے سعد! کیوں بحث کر رہے ہو؟ پھر حسب سابق نہ دینے کا عذر بیان فرمایا۔

٦٩- بَابُ زِيَادَةِ طُمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الْأَدِلَّةِ

دلائل کی زیادتی سے ایمان کا قوی ہونا

٣٨٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جگہ ہوتے تو ہم اس سوال "اے رب! مجھے دکھلا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا" کرنے کے زیادہ مستحق ہوتے جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم کو اس بات کا یقین نہیں ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں' لیکن میں چاہتا ہوں کہ مجھے زیادہ اطمینان ہو جائے اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط

لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ. البخاری (۳۳۷۱-۴۶۹۴) ابن ماجہ (۴۰۲۶)

علیہ السلام پر رحم فرمائے' وہ ایک مضبوط ستون (قبیلہ) کی پناہ حاصل کرنا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کے بلانے پر فوراً چلا جاتا۔

۳۸۱- وَحَدَّثَنِيْ بِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى جَازَهَا. البخاری (۳۳۸۷-۶۹۹۲)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا' اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں لیطمئن قلبی والی آیت کو آگے تک بڑھایا گیا ہے۔

۳۸۲- حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى أَنْجَزَهَا. سابقہ (۳۸۱)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا بعض لفظی تغیر کے ساتھ اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۷۰- بَابُ وُجُوْبِ الْإِيْمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ إِلٰى جَمِيْعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ.

ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کی رسالت کے عموم پر ایمان لانے کا وجوب اور آپ کی ملت سے تمام ملتوں کے منسوخ ہونے کا بیان

۳۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

البخاری (۴۹۸۱-۷۲۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو اس قدر معجزات دیے گئے ہیں جن کو دیکھ کر انسان ایمان لا سکیں' اور یہ صرف میری خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا کلام بطور معجزہ عطا فرمایا اور مجھے توقع ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔

۳۸۴- حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَأَنَّ أَبَا يُوْنُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جو میری نبوت (کی خبر) سنے خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی پھر وہ شخص مر جائے درآں حالیکہ وہ میرے لائے ہوئے دین پر ایمان نہ لایا ہو تو وہ شخص جہنم کے سوا اور کسی شے کا صاحب نہیں ہوگا۔

۳۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

البخاري (۹۷-۲۵۴۷-۳۰۱۱-۳۴۴۶-۵۰۸۳) الترمذي (۱۱۱۶) النسائي (۳۳۴۴) ابن ماجه (۱۹۵۶)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ ایک خراسانی سے میری ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے کہا ہمارے علاقہ کے لوگ کہتے ہیں جو شخص باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص قربانی کے جانور پر سواری کرے' شعبی نے کہا مجھ کو ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں کو دوہرا اجر ملے گا ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو پہلے اپنے نبی پر ایمان لایا ہو' پھر اس نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہو اور آپ کی تصدیق بھی کی ہو اور ایمان لا کر آپ کی اطاعت بھی کی ہو' اس کو دگنا اجر ملے گا' دوسرا وہ شخص جو غلام ہو' اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتا ہو اور اپنے مالک کی بھی خدمت کرتا ہو' اس کو بھی دوگنا اجر ملے گا۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کی کوئی باندی ہو وہ اس کو اچھا کھلائے پلائے اور اس کو اچھی طرح آداب سکھائے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کو بھی دوگنا اجر ملے گا' پھر شعبی نے کہا جاؤ اس حدیث کو بغیر عوض کے لے جاؤ' ورنہ پہلے لوگ اس قسم کی حدیث کے حصول کے لیے یہاں سے مدینہ تک کا سفر کیا کرتے تھے۔

۳۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقه (۳۸۵)

امام مسلم نے دو اور سندیں بیان کر کے فرمایا کہ ان سندوں کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

۷۱- بَابُ بَيَانِ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

حضرت عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے اور شریعتِ محمدی کے مطابق احکام جاری کرنے کا بیان

۳۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہوگا جو عدل و انصاف سے حکم جاری کریں گے' صلیب توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے' جزیہ موقوف کریں گے اور اس قدر مال و دولت بہائیں گے کہ کوئی لینے والا نہیں

يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. البخاری (۲۲۲۲) الترمذی (۲۲۳۳)

لے گا۔

٣٨٨- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ.... ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ حَكَمًا عَدْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ إِمَامًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الْآيَةَ

البخاری (٣٤٤٨-٢٤٧٦) ابن ماجه (٤٠٧٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے' عدل و انصاف سے حکم جاری کریں گے' اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی تائید میں یہ آیت پڑھی (ترجمہ:) اہل کتاب میں سے ہر شخص حضرت عیسیٰ کی وفات سے پہلے ان کی تصدیق کرے گا۔

٣٨٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٢٠٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا جو عدل اور انصاف سے حکم جاری کریں گے' صلیب توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے' اور جزیہ موقوف کر دیں گے' اونٹوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے گا اور ان سے کوئی شخص کام نہیں لے گا' لوگوں کے دلوں میں سے کینہ' بغض اور حسد نکل جائے گا' انہیں مال لینے کے لیے بلایا جائے گا اور کوئی مال لینے نہیں آئے گا۔

٠٠٠- بَابٌ فِي نُزُولِ ابْنِ مَرْيَمَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

ابن مریم کا نازل ہونا - اور امام بننا

٣٩٠- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.

البخاری (٣٤٤٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا۔

٣٩١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت

نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ فَأَمَّكُمْ. سابقہ (۳۹۰)

عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر تمہاری امامت فرمائیں گے۔

۳۹۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ هَلْ تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِي قَالَ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ. سابقہ (۳۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور تمہارا ایک فرد ہو کر امامت فرمائیں گے۔ ابن ابی ذئب نے اس کی تشریح میں یہ کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت کے مطابق امامت فرمائیں گے۔

۰۰۰- بَابُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

میری امت کا ایک گروہ قیامت تک حق کے لیے لڑتا رہے گا

۳۹۳- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۸۴۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا اور ثابت رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے' مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا آیئے نماز پڑھایئے' حضرت عیسیٰ فرمائیں گے نہیں تمہیں میں سے بعض' بعض کی امامت کریں گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول اس امت کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے ہو گا۔

۷۲- بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يُقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ

اس زمانہ کا بیان جس میں ایمان نہیں قبول کیا جائے گا

۳۹۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا ثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی اور جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا تو وہ تمام لوگ ایمان لے آئیں گے جو اس سے پہلے ایمان نہیں لائے تھے لیکن اس دن کسی شخص کے لیے اس کا

أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا.

ایمان لانا سودمند نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا' یا جس نے ایمان لا کر کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۸۸)

۳۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام مسلم نے چار اور سندیں بیان کر کے فرمایا ان سندوں میں بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

البخاری (۴۶۳۵-۴۶۳۶) ابوداؤد (۴۳۱۲) ابن ماجہ (۴۰۶۸)

۳۹۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب تین چیزوں کا ظہور ہو جائے گا تو پھر کسی شخص کے لیے اس کا ایمان لانا فائدہ مند نہیں ہوگا' جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان لا کر کوئی نیکی نہیں کی تھی (وہ تین چیزیں یہ ہیں) (۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۲) دجال کا خروج (۳) اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا۔

الترمذی (۳۰۷۲)

۳۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا کہ سورج چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے مستقر پر پہنچ کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر اسی حالت میں اس وقت تک رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے بلند ہو اور جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ' چنانچہ وہ

جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ لَهَا ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَدْرُونَ مَتَى ذَاكُمْ ذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا.

البخاري (٣١٩٩-٤٨٠٢-٤٨٠٣-٧٤٢٤-٧٤٣٣) ابوداود (٤٠٠٢) الترمذي (٢١٨٦-٣٢٢٧)

لوٹ کر اپنے نکلنے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے اور پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے مستقر پر پہنچ کے عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے' پھر اسی حالت میں اس وقت تک رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے بلند ہو اور جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ' چنانچہ وہ لوٹ کر اپنے نکلنے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے یہ معمول یونہی جاری رہے گا اور لوگ اس میں کچھ فرق محسوس نہیں کریں گے' یہاں تک کہ ایک دن جب سورج عرش کے نیچے سجدہ کرے گا تو اس سے کہا جائے گا بلند ہو اور اپنے مغرب سے طلوع ہو پھر صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون سا دن ہوگا جس دن کسی ایسے مسلمان شخص کا ایمان قبول نہیں ہوگا جو اس سے پہلے مسلمان نہ ہو چکا ہو' یا جس نے ایمان لا کر کوئی نیکی نہ کی ہو۔

٣٩٨- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

سابقه (٣٩٧)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے' بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٣٩٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا. سابقه (٣٩٧)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ بھی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جب سورج غروب ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا تمھیں معلوم ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا سورج جا کر سجدہ کی اجازت طلب کرتا ہے اس کو سجدہ کی اجازت ملتی ہے' ایک بار اس سے کہا جائے گا جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ تو سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت کے مطابق یہ آیت پڑھی **وذالک مستقرلها**۔

٤٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی (ترجمہ:)

الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

سابقہ (۳۹۷)

آفتاب اپنی قیام گاہ تک پہنچنے کے لیے حرکت کر رہا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آفتاب کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

۷۳- بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتداء کرنے کا بیان

۴۰۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ أُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی' رسول اللہ ﷺ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح ظاہر ہو جاتی پھر رسول اللہ ﷺ کے دل میں تنہائی کی محبت پیدا کی گئی اور رسول اللہ ﷺ غار حرا میں جا کر تنہائی میں عبادت کرنے لگے' کئی کئی راتیں غار میں رہتے اور خورد و نوش کا سامان ساتھ لے جاتے (جب کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو جاتیں) تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آ کر اور چیزیں لے جاتے۔ اسی دوران غار حرا میں آپ پر اچانک وحی نازل ہوئی' فرشتے نے آ کر آپ سے کہا: ''پڑھیے'' آپ نے فرمایا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں'' رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ پھر فرشتہ نے زور سے گلے لگا کر مجھے دبایا حتیٰ کہ اس نے دبانے پر پوری قوت صرف کر دی' پھر مجھے چھوڑ کر کہا ''پڑھیے'' میں نے کہا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ دوبارہ مجھے پکڑ کر بغل گیر ہوا حتیٰ کہ مجھے پوری قوت سے دبایا' پھر مجھے چھوڑ کر کہا: ''پڑھیے'' میں نے کہا ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتہ تیسری بار مجھے پکڑ کر بغل گیر ہوا حتیٰ کہ مجھے پوری قوت سے دبایا' پھر مجھے چھوڑ کر کہا: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ (اپنے رب کے نام سے پڑھیے جو خالق ہے' جس نے انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا' پڑھیے آپ کا رب سب سے زیادہ کریم ہے' جس نے قلم سے لکھنا سکھلایا اور انسان کو وہ باتیں سکھلائیں جو وہ نہیں جانتا تھا) پھر رسول اللہ

وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَآى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

البخاری (۳۹۵۳)

ﷺ اس وحی کو لے کر حضرت خدیجہ کے پاس اس حال میں پہنچے کہ آپ پر کپکپی طاری تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے کپڑا اڑھاؤ' مجھے کپڑا اڑھاؤ" گھر والوں نے آپ کو کپڑے اڑھائے' حتیٰ کہ آپ کا خوف دور ہو گیا' پھر آپ نے حضرت خدیجہ کو تمام واقعہ سنایا اور فرمایا اب میرے ساتھ کیا ہوگا؟ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حضرت خدیجہ نے عرض کی ہرگز نہیں آپ کو یہ نوید مبارک ہو' اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا' خدا گواہ ہے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں' نادار لوگوں کو مال دیتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' اور راہِ حق میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں' پھر حضرت خدیجہ' رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو زمانۂ جاہلیت میں عیسائی مذہب پر تھے' اور انجیل کو عربی زبان میں لکھتے تھے بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور بینائی جاتی رہی تھی' حضرت خدیجہ نے ان سے کہا' اے چچا! اپنے بھتیجے کی بات سنیے' ورقہ بن نوفل نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں وحی ملنے کا تمام واقعہ سنایا ورقہ نے کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس وحی لے کر آیا تھا' کاش میں جوان ہوتا' کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھ کو واقعی نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جس شخص پر بھی آپ کی طرح وحی نازل ہوئی لوگ اس کے دشمن ہو جاتے تھے' اگر وقت نے مجھ کو مہلت دی تو میں اس وقت آپ کی انتہائی قوی مدد کروں گا۔

۴۰۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. البخاری (۴۹۵۶-۶۹۸۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء ۔۔۔۔۔ اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت خدیجہ نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز شرمندہ نہیں کرے گا اور حضرت خدیجہ نے ورقہ سے کہا اے میرے چچازاد! اپنے بھتیجے کی بات سن لیجیے۔

٤٠٣- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. البخاری (۳-۴۹۵۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کپکپاتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس گئے بقیہ حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے مگر اس کے شروع میں یہ نہیں ہے کہ وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی اور نہ یہ ہے کہ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی شرمندہ نہیں کرے گا اور یہ کہ حضرت خدیجہ نے کہا اے میرے چچازاد! اپنے بھتیجے کی بات سن لیجئے۔

٤٠٤- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ. البخاری (۴-۴۹۲۲-۴۹۲۳-۴۹۲۵-۴۹۲۶-۳۲۳۸-۶۲۱۴) الترمذی (۳۳۲۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وحی رک جانے کے زمانہ کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میں جا رہا تھا اچانک میں نے ایک آواز سنی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا میں آیا تھا وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا میں خوفزدہ ہو گیا اور گھر واپس پہنچا اور میں نے کہا مجھے کپڑا اڑھاؤ مجھے کپڑا اڑھاؤ اہل خانہ نے مجھے کپڑے اڑھائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اے کپڑا اوڑھنے والے! اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اپنے لباس کو پاک رکھو اور بتوں سے کنارہ کشی پر مستقیم رہو۔ پھر وحی مسلسل اور لگاتار نازل ہونے لگی۔

٤٠٥- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ. سابقہ (۴۰۴)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر سے ایسی ہی روایت منقول ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضور خوف سے گرنے لگے اور ابوسلمہ نے بتلایا کہ پلیدی سے مراد بت ہیں۔

۴۰۶- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَنَحْوَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَقَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ (اِلٰی) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِیَ الْاَوْثَانُ قَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ عُقَیْلٌ. سابقہ(۴۰۴)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آیات مبارکہ یاایها المدثر قم فانذر و ربک فکبر. والرجز فاهجر تک فرضیت نماز سے پہلے نازل ہوئیں۔

۴۰۷- وَحَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِیْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیٰی یَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوِ اقْرَاْ فَقَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوِ اقْرَاْ قَالَ جَابِرٌ اُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِیْ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا هُوَ عَلَی الْعَرْشِ فِی الْهَوَاءِ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ فَاَخَذَتْنِیْ رَجْفَةٌ شَدِیْدَةٌ فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ. سابقہ(۴۰۴)

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کون سی آیت پہلے نازل ہوئی؟ انہوں نے کہا یاایها المدثر. میں نے کہا "اقرا" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں غار حرا میں ایک ماہ تک رہا' جب میں نے یہ مدت پوری کر لی تو میں وادی کے اندر چلا گیا' اچانک مجھے کسی نے آواز دی' میں نے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا' پھر مجھے دوبارہ آواز دی گئی میں نے دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا' پھر سہ بارہ آواز دی گئی' میں نے اوپر دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام ایک تخت پر بیٹھے ہوئے نظر آئے' مجھے سخت ڈر لگا' میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا مجھے کپڑے اوڑھاؤ' اہل خانہ نے مجھے کپڑے اوڑھائے اور مجھ پر پانی کے چھینٹے ڈالے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یا ایها المدثر قم فانذر وربک فکبر و ثیابک فطهر.

۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی عَرْشٍ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. سابقہ(۴۰۴)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا جبرائیل اس تخت پر تھے جو زمین اور آسمان کے درمیان تھا۔

۷۴- بَابُ الْاِسْرَاءِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَی السَّمٰوٰتِ وَ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ

رسول اللہ ﷺ کی معراج اور نمازوں کی فرضیت کا بیان

۴۰۹- حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُتِیْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْیَضُ طَوِیْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ یَضَعُ حَافِرَهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰی طَرْفِهٖ قَالَ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا' وہ ایک لمبے قد اور سفید رنگ کا چوپایہ تھا' گدھے سے بڑا اور خچر سے کم تھا' اس کا قدم نظر کی انتہاء پر پڑتا تھا' میں اس پر سوار ہو کر بیت

أتيت بيت المقدس قال فربطته بالحلقة التي يربط بها الأنبياء قال ثم دخلت المسجد فصليت فيه ركعتين ثم خرجت فجاءني جبريل عليه السلام بإناء من خمر وإناء من لبن فاخترت اللبن فقال جبريل اخترت الفطرة قال ثم عرج بنا إلى السماء فاستفتح جبريل عليه السلام فقيل من أنت قال جبريل قيل ومن معك قال محمد ﷺ قيل وقد بعث إليه قال قد بعث إليه قال ففتح لنا فإذا أنا بآدم ﷺ فرحب بي ودعا لي بخير ثم عرج بنا إلى السماء الثانية فاستفتح جبريل عليه السلام فقيل من أنت قال جبريل قيل ومن معك قال محمد ﷺ قيل وقد بعث إليه قال قد بعث إليه قال ففتح لنا فإذا أنا بابني الخالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا صلوات الله وسلامه عليهما فرحبا بي ودعوا لي بخير ثم عرج بنا إلى السماء الثالثة فاستفتح جبريل عليه السلام فقيل من أنت قال جبريل قيل ومن معك قال محمد ﷺ قيل وقد بعث إليه قال قد بعث إليه ففتح لنا فإذا أنا بيوسف ﷺ وإذا هو قد أعطي شطر الحسن قال فرحب بي ودعا لي بخير ثم عرج بنا إلى السماء الرابعة فاستفتح جبريل عليه السلام فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد ﷺ قال وقد بعث إليه قال قد بعث إليه ففتح لنا فإذا أنا بإدريس عليه السلام فرحب بي ودعا لي بخير قال الله عز وجل ﴿ورفعناه مكانا عليا﴾ ثم عرج بنا إلى السماء الخامسة فاستفتح جبريل عليه السلام قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد ﷺ قيل وقد بعث إليه قال قد بعث إليه ففتح لنا فإذا أنا بهارون عليه السلام فرحب بي ودعا لي بخير ثم عرج بنا إلى السماء السادسة فاستفتح جبريل عليه السلام قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد ﷺ قيل وقد بعث إليه قال قد بعث إليه ففتح لنا فإذا أنا بموسى عليه السلام

المقدس تک پہنچا اور جس جگہ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اس کو باندھ دیا' پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعات پڑھ کر باہر آیا' جبرائیل میرے پاس ایک برتن میں شراب اور دوسرے میں دودھ لے کر آئے' میں نے دودھ لے لیا' جبرائیل نے کہا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا' پھر مجھے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا' پوچھا تم کون ہو؟ کہا جبرائیل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور میری حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی' پھر ہمیں دوسرے آسمان پر لے جایا گیا اور جبرائیل نے دروازہ کھٹکھٹایا' آواز آئی تم کون ہو؟ کہا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے' حضور ﷺ نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام دو خالہ زاد بھائیوں سے میری ملاقات ہوئی' ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی' پھر ہمیں تیسرے آسمان پر لے جایا گیا' جبرائیل نے دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی تم کون ہو؟ کہا جبرائیل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور میری حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام حسن کا آدھا حصہ عطا فرمایا ہے انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی' پھر ہم کو چوتھے آسمان پر لے جایا گیا' جبرائیل نے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا' پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور میری حضرت ادریس علیہ السلام سے

فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَإِنِّيْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً وَّمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۵)

ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس کے بارے میں فرمایا ہم نے ان کو بلند مقام عطا فرمایا ہے' پھر ہم کو پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا جبرائیل نے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا گیا ہے' حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت ہارون علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا دی' پھر ہم کو چھٹے آسمان پر لے جایا گیا' جبرائیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا گیا ہے' حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعا دی پھر ہم کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا' جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا' پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل' پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ' پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں انہیں بلایا گیا ہے پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی' جو بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور اس بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہیں اور جو فرشتہ ایک بار ہو آئے اس کو دوبارہ موقع نہیں ملتا' پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا درخت) پر لے گئے جس کے پتے ہاتھی کے کان اور پھل مٹکوں کے برابر تھے اور وہ درخت اللہ کے حکم سے اس قدر حسین بن گیا کہ کوئی شخص اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا' پھر اللہ تعالیٰ نے جو چاہا مجھ پر وحی کی اور مجھ پر ایک دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کیں' جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا ہر دن رات میں پچاس نمازیں' حضرت موسیٰ نے کہا! اپنے رب کے پاس جا کر تخفیف کا سوال کیجئے' کیونکہ آپ کی امت

پچاس نمازیں نہ پڑھ سکے گی' میں اس آزمائش میں پڑ کر بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں' میں اپنے رب کے پاس لوٹا اور کہا اے میرے رب! میری امت پر کچھ تخفیف فرما' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں' میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں ہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ کی امت اتنی نمازیں نہ پڑھ سکے گی جائیے جا کر تخفیف کا سوال کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے پاس جاتا وہ پانچ نمازیں کم کر دیتا اور موسیٰ علیہ السلام پھر تخفیف کے لیے مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دیتے' یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! دن اور رات کی یہ پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا دس گنا اجر ہوگا پس یہ پچاس نمازیں ہو جائیں گی' اور جو شخص نیک کام کا قصد کرے اور پھر وہ نیک کام نہ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اگر وہ اس نیکی کو کرے تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص برے کام کا قصد کرے اور وہ برا کام نہ کرے تو اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر برا کام کرے گا تو اس کی ایک برائی لکھی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور ان کو ان احکام کی خبر دی انہوں نے پھر کہا اپنے رب کے پاس جا کر مزید تخفیف کا سوال کیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے کہا میں نے بار بار اپنے رب کے پاس درخواست کی اور اب مجھے حیا آتی ہے۔

٤١٠- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ قَالَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ . مسلم، تحفۃ الاشراف (٤١٣)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے فرشتے زمزم پر لے گئے' میرا سینہ چاک کیا اور زمزم کے پانی سے دھویا' پھر مجھے چھوڑ دیا۔

٤١١- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ آپ (بچپن میں) بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' اچانک جبرائیل آئے اور آپ کو لٹا

قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَآءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٤٦)

کر آپ کا سینہ چیر کر دل نکال لیا پھر دل میں سے جما ہوا خون نکالا اور کہا یہ شیطان کا حصہ تھا' پھر دل کو سونے کے طشت میں رکھ کر زمزم کے پانی سے دھویا پھر اس کو جوڑ کر اپنی جگہ پر رکھ دیا' یہ منظر دیکھ کر بچے دوڑے ہوئے حضور کی رضاعی ماں (حلیمہ) کے پاس گئے۔ اور کہا محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا۔ یہ سن کر سب دوڑ کر حضور کے پاس آئے اور دیکھا تو حضور ﷺ کا رنگ متغیر تھا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سینہ پر اس سلائی کے نشانات دیکھے تھے۔

٤١٢- حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَآءَهٗ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَآئِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدَّمَ فِيْهِ شَيْئًا وَّاَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ.

البخاری (٣٥٧٠-٧٥١٧)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شب معراج کا ذکر کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ وحی آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کعبہ میں سو رہے تھے' اس وقت آپ کے پاس تین فرشتے آئے۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے لیکن بعض عبارات میں تقدیم اور تاخیر اور کمی اور زیادتی ہے۔

٤١٣- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قِيْلَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ فَاُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ قَالَ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن دنوں میں مکہ میں تھا' میرے مکان کی چھت کھولی گئی جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا' پھر ایک سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کر لائے' پھر ایمان اور حکمت کو میرے سینہ میں رکھ کر سینہ جوڑ دیا' پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں کی طرف لے گئے جب ہم پہلے آسمان پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اس آسمان کے پہرہ دار سے کہا دروازہ کھولو اس نے پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں بلایا گیا ہے پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ہم آسمان دنیا کے اوپر پہنچے تو دیکھا ایک شخص تھا جس کے دائیں بائیں بکثرت مخلوق تھی' وہ دائیں طرف دیکھ کر ہنستے اور بائیں طرف

هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَعِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

البخاری (۳۴۹-۳۳۴۲-۱۶۳۶) النسائی (۴۴۸) ابن ماجہ (۱۳۹۹)

دیکھ کر روتے' انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا خوش آمدید اے صالح بیٹے اور صالح نبی! میں نے جبرائیل سے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو ہجوم ہے یہ ان کی اولاد ہے' دائیں جانب جنتی ہیں اور بائیں جانب جہنمی ہیں اسی سبب سے وہ دائیں جانب دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھ کر روتے ہیں۔ پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان پر پہنچے اور دوسرے آسمان کے پہرہ دار سے کہا دروازہ کھولو اور وہ تمام سوال و جواب ہوئے جو پہلے آسمان کے پہرہ دار سے ہوئے تھے اور اس نے دروازہ کھول دیا حضرت انس بن مالک نے کہا رسول اللہ ﷺ کی آسمانوں پر حضرت آدم' حضرت ادریس' حضرت عیسیٰ' حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی اور یہ نہیں بتلایا کہ کس آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی البتہ یہ بتلایا کہ پہلے آسمان پر حضرت آدم سے اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی۔ اور جب حضور کی حضرت ادریس سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو' میں نے کہا یہ کون ہیں؟ تو کہا یہ ادریس ہیں' آپ نے فرمایا پھر میں ۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا' انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید ہو آپ نے فرمایا' میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ موسیٰ ہیں' پھر حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو' میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' پھر حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی' انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بیٹے کو' میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۴۱۴- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَرَجَعْتُ

حضرت ابن عباس اور ابوحبہ انصاری نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معراج کرائی گئی' یہاں تک کہ میں مقام استواء پر پہنچا' وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی اور انس بن مالک نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں' میں ان نمازوں کو

بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ لِيْ مُوْسٰى فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى نَاْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ. سابقہ(٤١٣)

لے کر لوٹا تو راستہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں' حضرت موسیٰ' علیہ السلام نے فرمایا واپس جائیے کیوں کہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے' میں اپنے رب کے پاس گیا' اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں کم کر دیں۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور انہیں بتلایا تو انہوں نے فرمایا اپنے رب کے پاس واپس جائیے کیوں کہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے' پھر میں اپنے رب کے پاس گیا' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کر دیں' اور فرمایا اجر پچاس کا ملے گا' میرے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی' پھر جب میں حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس جائیے' میں نے کہا اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے پھر جبرائیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے جس پر ایسے ایسے عجیب وغریب رنگ چھائے ہوئے تھے جس کو میں قیاس سے نہیں بتا سکتا پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی۔

٤١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّهٗ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِيْ مَعِيَ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِهٖ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ خَطْوُهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفَتَحَ لَنَا وَقَالَ مَرْحَبًا وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ قَالَ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں خانہ کعبہ میں نیند اور بیداری کی حالت میں تھا' اتنے میں' میں نے سنا ایک شخص نے کہا یہ دو آدمیوں کے درمیان تیسرا شخص ہے پھر وہ مجھے لے گئے' اس کے بعد میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جس میں زمزم کا پانی تھا۔ میرا یہاں سے یہاں تک سینہ چیرا گیا (انہوں نے بتایا کہ پیٹ کے نیچے تک سینہ چیرا گیا) پھر میرا دل نکال کر اس کو زمزم کے پانی سے دھو کر واپس اسی جگہ رکھ دیا گیا پھر اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا میرے پاس ۔۔۔۔ گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا سفید رنگ کا ایک جانور لایا گیا جس کا نام براق تھا جو انتہا نظر پر قدم رکھتا تھا' مجھے اس پر سوار کرایا گیا' پھر ہم نے چلنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم پہلے آسمان پر پہنچے جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل' پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟

فَأَتَيْنَا عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَذَكَرَ أَنَّهٗ لَقِيَ فِي السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَفِي الثَّالِثَةِ يُوْسُفَ وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيْسَ وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكٰى فَنُوْدِيَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهٗ بَعْدِيْ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِيْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ رَأٰى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ الْأَنْهَارُ قَالَ أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوْا مِنْهُ لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْاٰخَرُ لَبَنٌ فَعُرِضَا عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقِيْلَ لِيْ أَصَبْتَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ أُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ.

البخاری (۳۲۰۷-۳۸۸۷-۳۳۹۳-۳۴۳۰) الترمذی (۳۳۴۶) النسائی (۴۴۷)

کہا محمد ﷺ، پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں، حضور نے فرمایا پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا اور کہا گیا کہ خوش آمدید ہو بہترین آنے والے کو، حضور نے فرمایا پھر ہماری حضرت آدم سے ملاقات ہوئی، اس کے بعد حدیث سابق کی طرح بیان ہے، اور یہ بھی بتایا کہ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور تیسرے میں حضرت یوسف سے، چوتھے میں حضرت ادریس سے اور پانچویں میں حضرت ہارون سے اس کے بعد ہم آگے پہنچے اور چھٹے آسمان پر گئے اور میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا خوش آمدید ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو، جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے، آواز آئی تم کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا اے میرے رب! اس نوجوان کو تو نے میرے بعد مبعوث کیا اور میری امت کی بہ نسبت اس کی امت کے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے، حضور نے فرمایا ہم پھر آگے بڑھے حتیٰ کہ ساتویں آسمان پر پہنچے اور حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی اور حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ آپ نے چار نہریں دیکھیں جن کی اصل سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی۔ باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نیل اور فرات ہیں، پھر میرے لیے بیت المعمور کو بلند کیا گیا۔ میں نے جبرائیل سے کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ بیت المعمور ہے، اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ اس سے نکلنے کے بعد وہ اس میں کبھی دوبارہ داخل نہیں ہوتے، پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا، میں نے دودھ کو پسند کر لیا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے فطرت کو پا لیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے سبب تمہاری امت کو فطرت عطا کی پھر مجھ پر ہر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔

٤١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے حضرت مالک بن صعصعہ کی روایت ذکر کی کہ میرے پاس سونے کا ایک طشت

مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِ الْبَطْنِ فَغُسِلَ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا. سابقہ (۴۱۵)

لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا' پھر سینہ کو پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور پھر اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا۔

۴۱۷- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُسْرِيَ بِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى اٰدَمُ طُوَالٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَ قَالَ عِيْسٰى جَعْدٌ مَّرْبُوْعٌ وَّذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

البخاری (۳۲۳۹-۳۳۹۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کا ذکر فرمایا اور بتلایا کہ حضرت موسیٰ کا قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح لمبا قد تھا اور گندم گوں تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا متوسط قد تھا اور جسم گٹھا ہوا تھا اور آپ نے جہنم کے خازن اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

۴۱۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٌ اٰدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّاْسِ وَاُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ لَقِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

سابقہ (۴۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں شب معراج حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس سے گزرا' ان کا قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح لمبا قد تھا' گندم گوں رنگ گھنگریالے بال تھے اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ان کا قد متوسط رنگ سرخ مائل بہ سفیدی اور بال سیدھے تھے اور آپ کو جو نشانیاں دکھائی گئیں ان میں جہنم کا داروغہ مالک اور دجال تھا پس تم اس سے ملاقات میں شک نہ کرنا۔

۰۰۰- بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنا

۴۱۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِوَادِي الْاَزْرَقِ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَآءَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وادی ازرق سے گزر ہوا' آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ کو بلندی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے اللھم لبیک کہہ رہے ہیں' پھر آپ ہرشی کی وادی پر آئے' آپ نے پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا ہرشی کی وادی ہے' آپ نے فرمایا گویا کہ

جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لِيفًا.

ابن ماجہ (۲۸۹۱)

میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقت ور سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اللھم لبیک کہہ رہے ہیں۔

۴۲۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا هَرْشَى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا.

سابقہ (۴۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی کے پاس سے گزرے آپ نے پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے کہا وادی ازرق ہے' آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے ان کا رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی جو راوی کو یاد نہیں رہی اور فرمایا حضرت موسیٰ نے اپنی انگلیاں کانوں میں دی ہوئی ہیں اور وہ اللھم لبیک کی صدائیں لگاتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہم نے پھر چلنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم ایک اور وادی میں پہنچے' آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے کہا ہرشی یا لفت ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے' انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اللھم لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

۴۲۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي. البخاری (۱۵۵۵-۳۳۵۵-۵۹۱۳)

مجاہد سے روایت ہے ہم حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو دجال کا ذکر چھڑ گیا' مجاہد نے کہا اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا' حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی' انہوں نے کہا اسی طرح ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: حضرت ابراہیم علیہ السلام تمہارے پیغمبر سے مشابہ ہیں اور گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں ان کا گندمی رنگ ہے' گھنگریالے بال ہیں' وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں' جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے جب وہ وادی میں اترتے ہیں تو اللھم لبیک کہتے ہیں۔

۴۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر انبیاء پیش کیے گئے میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح تھے اور میں نے

الرجال كأنه من رجال شنوءة ورأيت عيسى بن مريم فإذا أقرب من رأيت به شبها عروة بن مسعود ورأيت إبراهيم فإذا أقرب من رأيت به شبها صاحبكم يعني نفسه ورأيت جبريل عليه السلام فإذا أقرب من رأيت به شبها دحية وفي رواية ابن رمح دحية بن خليفة.

الترمذی (٣٦٤٩)

حضرت عیسیٰ کو دیکھا جن سے عروہ بن مسعود بہت زیادہ مشابہ ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا ان سے تمہارے پیغمبر بہت مشابہ ہیں اور میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ان سے دحیہ کلبی بہت مشابہ ہیں اور ایک روایت میں دحیہ بن خلیفہ ہے۔

٤٢٣- وحدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد وتقاربا في اللفظ قال ابن رافع نا وقال عبد أنا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال النبي ﷺ حين أسري بي لقيت موسى عليه السلام فنعته النبي ﷺ فإذا رجل حسبته قال مضطرب رجل الرأس كأنه من رجال شنوءة قال ولقيت عيسى عليه السلام فنعته النبي ﷺ قال فإذا ربعة أحمر كأنما خرج من ديماس يعني الحمام قال ورأيت إبراهيم عليه السلام وأنا أشبه ولده به قال فأتيت بإناءين في أحدهما لبن وفي الآخر خمر فقيل لي خذ أيهما شئت فأخذت اللبن فشربته فقال هديت الفطرة أو أصبت الفطرة أما إنك لو أخذت الخمر غوت أمتك.

البخاری (٣٣٩٤-٣٤٣٧-٥٥٧٦) الترمذی (٣١٣٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' حضور نے فرمایا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح تھے۔ دبلا پتلا جسم اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور فرمایا میری عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' ان کا متوسط قد اور سرخ رنگ تھا اور ایسے تر و تازہ تھے گویا ابھی حمام سے نکلے ہوں اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں' پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی' مجھ سے کہا گیا ان میں سے جو چاہے لے لو' میں نے دودھ لے کر پی لیا' فرشتہ نے مجھ سے کہا آپ نے فطرت کو پا لیا' اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

٧٥- باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال

مسیح ابن مریم اور مسیح دجال کا ذکر

٤٢٤- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ قال أراني ليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما أنت راء من أدم الرجال له لمة كأحسن ما أنت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على رجلين أو على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقيل هذا المسيح ابن مريم ثم إذا أنا برجل جعد قطط أعور العين اليمنى كأنها عنبة طافية فسألت من

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک رات خواب میں' میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا' مجھے گندمی رنگ کا ایک انتہائی حسین شخص نظر آیا جس کے بہت خوبصورت بال تھے جن میں کنگھی کی ہوئی تھی اور کانوں کی لو تک آتے تھے' ان بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا اور وہ شخص دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں' پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے

هذا فقيل هذا المسيح الدجال. البخاری (۲-۵۹-۶۹۹۹)

سخت گھنگریالے بال تھے اور دائیں آنکھ کانی اور انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا مسیح دجال ہے۔

۴۲۵- حدثنا محمد بن اسحق المسيبي ثنا انس يعني ابن عياض عن موسى وهو ابن عقبة عن نافع قال قال عبد الله بن عمر ذكر رسول الله ﷺ يوما بين ظهراني الناس المسيح الدجال فقال ان الله تبارك وتعالى ليس باعور الا ان المسيح الدجال اعور عين اليمنى كان عينه عنبة طافية قال و قال رسول الله ﷺ اراني الليلة في المنام عند الكعبة فاذا رجل آدم كاحسن ما ترى من ادم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر رأسه ماء واضعا يديه على منكبي رجلين وهو بينهما يطوف بالبيت فقلت من هذا قالوا المسيح ابن مريم ورأيت وراءه رجلا جعدا قططا اعور عين اليمنى كاشبه من رأيت من الناس بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فقلت من هذا قالوا هذا المسيح الدجال. البخاری (۳۴۳۹-۳۴۴۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور یاد رکھنا کہ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی اور ابھری ہوئی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک رات خواب میں' میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا' مجھے گندمی رنگ کے ایک انتہائی حسین شخص نظر آئے جنہوں نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان کے بال کندھوں سے نیچے لٹکے ہوئے تھے' اور ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا مسیح ابن مریم ہیں اور میں نے ان کے پیچھے ایک شخص دیکھا جس کے سخت گھنگریالے بال تھے' اس کی دائیں آنکھ کانی تھی وہ ابن قطن سے بہت مشابہ تھا وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا یہ مسیح دجال ہے۔

۴۲۶- حدثنا ابن نمير ثنا ابي ثنا حنظلة عن سالم عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال رأيت عند الكعبة رجلا آدم سبط الرأس واضعا يده على رجلين يسكب رأسه او يقطر رأسه فسألت من هذا فقالوا عيسى ابن مريم او المسيح ابن مريم عليه السلام لا يدرى اى ذلك قال قال ورأيت وراءه رجلا احمر جعد الرأس اعور العين اليمنى اشبه من رأيت به ابن قطن فسألت من هذا فقالوا المسيح الدجال. مسلم تحفۃ الاشراف (۶۷۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کعبہ کے پاس گندمی رنگ کا ایک شخص دیکھا جس کے بال سیدھے تھے اور ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ بن مریم یا مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں (راوی کو یاد نہیں آپ نے کون سا لفظ کہا تھا) پھر میں نے ان کے بعد سرخ رنگ کا ایک ایسا شخص دیکھا جس کے سخت گھنگریالے بال تھے اس کی دائیں آنکھ کانی تھی اور وہ ابن قطن سے بہت مشابہ تھا' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

۴۲۷- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن عقيل عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قریش نے (میرے دعویٰ

اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ.

البخاری (۳۸۸۶-۴۷۱۰) الترمذی (۳۱۳۳)

معراج کو) جھٹلایا اس وقت میں حطیم کعبہ میں کھڑا ہوا تھا' اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس مجھ پر منکشف کر دیا اور میں اسے دیکھ دیکھ کر کفار کو اس کی نشانیاں بتلا رہا تھا۔

۴۲۸- حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَاْسُهٗ مَاءً اَوْ يُهَرَاقُ رَاْسُهٗ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ. البخاری (۳۴۴۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور میں نے گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال سیدھے تھے اور ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے' میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا یہ ابن مریم ہیں' پھر میں نے سرخ رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جس کا گٹھا ہوا جسم تھا' بال سخت گھنگریالے تھے اس کی آنکھ کانی اور انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی' میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ دجال ہے وہ ابن قطن سے بہت مشابہ ہے۔

۰۰۰- بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

نبی کریم ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کی نماز کا بیان

۴۲۹- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِيْ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حطیم کعبہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے واقعہ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے' انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیاں پوچھیں جن کو میں نے محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا' تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا' وہ مجھ سے بیت المقدس کی نشانیاں پوچھتے رہے اور میں دیکھ دیکھ کر بیان کرتا رہا اور میں نے اپنے آپ کو گروہ انبیاء میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں' اور پھر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور

فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۹۶۵)

تمہارے پیغمبران کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں' پھر نماز کا وقت آیا' اور میں ان سب کا امام ہوا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں انہیں سلام کیجئے' میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے پہلے مجھے سلام کیا۔

۷۶- بَابٌ فِیْ ذِکْرِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی

سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر

۴۳۰- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا اَبِیْ نَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْتُهِيَ بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا اُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. الترمذی (۳۲۷۶) النسائی (۴۵۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا اور سدرہ چھٹے آسمان پر ہے' زمین سے اوپر جانے والی چیزیں سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں' پھر انہیں وصول کیا جاتا ہے اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں اس تک آ کر رک جاتی ہیں' پھر انہیں وصول کیا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سدرہ کو ڈھانپ لیا جس چیز نے بھی ڈھانپ لیا یعنی سونے کے پروانوں نے' حضرت عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں' پانچ نمازیں' سورۂ بقرہ کا آخری حصہ اور شرک کے سوا آپ کی امت کے لیے تمام گناہوں کی معافی۔

۰۰۰- بَابٌ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان: اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ دیکھا

۴۳۱- وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ نَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِیُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

البخاری (۴۸۵۶-۴۸۵۷-۳۲۳۲) الترمذی (۳۲۷۷)

شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش سے قرآن مجید کی آیت فکان قاب قوسین او ادنی. پس دو کمانوں کے دوسروں کی مقدار قریب ہو گئے یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے' کی تفسیر پوچھی زر بن حبیش نے کہا اس آیت کے بارے میں مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایسی صورت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے۔

۴۳۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ. سابقہ (۴۳۱)

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ "ما کذب الفؤاد ما رای. دل نے اس کو نہ جھٹلایا جو آنکھ نے دیکھا" کی تفسیر میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے

جبرائیل کو چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا۔

۴۳۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ صُوْرَتِهٖ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

سابقہ (۴۳۱)

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت "لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى. رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں" کی تفسیر میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل کو ان کی اصل صورت میں چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا۔

۷۷- بَابُ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى وَهَلْ رَاَى النَّبِيُّ ﷺ رَبَّهٗ لَيْلَةَ الْاِسْرَآءِ

آیا رسول اللہ ﷺ نے شب معراج اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا تھا یا نہیں؟

۴۳۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۱۸۴)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے "ولقد راه نزلة اخرى. اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا" کی تفسیر میں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔

۴۳۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۹۱۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے قلب سے دیکھا۔

۴۳۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ الْاَشَجُّ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ اَبِيْ جَهْمَةَ عَنْ اَبِيْ عَالِيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۴۲۳)

ابو عالیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے "مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى. دل نے اس کو جھٹلایا جو آنکھ نے دیکھا اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ دیکھا" کی تفسیر میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دوبار دیکھا۔

۴۳۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ نَا اَبُوْ جَهْمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۴۲۳)

امام مسلم نے بیان فرمایا کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۴۳۸- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ يَآ اَبَا عَآئِشَةَ ثَلٰثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلٰى

مسروق کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ٹیک لگائے بیٹھا تھا' اس موقع پر حضرت عائشہ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابو عائشہ! (یہ حضرت مسروق کی کنیت ہے) تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان تینوں میں کسی کا بھی قول کرے وہ اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھے گا' میں نے

اللّٰهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلَا تَعْجَلِينِي أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى فَقَالَتْ أَنَا أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا (إِلَى قَوْلِهِ) إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَاللّٰهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَاللّٰهُ يَقُولُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ. البخاری (۳۲۳٤-٤٨٥٥-۷۳۸۰-۷۵۳۱) الترمذی (۳۰٦٨-۳۲۷۸)

پوچھا وہ کون سی باتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا' مسروق کہتے ہیں کہ پہلے میں ٹیک کے سہارے بیٹھا تھا یہ سن کر سنبھل کر بیٹھ گیا اور میں نے عرض کیا ام المؤمنین' ذرا ٹھہریے اور مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع دیجئے' کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: "وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ. اور بے شک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا" اور فرمایا: "ولقد راه نزلة اخرى. اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا" ام المؤمنین نے فرمایا اس امت میں سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان آیتوں کے بارے میں پوچھا تو حضور ﷺ نے فرمایا ان آیات سے مراد جبرائیل ہیں' حضور نے ان دو مرتبہ کے علاوہ جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اس اصل صورت میں نہیں دیکھا تھا جس صورت میں وہ پیدا ہوئے تھے (آپ نے فرمایا) میں نے ایک مرتبہ انہیں اس کیفیت میں دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے تھے اور ان کی جسامت نے تمام آسمان وزمین کو گھیر لیا ہے' پھر ام المؤمنین نے فرمایا کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير. آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہ لطیف اور خبیر ہے" اور کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا: "ما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب او يرسل رسولا فيوحي باذنه ما يشاء انه علي حكيم. اور کسی بشر میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بغیر وحی کے کلام کرے یا وہ بشر حجاب کی اوٹ میں ہو یا اللہ تعالیٰ کوئی فرشتہ بھیجے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس کی مرضی کے مطابق اس بشر پر وحی نازل کرے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ بلند اور حکیم ہے" پھر ام المؤمنین نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن میں سے کچھ چھپا لیا اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یایھا

الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته. اے رسول! جو کچھ قرآن میں آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ امت تک پہنچا دیجئے' اگر آپ نے (بالفرض) ایسا نہیں کیا تو آپ نے فریضہ رسالت کو ادا نہیں کیا" اور جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کو (بالذات یعنی اللہ تعالیٰ کے بتلائے بغیر) کل کا علم تھا تو اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ. آپ فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ غیب ہے اس کو بغیر اللہ تعالیٰ کے (بالذات) کوئی نہیں جانتا"۔

۴۳۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا دَاوُدُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَزَادَ قَالَتْ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ كَاتِمًا شَیْئًا مِّمَّا اُنْزِلَ عَلَیْهِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ. سابقہ (۴۳۸)

امام مسلم نے سند سابق کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کو بیان فرمایا' البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ قرآن کریم کی کسی آیت کو تم سے چھپاتے تو اس آیت کو چھپاتے "وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ. اور اے محبوب یاد کیجئے! جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام فرمایا اور آپ نے بھی انعام فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دو اور آپ کے دل میں وہ چیز تھی جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا کیونکہ آپ کو لوگوں کے طعنہ دینے کا اندیشہ تھا' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں"۔

۴۴۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهٗ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِیْ لِمَا قُلْتَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ وَحَدِیْثُ دَاوُدَ اَتَمُّ وَاَطْوَلُ. سابقہ (۴۳۸)

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا تمہاری یہ بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے' امام مسلم کہتے ہیں کہ اس روایت میں بھی پہلی روایت کی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا لیکن داؤد کی روایت زیادہ مفصل ہے۔

۴۴۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا زَكَرِیَّا

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى قَالَتْ اِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرِّجَالِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ فِيْ هٰذِهِ الْمَرَّةِ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ.

البخاری (۳۲۳۵)

سے پوچھا قرآن کریم کی اس آیت کی کیا تفسیر ہے "ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب کے درمیان کمان کے دوسروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم پھر وحی فرمائی اس نے اپنے بندے کو جو وحی فرمائی" حضرت عائشہ نے فرمایا اس آیت سے مراد حضرت جبرائیل ہیں پہلے وہ آپ کے پاس انسانی صورت میں آتے تھے۔ اس مرتبہ وہ آپ کے پاس اپنی اصلی صورت میں آئے جو صورت آسمان کے کناروں پر محیط ہوگئی۔

۷۸- بَابُ فِيْ قَوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ وَفِيْ قَوْلِهٖ رَاَيْتُ نُوْرًا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا (خالق) نور کو دیکھنا

۴۴۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ.

الترمذی (۳۲۸۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (خالق) نور ہے اور میں نے اس کو جہاں سے بھی دیکھا وہ نور ہی نور ہے۔

۴۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ رَاَيْتُ نُوْرًا.

سابقہ (۴۴۲)

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا موقع ملا ہوتا تو میں حضور سے ایک چیز ضرور پوچھتا' حضرت ابوذر نے فرمایا کیا پوچھتے؟ عبداللہ نے کہا میں یہ پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت ابوذر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا تھا آپ نے فرمایا: میں نے (خالق) نور کو دیکھا ہے۔

۷۹- بَابُ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ' وَفِيْ قَوْلِهٖ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ

خالقِ کائنات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوالِ مبارکہ

۴۴۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں کھڑے ہو کر ہمیں پانچ باتیں بتلائیں فرمایا:

۱- اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے۔

لَهُ اَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا.

ابن ماجہ (۱۹۵-۱۹۶)

۲۔میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔
۳۔رات کے اعمال اس کے پاس دن سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں۔
۴۔اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک نور نے حجاب میں لیا ہوا ہے (ایک روایت میں نور کی جگہ نار کا لفظ ہے)۔
۵۔اگر اس حجاب کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کی شعاعیں منتہاء بصر تک تمام مخلوق کو جلا دیں گی۔

٤٤٥- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ حِجَابُهُ النُّوْرُ. سابقہ (٤٤٤)

امام مسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے مگر اس میں چار باتوں کا ذکر ہے پانچویں بات یعنی مخلوق کو جلانے کا ذکر نہیں ہے اور فرمایا اس کا حجاب نور ہے۔

٤٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْبَعٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَنَامَ وَيَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ. سابقہ (٤٤٤)

حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں کھڑے ہو کر ہمیں چار باتیں بتلائیں' فرمایا: اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کو زیبا ہے' اللہ تعالیٰ میزان کے پلڑے اوپر نیچے کرتا رہتا ہے' اللہ تعالیٰ کے حضور میں رات کے اعمال دن میں اور دن کے اعمال رات میں پیش کیے جاتے ہیں۔

٨٠- بَابُ اِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْاٰخِرَةِ لِرَبِّهِمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

آخرت میں مومنین کے لیے اللہ سبحانہ کے دیدار کا اثبات

٤٤٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ غَسَّانَ قَالَ نَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ.

البخاری (٤٨٧٨-٤٨٨٠-٧٤٤٤) الترمذی (٢٥٢٨) ابن ماجہ (١٨٦)

عبداللہ بن قیس اپنے والد یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے تمام برتن اور دیگر ساز و سامان سب چاندی کے ہوں گے' اور دو جنتیں ایسی ہیں کہ ان کے تمام برتن اور ساز و سامان سونے کے ہوں گے اور اہل جنت اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔

٤٤٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو

الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ.

الترمذی (۲۵۵۲) ابن ماجہ (۱۸۷)

اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کیا جنت کے بعد تمہاری کوئی اور خواہش ہے جس کو میں پورا کروں؟ جنتی عرض کریں گے اے بارِ الٰہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے' کیا تو نے ہم کو جنت عطا نہیں کی' کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی' رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنی ذات کے درمیان سے حجاب اٹھا دے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لیں گے تو ان کو اس کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

۴۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ. سابقہ (۴۴۸)

امام مسلم نے اس سند کے ساتھ حضرت صہیب رومی سے بھی روایت ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے یہ حدیث بیان کر کے اللہ تعالیٰ کے دیدار پر استدلال کرتے ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ:) نیک لوگوں کے لیے نیک انجام ہے اور مزید انعام ہے یعنی دیدار الٰہی۔

۸۱- بَابُ مَعْرِفَةِ طَرِيْقِ الرُّؤْيَةِ

رؤیتِ باری تعالیٰ کا بیان

۴۵۰- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَنَا وَأُمَّتِيْ أَوَّلَ مَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' آیا ہم آخرت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آسمان پر ماہِ تمام جلوہ گر ہو تو کیا اس کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب آسمان پر مہر تاباں جلوہ افروز ہو تو کیا اس کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے' صحابہ کرام نے عرض کیا بالکل نہیں' آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کو بھی اسی طرح دیکھو گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور فرمائے گا جو شخص دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ آج بھی اسی کی پیروی کرے لہٰذا جو شخص دنیا میں سورج کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا' اخیر میں یہ امت رہ جائے گی جس میں مومن اور منافق دونوں شامل ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جو ان کے لیے اجنبی ہوگی اور فرمائے

يجيز ولا يتكلم يومئذ إلا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان غير أنه لا يعلم ما قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم فمنهم المؤمن بقي بعمله ومنهم المجازى حتى ينجى حتى إذا فرغ الله عز وجل من القضاء بين العباد وأراد أن يخرج برحمته من أراد من أهل النار أمر الملائكة أن يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله عز وجل أن يرحمه ممن يقول لا إله إلا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم بأثر السجود تأكل النار من ابن آدم إلا أثر السجود حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر أهل الجنة دخولا الجنة فيقول أي رب اصرف وجهي عن النار فإنه قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله أن يدعوه ثم يقول الله تبارك وتعالى هل عسيت إن فعلت ذلك بك أن تسأل غيره فيقول لا أسألك غيره ويعطي ربه عز وجل من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فإذا أقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول أي رب قدمني إلى باب الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك لا تسألني غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب يدعو الله حتى يقول له فهل عسيت إن أعطيتك ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فرأى ما فيها من الخير والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول أي رب أدخلني الجنة فيقول الله تعالى له أليس

گا میں تمہارا رب ہوں میری امت کہے گی ہم تم سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں ہم اس جگہ ٹھہریں گے یہاں تک کہ ہمارا رب جلوہ گر ہو اور ہم اس کو پہچان لیں' پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جو ان کے لیے جانی پہچانی ہوگی اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں' پھر میری امت عرض کرے گی ہاں تو واقعی ہمارا رب ہے' پھر وہ اپنے رب کے جلوہ کی اتباع کریں گے پھر دوزخ کی پشت پر پل صراط بچھایا جائے گا اور میں اور میرے امتی سب سے پہلے اس پل سے گذریں گے اور اس دن رسولوں کے سوا کسی کو اللہ تعالیٰ سے بات کرنے کا حوصلہ نہیں ہوگا اور اس دن رسولوں کی زبان پر یہی دعا ہوگی اللھم سلم (اے مولیٰ! سلامتی سے پار گذار دے) اور جہنم میں سعدان نامی خاردار جھاڑی کی شکل کانٹے ہوں گے' پھر آپ نے پوچھا' کیا تم نے سعدان جھاڑی کو دیکھا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا' جی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا' وہ کانٹے سعدان جھاڑی کے کانٹوں ہی کی طرح ہوں گے لیکن اس کے دندانوں کی لمبائی کی مقدار کو بغیر اللہ تعالیٰ کے (بتلائے) کوئی نہیں جانتا اور وہ کانٹے لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنم میں گھسیٹ لیں گے اور بعض مومن اپنے نیک اعمال کے سبب ان سے محفوظ رہیں گے اور بعض مومن پل صراط سے گذر کر جہنم سے نجات پا جائیں گے (یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا پھر وہ ارادہ کرے گا کہ جن لوگوں نے شرک نہیں کیا ہے ان میں سے وہ جن کو چاہے محض اپنی رحمت سے جہنم سے نکال لے اس وقت فرشتوں کو حکم دے گا جو لوگ کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پر تاحیات قائم رہے ان کو جہنم سے نکال لیں' فرشتے ان لوگوں کو سجدوں کے نشانات کی وجہ سے پہچان لیں گے کیونکہ آگ ابن آدم کے اعضاء سجود کے علاوہ تمام جسم کو جلا دے گی' یہ لوگ جلے ہوئے جسم کے ساتھ جہنم سے نکالے جائیں گے' پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس کی وجہ سے یہ لوگ اسی طرح تر و تازہ ہو کر اٹھ

قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ لَا تَسْاَلُ غَيْرَ مَا اُعْطِيْتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَا اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ قَالَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَدْخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهٗ تَمَنَّهْ فَيَسْاَلُ رَبَّهٗ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُذَكِّرُهٗ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِهٖ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اللّٰهَ قَالَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ حَفِظْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ.

البخاری (۷۴۳۷-۶۵۷۳) النسائی (۱۱۳۹)

کھڑے ہوں گے جیسے کیچڑ میں پڑا ہوا دانہ اُگ پڑتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا تو ایک شخص ابھی باقی ہو گا جس کا منہ جہنم کی طرف ہو گا اور یہی شخص آخری جنتی ہو گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا اے میرے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی بدبو مجھے ایذاء پہنچاتی ہے اور اس کی تپش مجھے جلا رہی ہے پھر جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہو گا وہ دعا کرتا رہے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا" اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو پھر تو اور سوال کرنے لگے گا وہ شخص کہے گا کہ میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ اس سے وعدہ کی پختگی پر اپنی مرضی کے مطابق عہد و پیمان لے گا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر کر جنت کی طرف کر دے گا جب وہ شخص جنت کو اپنے سامنے دیکھے گا تو اللہ کی مشیت کے مطابق کچھ دیر تو چپ رہے گا پھر کہے گا اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک لے جا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے پختہ عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ تو مزید سوال نہیں کرے گا افسوس ہے اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا" اگر میں نے تیرا یہ سوال بھی پورا کر دیا تو پھر تو اور کچھ نہیں مانگے گا" وہ شخص کہے گا اے میرے رب! تیری عزت و جلال کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس نئے وعدہ کی پختگی پر اپنی مرضی کے مطابق عہد و پیمان لے گا اور اس کو جنت کے دروازے پر کھڑا کر دے گا' جب وہ شخص جنت کے دروازہ پر کھڑا ہو گا تو جنت اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ اس کو نظر آئے گی اور وہ اس میں سرور انگیز اور خوشگوار مناظر دیکھے گا' پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق کچھ دیر تو وہ چپ رہے گا اس کے بعد کہے گا' اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تو نے ابھی پختہ عہد نہیں کیے تھے کہ تو اس کے بعد سوال

نہیں کرے گا افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے وہ شخص عرض کرے گا' اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب ہوں گا (کہ جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں اور پھر جنت کے اندر نہ جا سکوں) وہ یونہی بار بار دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی شان کے مطابق ہنسی آئے گی پھر جب اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا تو پھر فرمائے گا (جا جنت میں داخل ہو جا اور جب اس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا تو پھر فرمائے گا) اب اور تمنا کر' وہ شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال اور تمنائیں کرے گا' پھر اللہ تعالیٰ خود اس کو جنت کی نعمتوں کی طرف متوجہ کرے گا اور جنت کی نعمتوں کی اجناس اسے یاد دلائے گا تاکہ اس کی آرزوئیں پوری ہو جائیں' اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب نعمتیں بھی لے لو اور اتنی ہی مقدار میں اور نعمتیں بھی لے لو' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق بیان کیا۔ صرف اس بات سے اختلاف کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کہا یہ تمام نعمتیں لے لو اور ان کے برابر اور نعمتیں بھی لے لو تو حضرت ابوسعید خدری نے کہا اے ابوہریرہ! یہ تمام نعمتیں بھی لو اور اس کی مثل دس نعمتیں اور لے لو' حضرت ابوہریرہ نے فرمایا مجھے تو یہ حدیث یونہی یاد ہے کہ یہ نعمتیں اور ان کی ایک مثل لے لو' حضرت ابوسعید نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اسی طرح یاد ہے کہ یہ نعمتیں بھی لو اور' ان کی مثل دس نعمتیں اور لے لو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس شخص کی بات کر رہا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔

۴۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ. البخاری (۸۰۶-۶۵۷۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۴۵۲- وحدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام ابن منبه قال هذا ما حدثنا به أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ إن أدنى مقعد أحدكم من الجنة أن يقول له تمن فيتمنى فيقول له هل تمنيت فيقول نعم فيقول له فإن لك ما تمنيت ومثله معه. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۴۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جنت میں سب سے کم درجہ کا شخص وہ ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمنا کر وہ تمنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کیا تم نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جو تمنا کی تھی وہ بھی لے لو اور اس جتنا اور بھی لے لو۔

۴۵۳- وحدثني سويد بن سعيد قال حدثني حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن ناسا في زمن رسول الله ﷺ قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة قال رسول الله ﷺ نعم قال هل تضارون في رؤية الشمس بالظهيرة صحوا ليس معها سحاب وهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر صحوا ليس فيها سحاب قالوا لا يا رسول الله قال ما تضارون في رؤية الله تبارك وتعالى يوم القيامة إلا كما تضارون في رؤية أحدهما إذا كان يوم القيامة أذن مؤذن ليتبع كل أمة ما كانت تعبد فلا يبقى أحد كان يعبد غير الله سبحانه من الأصنام والأنصاب إلا يتساقطون في النار حتى إذا لم يبق إلا من كان يعبد الله من بر وفاجر وغبر أهل الكتاب فيدعى اليهود فيقال لهم ما كنتم تعبدون قالوا كنا نعبد عزير ابن الله فيقال كذبتم ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد فماذا تبغون قالوا عطشنا يا ربنا فاسقنا فيشار إليهم ألا تردون فيحشرون إلى النار كأنها سراب يحطم بعضها بعضا فيتساقطون في النار ثم يدعى النصارى فيقال لهم ما كنتم تعبدون قالوا نعبد المسيح ابن الله فيقال لهم كذبتم ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد فيقال لهم ماذا تبغون فيقولون عطشنا يا ربنا فاسقنا فيشار إليهم ألا تردون فيحشرون إلى جهنم كأنها سراب يحطم بعضها بعضا فيتساقطون في النار حتى إذا لم يبق إلا من كان يعبد الله من بر وفاجر أتاهم رب العلمين في أدنى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر آپ نے فرمایا جب سورج نصف النہار پر ہو اور اس کے بالمقابل کوئی بادل بھی نہ ہو تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے اور جب چودھویں شب کو آسمان پر چاند جلوہ آرا ہو اور اس کے بالمقابل کوئی بادل بھی نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے سے تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس جس کیفیت کے ساتھ تم دنیا میں سورج یا چاند کو دیکھتے ہو اسی کیفیت کے ساتھ تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لو گے' قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر گروہ اس کی پیروی کرے جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتا تھا' اس اعلان کے بعد جس قدر لوگ بھی اللہ کے سوا بتوں وغیرہ کی عبادت کرتے تھے سب جہنم میں جا کر گریں گے اور صرف وہ لوگ بچ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد اور کچھ لوگ اہل کتاب میں سے بھی باقی رہیں گے' پھر یہود کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے' وہ کہیں گے ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے' ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو' اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے نہ کوئی بیٹا ہے' اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے رب! ہم پیاسے ہیں ہم کو پانی پلا دے پھر ان سے اشارے سے کہا جائے گا تم پانی کی طرف کیوں نہیں جاتے' پھر انہیں جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا وہ جہنم

صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِيهَا خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ فِيهِ وَحَسَكٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلَّهِ فِي الِاسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ

سراب کی طرح دکھائی دے گی' پھر وہ جہنم میں جا پڑیں گے۔ پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم دنیا میں کس چیز کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو' اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے پھر ان سے کہا جائے گا اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم بہت پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا دے ان سے اشارے سے کہا جائے گا تم پانی کی طرف کیوں نہیں جاتے پھر انہیں جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا وہ جہنم سراب کی طرح دکھائی دے گی' پھر وہ جہنم میں جا پڑیں گے' یہاں تک کہ صرف وہ لوگ بچ جائیں گے جو دنیا میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے' خواہ نیک ہوں یا بدکار' پھر ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایک ایسی صورت بھیجے گا جس صورت کو وہ دنیا میں کسی نہ کسی وجہ سے جانتے ہوں گے (کہ یہ ان کا رب نہیں ہے بلکہ مخلوق ہے) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تمہیں کس بات کا انتظار ہے ہر گروہ اپنے معبود کے ساتھ جا چکا' مسلمان عرض کریں گے اے بار الٰہ! ہم دنیا میں ان لوگوں سے الگ رہے حالانکہ ہم ان کے سب سے زیادہ محتاج تھے اور ہم نے ان لوگوں کا کبھی ساتھ نہیں دیا' اس صورت سے آواز آئے گی میں تمہارا رب ہوں' مسلمان کہیں گے ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے' مسلمان یہ کلمات دو یا تین بار دہرائیں گے یہ ایسا وقت ہوگا کہ بعض مسلمانوں کے دل ڈگمگانے لگیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے علم میں کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتے ہو؟ مسلمان کہیں گے ہاں پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی منکشف فرمائے گا اس منظر کو دیکھ کر جو شخص بھی دنیا میں محض اللہ کے خوف اور اس کی رضا کے لیے سجدہ کرتا ہے اس کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور جو شخص کسی دنیاوی خوف یا ریاکاری کے لیے دنیا میں سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کی اجازت نہیں ملے گی' اس کی پیٹھ ایک تختہ کی طرح ہو جائے گی

فيها ممن أمرتنا أحدا ثم يقول ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال ذرة من خير فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقول ربنا لم نذر فيها خيرا وكان أبو سعيد الخدري يقول إن لم تصدقوني بهذا الحديث فاقرءوا إن شئتم إن الله لا يظلم مثقال ذرة وإن تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه أجرا عظيما فيقول الله عز وجل شفعت الملائكة وشفع النبيون وشفع المؤمنون ولم يبق إلا أرحم الراحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج منها قوما لم يعملوا خيرا قط قد عادوا حمما فيلقيهم في نهر في أفواه الجنة يقال له نهر الحياة فيخرجون كما تخرج الحبة في حميل السيل ألا ترونها تكون إلى الحجر أو إلى الشجر ما يكون إلى الشمس أصيفر وأخيضر وما يكون منها إلى الظل يكون أبيض فقالوا يا رسول الله كأنك كنت ترعى بالبادية قال فيخرجون كاللؤلؤ في رقابهم الخواتم يعرفهم أهل الجنة هؤلاء عتقاء الله الذين أدخلهم الله الجنة بغير عمل عملوه ولا خير قدموه ثم يقول ادخلوا الجنة فما رأيتموه فهو لكم فيقولون ربنا أعطيتنا ما لم تعط أحدا من العالمين فيقول لكم عندي أفضل من هذا فيقولون يا ربنا أي شيء أفضل من هذا فيقول رضاي فلا أسخط عليكم بعده أبدا. البخاری (۴۵۸۱-۷۴۳۹)

اور جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہے گا اپنی پیٹھ کے بل گر جائے گا' پھر مسلمان اپنا سر سجدہ سے اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسی صورت میں ہوگا جس صورت میں انہوں نے اسے پہلے دیکھا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں مسلمان کہیں گے کہ "تو ہمارا رب ہے" پھر جہنم کے اوپر پل صراط بچھا دیا جائے گا اور شفاعت کی اجازت دے دی جائے گی' اس وقت سب کہیں گے اللھم سلم سلم۔ "اے اللہ! سلامت رکھ"۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا وہ پل کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ایک پھسلوان چیز ہوگی اور اس میں دندانے دار کانٹے ہوں گے وہ لوہے کے کانٹے سعدان نام جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے' بعض مسلمان اس پل سے پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے' بعض بجلی کی طرح' بعض آندھی کی طرح' بعض پرندوں کی طرح' بعض تیز رفتار اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی طرح اور بعض اونٹوں کی طرح' یہ سب صحیح سلامت پار پہنچ جائیں گے اور بعض مسلمان کانٹوں سے الجھتے ہوئے پار پہنچ جائیں گے اور بعض مسلمان کانٹوں سے زخمی ہو کر جہنم میں گر جائیں گے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مومن نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو جو جہنم میں پڑے ہوں گے جہنم سے چھڑانے کے لیے (بطور ناز) اللہ تعالیٰ سے ایسا جھگڑا کریں گے جیسا جھگڑا کوئی شخص اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے' ہمارے ساتھ حج کرتے تھے ان سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لو' ان لوگوں پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی پھر جنتی مسلمان کثیر تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے جن میں سے بعض کی نصف پنڈلیوں کو اور بعض کو گھٹنوں تک دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا تھا' پھر جنتی لوگ کہیں گے اے اللہ! اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا جن کو جہنم سے نکال لانے کا تو نے حکم دیا

تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی نیکی ہے اس کو جہنم سے نکال لاؤ' پھر جنتی لوگ کثیر تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے جہنم سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا' اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی نیکی ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ جنتی لوگ پھر جائیں گے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے ہمارے رب! جن لوگوں کو تو نے دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا' اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا جس شخص کے دل میں تم کو ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی ملے اس کو جہنم سے نکال لاؤ' جنتی لوگ پھر جائیں گے اور جہنم سے بڑی تعداد میں خلق خدا کو نکال لائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ! اب دوزخ میں نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اگر تم میری اس بیان کردہ حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھو (ترجمہ:) لاریب اللہ تعالیٰ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں فرمائے گا اور جس شخص نے ایک نیکی بھی کی ہو تو اس کو دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتے' انبیاء اور تمام مسلمان شفاعت کر کے فارغ ہو گئے۔ اب گنہ گاروں کے لیے سوائے ارحم الراحمین کے کوئی باقی نہیں رہا' پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال لے گا' جنہوں نے اصلاً کوئی نیکی نہیں کی ہوگی' اور وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے دروازہ پر آب حیات کی نہر میں ڈال دے گا اور وہ اس نہر سے اس طرح تر و تازہ نکل کھڑے ہوں گے جیسے سیلاب کی مٹی میں سے دانہ اگ پڑتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو دانہ پتھر یا درخت کے پاس آفتاب کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سبز رنگ کا پودا بن جاتا

ہے' جو دانہ سائے کی جانب ہوتا ہے اس کا پودا سفید رنگ کا ہوتا ہے' صحابہ کرام نے عرض کی حضور آپ تو زرعی معاملات کو اس طرح بیان فرما رہے ہیں جیسے آپ جنگلوں میں جانور چراتے رہے ہوں' آپ نے (سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) فرمایا وہ لوگ اس نہر سے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے اور ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن کی وجہ سے اہل جنت انہیں پہچان لیں گے اور ان کے بارے میں کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کے جہنم سے آزاد کر دیا ہے اور جنت میں داخل کر دیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور جس چیز کو تم دیکھو گے وہ تمہاری ہو جائے گی' وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہم کو وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے پاس تمہارے لیے اس سے افضل چیز ہے وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! وہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا اس کے بعد اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

٤٥٤- قال مسلم قرأت على عيسى بن حماد زغبة المصري هذا الحديث في الشفاعة وقلت له أحدث بهذا الحديث عنك أنك سمعته من ليث بن سعد فقال نعم قلت لعيسى بن حماد أخبركم الليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه أنه قال قلنا يا رسول الله ﷺ أنرى ربنا قال رسول الله ﷺ هل تضارون في رؤية الشمس إذا كان يوم صحو قلنا لا وسقت الحديث حتى انقضى آخره وهو نحو حديث حفص بن ميسرة وزاد بعد قوله بغير عمل عملوه ولا قدم قدموه فيقال لهم لكم ما رأيتم ومثله معه قال أبو سعيد الخدري بلغني أن الجسر أدق من الشعرة وأحد من السيف وليس في حديث الليث فيقولون ربنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟" ہم نے عرض کیا نہیں۔ امام مسلم فرماتے ہیں باقی حدیث حسب سابق ہے' البتہ اس سند کے ساتھ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جب اللہ ان مسلمانوں کو بخش دے گا جنہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہو گا تو ان سے کہا جائے گا جنت میں جو کچھ تم نے دیکھا یہ بھی لے لو اور اس جتنا اور لے لو۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور ایک اور سند کے ساتھ یہ اضافہ نہیں ہے۔

أَعْطَيْنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ فَأَقَرَّ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ. سابقہ (۴۵۳)

۴۵۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا. سابقہ (۴۵۳)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ تغیر وتبدل اور کمی بیشی کے ساتھ ایک سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۸۲- بَابُ إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ الْمُوَحِّدِينَ مِنَ النَّارِ

شفاعت کا اثبات اور موحدین کو دوزخ سے نکالنے کا بیان

۴۵۶- وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُدْخِلُ اللّٰهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا مَنْ وَّجَدْتُّمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيٰوةِ أَوِ الْحَيَاءِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً. البخاری (۲۲-۶۵۶۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت میں سے جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کردے گا اور اہل جہنم میں سے جسے چاہے گا جہنم میں داخل کردے گا' پھر فرمائے گا دیکھو جس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان ہو' اس کو جہنم سے نکال لو' پس وہ لوگ جہنم میں سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ ان کا جسم جل کر کوئلہ ہو چکا ہوگا' پھر ان کو آب حیات کی نہر میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس نہر میں سے اس طرح تروتازہ ہو کر نکلنا شروع ہوں گے' جیسے دانہ پانی کے بہاؤ والی مٹی میں سے زردی مائل ہو کر اگ پڑتا ہے۔

۴۵۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا وُهَيْبٌ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ يُّقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ وَلَمْ يَشُكَّا وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِئَةٍ أَوْ حَمِيلَةِ السَّيْلِ. سابقہ (۴۵۶)

امام مسلم ایک اور سند ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں دانہ اُگنے کا ذکر تھا اور اس میں کوڑا کرکٹ کے اُگنے کا ذکر ہے۔

۴۵۸- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں سے جو لوگ کافر اور مشرک ہیں وہ نہ تو جہنم میں مریں گے اور نہ ہی زندگی کا لطف پائیں گے البتہ کچھ مسلمان ایسے ہوں گے کہ جن کو ان کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری

اللّٰهُ إِمَاتَةً حَتّٰى إِذَا كَانُوْا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ. ابن ماجه (۴۳۰۹)

کرے گا یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے پھر جب شفاعت کی اجازت ہوگی تو ان کو گروہ در گروہ بلایا جائے گا اور انہیں جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا پھر اہل جنت سے کہا جائے گا ان پر پانی ڈالو جس کے سبب وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے پانی کے بہاؤ سے آنے والی مٹی میں دانہ سرسبز و شاداب ہو کر نکل آتا ہے' یہ سن کر صحابہ میں سے ایک شخص کہنے لگا یوں لگتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ جنگل میں رہے ہوں۔

۴۵۹- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. سابقه (۴۵۸)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری کی یہی روایت منقول ہے مگر اس میں دانہ کے اگ پڑنے تک کا ذکر ہے۔

۸۳- بَابُ اٰخِرِ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا

آخر میں جہنم سے نکلنے والے کا بیان

۴۶۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْأٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْأٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ أَتَسْخَرُ بِيْ أَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

البخاری (۶۵۷۱-۷۵۱۱) الترمذی (۲۵۹۵) ابن ماجه (۴۳۳۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یقیناً معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم میں سے کون نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں کون داخل ہوگا وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا جہنم میں سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو وہ یہ سمجھے گا کہ جنت بھر چکی ہے وہ واپس لوٹ آئے گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا اے میرے رب! جنت تو بھر چکی ہے' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا' وہ جائے گا اور پھر اس کا خیال یہ ہوگا کہ جنت تو بھر چکی ہے' وہ پھر لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' جا جنت میں داخل ہو تجھے جنت میں دنیا اور اس کی دس گنا جگہ مل جائے گی' وہ شخص عرض کرے گا' ''اے اللہ تو مالک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں میں نے اس موقع پر حضور کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں' پھر حضور

نے فرمایا یہ ایک جنتی کا سب سے کم درجہ ہے۔

٤٦١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

سابقہ (٤٦٠)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو یقیناً جانتا ہوں جس کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا وہ شخص کولہوں کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا اس شخص سے کہا جائے گا چلو جنت میں داخل ہو جاؤ' وہ جنت میں جا کر دیکھے گا کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہ رہے ہیں اس شخص سے کہا جائے گا ''کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جسے گزار کر آئے ہو؟'' وہ اثبات میں جواب دے گا' پھر اس سے کہا جائے گا تمنا کر وہ وہ تمنا کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا تم نے جو تمنا کی ہے وہ بھی لے لو اور تمام دنیا کی دس گنا جگہ بھی لے لو' وہ شخص کہے گا ''تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو مالک ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر ہنس پڑے اور آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں''۔

٤٦٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا وہ گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا جہنم سے اس حال میں نکلے گا کہ جہنم کی آگ اسے جلا رہی ہوگی' جب جہنم سے نکل جائے گا تو پلٹ کر جہنم کی طرف دیکھے گا اور جہنم سے مخاطب ہو کر کہے گا بڑی برکت والی وہ ذات ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات دی' اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی ایسی نعمت عطا نہیں فرمائی ہوگی' پھر اس کے لیے ایک درخت بلند کیا جائے گا وہ شخص کہے گا'' اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ کو حاصل کروں اور اس کے پھلوں سے پانی پیوں'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' اے ابن آدم! اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو پھر تو کوئی اور سوال کرے گا؟ وہ عرض کرے گا ہرگز نہیں اے میرے رب! اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال نہ کرنے کا معاہدہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر صبر کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہو

وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَالَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُولَيَيْنِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَادِرٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۱۸۸)

گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پھلوں کے پانی سے اپنی پیاس بجھائے گا پھر اس کے لیے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے درخت سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد اب میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اب اگر میں نے تجھے اس درخت تک پہنچا دیا تو پھر بھی تو مجھ سے کوئی اور سوال کرے گا' اللہ تعالیٰ پھر اس سے اس بات کا عہد لے گا کہ وہ کوئی اور سوال نہیں کرے گا تاہم اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ معذور ہوگا کیونکہ وہ ایسی نعمتیں دیکھے گا جن کے بغیر صبر نہیں ہو سکتا' پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا وہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا پھر اس کو جنت کے دروازہ پر ایک درخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ حسین ہوگا' پھر وہ شخص کہے گا' اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام کروں اور پھر اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد کوئی اور سوال نہیں کرے گا وہ عرض کرے گا؟ اے میرے رب! میں اس کے بعد اور کوئی سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ اس کو معذور قرار دے گا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا جن پر انسان کو صبر نہیں آ سکتا پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے قریب پہنچے گا تو جنتیوں کی آوازیں سنے گا وہ پھر عرض کرے گا' اے میرے رب! مجھے اس جنت میں داخل کر دے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تیرے سوالوں کو کیا چیز روک سکتی ہے؟ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھے (جنت میں) دنیا اور اس جتنی اور

جگہ دوں' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے' یہ حدیث سنا کر حضرت عبداللہ بن مسعود ہنس پڑے پھر آپ نے حدیث سننے والوں سے کہا تم نے مجھ سے پوچھا نہیں میں کیوں ہنسا لوگوں نے کہا بتلایئے آپ کیوں ہنسے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی یہ بات فرما کر ہنسے تھے صحابہ نے پوچھا تھا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس شخص نے یہ کہا کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میں مذاق نہیں کرتا لیکن میں ہر چیز پر قادر ہوں۔

٨٤- بَابُ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيْهَا

اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ شخص کا بیان

٤٦٣- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَفَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ وَمَثَّلَ لَهٗ شَجَرَةً ذَاتَ ظِلٍّ فَقَالَ اَىْ رَبِّ قَدِّمْنِىْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اَكُوْنُ فِىْ ظِلِّهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِىْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَلْ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِىُّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ وَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِىَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٩٢)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتیوں میں سے سب سے کم درجہ کا شخص وہ ہوگا جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جہنم سے جنت کی طرف پھیر دے گا اور اس کے لیے ایک سایہ دار درخت بنا دے گا وہ شخص کہے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ میں رہوں۔ امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد حدیث سابق کی مثل ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اے ابن آدم! تیری آرزوؤں کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے' اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ سے فرمائے گا یہ آرزوئیں بھی پوری کر لو اور ان کی مثل دس گنا اور لے لو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر میں داخل کرے گا اور خوبصورت آنکھوں والی دو حوریں اس کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھ کو ہمارے لیے زندہ کیا اور ہم کو تیرے لیے زندہ رکھا وہ شخص کہے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ کسی کو بھی اتنی نعمتیں نہ دی ہوں گی۔

٤٦٤- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِىُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ برسر

عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَ ابْنِ أَبْجَرَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رِوَايَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ نَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ وَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَ اللَّفْظُ لَهُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا مُطَرِّفٌ وَ ابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ رَفَعَهُ أَحَدُهُمَا أُرَاهُ ابْنَ أَبْجَرَ قَالَ سَأَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ مَا أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَ قَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَ أَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ أَتَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَ عَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَ لَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَ لَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ رَبِّ قَالَ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ وَ خَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَ لَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ مِصْدَاقُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ الْآيَةَ.

الترمذی (۳۱۹۸)

منبر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ جنت میں سب سے کم درجہ کا شخص کون ہوگا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ایک شخص ہوگا جو تمام جنتیوں کے داخل ہونے کے بعد جنت میں جائے گا اس سے کہا جائے گا' جنت میں چلے جاؤ' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! میں جنت میں کہاں جاؤں؟ جنت کے تمام محلات اور مراتب و مناصب پر تو لوگوں نے پہلے ہی قبضہ کر لیا ہے' اس سے کہا جائے گا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں جنت میں اتنا علاقہ مل جائے جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کا علاقہ ہوتا تھا' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ یہ علاقہ بھی لو اس کا پانچ گنا اور لے لو' وہ شخص کہے گا میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لو اور اس جیسا دس گنا علاقہ اور لو اور اس کے علاوہ جو چیز تمہارے دل کو اچھی لگے اور جو تمہاری آنکھوں کو بھائے' وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور جن لوگوں کا جنت میں سب سے بڑا درجہ ہوگا وہ کون لوگ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ گروہ ہے جس کو میں نے پسند کر لیا اور ان کی عزت و کرامت پر میں نے اپنے ہاتھ سے مہر لگا دی اور ان کو وہ نعمتیں ملیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے ذہن میں ان کا تصور آیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان نعمتوں کی تصدیق قرآن کریم کی اس آیت میں ہے: "فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين. کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے کیا کیا نعمتیں چھپائی ہوئی ہیں"۔

۴۶۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ أَخَسِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ. سابقہ (۴۶۴)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ برسر منبر بیان کر رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا سب سے کم درجہ کا جنتی کون شخص ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے۔

٤٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ اٰخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهِ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَاهُنَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

الترمذی (٢٥٩٦)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں یقیناً جانتا ہوں سب کے بعد جنت میں کون شخص داخل ہوگا اور سب سے اخیر میں دوزخ سے کون نکلے گا' آپ نے فرمایا ایک ایسا شخص ہوگا جس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا' اس شخص کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کرو اور کبیرہ گناہ ابھی اٹھا رکھو' چنانچہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا' تو نے فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا' اور فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا وہ شخص اثبات میں جواب دے گا اور کہے گا'' کہ میں اپنے اندر ان کاموں سے انکار کی سکت نہیں پاتا' اور وہ ابھی اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ان کا حساب نہ شروع ہو جائے اس شخص سے کہا جائے گا' جا تجھے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی جاتی ہے' وہ شخص عرض کرے گا میں نے تو اور بھی بہت سارے گناہ کیے تھے جن کو اس وقت مجھ پر پیش نہیں کیا گیا۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

٤٦٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (٤٦٦)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٦٨- حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحٍ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُوْدِ فَقَالَ نَجِيْءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا انْظُرْ أَيْ ذٰلِكَ فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِيْنَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ مَنْ تَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نَنْظُرُ رَبَّنَا فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلَيْكَ فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ فَيَتَّبِعُوْنَهُ وَيُعْطٰى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ

ابو زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے لوگ پوچھ رہے تھے کہ میدان حشر میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم عرصۂ محشر میں تمام امتوں سے بلندی پر ہوں گے پھر باقی امتوں کو علی الترتیب ان کے بتوں کے ساتھ بلایا جائے گا' اس کے بعد ہمارا رب جلوہ افروز ہوگا اور فرمائے گا تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ لوگ کہیں گے کہ ہم اپنے رب کو دیکھ رہے ہیں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں' لوگ کہیں گے کہ ذرا ہم تجھ کو دیکھ تو لیں' اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنستا ہوا جلوہ فرمائے

نُورًا ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ وَعَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذَلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَشْفَعُونَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتَّى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ ثُمَّ يَسْأَلُ حَتَّى يُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸٤۱)

▲ حضرت جابر نے کہا اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق چل پڑے گا اور تمام لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور ہر شخص کو ایک نور ملے گا خواہ وہ مومن ہو یا منافق اور لوگ اس نور کے پیچھے چلیں گے' پل صراط پر کانٹے اور آنکڑے ہوں گے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ کانٹے پکڑ لیں گے پھر منافقین کا نور بجھ جائے گا اور مومنین نجات پا جائیں گے۔ نجات پانے والے مسلمانوں میں سے جو پہلا گروہ ہوگا ان کے چہرے چودھویں کی رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ گروہ ستر ہزار افراد پر مشتمل ہوگا اور یہی وہ لوگ ہوں گے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد جائیں گے ان کے چہرے سب سے روشن ستارے کی طرح ہوں گے اس کے بعد شفاعت شروع ہوگی' اور صلحاء شفاعت کریں گے حتیٰ کہ جن لوگوں نے کلمہ طیبہ پڑھا ہوگا اور ایک جو کے برابر بھی کوئی نیکی کی ہوگی ان کو دوزخ سے نکال کر جنت کے سامنے ڈال دیا جائے گا پھر جنت والے ان پر پانی کے چھینٹے ڈالیں گے جس سے وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جیسے سیلاب کے پانی کی مٹی میں سے دانہ ہرا ابھرا نکل آتا ہے' ان سے جلن کے آثار جاتے رہیں گے پھر ان سے ان کی خواہش پوچھی جائے گی اور ان کو دنیا اور اس سے دس گنا زائد علاقہ جنت میں دے دیا جائے گا۔

٤٦٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ جَابِرًا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِأُذُنَيْهِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲٥٤٥)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔

٤٧٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّاسِ بِالشَّفَاعَةِ قَالَ نَعَمْ. البخاری (٦٥٥٨)

حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کیا تم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاعت کے سبب کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

٤٧١- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکل کر جنت میں ایسی

الْفَقِيرُ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ. مسلم تحفة الاشراف (٣١٤٠)

٤٧٢- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ مَا هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ وَاللّٰهُ يَقُولُ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَكُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا فَمَا هٰذَا الَّذِي تَقُولُونَ قَالَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللّٰهُ فِيهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللّٰهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ قَالَ ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا قَالَ يَعْنِي أَبَا نُعَيْمٍ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ قَالَ فَيَدْخُلُونَ نَهَرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ فَرَجَعْنَا وَقُلْنَا وَيْحَكُمْ أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ كَمَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ.

مسلم تحفة الاشراف (٣١٤٠)

حالت میں داخل ہوں گے کہ چہرے کے سوا ان کا سارا جسم جل چکا ہوگا۔

یزید فقیر کہتے ہیں کہ میرے دل میں خوارج کی اس بات نے گھر کر لیا تھا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا' پھر میں نے لوگوں کی کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ حج کے بعد اس مسلک کی تبلیغ کریں گے' یزید کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مسجد نبوی کے ایک ستون کا سہارا لیے بیٹھے ہیں اور حدیث بیان کر رہے ہیں اور لوگوں کی ایک کثیر جماعت اس حدیث کو سن رہی تھی' اچانک حضرت جابر بن عبد اللہ نے جہنمیوں کا ذکر کیا میں نے ان سے کہا اے صحابی رسول! یہ آپ کیسی حدیث بیان کر رہے ہیں' اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے: (ترجمہ) ''لاریب جس شخص کو تو نے جہنم میں ڈال دیا اس کو رسوا کر دیا''۔ اور فرماتا ہے: (ترجمہ) ''وہ جب جہنمی دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے ان کو دوبارہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔ آپ ان آیات کے خلاف کیسے حدیث بیان کر رہے ہیں؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم پڑھا ہے؟ میں نے کہا ہاں' انہوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کا وہ مقام پڑھا ہے' جس مقام پر آپ کو مبعوث کیا جائے گا' میں نے کہا ہاں' انہوں نے فرمایا محمد ﷺ کا مقام وہ مقام محمود ہے' جس پر فائز ہونے کے سبب سے اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کی وجہ سے جہنمیوں کو جہنم سے نکال لے گا' یزید فقیر نے کہا پھر انہوں نے پل صراط اور لوگوں کے اس سے گزرنے کی کیفیت کو بیان کیا' یزید نے کہا میرا خیال ہے کہ میں اس تذکرہ کو اچھی طرح یاد نہیں رکھ سکا تاہم انہوں نے یہ فرمایا کہ جہنم میں داخل ہونے کے بعد کچھ لوگ جہنم سے نکل آئیں گے' ابونعیم نے کہا وہ لوگ جہنم سے اس حالت میں نکلیں گے جیسے آبنوس کی جلی ہوئی لکڑیاں ہوتی ہیں' پھر وہ لوگ جنت کی نہروں میں سے کسی نہر میں داخل ہوں

گے اور اس میں غسل کریں گے اور پھر اس نہر سے کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ یہ حدیث سن کر ہم وہاں سے گئے اور ہم نے آپس میں کہا افسوس ہے تم لوگوں پر (یعنی خارجی لوگوں پر) کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ یہ شیخ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کر سکتے ہیں' چنانچہ بقول ابونعیم کے سوا ایک شخص کے یہ حدیث سن کر سب لوگ خارجیوں کے عقائد سے تائب ہو گئے۔

٤٧٣- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِي فِيهَا فَيُنْجِيهِ اللّٰهُ مِنْهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۷-۱۰۷۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار آدمی جہنم سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جائیں گے' ان میں سے ایک شخص جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اس دوزخ سے نکال ہی لیا تو اب دوبارہ اس میں نہ ڈالنا' چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دے دے گا۔

۰۰۰- بَابُ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ

حدیثِ شفاعت کا بیان

٤٧٤- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ وَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَ نَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ قَالَ فَيَأْتُونَ نُوحًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ تَعَالَى مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور وہ قیامت کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کریں گے (اور ابن عبید نے یوں بیان کیا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی جائے گی کہ کس طرح قیامت کی پریشانی کو دور کیا جائے) ہم کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کے لیے لاتے ہیں تاکہ وہ ہمیں محشر کی پریشانی سے نجات دلائے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ آدم ہیں جو تمام مخلوق کے والد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا اور آپ کے جسم میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کی تعظیم کے لیے سجدہ ریز ہوں' آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے تاکہ وہ ہم کو محشر کی اس پریشانی سے نجات دے' حضرت آدم علیہ السلام کو اس موقع پر اپنی (اجتہادی) خطا یاد آئے گی وہ ان لوگوں سے معذرت کریں گے اور فرمائیں گے میرا یہ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِىْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِىْ رَبَّهُ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَاْتُوْنِىْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فَيُؤْذَنُ لِىْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاَحْمَدُ رَبِّىْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِىْ ثُمَّ يُقَالُ لِىْ ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهْ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاَحْمَدُ رَبِّىْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّىْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِىْ فِى الثَّالِثَةِ اَوْ فِى الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِىَ فِى النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَىْ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِىْ رِوَايَتِهِ قَالَ قَتَادَةُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ. البخاری (٦٥٦٥)

منصب نہیں ہے ان کو اپنے رب سے حیاء آئے گی البتہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف مبعوث کیا تھا' پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے ان کو بھی اس وقت اپنی ایک (اجتہادی) خطاء یاد آئے گی اور وہ شفاعت سے معذرت کریں گے اور فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے ان کو اپنے رب سے حیاء آئے گی البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے۔ پھر لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے ان کو بھی اس موقع پر اپنی (اجتہادی) خطاء یاد آئے گی اور وہ بھی معذرت کر کے فرمائیں گے یہ میرا منصب نہیں ہے البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے شرف کلام سے نوازا اور ان کو تورات عطا فرمائی' حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے ان کو بھی اپنی اجتہادی خطاء یاد آئے گی اور وہ بھی معذرت کر کے فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں' پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح اور اس کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے' لیکن وہ بھی یہ فرمائیں گے کہ یہ میرا منصب نہیں ہے' البتہ تم محمد ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جن کے اگلے پچھلے (ظاہری) ذنوب کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مغفرت سنا دی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے شفاعت کی اجازت حاصل کروں گا پھر میں دیکھوں گا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں ہوں' اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اس حال میں رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا' اے محمد! اپنا سر اٹھایئے' آپ کہیے آپ کی سنی جائے گی' مانگیے آپ کو دیا جائے گا' شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی' پھر میں اللہ تعالیٰ کی ان کلمات سے حمد و ثناء کروں گا جو اللہ تعالیٰ اس

وقت مجھے تعلیم دے گا' پھر میں شفاعت کروں گا' میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں اس حد کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا پھر میں دوبارہ سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اقدس اٹھائیں آپ کہیے آپ کی سنی جائے گی' مانگیے آپ کو دیا جائے گا' شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہو گی' پھر میں سجدہ سے اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ان کلمات سے حمد کروں گا جن کی وہ مجھے اس وقت تعلیم دے گا' پھر میں شفاعت کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا' حضرت انس کہتے ہیں مجھ کو صحیح یاد نہیں رسول اللہ ﷺ اس طرح تین یا چار مرتبہ شفاعت کر کے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے اے میرے رب! اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں۔ جن کے حق میں قرآن میں دائمی عذاب واجب کر دیا ہے (یعنی کفار)۔

٤٧٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ بِذٰلِكَ اَوْ يُلْهَمُوْنَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اٰتِيْهِ الرَّابِعَةَ اَوْ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ.

البخاری (٤٤٧٦) ابن ماجہ (٤٣١٢)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حشر کے دن تمام مسلمان جمع کیے جائیں گے اور وہ حشر کی قہر سامانیوں سے نجات حاصل کرنے کی خود کوشش کریں گے یا ان کے دل میں یہ بات پیدا کی جائے گی۔ امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد حدیث سابق کی مثل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں یہ بھی فرمایا پھر میں چوتھی بار ان کی شفاعت کروں گا اور کہوں گا اے میرے رب! اب دوزخ میں صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک دیا ہے۔

٤٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْهَمُوْنَ لِذٰلِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مؤمنوں کو جمع فرمائے گا اور ان کے دل میں محشر سے نجات کا خیال پیدا کیا جائے گا' باقی حدیث حسب سابق ہے اور رسول اللہ ﷺ چوتھی بار فرمائیں گے کہ اے میرے رب! اب دوزخ میں

الْخُلُوْدُ. البخاري (٧٤١٠- ٧٥١٦-)

صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کے بارے میں قرآن نے دائمی عذاب کو واجب کر دیا ہے۔

٤٧٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ يَزِيدُ فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَةً قَالَ يَزِيدُ صَحَّفَ فِيهَا أَبُو بِسْطَامٍ.

البخاري (٤٤-٧٤١٠) الترمذي (٢٥٩٣) ابن ماجه (٤٣١٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی کلمہ طیبہ پڑھا اور اس نے ایک جو کے برابر بھی نیکی کی ہو اس کو جہنم سے نکال دیا جائے گا اس کے بعد اس شخص کو جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کے دل میں گندم کے دانہ کے برابر بھی نیکی ہو پھر اس شخص کو جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی ہو امام مسلم نے فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں ذرہ کی جگہ جوار کا ذکر ہے۔

٤٧٨- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ ح وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَجْلَسَ ثَابِتًا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ اشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللَّهِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُؤْتٰى مُوسٰى عَلَيْهِ

معبد بن ہلال عنزی کہتے ہیں کہ ہم چند لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جانا چاہتے تھے ان سے ملاقات کے لیے ہم نے حضرت ثابت کی سفارش طلب کی جب ہم حضرت انس کے پاس پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے ثابت نے ہمیں بلانے کی اجازت حاصل کی ہم اندر پہنچے انہوں نے ثابت کو اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا پھر ثابت نے حضرت انس سے مخاطب ہو کر کہا اے ابوحمزہ! (یہ حضرت انس کی کنیت ہے) آپ کے یہ بصری بھائی یہ چاہتے ہیں کہ آپ ان کے سامنے حدیث شفاعت بیان کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد ﷺ نے فرمایا: جب حشر کا دن برپا ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے پہلے وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اپنی اولاد کے

السَّلَامُ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيُؤْتٰى عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَأُوتٰى فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ إِلَّا أَنْ يُلْهِمَنِيهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ إِلٰى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ هٰذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَبِي حَمْزَةَ فَلَمْ نَسْمَعْ بِمِثْلِ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهِ فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ هِيهِ قُلْنَا مَا زَادَنَا قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ وَلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَا أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوا قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هٰذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا

لیے شفاعت کیجئے' حضرت آدم فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے' البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں **پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت** میں حاضر ہوں گے' وہ فرمائیں گے میرا منصب یہ نہیں ہے البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں' پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے۔ البتہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ" وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں اور اس کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے البتہ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ' پھر تمام لوگ میرے پاس آئیں گے میں ان سے کہوں گا کہ اس شفاعت کا کرنا میرا ہی منصب ہے پھر میں ان کے ساتھ چلوں گا اور اللہ تعالیٰ سے **اجازت طلب کروں گا' پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی** جائے گی' پھر میں اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہوں گا اور ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا جو اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس وقت وہ کلمات میرے دل میں پیدا فرمائے گا' پھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات قبول ہوگی' مانگو جو کچھ مانگو گے تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی' میں عرض کروں گا' رب امتی امتی (اے میرے رب! میری امت میری امت) پس کہا جائے گا جاؤ جس شخص کے دل میں ایک گندم یا جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ' میں ان کو جہنم سے نکال لاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا' پھر سجدہ میں گر جاؤں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا' اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور جو مانگنا ہو وہ مانگیے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی پس میں عرض کروں گا اے

مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيمَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُولُ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ أَوْ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ وَجِبْرِيَائِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيْعٌ. البخاری (۷۵۱۰)

میرے رب! اُمتی اُمتی' پھر مجھ سے کہا جائے گا جایئے جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لایئے میں ان کو جہنم سے نکال لاؤں گا پھر میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور پھر سجدہ میں گر جاؤں گا' پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات مقبول ہو گی اور جو کچھ مانگنا ہو مانگیے' آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہو گی' میں عرض کروں گا اے میرے رب! اُمتی اُمتی مجھ سے کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کمتر ایمان ہو اس کو جہنم سے نکال لاؤ' میں ان لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث تھی۔ حدیث سن کر ہم وہاں سے چلے گئے اور جب ہم صحراء جبان میں پہنچے تو ہم نے کہا چلو حسن بصری رحمہ اللہ سے ملاقات کریں جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ (حجاج بن یوسف کے خوف سے) ابو خلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے جا کر انہیں سلام کیا اور عرض کیا اے ابو سعید! ہم آپ کے بھائی حضرت ابو حمزہ (حضرت انس) سے مل کر آ رہے ہیں' انہوں نے شفاعت کے بارے میں ہمیں ایک ایسی حدیث سنائی ہے جو ہم نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔ حضرت حسن بصری نے کہا ہمیں بھی وہ حدیث سناؤ ہم نے حدیث سنائی' انہوں نے کہا اور سناؤ' ہم نے عرض کیا ہم کو حضرت انس نے اس سے زیادہ حدیث نہیں سنائی' حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا ہم نے بھی بیس سال پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تھی' اس وقت ان کی جوانی کا عالم تھا اور اب وہ بوڑھے ہو چکے ہیں' ہم کو جب انہوں نے یہ حدیث سنائی تھی تو اس سے زیادہ بیان کیا تھا' اب مجھے معلوم نہیں وہ تم کو پوری حدیث سنانی بھول گئے یا انہوں نے مصلحتاً پوری حدیث نہیں سنائی کہ کہیں تم لوگ نیک عمل کرنا نہ چھوڑ دو ہم نے عرض کیا حدیث کا جو حصہ حضرت انس نے نہیں سنایا وہ کیا ہے؟ یہ سن کر حضرت حسن بصری ہنسنے لگے اور

فرمایا: "خلق الانسان من عجل. انسان بڑا جلد باز ہے"۔ میں نے تم کو یہ پرانا واقعہ اسی لیے سنایا تھا کہ حدیث شریف کا جو حصہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تم کو نہیں سنایا وہ سنا دوں پھر حضرت انس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چوتھی بار پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور انہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھائیے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی' جو کچھ مانگیں گے آپ کو ملے گا اور جس کے بارے میں آپ شفاعت کریں گے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور نے فرمایا میں عرض کروں گا اے اللہ! مجھے ان لوگوں کی شفاعت کی اجازت دیجیے جنہوں نے صرف ایک بار کلمہ پڑھا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ آپ کا حصہ نہیں ہے اور نہ یہ شفاعت آپ کی طرف مفوض ہے' لیکن مجھے اپنی عزت' جلال' عظمت' جبروت اور کبریائی کی قسم ہے میں ان لوگوں کو جہنم سے ضرور نکالوں گا جنہوں نے ایک بار بھی کلمہ طیبہ پڑھا ہے۔ حدیث کے راوی معبد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصری کے حق میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنی ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ انہوں نے بیس سال پہلے ہی سنی ہوگی جس وقت حضرت انس جوان تھے۔

۴۷۹- حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن عبد اللہ بن نمیر واتفقا فی سیاق الحدیث الا ما یزید احدھما من الحرف بعد الحرف قالا نا محمد بن بشر قال نا ابو حیان عن ابی زرعة عن ابی ھریرة قال اتی رسول اللہ ﷺ یوما بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنھس منھا نھسة فقال انا سید الناس یوم القیمة وھل تدرون بم ذاک یجمع اللہ عزوجل یوم القیمة الاولین والاخرین فی صعید واحد فیسمعھم الداعی وینفذھم البصر وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون وما لا یحتملون فیقول بعض

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا' رسول اللہ ﷺ کو چونکہ دستی کا گوشت پسند تھا آپ کو دستی پیش کی گئی لہذا آپ نے اس کو دانتوں سے کھانا شروع کر دیا' پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا' کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ (پھر آپ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین اور آخرین کو ایک ایسے ہموار میدان میں جمع کرے گا جس میں منادی کی آواز سب سنیں گے اور وہ سب دکھائی دیں گے۔ سورج نزدیک ہو جائے گا اور لوگوں کو ناقابل برداشت گھبراہٹ اور پریشانی کا سامنا ہو

النَّاسِ لِبَعْضٍ أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوا آدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ

گا اس وقت بعض لوگ دوسرے لوگوں سے کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور کیا یہ نہیں سوچتے کہ تم کس قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہو چکے ہو آؤ ایسے شخص کو تلاش کریں کہ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے پس بعض لوگ ایک دوسرے سے مشورہ کر کے کہیں گے چلو حضرت آدم کے پاس چلیں پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے اے آدم علیہ السلام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا ہے اور آپ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی ہے اور تمام فرشتوں کو آپ کی تعظیم کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا' آپ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ نہیں ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس پریشانی میں ہیں' اور کیا آپ ہماری تکلیفوں کا مشاہدہ نہیں فرما رہے' حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر جلال اور غضب میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے اس قدر جلال اور غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنے غضب میں آئے گا' بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے درخت کھانے سے روکا تھا اور میں نے (بظاہر) اس کی نافرمانی کی' آج مجھے صرف اپنی فکر ہے' تم میرے علاوہ کسی اور شخص کے پاس جاؤ' حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ زمین پر سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ قرار دیا' آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں اور ہمیں کن تکلیفوں کا سامنا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام ان سے فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر سخت غضب کے عالم میں ہے کہ پہلے کبھی ایسے غضب میں آیا تھا اور نہ آئندہ کبھی ایسے غضب میں آئے گا اور بات یہ ہے کہ میں نے اپنی قوم کے لیے ہلاکت کی دعا کی تھی جس کی وجہ سے آج مجھے خود اپنی فکر دامن [illegible]

مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِي
نَفْسِي اِذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِي اِذْهَبُوا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِّي
فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ
اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى
رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَاَنْطَلِقُ
فَاٰتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ
اللّٰهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا
لَمْ يَفْتَحْهُ لِاَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ
تُعْطَهْ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِي فَاَقُولُ يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي
فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ
عَلَيْهِ مِنْ بَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ
فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ
وَهَجَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى. البخاری (۳۳۴۰-۳۳۶۱-
۴۷۱۲) الترمذی (۲۴۳۴-۱۸۳۷) ابن ماجہ (۳۳۰۷)

لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے
آپ اللہ کے نبی ہیں اور تمام روئے زمین میں واحد اس کے
خلیل ہیں' آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ
نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور کیا تکلیفیں ہم کو پہنچ
رہی ہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے' آج
میرا رب اتنے زبردست جلال میں ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسے
جلال میں آیا تھا اور نہ بعد میں کبھی ایسے جلال میں آئے گا اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ان (تین) باتوں کا ذکر کریں
گے جن کو لوگوں نے بظاہر جھوٹ سمجھا تھا آج مجھے خود اپنی فکر
دامن گیر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ جاؤ' حضرت موسیٰ'
علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت
موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے
آپ کو رسالت اور ہم کلامی دونوں چیزوں کے شرف سے
نوازا ہے' آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کیا
آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہم کو کیسی تکلیفیں
پہنچ رہی ہیں' پھر ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے'
میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم خاص کے بغیر ایک شخص کو قتل کر دیا تھا'
آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے جاؤ حضرت عیسیٰ کے پاس
جاؤ' پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور
عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول
ہیں' آپ نے لوگوں سے پنگھوڑے میں کلام کیا ہے' آپ کو
اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ سے پیدا کیا جس کو حضرت مریم کے دل
میں پیدا کیا تھا' آپ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ روح ہیں' آپ اپنے
رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ
ہم کس حال میں ہیں اور ہمیں کیسی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے بات یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ آج ایسے جلال میں ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسے
جلال میں تھا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسے جلال میں ہوگا اور ہر
چند کہ حضرت عیسیٰ اپنی کسی (اجتہادی) خطاء کا ذکر نہیں کریں

گے۔ تاہم فرمائیں گے آج مجھے خود اپنی فکر دامن گیر ہے میرے علاوہ کسی اور شخص کے پاس جاؤ' جاؤ محمد ﷺ کے پاس جاؤ' پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں' اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ کو مغفرت کی نوید سنادی تھی' آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں ملاحظہ فرمارہے کہ ہم کس حال میں ہیں کیا آپ مشاہدہ نہیں فرمارہے کہ ہمیں کن تکالیف کا سامنا ہے پھر میں عرش کے نیچے جا کر اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ میرا سینہ کھول دے گا اور میرے دل میں حمد و ثناء کے ایسے کلمات پیدا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کے دل میں پیدا نہیں کیے تھے پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھائیے مانگیے' آپ کو دیا جائے گا' شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی' میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت کو بخش دے' میری امت کو بخش دے' کہا جائے گا اے محمد! تمہاری امت میں سے جن لوگوں کا حساب نہیں لیا گیا ان کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دو اور یہ لوگ جنت کے باقی دروازوں میں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں اور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے دروازوں کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ مکہ اور مقام ہجر میں یا مکہ اور مقام بصریٰ میں ہے۔

۴۸۰- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَصْعَةٌ مِّنْ ثَرِيْدٍ وَّ لَحْمٍ فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ اَحَبَّ الشَّاةِ اِلَيْهِ فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ نَهَسَ نَهْسَةً اُخْرٰى فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَمَّا رَاٰى اَصْحَابَهٗ لَا يَسْاَلُوْنَهٗ فَقَالَ اَلَا تَقُوْلُوْنَ كَيْفَهْ قَالُوْا كَيْفَهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ وَزَادَ فِيْ قِصَّةِ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ ذَكَرَ قَوْلَهٗ فِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ثرید (گوشت کے سالن میں ڈالے ہوئے روٹی کے ٹکڑے) کا ایک پیالہ رکھا' رسول اللہ ﷺ نے پیالہ میں سے بکری کی ایک دستی اٹھائی کیونکہ دستی ہی بکری کے گوشت میں آپ کو پسند تھی آپ نے اس کو دانتوں سے کھانا شروع کیا اور فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا پھر دوبارہ آپ نے وہ دستی کھائی اور فرمایا میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا جب آپ نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ صحابہ آپ سے اس کا سبب نہیں پوچھتے تو آپ نے فرمایا کہ تم نہیں معلوم کرتے کہ اس کا کیا سبب ہوگا؟ صحابہ

الْكَوْكَبِ هٰذَا رَبِّيْ وَ قَوْلَهُ لِاٰلِهَتِهِمْ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَ قَوْلَهُ اِنِّيْ سَقِيْمٌ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ اِلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ هَجَرَ اَوْ هَجَرَ وَ مَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۹۱٤)

کرام نے پوچھا یارسول اللہ! اس کا کیا سبب ہوگا؟ آپ نے فرمایا جس دن تمام لوگ اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث سابق کی مثل بیان فرمایا: البتہ اس سند کے ساتھ حدیث میں حضور نے یہ اضافہ فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب لوگ جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے ستاروں کو دیکھ کر کہا تھا کیا یہ میرا رب ہے' اور میں نے اپنی قوم کے بتوں کے بارے میں کہا تھا بلکہ یہ کام ان کے بڑے بت نے کیا ہے' (یعنی میں نے اس کی پرستش کو باطل ثابت کرنے کے لیے چھوٹے بتوں کو توڑا ہے کہ اس کے سامنے وہ بت ٹوٹتے رہے اور وہ کچھ نہ کرسکا) اور انہوں نے فرمایا میں نے کہا تھا میں بیمار ہوں (یعنی میری قوم بیمار ہے) اور جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور مقام ہجر میں ہے۔

٤٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفِ خَلِيْفَةُ الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ نَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ اٰدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلَى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَ رُوْحِهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُوْمُ وَ يُؤْذَنُ لَهُ وَ تُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مسلمانوں کو جمع فرمائے گا اور جنت ان کے قریب کردی جائے گی' پھر تمام مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے والد! ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوائیے وہ فرمائیں گے تمہارے باپ کی ایک (اجتہادی) خطاء نے ہی تو تم کو جنت سے نکالا تھا' میرا یہ مقام نہیں ہے جاؤ میرے بیٹے حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے' میرے خلیل ہونے کا مقام' مقام شفاعت سے بہت پیچھے ہے' جاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف کلام سے نوازا ہے' پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے' حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا یہ منصب نہیں ہے جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمہ سے پیدا ہوئے اور اس کی پسندیدہ روح ہیں'

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّامُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَّمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

النسائی (۱۳۶۷) ابن ماجہ (۱۰۸۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا یہ مقام نہیں ہے' جاؤ محمد ﷺ کے پاس جاؤ' پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوں گے اور آپ کو شفاعت کی اجازت دے دی جائے گی' علاوہ ازیں امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ دونوں پل صراط کی دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے' تم میں سے پہلا شخص پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا (راوی کہتا ہے) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح کون سی چیز گزرتی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے بجلی کی طرف نہیں دیکھا کس طرح گزرتی ہے اور پلک جھپکنے سے پہلے لوٹ آتی ہے اس کے بعد وہ لوگ پل صراط سے گذریں گے جو آندھی کی طرح گزر جائیں گے اس کے بعد آدمیوں کے دوڑنے کی رفتار سے' ہر شخص کی رفتار اسی کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے "اے میرے رب! ان کو سلامتی سے گذار دے' ان کو سلامتی سے گزار دے" پھر ایک وقت وہ آئے گا کہ بندوں کے اعمال انہیں عاجز کر دیں گے اور لوگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہوگی اور وہ اپنے آپ کو گھسیٹتے ہوئے پل صراط سے گذریں گے اور پل صراط کے دونوں جانب لوہے کے کانٹے لٹکے ہوں گے اور جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اس کو یہ پکڑ لیں گے بعض ان کی وجہ سے زخمی حالت میں نجات پا جائیں گے اور بعض ان سے الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

۸۵- بَابُ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ' وَاَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا

فرمانِ رسول ﷺ "میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں جانے کے لیے شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے"

۴۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں جانے کے لیے شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ

وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٨)

میرے پیروکار ہوں گے۔

٤٨٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَبَعًا وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

٤٨٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ إِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جنت کے لیے شفاعت میں کروں گا تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی پر اتنے اشخاص ایمان نہیں لائے جتنے مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والا صرف ایک شخص ہو گا۔

٤٨٥- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٨٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آ کر اس کو میں کھلواؤں گا۔ جنت کا محافظ کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد (ﷺ) وہ کہے گا مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

٨٦- بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِيِّ ﷺ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کی شفاعت کے لیے دعا کا محفوظ رکھنا

٤٨٦- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٢٥٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایک دعا کا حق دیا جاتا ہے (جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حتمی طور پر قبول فرماتا ہے) میں نے اپنی اس دعا کو خرچ نہیں کیا بلکہ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

٤٨٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَأَرَدْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں ان شاء اللہ اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لیے محفوظ رکھوں گا۔

إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۵۲۵۳)

۴۸۸- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ أَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. مسلم تحفة الاشراف (۱۴۲۷۲)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۴۸۹- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا فَأَنَا أُرِيْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۴۲۷۲)

حضرت ابو ہریرہ نے کعب احبار سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا ہوتی ہے جس کو وہ مانگ لیتا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں ان شاء اللہ اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں گا“ کعب نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ حدیث سنی تھی؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ”ہاں“۔

۴۹۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا.

الترمذی (۳۶۰۲) ابن ماجہ (۴۳۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک خاص دعا ہوتی ہے (جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حتمی طور پر قبول فرماتا ہے) اور ہر نبی نے اپنی اس دعا کو مانگ کر خرچ کر لیا اور میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لیے اس دعا کو محفوظ رکھا ہے اور ان شاء اللہ یہ شفاعت میری امت کے ہر اس فرد کو شامل ہوگی جو شرک سے بچا رہے گا۔

۴۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُوْ بِهَا فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. مسلم تحفة الاشراف (۱۴۹۱۷)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

۴۹۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِيْ أُمَّتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایک دعا کا حق ہوتا ہے اور ہر نبی نے وہ دعا اپنی امت کے لیے (دنیا میں) مانگ لی اور میں نے

فَاسْتُجِيبَ لَهُ وَإِنِّي أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٣٩٧)

قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لئے اس دعا کو مؤخر کر دیا۔

٤٩٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالُوا نَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٧٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک خاص مقبول دعا ہوتی ہے جو اس نے اپنی امت کے لیے کر دی اور میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے اس دعا کو محفوظ رکھا ہے۔

٤٩٤- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا رَوْحٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٨٥)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٩٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ أُعْطِيَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٣٣)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی لفظی تغیر کے ساتھ یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٩٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ. البخاري (٦٣٠٥)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٤٩٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٨٣٨)

حضرت جابر بن عبد اللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جس کو اس نے اپنی امت کے لیے مانگ لیا' میں نے قیامت کے دن کے لیے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اپنی دعا کو محفوظ رکھا ہے۔

٨٧- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمَّتِهِ وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ

رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے لیے دعا کرنا' رونا اور شفقت فرمانا

٤٩٨- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ:) اے رب میرے! ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ

فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ الْآيَةَ وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۸۷۳)

کر دیا ہے جو شخص میرا پیروکار ہوگا وہ میرے راستہ پر ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو اس کو بخشنے والا مہربان ہے اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے (ترجمہ) اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے پھر رسول اللہ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے) کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضور سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی (حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے کہا اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

۸۸- بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ

۴۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا قَفَّا الرَّجُلُ دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ. ابوداود (۴۷۱۸)

جو شخص کفر پر مرا وہ دوزخ میں رہے گا اس کو مقربین کی شفاعت اور قرابت فائدہ نہیں دے گی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا (آخرت میں) میرا باپ کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں جب وہ شخص جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا میرا باپ (چچا) اور تمہارا باپ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

۸۹- بَابٌ فِي قَوْلِ تَعَالَى ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾

۵۰۰- وَحَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي

فرمانِ الٰہی عزوجل: اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتک الاقربین اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے" تو رسول اللہ ﷺ نے عوام اور خواص تمام قریش کو جمع کر کے فرمایا: اے کعب بن لوی کے خاندان والو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ اے مرہ بن کعب کے خاندان والو! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ اے عبد شمس کے

عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا.

الترمذی (۳۱۸۵) النسائی (۳۶۴۶-۳۶۴۷)

خاندان والو! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ'' ''اے عبد مناف کے خاندان والو! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ'' اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو دوزخ سے نجات دلاؤ' اے بنو عبدالمطلب! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ' اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ رکھو' کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی چیزوں میں سے تمہارے لیے کسی چیز کا ازخود مالک نہیں ہوں' سوا اس بات کے کہ میں تمہارا رشتہ دار ہوں اور میں عنقریب تمہیں اس رشتہ داری کا فیض پہنچاؤں گا۔

۵۰۱- وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِيْثُ جَرِيْرٍ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ. سابقہ (۵۰۰)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۵۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ وَيُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا نَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَّالِيْ مَا شِئْتُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۳۸)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''وانذر عشیرتک الاقربین اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے''۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر فرمایا' اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے عبدالمطلب کی اولاد! میں (ازخود) تم کو عذاب خداوندی سے بچانے کا مالک نہیں ہوں البتہ میرے مال سے جو چاہے مانگ لو۔

۵۰۳- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

البخاری (۲۷۵۳-۴۷۷۱) النسائی (۳۶۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وانذر عشیرتک الاقربین. تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے جماعت قریش! اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ بیچ ڈالو' میں (ازخود) اللہ کی طرف سے آئی ہوئی کسی چیز کو نہیں ٹال سکتا۔ عباس بن عبدالمطلب! میں (ازخود) اللہ کی طرف سے آئے ہوئے کسی عذاب کو تم سے نہیں ٹال سکتا' اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی! میں (ازخود) اللہ کی طرف سے آئے ہوئے کسی عذاب کو تم سے نہیں ٹال سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! جو چیز چاہو مجھ سے مانگ لو' لیکن میں (ازخود) اللہ کی طرف سے آئے ہوئے کسی عذاب کو تم سے نہیں ٹال سکتا۔

۵۰۴- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۶۶۰)

۵۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ انْطَلَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجَرًا ثُمَّ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۶۵۲-۱۱۰۶۶)

قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو بیان کرتے ہیں جب آیت کریمہ "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ." نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا: "اے عبد مناف کی اولاد! میں تم کو (جہنم کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ میں اور تم اس شخص کی طرح ہیں کہ جس شخص نے دشمن کو دیکھا ہو اور وہ اس دشمن سے اپنے خاندان والوں کو بچانے کے لیے دوڑ پڑا ہو کہ کہیں اس سے پہلے دشمن نہ پہنچ جائے اور با آواز بلند صدا دے" "سنو دشمن آ رہا ہے"۔

۵۰۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ زُهَيْرِ ابْنِ عَمْرٍو وَقَبِيصَةَ ابْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۶۵۲-۱۱۰۶۶)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۵۰۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوا مَنْ هٰذَا الَّذِي يَهْتِفُ قَالُوا مُحَمَّدٌ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. البخاری (۱۳۹۴-۳۵۲۶-۴۸۰۱-۴۹۷۱-۴۹۷۲-۴۹۷۳) الترمذی (۳۳۶۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ حکم نازل ہوا کہ آپ اپنے رشتہ داروں اور اپنی قوم کے مخلص لوگوں کو ڈرایئے تو رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور با آواز بلند فرمایا "سنو ہوشیار ہو جاؤ" لوگوں نے کہا یہ کون پکار رہا ہے؟ تو سب نے کہا محمد (ﷺ) پکار رہے ہیں۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے فلاں کی اولاد' اے فلاں کی اولاد' اے عبد المناف کی اولاد' اے عبد المطلب کی اولاد! پھر یہ سب لوگ آپ کے قریب ہو گئے آپ نے فرمایا' مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے گھوڑوں پر سوار ایک لشکر نکلے گا تو کیا تم میری اس بات کی تصدیق کرو گے؟ تمام لوگوں نے جواب دیا' ہم نے آپ کو کبھی جھوٹا نہیں پایا' آپ نے فرمایا' میں تم کو (آخرت کے) عذاب شدید سے ڈرا رہا ہوں' حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اس پر ابولہب نے کہا (العیاذ باللہ) تم ہلاک ہو جاؤ' کیا تم نے ہم سب کو اسی لیے جمع کیا تھا۔ پھر وہ کھڑا ہو

گیا اور سورۃ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ. اسی وقت نازل ہوئی ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو جائے''۔

٥٠٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الصَّفَا فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُولَ الْآيَةِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ.

سابقہ (٥٠٧)

اسی سند سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صفا پہاڑ پر چڑھ کر فرمایا: ''سنو ہوشیار ہو جاؤ'' جیسا کہ ابواسامہ کی روایت میں ہے اور آیت کریمہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ. کا ذکر نہیں کیا۔

٩٠- بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ

نبی ﷺ کی ابوطالب کے لیے شفاعت اور آپ کے سبب سے اس کے عذاب کی تخفیف

٥٠٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ ﷺ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

البخاری (٣٨٨٣-٦٢٠٨-٦٥٧٢)

حضرت عباس بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے' اور آپ کی وجہ سے لوگوں پر غضب ناک ہوتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا ہاں اب وہ جہنم کے صرف بالائی طبقہ میں ہے۔ اور اگر میری شفاعت سے اس کو نفع نہ پہنچتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔

٥١٠- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ.

سابقہ (٥٠٩)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو طالب آپ کی حفاظت کرتا تھا' آپ کی خاطر لوگوں سے جھگڑتا تھا کیا ان اعمال نے اس کو کچھ نفع پہنچایا؟ آپ نے فرمایا' ہاں میں نے اس کو آگ کی گہرائی میں پایا تو میں اس کو آگ کے اوپر والے طبقہ میں لے آیا۔

٥١١- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

سابقہ (٥٠٩)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٥١٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ.

البخاری (٣٨٨٥-٣٨٨٦-٦٥٦٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا تذکرہ ہوا آپ نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت سے اس کو فائدہ پہنچے گا اس کو دوزخ کے سب سے بالائی طبقہ میں لایا جائے گا جہاں آگ صرف ٹخنوں تک پہنچے گی جس کی شدت سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٩١- بَابُ أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

سب سے کم درجہ عذاب کا بیان

٥١٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٩٣)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے کم عذاب جس شخص کو ہوگا اس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی گرمی کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٥١٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٨٢١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنمیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب کو ہوگا اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٥١٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَيَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ.

البخاری (٦٥٦١-٦٥٦٢) الترمذی (٢٦٠٤)

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قیامت کے دن سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

٥١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کی دو جوتیاں تسموں سمیت پہنائی جائیں گی جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا جیسے پتیلی میں پانی جوش سے کھولتا ہے۔ وہ سمجھ رہا ہوگا کہ مجھ کو سب سے

عَذَابًا. سابقہ (۵۱۵)

زیادہ عذاب دیا گیا ہے حالانکہ فی الواقع اس کو سب سے کم عذاب ہوگا۔

۹۲- بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ

کفار کے اعمال ان کو فائدہ نہیں پہنچاتے

۵۱۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ اِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۶۲۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! زمانۂ جاہلیت میں ابن جدعان رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرتا تھا' مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا کیا یہ اعمال اس کو (آخرت میں) نفع دیں گے' آپ نے فرمایا (آخرت میں) یہ اعمال اس کے کام نہیں آئیں گے کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ اے خداوند! آخرت میں میری خطاؤں کو بخش دینا۔

۹۳- بَابُ مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُقَاطَعَةِ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَآءَةِ مِنْهُمْ

مسلمانوں سے دوستی رکھنا اور غیر مسلموں سے قطع تعلق کرنا

۵۱۸- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِيْ يَعْنِيْ فُلَانًا لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ وَاِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ. البخاری (۵۹۹۰)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے با آواز بلند فرمایا' سنو فلاں خاندان میرا رشتہ دار نہیں' میرا دوست تو اللہ ہے اور نیک مسلمان۔

۹۴- بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى دُخُوْلِ طَوَآئِفَ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ

مسلمانوں کے بعض گروہوں کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں دخول

۵۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ لِيْ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۴۳۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار اشخاص جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے' ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا اے اللہ! اس شخص کو ان میں سے کر دے پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے آپ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے چکا ہے۔

۵۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۳۹۸)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۵۲۱- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ اَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. البخاری (۶۵۴۲—۵۸۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر عکاشہ بن محصن اپنی چادر سمیٹتے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کردے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو بھی ان لوگوں میں سے کردے پھر انصار میں سے ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کردے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر عکاشہ سبقت کر گیا۔

۵۲۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو يُونُسَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُونَ اَلْفًا زُمْرَةً وَاحِدَةً مِنْهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا اور ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُونَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۸۴۱)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہوں گے جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے نہ دم کرائیں گے صرف اپنے رب پر توکل کریں گے حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کردے۔ آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو ایک اور شخص نے کہا یا نبی اللہ! میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کردے آپ نے فرمایا تم پر عکاشہ سبقت

لے جا چکا ہے۔

٥٢٤- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْاَعْرَجِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٨١٩)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار شخص بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے' صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کرائیں گے نہ بدشگونی کریں گے اور نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے اور صرف اپنے رب پر توکل کریں گے۔

٥٢٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لَا يَدْرِيْ اَبُوْ حَازِمٍ اَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. البخاری (٣٢٤٧) (٦٥٥٤)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار یا ستر لاکھ افراد جنت میں داخل ہوں گے (راوی کو یاد نہیں کہ سہل نے ستر ہزار فرمایا یا ستر لاکھ) اور وہ سب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے' اس وقت تک پہلا شخص داخل نہیں ہوگا جب تک کہ ان میں سے آخری شخص جنت میں داخل نہ ہو جائے' اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

٥٢٦- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ رَاَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ قُلْتُ اَنَا ثُمَّ قُلْتُ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ فِيْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنِّيْ لُدِغْتُ فَقَالَ فَمَاذَا صَنَعْتَ قُلْتُ اسْتَرْقَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ ابْنِ حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى اِلٰى مَا سَمِعَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ لِيَ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الْاٰخَرِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ

حصین بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا' انہوں نے پوچھا تم میں سے کسی شخص نے اس ستارہ کو دیکھا ہے جو گذشتہ رات ٹوٹا تھا میں نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا پھر میں نے دوبارہ کہا کہ میں نماز میں مشغول نہیں تھا لیکن مجھ کو بچھو نے ڈسا ہوا تھا۔ سعید نے پوچھا پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں نے دم کرا کے اس کا علاج کرایا' سعید نے پوچھا کہ دم کرانے پر تم کو کس چیز نے ابھارا؟ میں نے کہا شعبی کی ایک حدیث کی وجہ سے جو اس نے ہم کو سنائی تھی۔ سعید بن جبیر نے پوچھا انہوں نے تم کو کون سی حدیث سنائی تھی' میں نے کہا انہوں نے حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی سے روایت کیا کہ دم کرانا نظر لگنے اور بچھو کے ڈنگ کے علاوہ کسی چیز میں زیادہ مفید نہیں ہے' سعید بن جبیر نے کہا جس شخص نے جو حدیث سنی اور اس پر عمل کیا اس نے ٹھیک کیا' لیکن ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنی

فَقِيلَ لِي هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. البخاري (٣٤١٠-٥٧٠٥-٥٧٥٢-٦٤٧٢-٦٥٤١) الترمذي (٢٤٤٦)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ بعض نبیوں کے ساتھ دس سے بھی کم امتیوں کی جماعت تھی اور کسی نبی کے ساتھ ایک یا دو امتی تھے اور کسی نبی کے ساتھ کوئی امتی نہ تھا' پھر میں نے ایک عظیم جماعت دیکھی' میرا گمان تھا کہ شاید یہ میری امت ہے پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہیں' البتہ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھو' میں نے اس طرف دیکھا تو ایک عظیم جماعت تھی پھر مجھ سے کہا کہ آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھو میں نے دیکھا تو وہ (بھی) ایک عظیم جماعت تھی پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار اشخاص ایسے ہیں جو بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے بعض صحابہ نے کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہوں گے اور بعض لوگوں نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہوں جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اور انھوں نے کسی قسم کا کوئی شرک نہیں کیا' اسی طرح صحابہ کرام مختلف قسم کی قیاس آرائیاں کرتے رہے' حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا تم کس بات میں غور کر رہے ہو؟ صحابہ کرام نے بتلایا' آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم کریں گے اور نہ کسی سے دم کرائیں گے اور نہ بدشگونی کریں گے اور صرف اپنے رب پر توکل کریں گے' پھر حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم انہی لوگوں میں سے ہو' پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے' آپ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے چکا ہے۔

٥٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ.

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ اس کے بعد حدیث حسب سابق ہے۔

سابقہ (۵۲٦)

۹۵- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

نصف اہل جنت اس امت کے لوگ ہوں گے

۵۲۸- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِيْ ثَوْرٍ أَبْيَضَ.

البخاری (۶۵۲۸-۶۶۴۲) الترمذی (۲۵۴۷) ابن ماجہ (۴۲۸۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی چوتھائی ہو۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں ہم نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو' حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں ہم نے خوشی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں سے آدھی ہوگی اور میں تم کو بتلاتا ہوں کہ مسلمان اور کافر میں ایسی نسبت ہے جیسے سیاہ بیل میں ایک سفید بال ہو یا سفید بیل میں ایک سیاہ بال ہو۔

۵۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَاكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. سابقہ (۵۲۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چالیس کے قریب صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی ایک چوتھائی ہو' ہم نے کہا ضرور' آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو' ہم نے کہا ضرور' آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے' مجھے توقع ہے کہ جنت میں آدھے تم لوگ ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور مشرکوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں ایک سفید بال ہو یا سرخ بیل کی کھال میں ایک سیاہ بال ہو۔

۵۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهٗ إِلٰى قُبَّةِ أَدَمٍ فَقَالَ أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چمڑے کے خیمہ میں رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے خطبہ دے رہے تھے' آپ نے فرمایا: یاد رکھو جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے' اے اللہ! تو گواہ ہو جا کہ میں نے تیرا

إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ أَتُحِبُّوْنَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَتُحِبُّوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا أَنْتُمْ فِيْ سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ. سابقه (۵۲۸)

پیغام پہنچا دیا ہے' کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہو' ہم نے کہا ضرور' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم جنتیوں کے تہائی ہو' ہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم تمام جنتیوں کے آدھے ہو گے اور پچھلی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری تعداد ایسی ہے جیسے سفید بیل میں سیاہ بال یا سیاہ بیل میں سفید بال۔

۹۶- بَابُ قَوْلِهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِآدَمَ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ

ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی ہونے کا بیان

۵۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ يَقُوْلُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفٌ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ. البخاری (۳۳۴۸-۶۵۳۰-۴۷۴۱-۷۴۸۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا' اے آدم! وہ عرض کریں گے "لبیک میں تیرے حکم کی بجا آوری کے لیے حاضر ہوں" اور کل خیر تیرے ہی قبضہ میں ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا' جہنمیوں کی جماعت نکالو۔ حضرت آدم پوچھیں گے "جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ ارشاد ہوگا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہی وہ وقت ہوگا جب بچے خوف خدا سے بوڑھے معلوم ہوں گے اور ہر حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا اور تمام لوگ تمہیں مدہوش معلوم ہوں گے حالانکہ وہ حقیقت میں مدہوش نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے۔ حضرت ابوسعید نے کہا صحابہ یہ حدیث سن کر بہت پریشان ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور پھر دیکھئے کہ ہم میں سے کون جنتی ہے؟ آپ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ ہزار یاجوج ماجوج کے مقابلہ میں تم سے ایک ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کا چوتھائی ہو' پھر ہم نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کا تہائی ہو ہم نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری

جان ہے میری خواہش ہے کہ تم تمام جنتیوں کے نصف ہو اور پچھلی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل میں سفید بال ہو یا گدھے کے پیر میں ایک نشان ہو۔

۵۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ وَلَمْ يَذْكُرَا أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ. سابقہ (۵۳۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت اس طرح منقول ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہوگی جیسے سیاہ بیل میں سفید بال یا سفید بیل میں سیاہ بال اور اس روایت میں گدھے کے پیر میں نشان کا ذکر نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲- كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

۱- بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کی فضیلت

۵۳۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ نَا أَبَانٌ قَالَ نَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا. الترمذی (۳۵۱۷)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے' الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمد للہ زمین اور آسمان یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ دلیل ہے اور صبر ضیاء ہے اور قرآن یا تمہارے موافق دلیل ہوگا یا مخالف' اور ہر شخص جب صبح کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے۔ پھر یا اس جسم کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے یا اس کو عذاب میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔

۲- بَابُ وُجُوْبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلٰوةِ

نماز کے لیے طہارت کا وجوب

۵۳۴- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ قَالُوْا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ. ابن ماجہ (۲۷۳)

مصعب بن سعد کہتے ہیں جب ابن عامر بیمار ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے' ابن عامر نے کہا اے ابن عمر! کیا آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کریں گے' حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بغیر طہارت (پاکیزگی) کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور مال حرام سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا اور تم بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو۔

۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ كُلُّهُمْ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۵۳۴)

۵۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ اَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ.

البخاری (۱۳۵) ابوداؤد (۶۰) الترمذی (۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بلا وضو کسی شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی' جب تک کہ وہ وضو نہ کرلے۔

۳- بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ وَ كَمَالِهِ

کامل وضو کرنے کا طریقہ

۵۳۷- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُوْلُوْنَ هٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّاُ بِهِ اَحَدٌ لِلصَّلٰوةِ.

البخاری (۱۵۹-۱۶۴-۱۹۳۴) ابوداؤد (۱۰۶) النسائی (۸۴-۸۵-۱۱۶)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا پہلے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا' پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دایاں پیر ٹخنوں تک تین بار دھویا' پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین بار دھویا' پھر انہوں نے کہا جس طرح میں نے وضو کیا اس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دوران نماز سوچ بچار نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا ہمارے علماء کہتے ہیں نماز کے لیے جو وضو کیے جاتے ہیں ان سب میں یہ کامل ترین وضو ہے۔

۵۳۸- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِاِنَاءٍ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اس کو ٹیڑھا کر کے تین بار اپنے دونوں

فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. سابقہ (۵۳۷)

ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لیا اور کلی کی اور ناک کو پانی سے صاف کیا پھر تین مرتبہ چہرہ اور کہنیوں تک کلائیاں دھوئیں' پھر سر کا مسح کیا' پھر تین مرتبہ پیر دھوئے' پھر حضرت عثمان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کیا اس کے بعد دو رکعات نماز اس طرح پڑھی کہ اس میں سوچ بچار نہ کیا' اس کے تمام سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

٤- بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ

وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

٥٣٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَدَّثْتُكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا. البخاری (١٦٠) النسائی (١٤٦)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان عصر کے وقت مسجد کے صحن میں تھے ان کے پاس مؤذن آیا انہوں نے اس سے وضو کے لیے پانی منگوا کر وضو کیا پھر آپ نے فرمایا اگر قرآن کریم میں (علم چھپانے والے کے لیے وعید عذاب کی) آیت نہ ہوتی تو میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی یہ حدیث نہ بیان کرتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اس نے اس نماز سے پیوستہ دوسری نماز کے درمیان کیے تھے۔

٥٤٠- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ. سابقہ (٥٣٩)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔

٥٤١- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ وَاللَّهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ إِنَّ

حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کرنے کے بعد کہا کہ اگر قرآن کریم کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اس نے اس نماز سے پیوستہ دوسری نماز کے درمیان کیے تھے۔ عروہ نے

الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى اِلٰى قَوْلِهٖ اللّٰعِنُوْنَ. سابقہ (۵۳۹)

بیان کیا کہ حضرت عثمان نے جس آیت کا ذکر کیا وہ یہ ہے (ترجمہ:) "ہم نے قرآن کریم میں جن ہدایات اور دلائل کو نازل کیا ہے جو لوگ ان کو چھپائیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

۵۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَ رُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَ ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۸۳۳)

سعید بن عاص کہتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگایا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا' اچھی طرح وضو کیا پھر خضوع اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

۵۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَادِيْثَ لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ اِلَّا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَمَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّاَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۷۹۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا آپ نے اس پانی سے وضو کیا پھر فرمایا لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی احادیث منسوب کرتے ہیں جو میرے علم میں نہیں ہیں البتہ میں نے دیکھا ہے کہ حضور نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر فرمایا جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد تک چل کر جانا نفل ہو جاتا ہے۔

۵۴۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَاَبِيْ بَكْرٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ اَنَسٍ قَالَ وَعِنْدَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۸۳۵)

ابوانس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے زینہ کے قریب وضو کیا پھر فرمایا کیا میں تم کو نہ دکھلاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ پھر حضرت عثمان نے ہر عضو کو تین تین بار دھویا' بعض روایات میں یوں بھی ہے کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور صحابہ بھی موجود تھے۔

۵۴۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ

حمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ میں ہر روز حضرت عثمان کے وضو کے لیے پانی رکھا کرتا تھا اور حضرت عثمان ہمیشہ

مِسْعَرٍ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِيْ صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ اَبَانَ قَالَ كُنْتُ اَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُوْرَهٗ فَمَا اَتٰى عَلَيْهِ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ يُفِيْضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلٰوتِنَا هٰذِهٖ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ اَوْ اَسْكُتُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ.

النسائی (۱۴۵) ابن ماجہ (۴۵۹)

اس پانی سے کسی قدر غسل بھی کیا کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس نماز سے (مسعر کہتے ہیں کہ ان کی مراد نماز عصر تھی) فارغ ہونے کے بعد فرمایا میں فیصلہ نہیں کر پایا کہ تمہیں ایک بات بتلاؤں یا خاموش رہوں' صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ بات ہمارے حق میں بہتر ہے تو ضرور بیان کیجئے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص اس طرح کامل وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو ان نمازوں کے درمیان جو اس نے گناہ کیے ہیں وہ نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ بن جائیں گی۔

۵۴۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ قَالَا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ اَبَا بُرْدَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فِيْ اِمَارَةِ بِشْرٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ مُعَاذٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ فِيْ اِمَارَةِ بِشْرٍ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوْبَاتِ.

سابقہ (۵۴۵)

حمران بن ابان بیان کرتے ہیں کہ بشر کے دور حکومت میں حضرت ابو بردہ اس مسجد میں یہ بیان کر رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پورا وضو کیا تو جو گناہ ان فرض نمازوں کے اوقات کے درمیان ہوئے ہیں ان کے لیے وہ نمازیں کفارہ ہو جائیں گی اور ایک اور روایت میں بشر کی حکومت اور فرض نمازوں کا ذکر نہیں ہے۔

۵۴۷- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّاَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُضُوْءًا حَسَنًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ غُفِرَ لَهٗ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهٖ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۷۸۷)

حمران بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی طرح وضو کیا' پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد میں محض نماز کے قصد سے گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔

۵۴۸- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَيُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ الْحَكِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ

حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھنے کے لیے اچھی طرح کامل وضو کیا' پھر فرض نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں گیا اور

وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْفِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ. البخاری (٦٤٣٣) النسائی (٨٥٥)

جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥- بَابُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْجُمُعَةِ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانَ اِلٰی رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ

پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے درمیانی صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جب کہ وہ کبیرہ گناہ سے بچتا رہے

٥٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَی الْحُرَقَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ. الترمذی (٢١٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے جب تک گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔

٥٥٠- حَدَّثَنِیْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٥٣٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں۔

٥٥١- وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ صَخْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اِسْحٰقَ مَوْلٰی زَائِدَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢١٨٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے روزے رکھنا ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں جب تک گناہ کبیرہ نہ کرے۔

٦- بَابُ الذِّكْرِ الْمُسْتَحَبِّ عَقْبَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد مستحب ذکر کا بیان

٥٥٢- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ذمہ اونٹوں کو چرانا تھا۔ جب میں اپنی باری پر اونٹوں کو

يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ وَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

ابوداؤد (۱۶۹-۱۰۶-۹۰) النسائی (۱۴۸-۱۵۱) ابن ماجہ (۴۷۰)

چرا کر شام کے وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے بیان فرما رہے تھے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضور قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی میں نے کہا یہ کس قدر عمدہ حدیث ہے؟ اچانک مجھے ایک آواز آئی کہ پہلی حدیث اس سے بھی عمدہ تھی' میں نے متوجہ ہو کر دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ تم ابھی آئے ہو اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ کہے: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ** اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں' جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

۵۵۳- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ ابْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. سابقہ (۵۵۲)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر کی یہی حدیث ایک اور سند سے منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں جس نے وضو کے بعد کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ.

۷- بَابُ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے وضو کا بیان

۵۵۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ ہم کو وضو کر کے دکھلایئے کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا' برتن ٹیڑھا کر کے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا' پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور ایک چلو میں پانی لے کر اس سے کلی کی اور اسی کے بقیہ پانی سے ناک میں پانی ڈالا اور یہ عمل تین بار کیا' پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور تین بار چہرہ دھویا' پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور دونوں کلائیاں کہنیوں سمیت دو دو بار دھوئیں' پھر برتن سے ہاتھ بھگو کر سر پر سامنے

ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. البخاری (۱۸۵-۱۸۶-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۷-۱۹۹) ابوداود (۱۰۰-۱۱۸-۱۱۹) الترمذی (۲۸-۳۲-۴۷) النسائی (۹۷-۹۸-۹۹) ابن ماجہ (۴۰۵-۴۳۴-۴۷۱)

سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے سامنے کی جانب ہاتھ پھیرا' پھر ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھوئے اس کے بعد کہا رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ یہی ہے۔

۵۵۵- **وَحَدَّثَنِي** الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. سابقه (۵۵۴)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہی روایت منقول ہے' مگر اس میں ٹخنوں تک کا ذکر نہیں ہے۔

۵۵۶- **وَحَدَّثَنِي** إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُلْ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. سابقه (۵۵۴)

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' اس روایت میں راوی نے ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا اور سر کے مسح میں یہ وضاحت کی کہ سر کی اگلی جانب سے مسح کرتے ہوئے ہاتھ گدی تک لے گئے اور پھر واپس اسی جگہ لائے جہاں سے مسح کرنا شروع کیا تھا اور پیروں کو دھویا۔

۵۵۷- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِمِثْلِ إِسْنَادِهِمْ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ وَقَالَ أَيْضًا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَهْزٌ أَمْلٰى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ وُهَيْبٌ أَمْلٰى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى هٰذَا الْحَدِيثَ مَرَّتَيْنِ. سابقه (۵۵۴)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید کی اسی روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے تین چلوؤں سے کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی اور سر کا مسح ایک بار اس طرح کیا کہ ہاتھوں کو سر کی اگلی جانب سے پچھلی جانب کی طرف اور پچھلی جانب سے اگلی جانب کی طرف لے گئے۔

۵۵۸- **حَدَّثَنَا** هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ ح وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالُوا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَالْأُخْرٰى ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا. ابوداود (۱۲۰) الترمذی (۳۵)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ نے پہلے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا' پھر تین بار دایاں ہاتھ' پھر تین بار بایاں ہاتھ دھویا اور الگ پانی لے کر جو ہاتھ دھونے سے بچا ہوا نہ تھا سر کا مسح کیا اور پیروں کو دھویا حتی کہ ان کو صاف کر لیا۔

۸- بَابُ الْإِيتَارِ فِي الْاِسْتِنْثَارِ وَالْاِسْتِجْمَارِ

ناک میں طاق مرتبہ پانی ڈالنا اور طاق مرتبہ استنجاء کرنا

٥٥٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لْيَنْتَثِرْ. النسائی (٨٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے (یعنی ایک' تین' پانچ مرتبہ ہو اس کے مقابلہ میں جفت ہے یعنی دو' چار اور چھ) اور جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال کر اس کو صاف کرے۔

٥٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمِنْخَرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لْيَنْتَثِرْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٤٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو نتھنوں میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے۔

٥٦١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. البخاری (١٦١) النسائی (٨٨) ابن ماجہ (٤٠٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو شخص استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

٥٦٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (٥٦١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری دونوں سے ایسی ہی ایک روایت منقول ہے۔

٥٦٣- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيَاشِيمِهِ.

البخاری (٣٢٩٥) النسائی (٩٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو تین بار ناک میں پانی ڈالے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

٥٦٤- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۶۲)

۹- بَابُ وُجُوْبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَالِهَا

وضو میں مکمل پیروں کے دھونے کا وجوب

۵٦۵- حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ اَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالُوْا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَالِمٍ مَوْلٰى شَدَّادٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَتَوَضَّاَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمٰن بن ابی بکر کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے عبدالرحمٰن! اچھی طرح مکمل وضو کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: (خشک) ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦۰۹۲)

۵٦٦- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦۰۹۲)

۵٦۷- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَا نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَوْ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ جَنَازَةِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

مہری کے آزاد کردہ غلام سالم بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر، سعد بن ابی وقاص کے جنازہ میں جا رہے تھے، ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنائی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦۰۹۲)

۵٦۸- حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ نَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى شَدَّادِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ كُنْتُ اَنَا مَعَ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦۰۹۲)

۵٦۹- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جا رہے تھے، ایک

يساف عن ابي يحيى عن عبد الله ابن عمرو قال رجعنا مع رسول الله ﷺ من مكة الى المدينة حتى اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضئوا وهم عجال فانتهينا اليهم واعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله ﷺ ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء. ابوداؤد (۹۷) النسائی (۱۱۱-۱۴۲) ابن ماجہ (۴۵۰)

جب ہم کو پانی نظر آیا اور لوگوں نے عصر کے لیے جلدی جلدی وضو کرنا شروع کر دیا، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور ان کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے عذاب کی ہلاکت ہے، مکمل وضو کیا کرو۔

۵۷۰- وحدثناه ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع عن سفيان ح وحدثنا ابن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلاهما عن منصور بهذا الاسناد وليس في حديث شعبة اسبغوا الوضوء وفي حديثه عن ابي يحيى الاعرج. سابقہ (۵۶۹)

امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور سند کے ساتھ بھی اسی طرح یہ روایت منقول ہے مگر اس میں "وضو مکمل کرو" کا جملہ نہیں ہے۔

۵۷۱- حدثنا شيبان بن فروخ وابو كامل الجحدري جميعا عن ابي عوانة قال ابو كامل نا ابو عوانة عن ابي بشر عن يوسف بن ماهك عن عبد الله ابن عمرو قال تخلف عنا النبي ﷺ في سفر سافرناه فادركنا وقد حضرت صلوة العصر فجعلنا نمسح على ارجلنا فنادى ويل للاعقاب من النار. البخاری (۹۶-۱۶۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے تھے جس وقت آپ ہمارے پاس پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت آ چکا تھا، ہم وضو کرنے لگے اور پاؤں پر مسح کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے با آواز بلند فرمایا: "(خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے"۔

۵۷۲- حدثنا عبد الرحمن بن سلام الجمحي قال نا الربيع يعني ابن مسلم عن محمد وهو ابن زياد عن ابي هريرة ان النبي ﷺ راى رجلا لم يغسل عقبه فقال ويل للاعقاب من النار. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۳۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (وضو میں) ایڑی کو نہیں دھویا تھا: رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

۵۷۳- حدثنا قتيبة وابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالوا نا وكيع عن شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة انه راى قوما يتوضئون من المطهرة فقال اسبغوا الوضوء فاني سمعت ابا القاسم ﷺ يقول ويل للعراقيب من النار. البخاری (۱۶۵) النسائی (۱۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک برتن سے پانی لے کر وضو کر رہے تھے انہوں نے ان لوگوں سے کہا پورا وضو کیا کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

۵۷۴- وحدثني زهير بن حرب قال نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ويل للاعقاب من النار. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں پر جہنم کا عذاب ہے۔

۱۰- باب وجوب استيعاب جميع

تمام اعضاء وضو کو مکمل طور پر دھونے

أجزاء محل الطهارة

۵۷۵- وحدثني سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن محمد بن أعين قال معقل عن أبي الزبير عن جابر قال أخبرني عمر ابن الخطاب أن رجلا توضأ فترك موضع ظفر على قدمه فأبصره النبي ﷺ فقال ارجع فأحسن وضوءك فرجع ثم صلى. ابن ماجه (٦٦٦)

کا استحباب

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پیر میں ناخن جتنی جگہ چھوڑ دی' نبی ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو' وہ واپس گیا اور پھر نماز پڑھی۔

۱۱- باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء

۵۷۶- حدثنا سويد بن سعيد عن مالك ابن أنس ح وحدثنا أبو الطاهر واللفظ له قال أنا عبد الله بن وهب عن مالك بن أنس عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينيه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب. الترمذی (۲)

۵۷۷- حدثنا محمد بن معمر بن ربعي القيسي قال نا أبو هشام المخزومي عن عبد الواحد وهو ابن زياد قال نا عثمان بن حكيم قال نا محمد بن المنكدر عن حمران عن عثمان ابن عفان قال قال رسول الله ﷺ من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره. مسلم تحفة الاشراف (۹۷۹۶)

وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مومن وضو کرتا ہے تو جس وقت چہرہ دھوتا ہے تو جیسے ہی چہرہ سے پانی گرتا ہے یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے تھے اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو جیسے ہاتھوں سے لگ کر پانی کے قطرے گرتے ہیں تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے کیے تھے اور جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو جیسے ہی اس کے پیروں سے پانی گرتا ہے اس کے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنے پیروں سے کیے تھے' یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مکمل طور پر اچھی طرح وضو کیا اس کے تمام جسم حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

۱۲- باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء

۵۷۸- حدثني أبو كريب محمد بن العلاء والقاسم بن زكرياء بن دينار وعبد بن حميد قالوا نا خالد بن مخلد عن سليمان بن بلال قال حدثني عمارة بن غزية الأنصاري عن نعيم بن عبد الله المجمر قال رأيت أبا هريرة يتوضأ فغسل وجهه فأسبغ الوضوء ثم غسل يده

اعضاء وضو کو چمکانے کے لیے مقررہ حد سے زیادہ دھونے کا استحباب

نعیم بن عبداللہ مجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے اپنا چہرہ دھویا' پھر دایاں ہاتھ بازو تک دھویا' پھر بایاں ہاتھ بازو تک دھویا' پھر سر کا مسح کیا' پھر دایاں پیر پنڈلیوں تک دھویا' پھر بایاں پیر پنڈلیوں تک دھویا' پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ

الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ. البخاری (١٣٦)

ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم اس حال میں اٹھو گے کہ تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر وضو مکمل کرنے کی وجہ سے سفید اور چمک رہے ہوں گے' لہٰذا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ اپنے ہاتھوں' پیروں اور چہرہ کی سفیدی اور چمک کو لمبا اور زیادہ کرے۔

٥٧٩- وَحَدَّثَنِي هَرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتَّى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.

سابقہ (٥٧٨)

نعیم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور لگتا تھا کہ وہ اپنے کندھوں کو بھی دھو ڈالیں گے' پھر انہوں نے اپنے پیروں کو دھویا حتیٰ کہ پنڈلیوں کو بھی دھو ڈالا' پھر کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: قیامت کے دن میری اُمت کا چہرہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمک رہے ہوں گے لہٰذا تم میں سے جو شخص اس سفیدی اور چمک کو زیادہ کر سکتا ہو اس کو زیادہ لمبا کرے۔

٥٨٠- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا مَرْوَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ. ابن ماجہ (٤٢٨٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض مقامِ عدن سے لے کر ایلہ تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید' شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں سے زیادہ ہے اور میں دوسرے لوگوں کو اس حوض سے اس طرح روکوں گا جیسے کوئی شخص اپنے حوض سے پرائے اونٹوں کو روکتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں اس دن پہچان لیں گے؟ فرمایا: ہاں! تم میں ایک ایسی علامت ہے جو دوسری کسی امت میں نہیں ہوگی' تم جس وقت حوض پر میرے پاس آؤ گے تو تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمکدار ہوں گے۔

٥٨١- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت حوض پر آئے گی اور میں اس وقت دوسرے لوگوں کو حوض سے روک رہا ہوں گا جیسے کوئی شخص

ﷺ تَرِدُ عَلَيَّ اُمَّتِي الْحَوْضَ وَاَنَا اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ اِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ اِبِلِهٖ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّيْ طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ فَلَا يَصِلُوْنَ وَاَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰؤُلَاءِ مِنْ اَصْحَابِيْ فَيُجِيْبُنِيْ مَلَكٌ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ. سابقہ (۵۸۰)

اپنے حوض سے پرائے اونٹوں کو دور کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا نبی اللہ! آپ ہم کو پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کیونکہ تمہاری ایک ایسی نشانی ہوگی جو کسی امت میں نہیں ہوگی تم جس وقت میرے حوض پر آؤ گے تو تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور تم (امت دعوت) میں سے ایک گروہ کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا پس وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے صحابہ ہیں' پھر مجھے ایک فرشتہ جواب دے گا کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں نئی باتیں نکالی تھیں؟

۵۸۲- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ حَوْضِيْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ. ابن ماجہ (۴۳۰۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض مقام عدن سے لے کر مقام ایلہ تک کے فاصلہ سے زیادہ بڑا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں اپنے حوض سے دوسرے لوگوں کو اس طرح دور کروں گا جس طرح کوئی شخص پرائے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم کو پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تم میرے حوض پر جب آؤ گے تو تمہارے چہرے اور ہاتھ پیر آثار وضو سے سفید اور چمک دار ہوں گے اور یہ علامت تمہارے سوا اور کسی میں نہیں ہوگی۔

۵۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا: السلام علیکم! اے مومنو! ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں میری خواہش ہے کہ ہم اپنے (دینی) بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے (دینی) بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے' صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچان لیں گے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے جو سفید اور سفید چہرے ٹانگوں

بَعْدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أُنَادِيهِمْ أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا.

مسلم تحفة الاشراف (۱۴۰۰۸)

والے (پنج کلیان) ہوں، سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کرے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میری امت جس وقت میرے حوض پر آئے گی تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے سفید اور چمکدار ہوں گے اور میں ان کے استقبال کے لیے پہلے سے حوض پر موجود ہوں گا اور سنو! بعض لوگ میرے حوض سے اس طرح دور ہوں گے جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ دور کر دیا جاتا ہے میں انہیں آواز دوں گا ''ادھر آؤ'' پھر کہا جائے گا ''انہوں نے آپ کے وصال کے بعد اپنا دین بدل لیا تھا'' پھر میں کہوں گا ''دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ''۔

۵۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي.

ابوداؤد (۳۲۳۷) النسائی (۱۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لے گئے اور فرمایا: اے مومنو! السلام علیکم ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں، باقی حدیث حسب سابق ہے۔

۱۳- بَابُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ

جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائے گا

۵۸۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ يَا بَنِي فَرُّوخَ أَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي ﷺ يَقُولُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ. النسائی (۱۴۹)

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہوا تھا اور وہ نماز پڑھنے کے لیے وضو کر رہے تھے۔ وہ اپنا ہاتھ دھونے کے لیے بڑھاتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو بغلوں تک دھو ڈالتے میں نے کہا اے ابو ہریرہ! یہ آپ کس طرح وضو کر رہے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عجمی کے بچے! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں کھڑے ہو تو میں اس قسم کا وضو نہ کرتا، میں نے اپنے خلیل ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: مومن کے اعضاء میں وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔

۱۴- بَابُ فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى

تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنے

الْمَكَارِهِ — کی فضیلت

۵۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ. الترمذی (۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی عبادت نہ بتاؤں جس سے تمہارے گناہ مٹ جائیں اور جس سے تمہارے درجات بلند ہو جائیں صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور تمہارے لیے یہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لیے پابند کر لینا)۔

۵۸۷- حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ ذِكْرُ مَرَّتَيْنِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ. النسائی (۱۴۳)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں رباط کے لفظ کو دو بار فرمایا ہے۔

۱۵- بَابُ السِّوَاكِ — مسواک کا بیان

۵۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. ابوداؤد (۴۶) النسائی (۵۳۳) ابن ماجہ (۶۹۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے مسلمانوں پر دشوار معلوم نہ ہوتا' اور ایک روایت میں ہے اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۵۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ.

ابوداؤد (۵۱) النسائی (۸) ابن ماجہ (۲۹۰)

حضرت شریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: "مسواک"۔

۵۹۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ.

سابقہ (۵۸۹)

حضرت شریح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

۵۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ الْمِعْوَلِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ. البخاری (۲۴۴) ابوداؤد (۴۹) النسائی (۳)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسوک کی ایک طرف آپ کی زبان پر تھی۔

۵۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

البخاری (۲۴۵-۸۸۹-۱۱۳۶) ابوداؤد (۵۵) النسائی (۲-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳) ابن ماجہ (۲۸۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو منہ کو مسواک کے ساتھ صاف کیا کرتے تھے۔

۵۹۳- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولُوا لِيَتَهَجَّدَ. سابقہ (۵۹۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو مسواک کرتے تھے۔

۵۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. سابقہ (۵۹۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے منہ صاف کرتے تھے۔

۵۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ نَبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتَّى بَلَغَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. مسلم تحفۃ الاشراف (۶۲۸۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات کو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے، رات کے اخیر حصہ میں نبی اکرم ﷺ اٹھے، سورۂ آل عمران کی یہ آیت إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سے فقنا عذاب النار تک پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ گھر لوٹ گئے پھر آپ نے مسواک کی اور وضو کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر آپ لیٹ گئے، پھر کھڑے ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر یہ آیت دوبارہ پڑھی، پھر مسواک کی اور وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۱۶- بَابُ خِصَالِ الْفِطْرَةِ

بعض سُنتوں کا بیان

۵۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا ابْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں سنت ہیں۔ ختنہ کرنا، زیرِ ناف

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ. البخاري (٥٨٨٩-٥٨٩١-٦٢٩٧) ابوداود (٤١٩٨) النسائي (١١) ابن ماجه (٢٩٢)

بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور مونچھیں ترشوانا۔

٥٩٧- حَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ. النسائي (٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں سنت ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں ترشوانا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال نوچنا۔

٥٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيٰى أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. ابوداود (٤٢٠٠) الترمذي (٢٧٥٨-٢٧٥٩) النسائي (١٤) ابن ماجه (٢٩٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے مونچھیں ترشوانے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال نوچنے، زیر ناف بال صاف کرنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن مقرر فرمائی ہے۔

٥٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِيْ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى. النسائي (١٥-٥٢٤١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

٦٠٠- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أُمِرْنَا بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ. ابوداود (٤١٩٩) الترمذي (٢٧٦٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمیں مونچھیں مٹانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔

٦٠١- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحٰى. البخاري (٥٨٩٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں مٹا کر اور داڑھی بڑھا کر مشرکین کی مخالفت کرو۔

٦٠٢- حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آتش پرستوں کی مخالفت کرو، مونچھیں

عبد الرحمن بن يعقوب مولى الحرقة عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ جزوا الشوارب وأرخوا اللحى خالفوا المجوس. مسلم تحفة الاشراف (١٤٠٨٩)

ترشواؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ۔

٦٠٣- حدثنا قتيبة بن سعيد وأبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب قالوا نا وكيع عن زكرياء بن أبي زائدة عن مصعب بن شيبة عن طلق بن حبيب عن عبد الله بن الزبير عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ عشر من الفطرة قص الشارب وإعفاء اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الأظفار وغسل البراجم ونتف الإبط وحلق العانة وانتقاص الماء قال زكريا قال مصعب ونسيت العاشرة إلا أن تكون المضمضة زاد قتيبة قال وكيع انتقاص الماء يعني الاستنجاء.

ابوداؤد (٥٣) الترمذی (٢٧٥٧) النسائی (٥٠٥٥-٥٠٥٦-٥٠٥٧) ابن ماجہ (٢٩٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں سنت ہیں' مونچھیں ترشوانا' ڈاڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' ناک میں پانی ڈالنا' ناخن ترشوانا' جوڑوں کا دھونا' بغل کے بال نوچنا' زیر ناف بال صاف کرنا' استنجا کرنا' راوی دسویں سنت بیان کرنا بھول گیا' لیکن اس کا خیال ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔

٦٠٤- وحدثناه أبو كريب قال نا ابن أبي زائدة عن أبيه عن مصعب بن شيبة في هذا الإسناد مثله غير أنه قال قال أبوه ونسيت العاشرة. سابقہ (٦٠٣)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بیان کر کے فرمایا' اس سند کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث مروی ہے۔

١٧- باب الاستطابة

استنجاء

٦٠٥- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا أبو معاوية ووكيع عن الأعمش ح وحدثنا يحيى بن يحيى واللفظ له قال أنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الرحمن ابن يزيد عن سلمان قال قيل له قد علمكم نبيكم ﷺ كل شيء حتى الخراءة قال فقال أجل لقد نهانا أن نستقبل القبلة لغائط أو بول أو أن نستنجي باليمين أو أن نستنجي بأقل من ثلاثة أحجار أو أن نستنجي برجيع أو بعظم.

ابوداؤد (٧) الترمذی (١٦) النسائی (٤١-٤٩) ابن ماجہ (٣١٦)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے مشرکین نے کہا کہ تمہارے نبی تم کو ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتیٰ کہ قضاء حاجت کا طریقہ بھی بتلاتے ہیں' حضرت سلمان نے کہا ہاں! ہم کو رسول اللہ ﷺ نے قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے' دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے' تین سے کم پتھر استعمال کرنے سے اور ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٠٦- حدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن قال نا سفيان عن الأعمش ومنصور عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان قال قال لنا بعض

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے بعض مشرکین نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تمہارے نبی تم کو ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتیٰ کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتاتے

الْمُشْرِكِيْنَ اِنِّيْ اَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ نَهَانَا اَنْ يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ اَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَنَهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ. سابقہ (۶۰۵)

ہیں' حضرت سلمان نے کہا کہ ہاں یہی بات ہے' رسول اللہ ﷺ نے ہم کو دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے' قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے' گوبر یا ہڈی یا تین سے کم پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۰۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ اَوْ بِبَعْرٍ.

ابوداؤد (۳۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی یا مینگنی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۰۸- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ سَمِعْتَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. البخاری (۱۴۴-۳۹۴) ابوداؤد (۹) الترمذی (۸) النسائی (۲۱-۲۲) ابن ماجہ (۳۱۸)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ خواہ پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ' البتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا کرو۔ حضرت ابو ایوب کہتے ہیں ہم ملک شام میں گئے تو وہاں قبلہ کی جانب بیت الخلاء بنے ہوئے تھے' ہم وہاں قضاء حاجت کے وقت رخ بدل کر بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے۔

۶۰۹- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۸۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کے لیے بیٹھے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ۔

۶۱۰- وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِيْ اِنْصَرَفْتُ اِلَيْهِ مِنْ شِقِّيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ النَّاسُ اِذَا قَعَدْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُوْنُ لَكَ فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

واسع بن حبان بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کعبہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب میں ان کی طرف مڑا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ جب تم قضاء حاجت کے لیے بیٹھو تو کعبہ کی طرف منہ کرو اور نہ بیت المقدس کی طرف حالانکہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو رسول اللہ

وَلَقَدْ رَقِيتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

البخاری (۱۴۵-۱۴۸-۱۴۹-۳۱۰۲) ابوداؤد (۱۲) الترمذی (۱۱) النسائی (۲۳) ابن ماجہ (۳۲۲)

ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے قضاء حاجت فرما رہے تھے اور آپ کا منہ بیت المقدس کی طرف تھا۔

٦١١- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ عَلٰى بَيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا لِحَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ.

سابقہ (٦١٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی بہن ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر گیا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت فرما رہے تھے آپ کا منہ مبارک شام کی طرف تھا اور پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔

١٨- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

٦١٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ.

البخاری (۱۵۳-۱۵۴-۵۶۳۰) ابوداؤد (۳۱) الترمذی (۱۵) النسائی (۲۴-۴۷-۴۸) ابن ماجہ (۳۱۰)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لے۔

٦١٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ. سابقہ (٦١٢)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

٦١٤- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ. سابقہ (٦١٢)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے' شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے' اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٩- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ وَغَيْرِهِ

وضو وغیرہ میں دائیں طرف سے ابتداء کرنا

٦١٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرنے' مانگ نکالنے اور جوتی پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

البخاري (١٦٨-٤٤٦-٥٣٨٠-٥٨٥٤-٥٩٢٦) ابوداؤد (٤١٤٠)
الترمذي (٦٠٨) النسائي (١١٢-٤١٩-٥٢٥٥) ابن ماجه (٤٠١)

٦١٦- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي نَعْلَيْهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ. سابقه (٦١٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر کام میں دائیں جانب سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے' خواہ جوتی پہننا ہو کنگھی کرنا ہو یا وضو کرنا۔

٢٠- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَلِّي فِي الطُّرُقِ وَالظِّلَالِ

راستے یا سائے میں قضائے حاجت سے ممانعت کا بیان

٦١٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ.

ابوداؤد (٢٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کرنے والوں سے بچو' صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ لعنت کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے راستہ یا ان کے سائے کی جگہ میں قضاء حاجت کرے (یعنی یہ فعل لعنت ملامت کا سبب ہے)۔

٢١- بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ مِنَ التَّبَرُّزِ

پانی کے ساتھ استنجاء کرنا

٦١٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ.

البخاري (١٥٠-١٥١-١٥٢-٢١٧-٥٠٠) ابوداؤد (٤٣)
النسائي (٤٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا جو سب سے عمر میں کم تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے پانی کا برتن لیا ہوا تھا' اس نے وہ برتن آپ کے پاس رکھ دیا' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قضاء حاجت کی' پانی سے استنجاء کیا' پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔

٦١٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِي إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. سابقه (٦١٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ کے ہمراہ میں اور ایک میرا ہم عمر لڑکا ہوتا تھا' اور ہم پانی کا برتن اور نیزہ لے کر ساتھ چلتے تھے اور رسول اللہ ﷺ پانی سے استنجاء فرماتے تھے۔

٦٢٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

لِزُهَيْرٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَغْتَسِلُ بِهٖ.

سابقہ (۶۱۸)

رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور میں آپ کے ساتھ پانی لے جایا کرتا تھا جس سے آپ استنجاء فرماتے۔

۲۲- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح

۶۲۱- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيلَ تَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

البخاری (۳۸۷) الترمذی (۹۳) النسائی (۱۱۸-۷۷۳) ابن ماجہ (۵۴۳)

امام بیان کرتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا' ان سے کسی نے کہا آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں حضرت جریر نے کہا ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریر سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے (سورۃ مائدہ میں آیت وضو ہے یعنی موزوں پر مسح کا حکم پیر دھونے کے حکم کے بعد نازل ہوا ہے)۔

۶۲۲- **وَحَدَّثَنَاهُ** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسٰى وَسُفْيَانَ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

سابقہ (۶۲۱)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا کہ اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۶۲۳- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ.

البخاری (۲۲۵-۲۲۴-۲۲۶-۲۴۷۱) ابوداؤد (۲۳) الترمذی (۱۳) النسائی (۲۶-۲۷-۲۸-۱۸) ابن ماجہ (۳۰۵-۳۰۶-۵۴۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ کوڑا ڈالنے کی جگہ پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں ایک طرف ہٹنے لگا' آپ نے اشارہ سے مجھے قریب بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

٦٢٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ اَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُو مُوسٰى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ اِنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هٰذَا التَّشْدِيدَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِي اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَتَمَاشٰى فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ. سابقہ (٦٢٣)

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملہ میں بہت احتیاط کرتے تھے اور ایک بوتل میں پیشاب کیا کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ قوم بنی اسرائیل میں سے جب کسی کی کھال پر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کھال کو قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے۔ حضرت حذیفہ نے یہ سن کر کہا میری خواہش ہے کہ اگر تمہارے ساتھی اس قدر سختی نہ کرتے تو اچھا تھا کیونکہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے کوڑے کے ایک ڈھیر پر جو ایک دیوار کے پیچھے تھا وہاں جا کر کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں دور ہٹنے لگا تو آپ نے مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا، میں آ کر آپ کی ایڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ آپ فارغ ہو گئے۔

٦٢٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ مَكَانَ حِينَ حَتّٰى.

البخاری (١٨٢-٢٠٣-٢٠٦-٤٤٢١-٥٧٩٩) ابوداؤد (١٤٩-١٥١) النسائی (٧٩-٨٣-١٢٤) ابن ماجہ (٥٤٥)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے، جب حضور قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے تو حضرت مغیرہ نے پانی ڈال کر آپ کو وضو کرایا اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔

٦٢٦- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

سابقہ (٦٢٥)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرہ اور ہاتھ پیر دھوئے، سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

٦٢٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ نَزَلَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١١٤٨٨)

حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات کو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، اچانک رسول اللہ ﷺ ایک نشیب میں اترے، قضاء حاجت کی تو میں جو برتن ساتھ لے کر گیا تھا اس سے آپ کو وضو کرایا اور موزوں پر آپ نے مسح کیا۔

۶۲۸- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

بخاری (۳۶۳-۳۸۸-۲۹۱۸-۵۷۹۸) النسائی (۱۲۳) ابن ماجہ (۳۸۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن ساتھ لے لو' چنانچہ میں برتن لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل پڑا حضور مجھ سے بہت دور چلے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت فرما کر تشریف لائے' آپ نے رومی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں بہت تنگ تھیں' رسول اللہ ﷺ نے آستینوں سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا تو ہاتھ نکل نہ سکے' پھر آپ نے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا پھر میں نے آپ کو نماز کے لیے وضو کرایا' آپ نے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

۶۲۹- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيْعًا عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَ مَسَحَ رَاْسَهٗ وَ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا. سابقہ (۶۲۸)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے' جب آپ واپس آئے تو میں پانی کا برتن لے کر آیا تاکہ میں آپ کو وضو کراؤں' آپ نے ہاتھ دھوئے' چہرہ دھویا' پھر کلائیاں دھونے کے لیے ہاتھ جبہ سے نکالنے لگے مگر تنگ آستینوں کی وجہ سے آپ نے نیچے سے اپنے ہاتھوں کو نکال لیا' پھر آپ نے کلائیاں دھوئیں' سر کا مسح کیا' موزوں پر مسح کیا' پھر ہم کو نماز پڑھائی۔

۶۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرٍ فَقَالَ لِيْ اَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا.

سابقہ (۶۲۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں' میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا "ہاں" پھر رسول اللہ ﷺ سواری سے اترے اور ایک طرف چل پڑے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں نظروں سے اوجھل ہو گئے' پھر واپس تشریف لائے' میں نے آپ کو وضو کرانا شروع کیا' آپ نے اپنا چہرہ دھویا۔ چونکہ آپ نے تنگ اونی جبہ پہنا ہوا تھا اس لیے کلائیاں اس میں سے نہ نکل سکیں' پھر آپ نے نیچے سے کلائیاں نکالیں' پھر کلائیاں دھوئیں اور سر کا مسح کیا' پھر میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے موزے اتاروں آپ نے فرمایا: "رہنے دو میں نے ان کو باوضو پہنا تھا" پھر

آپ نے موزوں پر مسح کیا۔

۶۳۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ ﷺ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ۔

سابقہ (۶۲۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو وضو کرایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور بتلایا کہ آپ نے موزے باوضو پہنے تھے۔

۲۳- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ

پیشانی اور پگڑی پر مسح

۶۳۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ نَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا۔

النسائی (۱۰۸-۱۲۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں پیچھے رہ گئے' آپ قضاء حاجت کر کے آئے اور پوچھا کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں پانی کا ایک برتن لایا' آپ نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا پھر جب میں سے کلائیوں کو نکالنا چاہا تو اس کی آستینیں تنگ تھیں پھر آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھوں کو نکال لیا اور جبہ اتار کر کندھوں پر ڈال لیا' پھر کلائیاں دھوئیں اور پیشانی کی مقدار سر پر مسح کیا اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا' اس کے بعد ہم دونوں اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہوئے اور قوم سے جا ملے' اس وقت صحابہ کرام نماز شروع کر چکے تھے اور عبدالرحمان بن عوف ان کو ایک رکعت نماز پڑھا چکے تھے' جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی آہٹ محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے' رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز پڑھاتے رہیں' پھر انہوں نے پوری نماز پڑھائی جب انہوں نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اور میں نے کھڑے ہو کر وہ ایک رکعت پڑھی جو ہم سے رہ گئی تھی۔

۶۳۳- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلٰى عِمَامَتِهِ۔

ابوداؤد (۱۵۰) الترمذی (۱۰۰) النسائی (۱۰۷)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا' سر کے اگلے حصہ پر اور عمامہ پر۔

۶۳۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔ سابقہ (۶۳۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی ایسی روایت منقول ہے۔

٦٣٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ. سابقہ (٦٣٣)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

٦٣٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى حَدَّثَنِي الْحَكَمُ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالٌ. وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

الترمذی (١٠١) النسائی (١٠٤) ابن ماجہ (٥٦١)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٢٤- بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کی مدت

٦٣٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ قَالَ وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا ذَكَرَ عَمْرًا أَثْنَى عَلَيْهِ.

النسائی (١٢٨-١٢٩) ابن ماجہ (٥٥٢)

شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کرنے کی مدت پوچھی' آپ نے فرمایا' حضرت علی بن ابی طالب کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکثر سفر میں رہا کرتے تھے۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں کی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر فرمائی ہے۔

٦٣٨- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (٦٣٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٦٣٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی

الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقه (٦٣٧)

اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا حضرت علی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اس مسئلہ کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں' پھر میں حضرت علی کے پاس گیا اور انہوں نے حسب سابق حکم بیان کیا۔

٢٥- بَابُ جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

ایک وضو سے متعدد نمازوں کا جواز

٦٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ.

ابوداؤد (١٧٢) الترمذی (٦١) النسائی (١٣٣) ابن ماجہ (٥١٠)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ایک وضو سے تمام نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: حضور آج آپ نے وہ کام کیا ہے جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ کام عمداً کیا ہے۔

٢٦- بَابُ كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهٖ يَدَهُ الْمَشْكُوْكَ فِيْ نَجَاسَتِهَا فِي الْاِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا

تین بار ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی کراہت

٦٤١- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَحَامِدُ ابْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

النسائی (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک اپنے ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے' کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے؟

٦٤٢- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَّ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قَالَ يَرْفَعُهُ بِمِثْلِهِ. ابوداؤد (١٠٣)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت معمولی لفظی تغیر کے ساتھ منقول ہے۔

٦٤٣- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ سے حسب سابق یہ روایت منقول ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٧٤٣)

٦٤٤- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيمَ بَاتَتْ يَدُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۲۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص بیدار ہو تو پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو تین بار دھو لے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ نیند میں اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے؟

٦٤٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالُوا جَمِيعًا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَقُولُ حَتَّى يَغْسِلَهَا وَلَمْ يَقُلْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ ثَلَاثًا إِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ وَأَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلَاثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۲۲۸-۱۳۸۹۷-۱٤۰۸۹-۱٤۵۲۳)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر اسانید کے ساتھ جو احادیث مروی ہیں ان میں صرف دھونے کا تذکرہ ہے' تین بار دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٧- بَابُ حُكْمِ وُلُوغِ الْكَلْبِ

کتے کے جھوٹے کا حکم

٦٤٦- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس برتن کو الٹ دو اور اس کو سات مرتبہ دھوؤ۔

النسائي (٦٦) ابن ماجه (٣٦٣)

٦٤٧- وحدثني محمد بن الصباح قال نا إسمعيل بن زكريا عن الأعمش بهذا الإسناد مثله ولم يذكر فليرقه.

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں برتن کو الٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

سابقہ (٦٤٦)

٦٤٨- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال إذا شرب الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات. البخاري (١٧٢) النسائي (٦٣) ابن ماجه (٣٦٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک شخص کے برتن میں سے کتا پانی پی لے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

٦٤٩- وحدثنا زهير بن حرب قال نا إسمعيل بن إبراهيم عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ طهور إناء أحدكم إذا ولغ فيه الكلب أن يغسله سبع مرات أولاهن بالتراب. مسلم، تحفة الأشراف (١٤٥١٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور پہلی بار مٹی سے صاف کرو۔

٦٥٠- حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن محمد رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ طهور إناء أحدكم إذا ولغ الكلب فيه أن يغسله سبع مرات. مسلم، تحفة الأشراف (١٤٧٤٣)

حضرت ابو ہریرہ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے متعدد احادیث بیان کیں ازاں جملہ ایک یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوؤ۔

٦٥١- وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا أبي قال نا شعبة عن أبي التياح سمع مطرف بن عبد الله عن ابن المغفل قال أمر رسول الله ﷺ بقتل الكلاب ثم قال ما بالهم وبال الكلاب ثم رخص في كلب الصيد وكلب الغنم وقال إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة بالتراب. أبو داود (٧٤) النسائي (٦٧-٣٣٥-٣٣٦) ابن ماجه (٣٦٥-٣٢٠٠-٣٢٠١)

حضرت عبداللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا انہیں کتوں کے قتل کرنے سے کیا ملے گا؟ پھر شکار کے لیے اور مویشیوں کی حفاظت کے لیے کتے رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈالے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ اس کو مٹی سے دھوؤ۔

٦٥٢- وحدثنيه يحيى بن حبيب الحارثي قال نا خالد يعني ابن الحارث ح وحدثني محمد بن حاتم قال نا يحيى بن سعيد ح وحدثني محمد بن الوليد قال نا محمد بن جعفر كلهم عن شعبة في هذا الإسناد بمثله غير أن في رواية يحيى بن سعيد من الزيادة ورخص في

امام مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ذکر کی ہے جس میں آپ نے شکار کرنے، مویشیوں کی حفاظت اور کھیتوں کی حفاظت کے لیے کتوں کے رکھنے کی اجازت دی ہے۔

كَلْبَ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذِكْرُ الزَّرْعِ فِي الرِّوَايَةِ غَيْرَ يَحْيَى. سابقہ (۶۵۱)

۲۸- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۶۵۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ. النسائی (۳۵) ابن ماجہ (۳۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع شدہ پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۵٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٥١۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ہرگز ٹھہرے ہوئے (ساکن) پانی میں پیشاب نہ کرے پھر اس میں غسل کرنے لگے۔

٦٥٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ. الترمذی (۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پانی جاری نہ ہو اور ٹھہرا ہوا ہو اس میں کوئی پیشاب نہ کرے اور پھر اس کے بعد اس میں غسل کرنا شروع کردے۔

۲۹- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

جمع شدہ پانی کے اندر غسل کرنے کی ممانعت

٦٥٦- وَحَدَّثَنِي هَرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ هَرُونُ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا. النسائی (۲۲۰) ابن ماجہ (۶۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں (جس پر غسل فرض ہو) جمع شدہ پانی کے اندر غسل نہ کرے۔ کسی شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا پھر وہ شخص کس طرح غسل کرے؟ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ وہ کسی چیز سے پانی لے اور باہر بیٹھ کر غسل کرے۔

۳۰- بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهِ مِنَ النَّجَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْأَرْضَ يَطْهُرُ بِالْمَاءِ مِنْ

جب مسجد پیشاب یا دیگر نجاستوں سے ملوث ہو جائے تو اس کے دھونے کا وجوب اور طہارت کے لئے پانی سے

غَيْرِ حَاجَةٍ اِلٰى حَفْرِهَا

دھونے کا کافی ہونا

٦٥٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِى الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ وَلَا تُزْرِمُوْهُ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

البخاری (۶۰۲۵) النسائی (۵۳) ابن ماجہ (۵۲۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں آ کر پیشاب کر دیا' صحابہ میں سے بعض (اس کو منع کرنے کے لیے) اٹھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس کو پیشاب کرنے سے مت روکو اور جب وہ دیہاتی پیشاب کر چکا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور اس جگہ پر ڈال دیا۔

٦٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ فِى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فِيْهَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَنُوْبٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهِ.

البخاری (۲۲۱) البخاری (۲۱۹) النسائی (۵۴-۵۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی مسجد کے ایک کونہ میں آ کر کھڑا ہوا اور پیشاب کرنے لگا' صحابہ کرام نے اس کو ڈانٹنا شروع کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو پیشاب کرنے دو' جب وہ پیشاب کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول منگا کر وہ جگہ دھلوا دی۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسجد ناپاک ہو جائے تو اس کو فوراً دھو کر صاف کر لینا چاہیے۔ نیز یہ کہ کسی شخص کو برائی سے روکنے کے لیے نرمی سے کام لینا چاہیے' نیز دو خرابیوں کے مقابلہ میں اگر ایک خرابی کم درجہ کی ہو تو اس کو قبول کر لینا چاہیے کیونکہ جس وقت وہ اعرابی پیشاب کر رہا تھا اگر اس کو روکنے کی کوشش کی جاتی تو پیشاب اس کے کپڑوں پر گرتا یا مسجد کے دوسرے حصوں پر بھی گرتا' اور اگر زبردستی روک دیا جاتا تو اس کے بیمار ہونے کا خطرہ تھا جب کہ مسجد کا کچھ حصہ اس کے پیشاب کرنے کی وجہ سے نجس ہو ہی چکا تھا۔

٦٥٩- حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّ اِسْحٰقَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِى الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِىٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَىْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِىَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا' رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے کہا ٹھہر جا' ٹھہر جا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو پیشاب کرنے سے مت روکو' اس کو پیشاب کرنے دو' صحابہ کرام نے اس کو چھوڑ دیا' جب اس نے پیشاب کر لیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مساجد پیشاب اور دیگر نجاست سے آلودہ کرنے کے لائق نہیں یہ اللہ پاک

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٦)

کے ذکر اور نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں' پھر صحابہ میں سے ایک آدمی کو پانی کا ڈول لانے کا حکم دیا وہ شخص پانی کے ڈول کو لایا اور اس نے اس پر پانی بہایا۔

٣١- بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيْعِ وَ كَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ

شیر خوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے کو دھونے کا حکم

٦٦٠- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَ يُحَنِّكُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مسلم (٥٥٨٤) تحفۃ الاشراف (١٦٩٩٧)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے (نومولود) بچوں کو حصولِ برکت کی خاطر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لاتے' رسول اللہ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور ان کے منہ میں کوئی چیز چبا کر دیتے' ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا' آپ نے پانی منگا کر کپڑوں پر بہایا اور دھونے میں زیادہ مبالغہ سے کام نہیں لیا۔

٦٦١- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ فَبَالَ فِيْ حِجْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٧٥)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شیر خوار بچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا' آپ نے پانی منگا کر اس جگہ بہا دیا۔

٦٦٢- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا عِيْسٰى قَالَ نَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧١٣٧)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

٦٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِيْ حِجْرِهِ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى أَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ. البخاری (٢٢٣) ابوداود (٣٧٤) الترمذی (٧١) النسائی (٣٠١) ابن ماجہ (٥٢٤)

ام قیس بنت محصن بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ایسا بچہ لے کر آئیں جس نے ابھی کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا' انہوں نے اس بچہ کو آپ کی گود میں بٹھا دیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا' آپ نے اس جگہ پانی بہا دیا۔

٦٦٤- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ. سابقہ (٦٦٣)

امام مسلم نے اسی سند کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کی جس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر بہا دیا۔

٦٦٥- وَحَدَّثَنِيْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ

عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ام قیس بنت محصن

قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ ابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى ثَوْبِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا. سابقہ (٦٦٣)

حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن تھیں جو بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتے تھے اور یہ ان عورتوں میں سے تھیں جو سب سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ آئیں' اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک کم سن بچہ کو لے گئیں جو ابھی کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا' اس بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے پانی منگا کر اس کپڑے پر بہا دیا' البتہ اس کو زیادہ کوشش سے نہیں دھویا۔

٣٢- بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ

منی کا حکم

٦٦٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ. مسلم تحفة الاشراف (١٥٩٤١)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک مہمان آیا' صبح کو وہ اپنے کپڑے دھو رہا تھا' حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تم نے کپڑے پر کوئی داغ دیکھا تھا تو صرف اس جگہ کو دھو لیتے' اور اگر نہیں دیکھا تھا تو کپڑے کے چاروں طرف پانی چھڑک لیتے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے پر اگر منی لگی ہوتی تو میں اس کو (خشک ہونے کی وجہ سے) کھرچ دیا کرتی تھی' اور رسول اللہ ﷺ ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

٦٦٧- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

مسلم تحفة الاشراف (١٥٩٦٣)

اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منی کا حکم پوچھا' آپ نے فرمایا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

٦٦٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ مَنْصُورٌ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ

اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچنے کے بارے میں حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ.

النسائی (۳۰۰) ابن ماجہ (۵۳۹)

٦٦٩- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

ابوداؤد (۳۷۱) النسائی (۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸) ابن ماجہ (۵۳۷)

امام مسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٠٠٠- بَابُ غَسْلِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَنِيِّ

منی کو کپڑے سے دھونا

٦٧٠- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَاَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ اَيَغْسِلُهٗ اَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى اَثَرِ الْغَسْلِ فِيْهِ. البخاری (۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲) ابوداؤد (۳۷۳) الترمذی (۱۱۷) النسائی (۲۹۴) ابن ماجہ (۵۳۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں پر جس جگہ منی لگی ہوتی آپ اس جگہ کو دھو دیتے اور انہی کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنے چلے جاتے اور میں آپ کے کپڑوں پر بھیگے ہوئے نشانات کو دیکھتی تھی۔

٦٧١- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ وَابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ فَحَدِيْثُهٗ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ وَاَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. سابقہ (۶۷۰)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود منی لگے ہوئے کپڑے کو دھوتے تھے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دھوتی تھیں۔

٦٧٢- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلٰى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمْتُ فِيْ ثَوْبَيَّ فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ فَرَاَتْنِيْ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَبَعَثَتْ اِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ بِثَوْبَيْكَ قَالَ قُلْتُ رَاَيْتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِيْ مَنَامِهٖ قَالَتْ هَلْ رَاَيْتَ فِيْهِمَا شَيْئًا قُلْتُ لَا قَالَتْ فَلَوْ رَاَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهٗ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَحُكُّهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَابِسًا بِظُفُرِيْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۲۲۴)

عبد اللہ بن شہاب خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان گیا اور مجھے احتلام ہو گیا میں نے ان کپڑوں کو پانی میں ڈال دیا' حضرت عائشہ کی ایک کنیزہ نے یہ ماجرا دیکھا اور جا کر حضرت عائشہ سے بیان کیا۔ حضرت عائشہ نے میری طرف کنیز کو بھیج کر پوچھا کہ تم یہ کپڑا کیوں دھو رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے جو مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے کپڑوں میں اس کا کچھ اثر دیکھا؟ میں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا اگر تمہیں کوئی اثر دکھائی دیتا تب کپڑے کو دھونے کی ضرورت تھی' اور میں تو رسول اللہ ﷺ

کے کپڑے سے خشک منی کو ناخنوں سے کھرچ ڈالا کرتی تھی۔

۳۳- بَابُ نَجَاسَةِ الدَّمِ وَ كَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ

خون کی نجاست اور اس کو دھونے کا طریقہ

٦٧٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

البخاری (۲۲۷-۳۰۷) ابوداود (۳۶۱-۳۶۲) الترمذی (۱۳۸) النسائی (۲۹۳-۳۹۲) ابن ماجہ (۶۲۹)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی ہم عورتوں میں سے کسی کے کپڑے پر حیض (ماہواری) کا خون لگ جاتا ہے اس کپڑے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: پہلے اس (جمے ہوئے) خون کو کھرچ ڈالے پھر پانی سے رگڑے اس کے بعد پانی بہا کر صاف کرلے پھر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔

٦٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ. سابقہ (۶۷۳)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳۴- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَ وُجُوبِ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنْهُ

پیشاب کی نجاست پر دلیل اور اس سے احتراز کا وجوب

٦٧٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَّ عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

البخاری (۲۱۶-۱۳۶۱-۱۳۷۸-۶۰۵۲) ابوداود (۲۰) الترمذی (۷۰) النسائی (۳۱-۲۰۶۷-۲۰۶۸) ابن ماجہ (۳۴۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں سے گذر ہوا' آپ نے فرمایا: ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسی وجہ سے نہیں ہو رہا جس سے بچنا دشوار ہو' ان میں سے ایک شخص چغلی کھایا کرتا تھا' اور دوسرا پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہیں کرتا تھا' پھر آپ نے ایک سبز شاخ منگائی' اس کے دو ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دیا' اور دوسرا دوسری قبر پر پھر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی' ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

٦٧٦- حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهَذَا

امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت معمولی تغیر کے ساتھ منقول ہے۔

الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ أَوْ مِنَ الْبَوْلِ. ماجه(٦٧٥)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣-كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

١-بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ

ملبوس حائضہ [illegible]

٦٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. البخاری(٣٠٠-٢٠٣١) ابوداؤد(٢٦٨) الترمذی(١٣٢) النسائی(٢٨٥-٣٧٢) ابن ماجہ(٦٣٦)

حضرت عائشہ صد[illegible] [illegible]ن کرتی ہیں کہ جب ہم (ازواج رسول اللہ [illegible] سے کسی کو حیض (ماہواری) آ جاتا تو رسول اللہ [illegible] باندھنے کا حکم دیتے پھر اس کو اپنے پاس لٹا لیتے۔

٦٧٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ. البخاری(٣٠٢) ابوداؤد(٢٧٣) ابن ماجہ(٦٣٥)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم (ازواج رسول اللہ ﷺ) میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور اس کا خون جوش سے نکل رہا ہوتا تو حضور ﷺ اس کو چادر باندھنے کا حکم دیتے' پھر اس کو اپنے ساتھ لٹا لیتے' حضرت عائشہ نے فرمایا اور تم میں سے کون شخص اپنی خواہش کو ضبط کرنے میں رسول اللہ ﷺ کی طرح قادر ہے۔

٦٧٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ. البخاری(٣٠٣) ابوداؤد(٢١٦٧)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی ازواج حالت حیض میں چادر باندھ لیتیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ لیٹ جاتے۔

٢-بَابُ الْاِضْطِجَاعِ مَعَ الْحَائِضِ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ

حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا

٦٨٠- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

حضرت میمونہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ ایام ماہواری میں رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ لیٹ جاتے اور ہمارے درمیان صرف ایک کپڑا ہوتا۔

ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْطَجِعُ مَعِيَ وَاَنَا حَائِضٌ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۰۸۱)

۰۰۰- بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ فِيْ لِحَافٍ

حائضہ کے ساتھ چادر میں سونا

۶۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ

البخاری (۲۹۸-۳۲۲-۳۲۳-۱۹۲۹) النسائی (۲۸۳-۳۶۹)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی۔ اچانک مجھے حیض آ گیا میں چپکے سے بستر سے نکلی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے لے لیے' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! حضور نے مجھے بلایا اور میں حضور کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی' نیز حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

ف: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ ایک بستر میں لیٹنا اور سونا جائز ہے جب کہ ان کے درمیان کپڑا حائل ہو' ممنوع صرف یہ ہے کہ حائضہ سے اس کی ناف اور گھٹنوں کے درمیان بلاحجاب جسمانی لذت حاصل کی جائے۔

۳- بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا وَالْاِتِّكَاءِ فِيْ حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْهِ

حائضہ عورت کے لیے اپنے خاوند کا سر دھونے' بالوں میں کنگھی کرنے کا جواز' اس کے جھوٹے کا پاک ہونا' اس کی گود میں سر رکھنے اور اس کی گود میں قرآن پڑھنے کا جواز

۶۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

ابوداؤد (۲۴۶۷-۲۴۶۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب اعتکاف میں بیٹھتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی اور رسول اللہ ﷺ سوائے قضاء حاجت کے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

۶۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا اَسْاَلُ عَنْهُ اِلَّا وَاَنَا مَارَّةٌ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ اِذَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں (حالت اعتکاف میں ہوتی تو) قضاء حاجت کے لیے گھر میں داخل ہوتی اور گذرتے ہوئے کسی مریض کی عیادت بھی کر لیتی' اور رسول اللہ ﷺ (حالت اعتکاف میں) مسجد سے اپنا سر حجرہ میں داخل کرتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی' اور رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں سوائے قضا حاجت کے گھر میں تشریف نہیں لے جاتے تھے۔

كَانُوْا مُعْتَكِفِيْنَ.

البخاری (۲۰۲۹) ابوداؤد (۲٤٦٨) الترمذی (۸۰٤) ابن ماجہ (۱۷۷٦)

٦٨٤- وَحَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخْرِجُ اِلَیَّ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت اعتکاف میں مسجد میں سے اپنا سر میرے حجرے میں داخل فرماتے' میں آپ کا سر دھوتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

النسائی (۲۷۵)

٦٨٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْنِیْ اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَاَنَا فِیْ حُجْرَتِیْ فَاُرَجِّلُ رَاْسَهٗ وَاَنَا حَائِضٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦٩۰۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر میرے حجرے کے قریب کرتے اور میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی' حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

٦٨٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ. البخاری (۳۰۱-۲۹۹-۲۰۳۱) ابوداؤد (۷۷) النسائی (۲۷٤-۲۳٤-۲۳۵-٤۱۱-۳۸۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حالتِ حیض میں رسول اللہ ﷺ کا سر دھویا کرتی تھی۔

۰۰۰- بَابُ تَنَاوُلِهِ الْحَائِضُ الْخُمْرَةَ وَالثَّوْبَ

حائضہ کا جانماز اور کپڑا پکڑانا

٦٨٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِیْ يَدِكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مسجد سے جانماز اٹھا کر مجھے دے دو' میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

ابوداؤد (۲٦۱) الترمذی (۱۳٤) النسائی (۲۷۱-۳۸۲)

٦٨٨- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے آپ کو جانماز اٹھا دوں' میں نے عرض کیا میں حائضہ ہوں' آپ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

لَيْسَتْ فِي يَدِكِ. سابقہ (٦٨٧)

٦٨٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ. النسائی (٢٧٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: اے عائشہ مجھے ایک کپڑا اٹھا دو حضرت عائشہ نے عرض کیا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

٠٠٠- بَابُ الشُّرْبِ مَعَ الْحَائِضِ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ

ایک ہی برتن میں حائضہ کے ساتھ پانی پینا

٦٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ.

ابوداود (٢٥٩) النسائی (٧٠-٢٧٨-٢٧٩-٢٨٠-٢٨١-٣٤٠-٣٧٥-٣٧٦-٣٧٧-٣٧٨) ابن ماجہ (٦٤٣)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں پانی پیتی اور پھر وہی برتن رسول اللہ ﷺ کو دے دیتی آپ اس جگہ سے پانی پیتے جہاں سے میں نے پانی پیا تھا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ اور میں ہڈی سے گوشت کھاتی پھر وہ رسول اللہ ﷺ کو دے دیتی اور رسول اللہ ﷺ اسی جگہ سے ہڈی سے گوشت کھاتے جہاں سے میں نے کھایا تھا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

٠٠٠- بَابُ الِاتِّكَاءِ فِي حِجْرِ الْحَائِضِ وَالْقِرَاءَةِ

حائضہ کی گود سے ٹیک لگا کر قرآن مجید پڑھنا

٦٩١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا دَاوُدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ. البخاری (٢٩٧-٧٥٤٩) ابوداود (٢٦٠) النسائی (٢٧٣-٣٧٩) ابن ماجہ (٦٣٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حائضہ ہوتی تھی اور رسول اللہ ﷺ میری گود سے ٹیک لگا کر قرآن کریم پڑھتے تھے۔

٠٠٠- بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان: یہ آپ سے حیض کے بارے سوال کرتے ہیں کا بیان

٦٩٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو وہ اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اور نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرام نے

أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفْنَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا. ابوداؤد (۲۵۸-۲۱۶۵) الترمذی (۲۹۷۷-۲۹۷۸) النسائی (۲۸۷-۳۶۷) ابن ماجہ (۶۴۴)

رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) ''یہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں' آپ فرمایئے کہ حیض نجاست ہے اس لیے ایام حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو''۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر میں فرمایا' جماع نہ کرو' باقی تمام معاملات میں عورتوں کے ساتھ مشغول رہو۔ یہودیوں کو جب یہ خبر پہنچی تو کہنے لگے: ''یہ شخص ہر بات میں ہماری مخالفت کرنا چاہتا ہے''۔ یہ سن کر اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! جب یہودی ہم کو اس طرح کے طعنے دیتے ہی ہیں تو پھر **ہم ایام حیض میں اپنی عورتوں سے جماع ہی کیوں نہ کر لیا** کریں؟ یہ سنتے ہی رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور ہم لوگوں نے سوچا کہ حضور ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں وہ دونوں (ڈر کر) مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ آیا' رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلا کر دودھ پلایا' تب ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

٤- بَابُ الْمَذْيِ

مذی کا حکم

٦٩٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلٰى عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ.

البخاری (۱۳۲-۱۷۸-۱۵۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مذی بہت آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے براہ راست اس کا حکم معلوم کرنے سے مجھے شرم آتی تھی کیونکہ حضور کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لیے میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حکم معلوم کرو' جب مقداد نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے آلہ تناسل کو دھو کر وضو کر لو۔

٦٩٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ. سابقہ (۶۹۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (سیدتنا) فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے میں رسول اللہ ﷺ سے مذی کے مسائل پوچھنے میں شرم محسوس کرتا تھا میں نے حضرت مقداد سے پوچھنے کے لیے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

٦٩٥- وَحَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مذی

عِيْسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ. النسائی (٤٣٤-٤٣٥-٤٣٧-٤٣٨)

کا حکم معلوم کرنے کے لیے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرلو۔

٥- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے بیدار ہو کر ہاتھ منہ دھونا

٦٩٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ. البخاری (٦٣١٦) ابوداؤد (٥٠٤٣) النسائی (١١٢٠) ابن ماجہ (٥٠٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو کسی وقت اٹھے' قضاء حاجت فرمائی اور اس کے بعد ہاتھ منہ دھو کر سو گئے۔

ف: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ رات کو اٹھ کر پھر سونا بھی جائز ہے' البتہ جس شخص کو یہ خدشہ ہو کہ اگر وہ سو گیا تو اس کی صبح کی عبادات کے معمولات فوت ہو جائیں گے وہ نہ سوئے۔

٦- بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لَهٗ وَغَسْلِ الْفَرْجِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَوْ يُجَامِعَ

جنبی کے لیے سونے کا جواز اور اس کے لیے کھانے پینے کے وقت یا جماع سے پہلے استنجاء اور وضو کرنے کا استحباب

٦٩٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ. ابوداؤد (٢٢٢-٢٢٣) النسائی (٢٥٦-٢٥٧-٢٥٨) ابن ماجہ (٥٩٣-٥٨٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجامعت (ہم بستری) کے بعد جب سونے کا ارادہ کرتے تو سونے سے پہلے مکمل وضو کرتے۔

٦٩٨- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيْعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ. ابوداؤد (٢٢٤) النسائی (٢٥٥) ابن ماجہ (٥٩١-٤٦٧)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنابت (جس حالت میں غسل فرض ہو) کی حالت میں جب کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو اس سے پہلے مکمل وضو کرتے۔

٦٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا جَمِيْعًا

امام مسلم فرماتے ہیں کہ بعض دیگر اسانید سے بھی یہ

نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ. سابقہ (۶۷۱)

حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۷۰۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا أَبِي وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ.

النسائی (۲۵۹) الترمذی (۱۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے آپ نے فرمایا: ہاں! وضو کرنے کے بعد۔

۷۰۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ لِيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۷۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وضو کر کے سو جائے اور پھر اٹھ کر جب چاہے غسل کرے۔

۷۰۲- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ.

البخاری (۲۹۰) ابوداؤد (۲۲۱) النسائی (۲۶۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ رات کو جنبی (جس پر غسل واجب ہو) ہو جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استنجاء کر کے وضو کر لو اور اس کے بعد سو جاؤ۔

۷۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. ابوداؤد (۱۴۳۷) الترمذی (۴۴۹-۲۹۲۴)

عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر پڑھنے کا طریقہ پوچھا' آپ نے وہ طریقہ بتلا دیا' پھر میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کیا کرتے تھے؟ نیند سے پہلے غسل کرتے تھے یا نیند کے بعد' حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ دونوں طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سوتے' میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے دین کے ہر معاملہ میں آسانی فرمائی ہے۔

۷۰۴- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث

بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِيهِ هَارُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۷۰۳)

اسی طرح منقول ہے۔

... - بَابُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ ہم بستر ہونے کا بیان

۷۰۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا وَقَالَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَاوِدَ.

ابوداود (۲۲۰) الترمذی (۱٤١) النسائی (۲٦۲) ابن ماجہ (۵۸۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہو اور پھر دوبارہ یہ عمل کرنا چاہے تو درمیان میں وضو کر لیا کرے۔

۷۰٦- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦٤٠)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک غسل سے ہو کر آئے۔

۷- بَابُ وُجُوبِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِخُرُوجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا

احتلام کے بعد عورت پر غسل کرنے کا وجوب

۷۰۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ جَدَّةُ إِسْحَاقَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمَرْأَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَتَرَى مِنْ نَفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَقَالَ لِعَائِشَةَ بَلْ أَنْتِ فَتَرِبَتْ يَمِينُكِ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِذَا رَأَتْ ذٰلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسحاق کی دادی ام سلیم، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اگر کوئی عورت اس طرح کا خواب دیکھے جیسے مرد خواب دیکھتا ہے تو وہ کیا کرے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (درمیان میں) بولیں "اے ام سلیم! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' حضرت عائشہ کا یہ کہنا بطور ملامت نہ تھا تم نے تو عورتوں کو شرمندہ کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا بلکہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں (پھر حضرت ام سلیم سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ام سلیم! جب عورت ایسا خواب دیکھے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذٰلِكِ الْمَرْأَةُ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَهَلْ يَكُوْنُ هٰذَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ فَمِنْ أَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ. النسائی (۱۹۵۔۔۲۰۰) ابن ماجہ (۶۰۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت ایسا خواب دیکھے جیسا مرد خواب دیکھتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت ایسا خواب دیکھے تو غسل کرے، حضرت ام سلیم کہتی ہیں کہ مجھے شرم تو آئی تاہم میں نے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر ایسا نہ ہو تو بچوں کی مشابہت کیسے ہو؟ مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور زرد ہوتا ہے ان میں سے جس کا پانی غالب ہو یا سابق ہو بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا أَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِيْ مَنَامِهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُوْنُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۵۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ عورت خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر اس سے وہی چیز نکلے جو مرد سے نکلتی ہے تو اس پر غسل فرض ہے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا. البخاری (۱۳۰-۲۸۲-۳۳۲۸-۶۰۹۱-۶۱۲۱) الترمذی (۱۲۲) ابن ماجہ (۶۰۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلیم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات کو (شرم کی وجہ سے) ترک نہیں کرتا' کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل فرض ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جب وہ منی دیکھ لے۔ حضرت ام سلیم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں اگر یہ بات نہ ہوتی تو بچہ اس کے مشابہ کیسے ہوتا؟

۷۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَتْ قُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَاءَ. سابقہ (۷۱۰)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ روایت میں یہ اضافہ ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ام سلیم سے فرمایا تم نے تو عورتوں کو شرمندہ کر دیا۔

۷۱۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ام سلیم کی بات سن کر حضرت عائشہ نے ان

شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اُمَّ بَنِيْ اَبِيْ طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هِشَامٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا اُفٍّ لَكِ اَتَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ. ابوداود (۲۳۷) النسائی (۱۹۶)

سے کہا تم پر افسوس ہے کیا عورت بھی اس قسم کے خواب دیکھتی ہے۔

۷۱۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ سَهْلٌ نَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ اِذَا احْتَلَمَتْ وَاَبْصَرَتِ الْمَاءَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَاُلَّتْ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ اِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الْوَلَدُ اَخْوَالَهُ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۵۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جب عورت کو احتلام ہو اور وہ منی بھی دیکھے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا تمہارے ہاتھ خاک آلود اور زخمی ہوں' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا اس کو چھوڑ دو اولاد کی مشابہت اسی وجہ سے ہوتی ہے جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو بچہ اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کا پانی عورت پر غالب آ جائے تو بچہ اپنے چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے۔

۸- بَابُ بَيَانِ صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَاَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوْقٌ مِّنْ مَّائِهِمَا

مرد اور عورت کی منی کی خصوصیات اور یہ کہ بچہ ان کے پانی سے پیدا ہوتا ہے

۷۱۴- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ تَوْبَةَ وَهُوَ رَبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِيْ اَخَاهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ حِبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِيْ فَقُلْتُ اَلَا تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ اِنَّمَا نَدْعُوْهُ بِاسْمِهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ بِهِ اَهْلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اسْمِيْ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ سَمَّانِيْ بِهِ اَهْلِيْ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ جِئْتُ اَسْاَلُكَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ اِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ اَسْمَعُ بِاُذُنَيَّ فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُوْدٍ مَّعَهُ فَقَالَ سَلْ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا تھا' علماء یہود میں سے ایک عالم حضور کے پاس آیا اور کہنے لگا "السلام علیک یا محمد" میں نے اس کو زور سے دھکا دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا۔ کہنے لگا تم نے مجھے کیوں دھکا دیا ہے؟ میں نے کہا تم نے یا رسول اللہ! کیوں نہیں کہا؟ کہنے لگا ہم ان کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر والوں نے جو میرا نام رکھا ہے وہ محمد ہی ہے' یہودی نے کہا میں آپ سے کچھ سوال کرنے آیا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو کچھ بتلا دوں تو تم کو کچھ فائدہ پہنچے گا؟ اس نے کہا میں غور سے آپ کی بات سنوں گا' رسول اللہ ﷺ ایک تنکے سے زمین کرید رہے تھے آپ نے فرمایا "پوچھو" یہودی کہنے لگا جب

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ الْيَهُودِيُّ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْيَهُودِيُّ لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۰۶)

زمین اور آسمان بدل چکے ہوں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے' اس نے پوچھا سب سے پہلے پل صراط سے کون گزرے گا؟؟ آپ نے فرمایا فقراء مہاجرین' اس نے پوچھا وہ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے انہیں کیا کھلایا جائے گا؟؟ آپ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا' اس نے پوچھا اس کے بعد کیا کھلایا جائے گا؟؟ آپ نے فرمایا ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت میں چرا کرتا تھا' اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا پلایا جائے گا؟؟ آپ نے فرمایا انہیں سلسبیل نامی ایک چشمہ سے پانی پلایا جائے گا' اس یہودی عالم نے کہا آپ نے سچ فرمایا' لیکن میں آپ سے وہ بات پوچھنے آیا ہوں جس کو روئے زمین پر نبی کے سوا صرف ایک یا دو آدمی جانتے ہیں' آپ نے فرمایا اگر میں تم کو وہ بات بتلاؤں تو تم کو فائدہ پہنچے گا' اس نے کہا میں غور سے سنوں گا' اس نے کہا میں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد رنگ کا ہوتا ہے جب یہ دونوں پانی جمع ہو جائیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچہ پیدا ہوتا ہے' اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچی پیدا ہوتی ہے' یہودی نے کہا بلاشبہ آپ نے سچ فرمایا اور آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں' پھر وہ یہودی چلا گیا' اس کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جن چیزوں کے بارے پوچھا میں ان کی طرف متوجہ نہیں تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان چیزوں کی طرف متوجہ کر دیا۔

۷۱۵- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ وَقَالَ أَذْكَرَ وَآنَثَ وَلَمْ يَقُلْ أَذْكَرَا أَوْ آنَثَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۰۶)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۹- بَابُ صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسلِ جنابت کا طریقہ

۷۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۹۰۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر استنجاء کرتے' اس کے بعد مکمل وضو کرتے' پھر پانی لے کر سر پر ڈالتے اور انگلیوں کی مدد سے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے' پھر جب دیکھتے کہ سر صاف ہو گیا ہے تو تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے' پھر تمام بدن پر پانی ڈالتے اور پھر پیر دھو لیتے۔

۷۱۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۷۳-۱۷۰۱۲)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اس روایت میں بعد میں پیروں کے دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۷۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کی ابتداء دونوں ہاتھ دھونے سے کی --- اس روایت میں بھی پیروں کے دھونے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۹- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۸۹۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس کو تین بار دھو لیتے' پھر اس کے بعد مکمل وضو فرماتے۔

۷۲۰- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا' پہلے آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا دو یا تین بار' پھر برتن سے پانی لے کر بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا' پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر خوب صاف کیا' پھر مکمل وضو کیا' پھر دونوں ہاتھوں سے چلو بھر کر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا' پھر تمام بدن کو دھویا' پھر اس جگہ سے ہٹ

رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ. البخاری (۲۴۹-۲۵۷-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۵-۲۶۶-۲۷۴-۲۷۶-۲۸۱) ابوداؤد (۲۴۵) الترمذی (۱۰۳) النسائی (۲۵۳-۴۰۶-۴۱۶-۴۱۷) ابن ماجہ (۴۶۷)

کر دوسری جگہ جا کر پیروں کو دھویا' پھر میں آپ کے لیے تولیہ لے کر آئی لیکن آپ نے واپس کر دیا۔

۷۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْأَشَجُّ وَإِسْحَاقُ كُلُّهُمْ عَنْ وَكِيعٍ وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا إِفْرَاغُ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّأْسِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَصْفُ الْوُضُوءِ كُلِّهِ يَذْكُرُ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فِيهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ذِكْرُ الْمِنْدِيلِ. سابقہ (۷۲۰)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت وکیع سے بھی مروی ہے اس میں ناک اور منہ میں پانی ڈالنے کا ذکر ہے اور معاویہ سے بھی مروی ہے اور اس میں تولیہ کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا يَعْنِي يَنْفُضُهُ. سابقہ (۷۲۰)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تولیہ لایا گیا تو آپ نے نہیں لیا اور ہاتھوں سے پانی کو بدن سے جھاڑنے لگے۔

۷۲۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ. البخاری (۲۵۸) ابوداؤد (۲۴۰) النسائی (۴۲۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو (دودھ دان کی قسم کا) ایک برتن منگواتے' پھر اس سے پانی لے کر پہلے سر کی دائیں جانب دھوتے' پھر بائیں جانب پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر سر پر بہاتے۔

۱۰- بَابُ الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَغُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ وَغُسْلِ أَحَدِهِمَا بِفَضْلِ الْآخَرِ

غسل جنابت کے لیے پانی کی مستحب مقدار' شوہر اور زوجہ کا ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرنا

۷۲۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ. ابوداؤد (۲۳۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کے لیے ایسا برتن استعمال کرتے تھے جس میں تین صاع (ساڑھے تیرہ لیٹر) پانی آتا تھا۔

۷۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ. ابن ماجہ (۳۷۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تین صاع (ساڑھے تیرہ لیٹر) پانی کی مقدار کے ایک برتن سے میں اور رسول اللہ ﷺ ہم دونوں اکٹھے غسل کرتے۔

۷۲۶- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ قَدْرِ الصَّاعِ فَاغْتَسَلَتْ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ وَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَأْخُذْنَ مِنْ رُءُوسِهِنَّ حَتَّى تَكُونَ كَالْوَفْرَةِ. البخاری (۲۵۱) النسائی (۲۲۷)

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی (دودھ شریک) بھائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کتنے پانی سے کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے ایک صاع (ساڑھے چار لیٹر) پانی منگایا اور اپنے اور ہمارے درمیان پردہ ڈال کر غسل کرنے لگیں' آپ نے سر پر تین بار پانی ڈالا۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات سر کے لیے بال کاٹ دیتی تھیں' یہاں تک کہ وہ صرف کندھوں کے برابر رہ جاتے تھے۔

۷۲۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذَى الَّذِي بِهِ بِيَمِينِهِ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذَلِكَ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۷۰۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو دائیں ہاتھ کو پانی سے دھو کر غسل کی ابتداء کرتے پھر دائیں ہاتھ سے نجاست پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اس کو صاف کرتے' اور اس عمل سے فارغ ہو کر سر پر پانی ڈالتے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں اور رسول اللہ ﷺ مل کر ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں جنبی ہوتے تھے۔

۷۲۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَسَعُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں چار لیٹر کے قریب ایک برتن سے پانی لے کر وہ اور رسول اللہ ﷺ غسل کیا کرتے تھے۔

ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَاكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٨٣٤)

۷۲۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ أَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ. البخاري (٢٦١)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے باری باری پانی لے کر غسل جنابت کرتے تھے۔

۷۳۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَاحِدٍ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ.

النسائی (٢٣٩-٤١٢)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر جنابت کا غسل کرتے، حضور مجھ سے پہلے پانی لے لیتے اور میں کہتی میرے لیے بھی تو چھوڑیے۔ میرے لیے بھی تو چھوڑیے۔

۷۳۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ. الترمذی (٦٢) النسائی (٢٣٦) ابن ماجہ (٣٧٧)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرتے تھے۔

۷۳۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَكْبَرُ عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ.

البخاری (٢٥٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرتے تھے۔

۷۳۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

البخاری (٣٢٢-١٩٢٩) ابن ماجہ (٣٨٠)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر غسل جنابت کرتے تھے۔

٠٠٠- بَابُ مَا يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

غسل اور وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے؟

۷۳۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيْكَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ وَقَالَ ابْنُ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ جَبْرٍ.

البخاری (۲۰۱) ابوداؤد (۹۵) الترمذی (۶۰۹) النسائی (۷۳-۲۲۹-۳۴۴)

ﷺ (تقریباً) پونے سات لیٹر پانی سے غسل کرتے تھے اور تقریباً ایک لیٹر پانی سے وضو کرتے تھے۔

۷۳۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ. سابقہ (۷۳۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوا لیٹر پانی کی مقدار سے وضو کرتے اور (تقریباً) سات لیٹر پانی سے غسل کرتے۔

۷۳۶- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَبُوْ كَامِلٍ نَا بِشْرٌ قَالَ نَا أَبُوْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ.

الترمذی (۵۶) ابن ماجہ (۲۶۷)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تقریباً) ساڑھے چار لیٹر پانی سے غسل کر لیتے اور سوا لیٹر پانی سے وضو کرتے تھے۔

۷۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِيْ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ. سابقہ (۷۳۶)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی رسول نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ساڑھے چار لیٹر پانی سے غسل کرتے تھے اور سوا لیٹر پانی سے وضو کرتے تھے۔

۱۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ ثَلَاثًا

غسل میں سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنا

۷۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أَغْسِلُ رَأْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِيْ ثَلَاثَ أَكُفٍّ. البخاری (۲۵۴) ابوداؤد (۲۳۹) النسائی (۲۵۰-۴۲۳)

ابن ماجہ (۵۷۵)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل کے بارے میں بحث کرنے لگے‘ ایک شخص نے کہا کہ میں تو اس طرح اپنے سر کو دھوتا ہوں‘ رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا: میں اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتا ہوں۔

۷۳۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُفْرِغُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثًا.

سابقہ (۷۳۸)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے سامنے غسل جنابت کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

۷۴۰- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ وَفْدَ ثَقِیْفٍ سَاَلُوا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالُوْا اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ فَكَیْفَ بِالْغُسْلِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُفْرِغُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثًا قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ نَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَّقَالَ اِنَّ وَفْدَ ثَقِیْفٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۲۸۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' وفد ثقیف رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا ہمارا علاقہ بہت ٹھنڈا ہے ہم غسل کیسے کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: میں تو سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

۷۴۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ یَعْنِی الثَّقَفِیَّ قَالَ نَا جَعْفَرٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ صَبَّ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ شَعْرِیْ كَثِیْرٌ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ یَا ابْنَ اَخِیْ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَاَطْیَبَ.

ابن ماجہ (۵۷۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کرتے تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے' ان سے حسن بن محمد نے کہا میرے بال تو بہت زیادہ ہیں' حضرت جابر کہتے ہیں میں نے کہا اے میرے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے بال تمہارے بالوں سے زیادہ لمبے اور پاکیزہ تھے۔

ف: اس باب کی احادیث میں علمی مسائل میں بحث اور مناظرہ کا ثبوت ہے' اور امام اور استاذ کے سامنے اس کے شاگردوں کے بحث کرنے کا بیان ہے' نیز ان احادیث میں غسل کے وقت سر پر تین بار پانی ڈالنے کا بیان ہے' اور ہمارے فقہاء نے اس پر قیاس کر کے تمام بدن پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کو لاحق کیا ہے' نیز جب وضو میں اعضاء کو تین بار دھونا مستحب ہے تو غسل میں تمام بدن کو تین بار دھونا بطریق اولیٰ مستحب ہونا چاہیے۔

۱۲- بَابُ حُكْمِ ضَفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ

غسل میں مینڈھیوں کا حکم

۷۴۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا یَكْفِیْكِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سر پر بہت کس کر مینڈھیاں باندھتی ہوں' کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں' تمہارے لیے سر پر صرف تین چلو پانی بہا لینا کافی ہے پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہا لینا تو تم پاک ہو جاؤ گی۔

أَنْ تَحْثِيَ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ.

ابوداود (۲۵۱) الترمذی (۱۰۵) النسائی (۲٤۱) ابن ماجہ (۶۰۳)

۷٤۳- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ مُوسَى فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَفَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. سابقہ (۷٤۲)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے مگر اس میں حیض اور جنابت کا ذکر ہے۔

۷٤٤- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ نَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَفَأَحُلُّهُ فَأَغْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَيْضَةَ.

سابقہ (۷٤۲)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت منقول ہے اس میں غسل جنابت میں مینڈھیاں کھولنے کا ذکر ہے حیض کا ذکر نہیں ہے۔

۷٤۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عُمَرَ هَذَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ. النسائی (٤١٤) ابن ماجہ (۶۰٤)

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر عورتوں کو غسل کے وقت مینڈھیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں' حضرت عائشہ نے فرمایا عبداللہ بن عمر پر تعجب ہے کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت مینڈھیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں وہ عورتوں کو سر منڈوانے کا حکم کیوں نہیں دے دیتے؟ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرتی تھی اور اپنے بالوں پر صرف تین بار پانی ڈالتی تھی۔

ف: جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ جب غسل کرنے والی عورت کے سر کے بالوں میں بالوں کو کھولے بغیر پانی پہنچ جائے تو اس کے لیے سر کے بالوں کا کھولنا ضروری نہیں ہے اور اگر بالوں کو کھولے بغیر اس کے سر میں پانی نہ پہنچے تو پھر بالوں کو کھولنا واجب ہے' اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس پر محمول ہے کہ ان کے سر کے بالوں میں پانی پہنچ جاتا تھا۔

۱۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فِي مَوْضِعِ الدَّمِ

حائضہ کا غسل کے بعد خون کی جگہ خوشبو لگانے کا استحباب

۷٤٦- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ وہ حیض

مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَالَ فَذَكَرَتْ اَنَّهٗ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاسْتَتَرَ وَاَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ وَعَرَفْتُ مَا اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اٰثَارَ الدَّمِ.

البخاری (۳۱٤-۳۱۵-۷۳۵۷) النسائی (۲۵۱-٤۲۵)

کے بعد کس طرح غسل کرے؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور نے اس کو طریقہ بتلایا اور فرمایا کہ غسل کے بعد مشک لگا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے وہ کہنے لگی کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا اس سے پاکیزگی حاصل کرو اس نے کہا کیسے؟ آپ نے سبحان اللہ فرما کر (شرم سے) اپنا چہرہ چھپالیا' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کا مطلب سمجھایا اور کہا مشک لگے ہوئے اس کپڑے سے خون کے آثار مٹادو۔

۷٤۷- وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ اَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ فَقَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِيْ بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ.

سابقہ (۷٤٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ وہ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے کس طرح غسل کرے؟ آپ نے فرمایا: کسی کپڑے پر مشک لگا کر پاکیزگی حاصل کرو' اس کے بعد بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۷٤۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ فَقَالَ تَاْخُذُ اِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهٗ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَتْ اَسْمَاءُ وَكَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْنَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَاَنَّهَا تُخْفِيْ ذٰلِكَ تَتَبَّعِيْنَ اَثَرَ الدَّمِ وَسَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَاْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ اَوْ تُبْلِغُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهٗ حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تُفِيْضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ.

ابوداؤد (۳۱٤-۳۱۵-۳۱٦) ابن ماجہ (٦٤۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حیض کے بعد غسل کس طرح کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: پہلے پانی کو بیری کے پتوں کے ساتھ ملا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر تین بار اپنے سر پر پانی ڈالے اور سر کو خوب مل مل کر دھوئے حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے' پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک کپڑے میں مشک لگا کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے' حضرت اسماء نے کہا کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اس سے پاکیزگی حاصل کرو' پھر حضرت عائشہ نے چپکے سے حضرت اسماء کو بتلایا مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے خون کا اثر مٹاؤ' پھر حضرت اسماء نے حضور سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا پہلے پانی لے کر وضو کرو' پھر تین بار اپنے سر پر اچھی طرح سے پانی ڈالو حتیٰ کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر سارے بدن پر پانی بہالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انصاری عورتیں بھی کیا خوب تھیں وہ دینی

مسائل معلوم کرنے میں حیاء نہیں کرتی تھیں۔

۷۴۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتَرَ. سابقہ (۷۴۸)

امام مسلم ایک اور سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں جس میں کچھ لفظی تغیر ہے۔

۷۵۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ شَكَلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ. سابقہ (۷۴۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت شکل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اور پوچھا حیض سے پاکیزگی کے لیے ہم کس طرح غسل کریں؟ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

ف: اس باب کی احادیث سے مراد یہ ہے کہ سنت یہ ہے کہ حیض سے غسل کرنے والی عورت مشک (یا کوئی اور خوشبو) لے کر روئی یا کسی نرم کپڑے میں رکھے اور غسل کرنے کے بعد اس کو اپنی فرج میں رکھ لے' نفاس سے غسل کرنے والی عورت کے لیے بھی یہ مستحب ہے' جمہور فقہاء نے یہ کہا ہے کہ مشک کے استعمال سے مراد کسی خوشبو کو استعمال کرنا ہے تاکہ بدبو زائل ہو جائے' یہ عمل ہر حائضہ کے لیے مستحب ہے خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

۱۴- بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا وَصَلَاتِهَا

مستحاضہ کے غسل اور اس کی نماز کے احکام

۷۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

البخاری (۲۲۸) الترمذی (۱۲۵) النسائی (۲۱۲-۲۱۷) ابن ماجہ (۶۲۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ! میں حائضہ رہتی ہوں (یعنی ہر وقت ماہواری کا خون جاری رہتا ہے) اور کبھی پاک نہیں رہتی' کیا میں نماز چھوڑ دوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ سے خون نکلتا ہے' حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز کو چھوڑ دو۔ اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز شروع کر دو۔

۷۵۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور بتلایا کہ اس میں کچھ لفظی تغیر ہے۔

بِنْتُ اَسَدٍ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنَّا وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةُ حَرْفٍ تَرَكْنَا ذِكْرَهُ. البخاری (۲۲۸) الترمذی (۱۲۵) النسائی (۲۱۷-۳۶۲-۲۱۲-۲۵۷) ابن ماجہ (۶۲۱)

۷۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ابْنَةُ جَحْشٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ حَبِيبَةَ.

ابوداؤد (۲۹۰) الترمذی (۱۲۹) النسائی (۲۰۶-۲۰۰-۳۵۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے ہر وقت حیض آتا ہے' آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے جس سے خون نکلتا ہے' غسل کرو اور نماز پڑھ لو' وہ ہر نماز کے بعد غسل کیا کرتی تھیں۔ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو ہر نماز کے وقت غسل کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ وہ خود ایسا کرتی تھیں اور بعض روایات میں بنت جحش کا ذکر ہے' حضرت ام حبیبہ کا نام نہیں ہے۔

۷۵۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثْتُ ذَلِكَ أَبَا بَكْرِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ هِنْدًا لَوْ سَمِعَتْ بِهَذِهِ الْفُتْيَا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَتَبْكِي لِأَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّي. البخاری (۳۲۷) ابوداؤد (۲۸۵) النسائی (۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵) ابن ماجہ (۶۲۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ہم شیر نسبتی ام حبیبہ بنت جحش جو حضرت عبدالرحمن بن عوف کی منکوحہ تھیں' ان کو سات سال سے مسلسل خون آرہا تھا' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس صورت کا حکم معلوم کیا' آپ نے فرمایا: یہ خون ہے لیکن یہ ایک رگ سے نکلتا ہے' غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں ایک برتن میں بیٹھ کر غسل کرتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی' ابن شہاب نے یہ حدیث ابو بکر سے بیان کی انہوں نے کہا' اللہ تعالیٰ ہند پر رحم فرمائے کاش وہ یہ فتویٰ سن لیتیں لہٰذا وہ اس بات پر روتی تھیں کہ وہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

۷۵۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں' ان کو سات سال سے حیض آرہا تھا' اس کے بعد حدیث

بِنْتُ جَحْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعْلُوْ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَآءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ. سابقہ (۷۵۴)

مثل سابق ہے۔

۷۵۶- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. سابقہ (۷۵۴)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے کہا' اس سند کے ساتھ بھی اس قسم کی روایت منقول ہے۔

۷۵۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ. ابوداؤد (۲۷۹) النسائی (۲۰۷-۳۵۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے بارے میں دریافت کیا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے ان کے نہانے کا برتن خون سے بھرا ہو دیکھا تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنے دن تم کو حیض آتا تھا ان دنوں کو حیض قرار دو اس کے بعد غسل کر کے نماز پڑھو۔

۷۵۸- حَدَّثَنِيْ مُوْسَی بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيْمِيُّ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ شَكَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. سابقہ (۷۵۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں' اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے خون آنے کی شکایت کی' آپ نے فرمایا کہ جتنے دن تم کو حیض آتا تھا ان دنوں کو حیض قرار دو اس کے بعد غسل کرو' وہ ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں۔

ف: اس باب کی احادیث میں نجاست کو زائل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ خون نجس ہے' اور خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' اس باب کی احادیث احناف کے مسلک پر قوی حجت ہیں۔

۱۵- بَابُ وُجُوْبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَی الْحَائِضِ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

حائضہ پر نماز کی قضاء نہیں صرف روزہ کی قضاء ہے

۷۵۹- حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَتَقْضِيْ اِحْدَانَا الصَّلٰوةَ اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ

معاذہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا ماہواری کے ایام میں ہم کو نماز قضاء کرنی چاہیے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہیں تم حروریہ (خوارج میں سے) تو نہیں ہو ہم ازواج رسول اللہ ﷺ کو بھی ماہواری آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ ہم کو نماز

اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ. البخاری (۳۲۱) ابوداؤد (۲۶۲-۲۶۳) الترمذی (۱۳۰) النسائی (۳۸۰-۲۳۱۷) ابن ماجہ (۶۳۱)

قضاء کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

۷۶۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَجْزِيْنَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي يَقْضِينَ. سابقہ (۷۵۹)

معاذہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا ایام حیض میں نماز قضاء کرنی چاہیے؟ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا تم حروریہ ہو؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج حائضہ ہوتی تھیں' تو کیا حضور ان کو نماز قضاء کرنے کا حکم دیتے تھے؟

۷۶۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلٰكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ. سابقہ (۷۵۹)

معاذہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ حائضہ عورت روزہ تو قضاء کرتی ہے' نماز قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا تو حروریہ ہے؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں محض جاننا چاہتی ہوں' آپ نے فرمایا حیض کے ایام میں ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم تو دیا جاتا تھا اور نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

ف: یہ حکم متفق علیہ ہے' تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حیض اور نفاس کی حالت میں عورت پر نماز اور روزہ واجب نہیں ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس پر روزہ کی قضاء واجب ہے اور نماز کی قضاء واجب نہیں ہے' علماء نے کہا ہے کہ ان میں فرق یہ ہے کہ نمازیں زیادہ ہیں اور دن میں بار بار پڑھی جاتی ہیں' اس کے برعکس روزے صرف سال میں ایک بار واجب ہوتے ہیں۔

۱۶- بَابُ تَسَتُّرِ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَنَحْوِهٖ

پردہ کی اوٹ میں غسل کرنا

۷۶۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. البخاری (۲۸۰-۳۵۷-۳۱۷۱-۶۱۵۸) الترمذی (۲۷۳۴-۱۵۷۹) النسائی (۲۲۵) ابن ماجہ (۴۶۵)

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئی' تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ پکڑ رکھا تھا' اور رسول اللہ ﷺ اس کی اوٹ میں نہا رہے تھے۔

۷۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' اس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ کے بلند حصے میں تھے اور غسل کرنا چاہتے تھے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

بِأَعْلَى مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحَى. سابقہ (۷۶۲)

پردہ کی اوٹ کی غسل کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑا اپنے گرد لپیٹا اور چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

۷۶۴- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ سَجَدَاتٍ وَذَلِكَ ضُحًى. سابقہ (۷۶۲)

امام مسلم اسی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ نے چادر سے پردہ ڈالا اور رسول اللہ ﷺ نے غسل کیا' پھر ایک کپڑا لپیٹ کر چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

۷۶۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا مُوسَى الْقَارِيُّ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً فَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ. سابقہ (۷۲۰)

حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا' پردہ ڈالا' پھر آپ نے غسل فرمایا۔

ف: اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ انسان محرم کی موجودگی میں پردہ کی اوٹ میں نہا سکتا ہے' اور اپنی بیٹی سے خدمت لے سکتا ہے' اور ان احادیث میں یہ بیان ہے کہ چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کی آٹھ رکعات ہیں۔

۱۷- بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ

پرائی شرم گاہ دیکھنے کی حرمت

۷۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.

ابوداؤد (۴۰۱۸) الترمذی (۲۷۹۳) ابن ماجہ (۶۶۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے' اور دو مرد برہنہ ہو کر ایک کپڑے میں نہ لیٹیں' نہ دو عورتیں برہنہ ہو کر ایک کپڑے میں لیٹیں۔

۷۶۷- وَحَدَّثَنِيهِ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا مَكَانَ عَوْرَةِ عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَعُرْيَةِ الْمَرْأَةِ. سابقہ (۷۶۶)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ مروی ہے۔

۱۸- بَابُ جَوَازِ الْإِغْتِسَالِ عُرْيَانًا فِي الْخَلْوَةِ

تنہائی میں برہنہ غسل کرنے کا جواز

۷۶۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھتے رہتے تھے' اور حضرت موسیٰ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى بِأَثَرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى بِالْحَجَرِ. البخاری (۲۷۸)

السلام الگ جا کر تنہائی میں غسل کیا کرتے تھے۔ بنواسرائیل نے کہا قسم بخدا موسیٰ کے تنہائی میں نہانے کی صرف یہ وجہ ہے کہ ان کو ہرنیا کی بیماری ہے' ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے گئے' اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ پڑا' حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پتھر کے پیچھے پیچھے دوڑے اور کہنے لگے اے پتھر! میرے کپڑے دو' اے پتھر! میرے کپڑے دو' یہاں تک کہ بنواسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سراپا کو دیکھ لیا اور کہنے لگے خدا کی قسم موسیٰ میں کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت پتھر کھڑا ہو گیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو دیکھا اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضرب سے چھ یا سات نشان تھے۔

۱۹- بَابُ الْاِعْتِنَاءِ بِحِفْظِ الْعَوْرَةِ

شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنا

۷۶۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ حِجَارَةً فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلٰى عَاتِقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِزَارِيْ إِزَارِيْ فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهِ عَلٰى رَقَبَتِكَ وَلَمْ يَقُلْ عَلٰى عَاتِقِكَ. البخاری (۱۵۸۲-۳۸۲۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب (آپ کے بچپن میں) کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت عباس اور رسول اللہ ﷺ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے' حضرت عباس نے نبی ﷺ سے کہا تم اپنا تہبند اتار کر پتھر کے نیچے کندھے پر رکھ لو' سو آپ نے ایسا کر لیا' آپ فوراً بے ہوش ہو کر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں' پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میرا تہبند' میرا تہبند' پھر آپ کا تہبند دیا گیا بعض روایات میں ہے کہ کندھے کی بجائے اپنی گردن پر تہبند رکھ لو۔

۷۷۰- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِيْ لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلٰى

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کی تعمیر کے لیے لوگوں کے ساتھ مل کر پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے' اور آپ نے تہبند پہنا ہوا تھا آپ کے چچا عباس نے کہا اے بھتیجے اپنی چادر اتار کر کندھے پر رکھ لو اور اس کے اوپر پتھر رکھو' حضرت جابر کہتے ہیں کہ آپ نے اتار کر اسے

مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ عَلَى مَنْكِبِهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ عُرْيَانًا.

البخاری (۳٦٤)

کندھے پر رکھ لیا آپ فوراً بے ہوش ہو کر گر گئے' اس کے بعد آپ کو کسی نے برہنہ نہیں دیکھا۔

۷۷۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ أَحْمِلُهُ ثَقِيْلٍ وَعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيْفٌ قَالَ فَانْحَلَّ إِزَارِيْ وَمَعِيَ الْحَجَرُ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ حَتّٰى بَلَغْتُ بِهِ إِلٰى مَوْضِعِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ارْجِعْ إِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً.

ابوداؤد (۴۰۱٦)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بھاری پتھر اٹھا کر لا رہا تھا اور میں نے چھوٹا سا تہ بند باندھا ہوا تھا' اچانک میرا تہ بند کھل گیا اور میرے کندھے پر وزنی پتھر تھا اس وجہ سے میں تہ بند کو اٹھا نہیں سکا یہاں تک کہ میں نے پتھر کو اس کی جگہ نہیں پہنچا دیا' یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جا کر اپنا تہ بند لو اور اس کو باندھ لو اور ننگے بدن نہ پھرا کرو۔

ف: اس باب کی احادیث میں رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اپنے بچپن میں ہی زمانہ جاہلیت کے برے اخلاق سے محفوظ اور مامون تھے' نبی ﷺ نے اپنی طبعی حیا کے باوجود اپنے چچا کا حکم ماننے کے لیے تہبند اتار دیا تھا لیکن چونکہ یہ فعل آپ کی پاکیزہ فطرت اور مزاج کے خلاف تھا اس لیے آپ فوراً بے ہوش ہو کر گر گئے۔ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے احسن اخلاق اور حیاء کامل پر پیدا کیا تھا حتیٰ کہ آپ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء دار تھے۔

۲۰- بَابُ التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْبَوْلِ

قضاء حاجت کے وقت پردہ کرنا

۷۷۲- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا نَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِيْ حَدِيْثِهِ يَعْنِيْ حَائِطَ نَخْلٍ.

ابوداؤد (۲۵۴۹) ابن ماجہ (۳۴۰)

حضرت عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا' پھر میرے کان میں ایک راز کی بات کہی جس کو میں کبھی بیان نہیں کروں گا اور رسول اللہ ﷺ کو قضاء حاجت کے وقت کھجور کے درختوں کی اوٹ زیادہ پسند تھی۔

غسل جماع کے
احکام

۲۱- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْجِمَاعَ كَانَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ إِلَّا أَنْ يَّنْزِلَ الْمَنِيُّ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَأَنَّ الْغُسْلَ يَجِبُ بِالْجِمَاعِ

۷۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پیر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبا گیا جب ہم بنی

نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكٍ يَعْنِي ابْنَ نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ اِلٰى قُبَاءٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِيْ بَنِيْ سَالِمٍ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَابِ عِتْبَانَ فَصَرَخَ بِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ اِزَارَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ عِتْبَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنِ امْرَاَتِهٖ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤١٢٣)

سالم کے محلہ میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ حضرت عتبان کے مکان پر ٹھہر گئے اور حضرت عتبان کو آواز دی' وہ اپنا تہبند باندھتے ہوئے دروازہ سے نکلے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تم کو وقت سے پہلے بلا لیا' حضرت عتبان نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ جو شخص اپنی بیوی سے ہم بستری میں مشغول ہو اور انزال (خروج) منی سے پہلے اس سے علیحدہ ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غسل انزال سے واجب ہوتا ہے۔

٧٧٤- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ. ابوداؤد (٢١٧)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ نے فرمایا غسل انزال سے واجب ہوتا ہے۔

٧٧٥- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا اَبُو الْعَلَاءِ ابْنُ الشِّخِّيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْسَخُ حَدِيْثُهٗ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْاٰنُ بَعْضُهٗ بَعْضًا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٥٤٩)

ابو العلاء بن شخیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بعض احادیث بعض دوسری احادیث کو منسوخ کر دیتی ہیں جس طرح قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ کر دیتی ہے۔

٧٧٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اِذَا اُعْجِلْتَ وَاُقْحِطْتَ. البخاری (١٨٠) ابن ماجہ (ق٦٠)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک انصاری کے مکان سے گزر ہوا' آپ نے ان کو بلوایا' وہ اس حال میں گھر سے باہر آئے کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا: ہم نے تم کو وقت سے پہلے بلا لیا' اس نے کہا "ہاں" یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب بھی تم کو بغیر انزال کے علیحدہ ہونا پڑے تو تم پر غسل واجب نہیں ہے صرف وضو کر لیا کرو۔

٧٧٧- حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْاَةِ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا اَصَابَهٗ مِنَ الْمَرْاَةِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ. البخاری (٢٩٣)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہو اور بغیر انزال کے علیحدہ ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے جسم پر عورت کے اندام نہانی سے نکل کر جو چیز لگی ہو اس کو دھو لے پھر وضو کرنے اس کے بعد نماز پڑھ سکتا ہے۔

۷۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ. سابقہ(۷۷۷)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ہم بستر ہو پھر انزال سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو وہ اپنے آلہ کو دھو کر وضو کرے۔

۷۷۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاری(۱۷۹-۲۹۲)

زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال سے پہلے علیحدہ ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت عثمان نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ شخص اپنے آلہ کو دھوئے اور اس کے بعد وضو کرے۔

۷۸۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقہ(۷۷۷)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۲- بَابُ نَسْخِ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ وَوُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ

الماء من الماء کے منسوخ ہونے کا بیان

۷۸۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَفِي حَدِيثِ مَطَرٍ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ قَالَ زُهَيْرٌ مِنْ بَيْنِهِمْ بَيْنَ أَشْعُبِهَا الْأَرْبَعِ.

البخاری(۲۹۱) ابوداؤد(۲۱۶) النسائی(۱۹۱) ابن ماجہ(۶۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس کو تھکا دے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ اس کو انزال ہو یا نہ ہو۔

ف: عورت کی چار شاخوں سے مراد اس کے ہاتھ اور ٹانگیں ہیں' اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جب مرد کے عضو تناسل کا سر عورت کی اندام نہانی میں غائب ہو جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے' خواہ انزال ہو یا نہ ہو' اور یہ حدیث ان تمام پچھلی احادیث کے

لیے ناسخ ہے جن میں گزرا ہے کہ بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوتا۔

۷۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ کِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ ثُمَّ اجْتَهَدَ وَلَمْ یَقُلْ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ. سابقہ (۷۸۱)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث کئی اسانید سے مروی ہے جن سے صرف شعبہ کی سند کے ساتھ انزال کا ذکر نہیں ہے۔

۷۸۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی وَهٰذَا حَدِیْثُهٗ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اخْتَلَفَ فِیْ ذٰلِکَ رَهْطٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّوْنَ لَا یَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا مِنَ الدَّفْقِ اَوْ مِنَ الْمَآءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَلْ اِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَاَنَا اَشْفِیْکُمْ مِّنْ ذٰلِکَ فَقُمْتُ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَاَذِنَ لِیْ فَقُلْتُ لَهَا یَا اُمَّاهُ اَوْ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْئَلَکِ عَنْ شَیْءٍ وَّاِنِّیْ اَسْتَحْیِیْکِ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْیِیْ اَنْ تَسْاَلَنِیْ عَمَّا کُنْتَ سَآئِلًا عَنْهُ اُمَّکَ الَّتِیْ وَلَدَتْکَ فَاِنَّمَا اَنَا اُمُّکَ قُلْتُ فَمَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ عَلَی الْخَبِیْرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۳۷۷)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار کا اس بات میں اختلاف ہوا کہ بغیر انزال کے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں' انصاری صحابہ یہ کہتے تھے کہ غسل صرف انزال سے واجب ہوتا ہے اور مہاجرین کہتے تھے کہ صرف صحبت کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے' حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا میں نے کہا میں اس معاملہ میں تمہاری ابھی تسلی کرا دیتا ہوں' میں وہاں سے اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' اور باریابی کی اجازت چاہی' اجازت ملنے پر میں نے عرض کیا' اے میری اور تمام مسلمانوں کی ماں! میں آپ سے ایک مسئلہ حل کرانا چاہتا ہوں' لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا میں تمہاری حقیقی والدہ کی طرح ہوں' مجھ سے کوئی بات پوچھنے میں شرم نہ کرو' میں نے عرض کیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم نے یہ بات اس سے پوچھی ہے جس کو اس کا علم ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور دو شرمگاہیں مل جائیں (یعنی سرِ عضوِ اندام نہانی میں غائب ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے (خواہ انزال ہو یا نہ ہو)۔

۷۸۴- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَّهَارُوْنُ ابْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عِیَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ یُجَامِعُ اَهْلَهٗ ثُمَّ یُکْسِلُ هَلْ عَلَیْهِمَا الْغُسْلُ وَعَآئِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' پھر انزال سے پہلے الگ ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: میں اور یہ ایسا کرتے ہیں اور پھر غسل کرتے ہیں۔

ذٰلِکَ اَنَا وَھٰذِہٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۹۸۳)

۲۳-بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کا وجوب

۷۸۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْمَلِکِ ابْنُ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ اَنَّ خَارِجَۃَ بْنَ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ زَیْدَ ابْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. النسائی (۱۷۹)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے' عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابو ہریرہ مسجد میں وضو کر رہے تھے اور وضو کرنے کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی کہ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

۷۸۶- قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ قَارِظٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَجَدَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَتَوَضَّاُ عَلَی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنَّمَا اَتَوَضَّاُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَکَلْتُھَا لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۵۵۳)

عروہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے' آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

۷۸۷- قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ وَاَنَا اُحَدِّثُہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اَنَّہٗ سَاَلَ عُرْوَۃَ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ عُرْوَۃُ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۳۴۳)

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو۔

۲۴-بَابُ نَسْخِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کے منسوخ ہونے کا بیان

۷۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَکَلَ کَتِفَ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ. البخاری (۲۰۷) ابوداود (۱۸۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

۷۸۹- وَحَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَھْبُ ابْنُ کَیْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِیْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت یا صرف گوشت کھایا (راوی کو شک ہے کہ حضرت ابن عباس نے کیا کہا تھا؟) پھر نماز پڑھی

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَرْقًا أَوْ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. ابن ماجه (٤٩٠)

اور وضو نہیں فرمایا یا پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

٧٩٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. البخاري (٢٠٨-٦٧٥-٢٩٢٣-٥٤٠٨-٥٤٢٢-٥٤٦٢) الترمذي (١٨٣٦) ابن ماجه (٤٩٠)

عمرو بن امیہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانہ کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

٧٩١- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّينَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. سابقه (٧٩٠)

عمرو بن امیہ ضمری کے والد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانہ کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھا رہے ہیں' اسی وقت نماز کی اقامت (تکبیر) ہوئی' آپ نے چھری پھینک دی نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔

٧٩٢- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقه (٧٨٩)

امام مسلم نے ایک اور سند سے روایت کی ہے۔

٧٩٣- قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. البخاري (٢١٠)

حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاں بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

٧٩٤- قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ.

سابقه (٧٩٠)

امام مسلم ایک دیگر سند سے روایت کرتے ہیں۔

٧٩٥- قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٠٣١)

حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کی کلیجی بھون رہا تھا (آپ کلیجی کھا رہے تھے) پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

٧٩٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا. البخاري (٢١١-٥٦٠٩) ابو داود (١٩٦) الترمذي (٨٩) النسائي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور پھر پانی منگوا کر کلی کی' اور فرمایا: اس میں ایک قسم کی چکناہٹ ہوتی ہے۔

(۱۸۷) ابن ماجہ (۴۹۸)

۷۹۷- وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ح وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ كُلُّهُمْ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ مِثْلَهٗ.

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بھی اسی قسم کی ایک روایت نقل کی ہے۔

سابقہ (۷۹۶)

۷۹۸- وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ عَلَیْهِ ثِیَابَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاُتِیَ بِهَدِیَّةٍ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاَكَلَ ثَلٰثَ لُقَمٍ ثُمَّ صَلّٰی بِالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَآءً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کپڑے پہنے' پھر نماز کے لیے نکلے' اس وقت آپ کے پاس ایک شخص گوشت اور روٹی کا ہدیہ لایا' آپ نے اس میں سے تین لقمے کھائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی' اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٤٦)

۷۹۹- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ كَثِیْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَفِیْهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ صَلّٰی وَلَمْ یَقُلْ بِالنَّاسِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٤٦)

امام مسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے حضرت ابن عباس سے یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے اور لوگوں کو نماز پڑھانے کا ذکر نہیں ہے۔

ف: جمہور صحابہ' تابعین اور ائمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جس حدیث میں یہ وارد ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے منسوخ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں کرتے تھے۔ یہ حدیث جامع ترمذی' سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں ہے اور اس کا دوسرا محمل یہ ہے کہ اس سے مراد لغوی وضو ہے یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔

۲۵- بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم

۸۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ قَالَ اَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ

حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو وضو کرو' اور اگر چاہو تو نہ کرو' اس شخص نے پوچھا کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔ اس شخص نے پوچھا کیا میں

الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا. ابن ماجہ (۴۹۵)

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں' اس نے پوچھا کیا میں اونٹ بٹھانے کی جگہ نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ كُلُّهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. سابقہ (۸۰۰)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی جابر بن سمرہ والی روایت کی مثل منقول ہے۔

ف: جمہور صحابہ' تابعین اور ائمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا' اور امام احمد بن حنبل اور بعض محدثین کا مذہب یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' امام احمد نے اس باب کی حدیث سے استدلال کیا ہے اور جمہور فقہاء نے اس کو وضو لغوی یعنی کلی پر محمول کیا ہے۔

۲۶- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ثُمَّ شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِطَهَارَتِهِ تِلْكَ

جس شخص کو وضو کا یقین ہو پھر وضو ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو وہ اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے

۸۰۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ. البخاری (۱۳۷-۱۷۷-۲۰۵۶) ابوداؤد (۱۷۶) النسائی (۱۶۰) ابن ماجہ (۵۱۳)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ انہیں نماز کے درمیان وضو ٹوٹنے کا شک لاحق ہوتا رہتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت نماز نہ توڑو جب تک کہ تمہیں بدبو محسوس نہ ہو جائے یا تم (ریح کی) آواز نہ سن لو۔

۸۰۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۲۶۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کے پیٹ میں گڑبڑ ہو اور اسے شک ہو جائے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں تو اس وقت تک مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک کہ ریح کی بو یا آواز محسوس نہ ہو۔

۲۷- بَابُ طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ

مردار اور جانور کی کھال کا رنگنے سے پاک ہونا

٨٠٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ مَيْمُونَةَ. البخاری (۱۴۹۲-۲۲۲۱-۵۵۳۱) ابوداؤد (۴۱۲۰-۴۱۲۱) النسائی (۴۲۴۵-۴۲۴۶-۴۲۴۷) ابن ماجہ (۳۶۱۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو کسی شخص نے صدقہ میں ایک بکری دی اور وہ مرگئی' رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کیوں نہیں اتار لی؟ رنگنے کے بعد اس کی کھال سے فائدہ حاصل کرتے! ان لوگوں نے عرض کیا' حضور! یہ تو مردار ہے' آپ نے فرمایا مردار جانور کا صرف کھانا حرام ہے۔

٨٠٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا. سابقہ (۸۰۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مردار بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ انہوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے' آپ نے فرمایا مردار جانور کا صرف کھانا حرام ہے۔

٨٠٦- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ يُونُسَ. سابقہ (۸۰۴)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٨٠٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَ اللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَطْرُوحَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ. النسائی (۴۲۴۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مردہ بکری پڑی ہوئی دیکھی جو حضرت میمونہ کی باندی کو صدقہ میں ملی تھی' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ تم اس کو رنگ لیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔

٨٠٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مُنْذُ حِينٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ. سابقہ (۸۰۴)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک زوجہ کے ہاں ایک بکری پلی ہوئی تھی' وہ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ پھر تم اس سے نفع حاصل کرتے۔

۸۰۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِّمَوْلَاةٍ لِّمَیْمُوْنَةَ فَقَالَ اَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۹۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ کی باندی کی (مردار) بکری کے پاس سے گذرے، آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟

۸۱۰- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ اَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَعْلَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ. ابوداؤد (۴۱۲۳) الترمذی (۱۷۲۸) النسائی (۴۲۵۲-۴۲۵۳) ابن ماجہ (۳۶۰۹)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھال کو رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۸۱۱- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ وَكِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ كُلُّهُمْ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. سابقہ (۸۱۰)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس حدیث کی مثل منقول ہے۔

۸۱۲- حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا وَقَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ اَبَا الْخَیْرِ حَدَّثَهٗ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَئِیِّ فَرْوًا فَمَسِسْتُهٗ فَقَالَ مَا لَكَ تَمَسُّهٗ قَدْ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّا نَكُوْنُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوْسُ نُؤْتٰی بِالْكَبْشِ قَدْ ذَبَحُوْهُ وَنَحْنُ لَا نَاْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ وَیَاْتُوْنَا بِالسِّقَاءِ یَجْعَلُوْنَ فِیْهِ الْوَدَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ دِبَاغُهٗ طَهُوْرُهٗ.

سابقہ (۸۱۰)

ابوالخیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن وعلہ سبئی کو ایک پوستین (چمڑے کی قمیص یا کوٹ) پہنے ہوئے دیکھا میں نے اس پوستین کو چھو کر دیکھا، اس نے کہا تم اس کو کیوں چھو کر دیکھ رہے ہو؟ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اس بارہ میں مسئلہ معلوم کر لیا تھا میں نے کہا تھا کہ ہم مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور ہمارے ساتھ قوم بربر اور آتش پرست لوگ رہتے ہیں، وہ بکری ذبح کرتے ہیں، ہم ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے اور ہمارے پاس وہ مشک لاتے ہیں جس میں وہ چربی ڈالتے ہیں (یہ سن کر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، آپ نے فرمایا تھا: کھال کی پاکیزگی رنگنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

۸۱۳- وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَئِیُّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّا نَكُوْنُ بِالْمَغْرِبِ فَیَاْتِیْنَا الْمَجُوْسُ بِالْاَسْقِیَةِ فِیْهَا الْمَاءُ

ابن وعلہ سبئی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا ہم مغربی ممالک میں رہتے ہیں، ہمارے پاس آتش پرست مشکوں میں پانی اور چربی لے کر آتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس سے پانی پی لیا کرو، میں نے پوچھا کیا آپ اپنی رائے سے فرما رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں

وَالْوَدَكُ فَقَالَ اِشْرَبْ فَقُلْتُ اَرَاْيٌ تَرَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ دِبَاغُهٗ طُهُوْرُهٗ.

سابقہ (۸۱۰)

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۲۸- بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم

۸۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَآءِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَآ اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ.

البخاری (۳۳۴-۳۶۷۲-۳۶۰۷-۴۶۰۷-۶۸۴۴-۵۲۵۰) النسائی (۳۰۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے' جب مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا' رسول اللہ ﷺ اس ہار کو تلاش کرنے کے لیے رک گئے' اور آپ کے ساتھ تمام قافلہ رک گیا' اس جگہ پانی تھا اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا' صحابہ نے حضرت ابو بکر سے شکایت کی اور کہنے لگے کہ تم نہیں دیکھ رہے کہ (حضرت) عائشہ نے کیا کیا ہے؟ تمام لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ٹھہرا لیا' اس مقام پر پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے۔ (یہ شکایت سن کر) حضرت ابو بکر میرے پاس آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے زانوں پر سر رکھے ہوئے محو نیند تھے' حضرت ابو بکر نے مجھے ڈانٹنا شروع کیا اور کہنے لگے تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام صحابہ کو پریشان کیا ہے اور ایسی جگہ روک لیا ہے' جہاں بالکل پانی نہیں ہے' نہ صحابہ کے پاس پانی ہے' پھر حضرت ابو بکر ناراض ہو کر جو کچھ ان کے دل میں آیا کہتے رہے اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں اپنی انگلی چبھوتے رہے' اور میں رسول اللہ ﷺ کے آرام میں خلل آنے کے خیال سے اپنی جگہ سے مطلقاً نہیں ہلی' یہاں تک کہ اسی حال میں یعنی جب کہ لوگوں کے پاس پانی نہ تھا' صبح ہو گئی' اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی' پھر نقباء میں سے حضرت اسید بن حضیر نے کہا اے آلِ ابو بکر! یہ کوئی آپ کی پہلی برکت نہیں ہے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اس اونٹ کو کھڑا کیا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے سے نکل آیا۔

۸۱۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ قِلَادَةً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لیا اور وہ (سفر میں) گم ہو گیا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ

فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً. البخاری (٥١٦٤-٣٧٧٣) ابن ماجہ (٥٦٨)

میں سے بعض کو ہار ڈھونڈنے کے لیے بھیجا' اسی اثناء میں نماز کا وقت آ گیا اور انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی' جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے اس بات کی شکایت کی' اسی وقت آیت تیمم نازل ہوئی اور اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ سے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ پر کوئی پریشانی نہیں آئی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پریشانی کو آپ سے زائل کر دیا' اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی۔

٨١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَ أَبُو مُوسٰى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسٰى فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

البخاری (٣٤٥-٣٤٦-٣٤٧) ابوداؤد (٣٢١) النسائی (٣١٩)

شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مخاطب ہو کر فرمایا' اگر کسی شخص پر غسل فرض ہو اور اس کو ایک ماہ تک پانی نہ مل سکے تو وہ شخص کس طرح نمازیں پڑھے گا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا وہ شخص تیمم نہ کرے خواہ اس کو ایک ماہ تک پانی نہ ملے' حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا' پھر آپ سورۂ مائدہ کی اس آیت کا کیا جواب دیں گے" فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا. جب تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمم کرو" حضرت عبداللہ نے فرمایا مجھے خدشہ ہے کہ اگر اس آیت کی بناء پر لوگوں کو تیمم کی اجازت دے دی جائے تو وہ پانی ٹھنڈا لگنے کی بناء پر بھی تیمم کرنا شروع کر دیں گے' حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کیا آپ نے حضرت عمار کی یہ حدیث نہیں سنی' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا' راستہ میں (جب میں سویا تو) مجھ پر غسل فرض ہو گیا' پس میں خاک پر اسی طرح لوٹ پوٹ ہونے لگا' جس طرح جانور لوٹ پوٹ ہوتے ہیں' پھر جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ کافی تھا کہ تم اس طرح کرتے پھر آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر مسح کیا اور دونوں ہتھیلیوں کی پشت پر اور چہرہ پر مسح کیا' حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کیا تمہیں پتہ نہیں کہ

حضرت عمر نے حضرت عمار کی حدیث پر اطمینان نہیں کیا تھا۔

۸۱۷- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

سابقہ (۸۱۶)

امام مسلم نے ایک اور سند سے ساتھ مثل سابق روایت ذکر کی' لیکن اس میں اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا' اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا (غسل جنابت کی خاطر) تمہارے لیے اس قدر تیمم کافی ہے۔

۸۱۸- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِهٖ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِيْهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ حَدِيْثِ ذَرٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ الَّذِيْ ذَكَرَ الْحَكَمُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

البخاری (۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳) ابوداؤد (۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸) الترمذی (۱۴۴) النسائی (۳۱۱-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸) ابن ماجہ (۵۶۹)

ابزیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہیں مل سکا' حضرت عمر نے فرمایا نماز مت پڑھ۔ حضرت عمار کہنے لگے اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ ایک سفر میں تھے' ہم دونوں جنبی ہو گئے اور ہمیں پانی نہیں ملا' آپ نے بہرحال نماز نہیں پڑھی' لیکن میں زمین پر لوٹ پوٹ ہو گیا' اور میں نے نماز پڑھ لی (جب حضور کی خدمت میں' میں پہنچا اور واقعہ عرض کیا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم دونوں ہاتھ زمین پر مارتے پھر پھونک مار کر گرد اڑا دیتے' پھر ان کے ساتھ اپنے چہرہ اور ہاتھوں پر مسح کرتے' حضرت عمر نے کہا اے عمار! خدا سے ڈرو' حضرت عمار نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث کسی اور سے نہ بیان کروں' امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمار کے جواب کے بعد حضرت عمر نے فرمایا ہم تمہاری روایت کا بوجھ تمہیں پر ڈالتے ہیں۔

۸۱۹- وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا وَلَمْ يَذْكُرْ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ مثل سابق حدیث بیان کی جس میں حضرت عمار کا یہ قول ہے کہ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت مجھ پر واجب کی ہے اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث کسی سے بیان نہ کروں۔

عن کثیر. سابقہ (۸۱۸)

۰۰۰- بَابُ التَّيَمُّمِ لِرَدِّ السَّلَامِ

۸۲۰- قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

البخاری (۳۳۷) ابوداؤد (۳۲۹) النسائی (۳۱۰)

سلام کے جواب کے لیے تیمم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبد الرحمان بن یسار' ابوالجہم بن حارث انصاری کے پاس گئے' انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ جمل نامی کنوئیں کی طرف سے آئے' رستہ میں آپ نے ایک شخص کے سلام کا اس وقت تک جواب نہیں دیا جب تک ایک دیوار کے پاس پہنچ کر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح نہیں کرلیا' اس کے بعد آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

۰۰۰- بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبُولُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ.

ابوداؤد (۱۶) الترمذی (۹۰-۲۷۲۱-۲۷۲۰) النسائی (۳۷) ابن ماجہ (۳۵۳)

پیشاب کرنے والا سلام کا جواب نہ دے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے' ایک شخص نے پاس سے گزر کر سلام کیا' آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

۲۹- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

۸۲۲- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ حُمَيْدٌ نَا ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.

البخاری (۲۸۳-۲۸۵) ابوداؤد (۲۳۱) الترمذی (۱۲۱) النسائی (۲۶۹) ابن ماجہ (۵۳۴)

مسلمان کے نجس نہ ہونے پر دلیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے کسی راستہ میں ان کی نبی کریم ﷺ سے اس حال میں ملاقات ہوئی کہ وہ جنبی تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چپکے سے غسل کرنے کے لیے چلے گئے' نبی کریم ﷺ نے ان کو تلاش کیا' جب ابو ہریرہ آئے' تو آپ نے پوچھا اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب آپ نے مجھ سے ملاقات کی' اس وقت میں جنبی تھا' میں نے اس حالت میں آپ کے ساتھ بلا غسل رہنا ناپسند سمجھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

۸۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ

حضرت حذیفہ بیان ...

نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

ابوداؤد (۲۳۰) النسائی (۲۶۸) ابن ماجہ (۵۳۵)

رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں ملاقات ہوئی کہ وہ جنبی تھے وہ رسول اللہ ﷺ سے الگ ہو کر غسل کرنے چلے گئے' جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غسل کر کے حاضر ہوئے تو (بطور عذر) عرض کیا کہ میں جنبی تھا' آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن نجس نہیں ہوتا۔

۳۰- بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا

جنابت ہو یا غیر جنابت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر

۸۲٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَا نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

البخاری (٦٣٤) ابوداؤد (١٨) الترمذی (٣٣٨٤) ابن ماجہ (٣٠٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

۳۱- بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمُحْدِثِ الطَّعَامَ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ وَأَنَّ الْوُضُوءَ لَيْسَ عَلَى الْفَوْرِ

بے وضو کے کھانے کا جواز اور علی الفور وضو کا واجب نہ ہونا

۸۲٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيٰى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٦٥٩)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے آئے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا۔ حاضرین نے آپ کو وضو یاد کرایا' آپ نے فرمایا: کیا میں نماز کا ارادہ کر رہا ہوں جو وضو کروں۔

۸۲٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ قَالَ لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ.

سابقہ (٨٢٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تھے' آپ بیت الخلاء سے آئے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا' اور آپ کو وضو یاد دلایا گیا' آپ نے فرمایا کیوں؟ میں جس وقت نماز پڑھتا ہوں اس وقت وضو کرتا ہوں۔

۸۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَوْلٰى آلِ السَّائِبِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء گئے' جب فارغ ہو کر آئے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا

يَقُوْلُ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا جَآءَ قُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَوَضَّأُ قَالَ لِمَ اَلِلصَّلٰوةِ.

آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کس وجہ سے؟ کیا نماز پڑھنی ہے؟

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۵۹)

۸۲۸- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰى حَاجَتَهٗ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَاَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً قَالَ وَزَادَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ لَمْ تَوَضَّأْ قَالَ مَا اَرَدْتُ صَلٰوةً فَاَتَوَضَّأَ وَزَعَمَ عَمْرٌو اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر آئے' اور آپ نے وضو کیے بغیر کھانا کھایا' بعض روایات میں یہ زیادتی بھی ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ فرمایا میرا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں ہے جو وضو کروں۔

سابقہ (۸۲۵)

ف: علماء کا اس پر اجماع ہے کہ بغیر وضو کے کھانا پینا' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنا' قرآن مجید پڑھنا (چھونا نہیں) اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ اور اس میں سے کوئی کام مکروہ نہیں ہے' احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے اس پر دلائل موجود ہیں۔

۳۲- بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ دُخُوْلَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء جانے کے وقت کی دعا

۸۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ يَحْيٰى اَيْضًا اَنَا هُشَيْمٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ فِیْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَنِيْفَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ. (اے اللہ! میں ناپاک اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔

الترمذی (٦) ابوداود (٤)

۸۳۰- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء جاتے وقت یہ الفاظ کہتے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

النسائی (۱۹) ابن ماجہ (۲۹۸)

ف: اس حدیث میں خبث اور خبائث سے پناہ مانگنے کی دعا ہے' اس سے مراد شر ہے' ایک قول یہ ہے کہ اس سے کفر مراد ہے' ایک قول یہ ہے کہ خبث سے مراد شیاطین ہیں اور خبائث سے مراد معاصی ہیں' ابن الاعرابی نے کہا کلام عرب میں خبث مکروہ کو کہتے ہیں' خبث کلام سے مراد گالی گلوچ ہے' خبیث ملت سے مراد کفر ہے' خبیث طعام سے مراد حرام ہے' خبیث مشروب سے مراد مضر ہے' قضاء حاجت سے پہلے یہ دعا بیت الخلاء کے ساتھ خاص نہیں ہے' اگر کسی جنگل یا میدان میں قضاء حاجت کرے تو اس سے پہلے بھی یہ دعا مانگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۰۰۰-كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

۳۳- بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ نَوْمَ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ

بیٹھنے کی حالت میں نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا

۸۳۱- حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَجِیٌّ لِرَجُلٍ وَفِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ يُنَاجِی الرَّجُلَ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ.

البخاری (۶۴۲) ابوداؤد (۵۴۴) النسائی (۷۹۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی' اور نبی اکرم ﷺ ایک شخص سے سرگوشیوں میں مصروف رہے حتیٰ کہ لوگوں کو نیند آ گئی' پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِیُّ ﷺ يُنَاجِیْ رَجُلًا فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ.

البخاری (۶۲۹۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ ایک شخص سے سرگوشی فرما رہے تھے کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ بدستور سرگوشی فرماتے رہے' یہاں تک کہ آپ کے اصحاب سو گئے' پھر آپ تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔

۸۳۳- وَحَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّاُوْنَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ اِیْ وَاللّٰهِ. الترمذی (۷۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سو جاتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے قتادہ سے کہا تم نے اس حدیث کو خود حضرت انس سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! خدا کی قسم!

۸۳۴- حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِیُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِیْ حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا.

ابوداؤد (۲۰۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عشاء کی نماز کی اقامت کہہ دی گئی تھی کہ ایک شخص نے حضور سے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے' آپ اس سے سرگوشیوں میں بات کرتے رہے حتیٰ کہ کچھ لوگ سو گئے' پھر انہوں نے نماز پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۴- كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

۱- بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ

اذان کی ابتداء

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

البخاری (٦٠٤) الترمذی (١٩٠) النسائی (٦٢٥)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں آنے کے بعد مسلمان نماز کے وقت جمع ہو کر نماز پڑھ لیتے اور اس وقت کوئی شخص اذان نہیں دیتا تھا ایک دن صحابہ نے اس مسئلہ میں گفتگو کی بعض نے کہا عیسائیوں کی طرح ناقوس بنالو بعض نے کہا یہودیوں کی طرح سنکھ بنالو حضرت عمر نے کہا ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کر لیتے جو نماز کے وقت لوگوں کو آواز دے کر بلائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔

۲۔ بَابُ الْأَمْرِ بِشَفْعِ الْأَذَانِ وَإِيتَارِ الْإِقَامَةِ إِلَّا كَلِمَةً فَإِنَّهَا مُثَنَّاةٌ

اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور ایک کلمہ کے سوا اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

البخاری (٦٠٣-٦٠٥-٦٠٦-٦٠٧-٣٤٥٧) ابو داؤد (٥٠٨-٥٠٩) الترمذی (١٩٣) النسائی (٦٣٦) ابن ماجہ (٧٢٩-٧٣٠)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان میں دو دو بار کلمات کہیں' اور اقامت میں ایک ایک بار۔ ایوب کی سند میں ہے: قد قامت الصلوۃ کے سوا۔

۸۳۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔ سابقہ (٨٣٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے وقت کی ایسی علامت مقرر کرنے کے بارے میں مشورہ کیا جس سے ان کو نماز کے وقت کا پتا چل جائے' بعض نے کہا' نماز کے وقت آگ روشن کرنی چاہیے' بعض نے کہا ناقوس بجانا چاہیے پھر بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان میں دو دو مرتبہ کلمات کہیں اور اقامت میں ایک ایک بار۔

۸۳۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَنْ يُّنَوِّرُوْا نَارًا. سابقہ (۸۳۶)

۸۳۹- وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَا نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ. سابقہ (۸۳۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال کو کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم ہوا۔

۳- بَابُ صِفَةِ الْاَذَانِ

اذان کا طریقہ

۸٤۰- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُعَاذٌ وَّقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهٗ هٰذَا الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحٰقُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

ابوداؤد (۵۰۰-۵۰۱-۵۰۳-۵۰۵) الترمذی (۱۹۱-۱۹۲)

النسائی (۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۲) ابن ماجہ (۷۰۸-۷۰۹)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو اذان اس طریقہ سے سکھائی: اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر دوبارہ اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ فرمایا، حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ حی علی الفلاح دو مرتبہ، اسحاق کی روایت میں آخر میں یہ بھی ہے:۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

٤- بَابُ اِسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

ایک مسجد میں دو مؤذن رکھنے کا استحباب

۸٤۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے۔ حضرت بلال اور نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم۔

۸٤۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

البخاری (۶۲۲-۶۲۳-۱۹۱۸-۱۹۱۹) النسائی (۶۳۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۵- بَابُ جَوَازِ اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ مَعَهٗ بَصِيْرٌ

جب نابینا کے ساتھ بینا ہو تو اس کی اذان کا جواز

۸۴۳- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِیْ ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اَعْمٰی. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۱۹٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رسول اللہ ﷺ کے لیے اذان دیتے تھے اور وہ نابینا تھے۔

۸۴٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. ابوداؤد (۵۳۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں:

جب نابینا کے ساتھ بصیر ہو تو اس کی اذان صحیح ہے اور بلا کراہت جائز ہے' جیسے حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما دو مؤذن تھے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ صرف نابینا کو مؤذن رکھنا مکروہ ہے۔

٦- بَابُ الْاِمْسَاکِ عَنِ الْاِغَارَةِ عَلٰی قَوْمٍ فِیْ دَارِ الْکُفْرِ اِذَا سَمِعَ فِیْهِمُ الْاَذَانَ

دارالکفر میں کسی قوم کے علاقہ میں اذان کی آواز سننے کے بعد ان پر حملہ کرنے کی ممانعت

۸٤۵- وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا یَحْیٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُغِیْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَکَانَ یَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِیْ مِعْزًی. ابوداؤد (۲٦۳٤) الترمذی (۱٦۱۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے وقت (کفار کی بستیوں پر) حملہ کرتے اور کان لگا کر اذان سنتے' اگر (کسی بستی سے) اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے' ورنہ حملہ کر دیتے۔ آپ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی الفطرۃ یعنی یہ شخص مسلمان ہے' پھر اس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ' اشہد ان لا الہ الا اللہ' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم سے آزاد ہو گیا' صحابہ کرام نے اس شخص کو دیکھا تو وہ ایک بکریاں چرانے والا تھا۔

ف: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جس جگہ اذان دی جا رہی ہو وہاں حملہ نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ اذان کی آواز ان کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے' اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ توحید و رسالت کی گواہی کا اظہار' اسلام ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی شخص کو تنہا کسی جنگل میں نماز پڑھنی پڑے' تو اس کو اذان دینی چاہیے' اور یہ کہ اذان شعائر اسلام سے ہے' نیز اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر دلیل ہے' کیونکہ آپ نے اس بکریاں چرانے والے کو جہنم سے نجات پانے کی بشارت دی اور آخرت کے احوال' امور غیب سے ہیں۔

٧- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهٗ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یَسْأَلُ لَهُ الْوَسِیْلَةَ

اذان کا جواب دینے اور پھر نبی ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنے اور آپ کے لیے وسیلہ کے سوال کرنے کا استحباب

۸٤٦- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ. البخاری (۶۱۱) ابوداؤد (۵۲۲) الترمذی (۲۰۸) النسائی (۶۷۳) ابن ماجہ (۷۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اس کے جواب میں وہی کلمات کہو جو مؤذن نے کہے ہیں۔

۸۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ.

ابوداؤد (۵۲۳) الترمذی (۳۶۱۴) النسائی (۶۷۷)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کی مثل کلمات کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے جنت میں "وسیلہ" کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا، اور جو شخص میرے لیے اس مقام کی دعا مانگے گا اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۸۴۸- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ابوداؤد (۵۲۷)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے بھی کوئی شخص دل سے اس کے جواب میں اللہ اکبر اللہ اکبر کہے، پھر مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر مؤذن کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے پھر مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو وہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ، پھر مؤذن کہے حی علی الفلاح تو وہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ، پھر مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو وہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو وہ بھی کہے لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۸۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَشِيِّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مؤذن سے سن کر یہ کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ

بن أبي وقاص عن سعد ابن أبي وقاص عن رسول الله ﷺ أنه قال من قال حين يسمع المؤذن أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالإسلام دينا غفر له ذنبه قال ابن رمح في روايته من قال حين يسمع المؤذن وأنا أشهد ولم يذكر قتيبة قوله وأنا.

ابوداؤد (٥٢٥) الترمذی (٢١٠) النسائی (٦٧٨) ابن ماجہ (٧٢١)

محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالإسلام دينا' اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا' بعض روایات میں یوں ہے وانا اشھد (میں گواہی دیتا ہوں)۔

٨- باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه

اذان کی فضیلت اور اذان سن کر شیطان کا بھاگنا

٨٥٠- حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا عبدة عن طلحة بن يحيى عن عمه قال كنت عند معاوية ابن أبي سفيان فجاءه المؤذن يدعوه إلى الصلوة فقال معاوية سمعت رسول الله ﷺ يقول المؤذنون أطول الناس أعناقا يوم القيامة.

ابن ماجہ (٧٢٥)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس مؤذن نے آ کر ان کو نماز کے لیے بلایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب مؤذن اٹھیں گے تو ان کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔

٨٥١- وحدثنيه إسحق بن منصور قال أنا أبو عامر قال نا سفيان عن طلحة بن يحيى عن عيسى ابن طلحة قال سمعت معاوية يقول قال رسول الله ﷺ بمثله.

سابقہ (٨٥٠)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت بیان کی ہے۔

٨٥٢- حدثنا قتيبة بن سعيد وعثمان بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم قال إسحق أنا وقال الآخران نا جرير عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال سمعت النبي ﷺ يقول إن الشيطن إذا سمع النداء بالصلوة ذهب حتى يكون مكان الروحاء قال سليمان فسألته عن الروحاء فقال هي من المدينة ستة وثلثون ميلا.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٣١٤)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شیطان اذان کی آواز سن کر مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ روحاء مدینہ سے چھتیس میل ہے۔

٨٥٣- وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا نا أبو معاوية عن الأعمش بهذا الإسناد.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٣١٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٨٥٤- وحدثنا قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب وإسحق بن إبراهيم واللفظ لقتيبة قال إسحق أنا وقال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان جب اذان سنتا ہے تو گوز

الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ وَاِذَا سَمِعَ الْاِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۳۴۴)

(آواز سے ریح خارج کرتا) لگاتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے' جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ کر لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے' جب اقامت (تکبیر) ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے تاکہ آواز نہ سن سکے اور جب مؤذن اقامت کہہ چکتا ہے تو پھر آ کر وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

۸۵۵- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهٗ حُصَاصٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

۸۵۶- حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبِيْ اِلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِيْ غُلَامٌ لَنَا اَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهٖ قَالَ وَاَشْرَفَ الَّذِيْ مَعِيْ عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ اَنَّكَ تَلْقٰى هٰذَا لَمْ اُرْسِلْكَ وَلٰكِنْ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ حُصَاصٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۴۴)

سہیل کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کے پاس بھیجا' میرے ساتھ ایک ساتھی بھی تھا۔ اچانک ایک دیوار سے کسی شخص نے اس کا نام لے کر آواز دی' اس نے دیوار کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا' میں نے اس واقعہ کا اپنے والد سے ذکر کیا' انہوں نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا تو میں تمہیں نہ بھیجتا' آئندہ جب تم کوئی ایسی آواز سنو تو اذان دیا کرو' کیونکہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ التَّاْذِيْنُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ لَهٗ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۸۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ہو چکتی ہے تو پھر لوٹ آتا ہے اور جب تکبیر شروع ہوتی ہے تو پھر واپس بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور انسان کے دل میں خیالات ڈالتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو' حالانکہ وہ چیزیں اسے پہلے یاد نہیں ہوتیں' حتیٰ کہ نمازی بھول جاتا ہے اس نے کتنی رکعات نماز پڑھی ہے؟

۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ

مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٤٥)

سے اسی کی مثل ایک روایت بیان کی لیکن اس میں یہ فرق ہے کہ نمازی کی سمجھ میں نہیں آتا کس طرح نماز پڑھے؟

٩- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

تکبیر احرام کے ساتھ رکوع میں اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کندھوں تک رفع یدین کرنے کا استحباب

٨٥٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

ابوداود (٧٢١) الترمذی (٢٥٥) النسائی (١٠٢٤) ابن ماجہ (٨٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک بلند کرتے اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت' اور دو سجدوں کے درمیان رفع یدین (ہاتھ بلند کرنا) نہیں کرتے تھے۔

٨٦٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٨٧٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے بالمقابل رفع یدین کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اسی طرح رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرتے اور سجدہ سے سر اٹھا کر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

٨٦١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا يُونُسُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ.

البخاری (٧٣٦) النسائی (٨٧٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے بالمقابل رفع یدین کرتے اور پھر اللہ اکبر کہتے۔

٨٦٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث

عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهُ رَاٰى مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا. البخاری (۷۳۷)

رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہہ کر رفع یدین کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اور انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

۸۶۳- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ. ابوداود (۷۴۵) النسائی (۸۷۹-۸۸۰-۱۰۲۳-۱۰۵۵-۱۰۸۴-۱۱۴۲) ابن ماجہ (۸۰۹)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو ہاتھوں کو کانوں کے بالمقابل کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے اور اسی طرح (رفع یدین) کرتے۔

۸۶۴- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ رَاٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ. سابقہ (۸۶۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے کہا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کانوں کی لوتک ہاتھ بلند کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۰- بَابُ اِثْبَاتِ التَّكْبِيْرِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا رَفْعَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُ فِيْهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

رکوع سے اٹھنے کے علاوہ ہر دفعہ اٹھتے وقت اور جھکتے وقت تکبیر کا ثبوت

۸۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. البخاری (۷۸۵) النسائی (۱۱۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھ کر دکھلائی جس میں ہر بار جب جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔

۸۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنا شروع کرتے تو پہلے قیام کے وقت تکبیر کہتے، پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے، رکوع سے کھڑے ہوتے وقت فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ، اور جب سیدھے کھڑے ہوتے تو فرماتے ربنا ولک الحمد، پھر سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے، پھر سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہتے، پھر سجدہ سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے پھر تمام رکعات میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز پوری ہو جاتی، دو

ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّهَا حَتّٰی یَقْضِیَهَا وَ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰی بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

البخاری (٧٨٩) ابوداؤد (٧٣٨) النسائی (١١٤٩)

رکعت کے بعد جب تشہد سے فارغ ہوتے تو پھر اللہ اکبر کہہ کر اٹھتے' حضرت ابو ہریرہ بیان فرماتے تھے کہ تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ میں نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٧- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَیْنٌ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَارِثُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ اَشْبَهُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. سابقه (٨٦٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو اللہ اکبر کہتے' باقی حدیث مثل سابق ہے لیکن اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول نہیں ہے کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٨- وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ حِیْنَ یَسْتَخْلِفُهٗ مَرْوَانُ عَلَی الْمَدِیْنَةِ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَةِ کَبَّرَ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ فَاِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰی اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. النسائی (١٠٢٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب مروان مدینہ کا حاکم بنا کر بھیجا گیا تو آپ نماز کے قیام کے وقت اللہ اکبر کہتے باقی حدیث مثل سابق ہے اور نماز پوری کرنے کے بعد اہل مسجد سے مخاطب ہو کر کہتے کہ بخدا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔

٨٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ قَالَ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا هٰذَا التَّکْبِیْرُ فَقَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٣٩٦)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے تمام انتقالات میں اللہ اکبر کہتے ہم نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا اے ابو ہریرہ! یہ کیسی تکبیریں ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔

٨٧٠- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا یَعْقُوْبُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَیُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٧٧٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے تمام انتقالات میں تکبیر کہتے اور حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

٨٧١- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ جَمِیْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ یَحْیٰی اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ غَیْلَانَ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ

مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی' وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے' جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعت کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر

وَ إِنَّهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِيْ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

کہتے۔ مطرف کہتے ہیں جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ہم کو (سیدنا) محمد ﷺ کی نماز پڑھائی ہے یا یہ کہا کہ انہوں نے مجھے سیدنا محمد ﷺ کی نماز یاد دلائی۔

البخاری (۷۸٦-۸۲٦) ابوداؤد (۸۳۵) النسائی (۱۰۸۱-۱۱۷۹)

١١- بَابُ وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَ إِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمَهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ غَيْرَهَا

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا وجوب اور جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو اس کو قرآن مجید کی جو آیات یاد ہوں ان کو پڑھ لے

۸۷۲- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ رَبِيْعٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا صَلٰوةَ إِلَّا لِمَنْ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. البخاری (۷۵٦) ابوداؤد (۸۲۲) الترمذی (۲٤۷) النسائی (۹۰۹-۹۱۰) ابن ماجہ (۸۳۷)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

۸۷۳- **حَدَّثَنِيْ** أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْتَرِئْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ. سابقہ (۸۷۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو ام القرآن (سورۂ فاتحہ) نہ پڑھے۔

۸۷٤- **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجْهِهِ مِنْ بِئْرِهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ.

سابقہ (۸۷۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی' جو ام القرآن (سورۂ فاتحہ) نہ پڑھے۔

۸۷۵- **وَحَدَّثَنَاهُ** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا. سابقہ (۸۷۲)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ بیان فرمایا کہ اس سند سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

۸۷٦- **وَحَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں ام

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلوٰةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَآءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُسِمَتِ الصَّلوٰةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ. قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ. قَالَ هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ. قَالَ هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٠۲۱)

القرآن (سورۃ فاتحہ) کو نہ پڑھا تو اس کی نماز ناقص ہے' یہ کلمہ آپ نے تین بار کہا اور فرمایا کہ وہ ناتمام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بسا اوقات ہم امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' سورۃ فاتحہ کے معانی میں غور کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان صلاۃ (سورۃ فاتحہ) کے دو حصہ کر دیے گئے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا جب بندہ کہتا ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری حمد کی' جب وہ کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف کی' جب وہ کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعظیم کی اور ایک بار فرمایا بندہ نے اپنے آپ کو مجھے سونپا اور جب وہ کہتا ہے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا اور جب وہ کہتا ہے اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا۔

۸۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

ابوداؤد (۸۲۱) الترمذی (۲۹۵۳) النسائی (۹٠۸) ابن ماجہ (۸۳۸)

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۸۷۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلوٰةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور ام القرآن کو نہ پڑھا' باقی حدیث مثل سابق ہے اور یہ فرمایا کہ نماز میرے اور میرے بندہ کے درمیان آدھی آدھی ہے' نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے۔

حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ. سابقہ (۸۷۷)

۸۷۹- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُوَيْسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ مِنْ اَبِيْهِ وَمِنْ اَبِي السَّائِبِ وَكَانَا جَلِيْسَيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ. سابقہ (۸۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کو نہ پڑھا تو آپ نے تین بار فرمایا کہ اس کی نماز ناقص ہے۔

۸۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَبِيْبِ الشَّهِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمَا اَعْلَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَنَّاهُ لَكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ اَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۱۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز قرآن پڑھنے کے بغیر نہیں ہوتی جس نماز میں آپ نے قرآن بلند آواز سے پڑھا اس میں ہم نے بھی بلند آواز سے پڑھ کر سنایا اور جس نماز میں آپ نے چپکے چپکے پڑھا تو ہم نے بھی اس میں چپکے چپکے پڑھا۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ يُقْرَأُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَزِدْ عَلٰى اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنْ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَاِنِ انْتَهَيْتَ اِلَيْهَا اَجْزَاَتْ عَنْكَ. البخاری (۷۷۲) النسائی (۹۶۹)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن پڑھا جاتا ہے جس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا اس میں ہم تم کو قرآن سناتے ہیں' اور جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے آہستہ آہستہ قرأت کی ہم بھی آہستہ آہستہ قرأت کرتے ہیں' ایک شخص نے پوچھا اگر میں سورۃ فاتحہ پر زیادتی نہ کروں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر زیادتی کرو تو بہتر ہے ورنہ سورۃ فاتحہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔

۸۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ اَجْزَاَتْ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ اَفْضَلُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۱۷۱)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرآن پڑھا جائے گا' جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا' ہم تم کو قرآن سناتے ہیں اور جن نمازوں میں حضور نے آہستہ قرآن پڑھا ہم آہستہ پڑھتے ہیں جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھی وہ اس کے لیے کافی ہے اور جس نے اس سے زیادہ پڑھا وہ افضل ہے۔

۰۰۰- بَابُ فِي الطُّمَانِيْنَةِ وَقِرَاءَةِ مَا تَيَسَّرَ فِي الصَّلٰوةِ

نماز کو سکون سے ادا کرنا اور آسان قرأت کرنا

۸۸۳- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنِيْ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا.

البخاری (٧٥٧-٧٩٣-٦٢٥٢) ابوداؤد (٨٥٦) الترمذی (٣٠٣)
النسائی (٨٨٣)

اللہ ﷺ مسجد میں آئے' ایک آدمی (اعرابی) نے آ کر نماز پڑھی' پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر سلام عرض کیا' رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو' تمہاری نماز نہیں ہوئی' اس نے پھر اسی طرح نماز پڑھی' اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا' آپ نے فرمایا وعلیک السلام جاؤ جا کر نماز پڑھو' تمہاری نماز نہیں ہوئی' اس طرح تین بار ہوا' پھر اس آدمی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو "حق" دے کر بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا' مجھے نماز سکھلایئے' آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تم کو سہولت سے یاد ہو' اس کو پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کر لو پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر اطمینان سے سجدہ کرو' پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر نماز کی ہر رکعت اسی طرح پڑھو۔

٨٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذَا الْقِصَّةِ وَزَادَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ.

البخاری (٦٢٥١-٦٦٦٧) ابوداؤد (٨٦٥) الترمذی (٢٦٩٢)
ابن ماجہ (١٠٦٠-٣٦٩٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مسجد میں آ کر نماز پڑھی' اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے' باقی حدیث مثل سابق ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو مکمل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہو۔

١٢- بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُوْمِ عَنْ جَهْرِهٖ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهٖ

امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کی ممانعت

٨٨٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی' پھر فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے یہ آیت پڑھی تھی 'سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى' ایک شخص نے کہا میں نے پڑھی تھی اور میں نے اس کو پڑھنے سے خیر کے سوا اور کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا' آپ نے فرمایا میں نے یہ جانا کہ تم میں سے کوئی شخص میری

ابوداؤد (۸۲۸-۸۲۹) النسائی (۹۱٦-۹۱۷)

قرأت کو الجھا رہا ہے۔

۸۸٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا. سابقہ (۸۸۵)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی' ایک شخص نے آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى. پڑھنا شروع کر دیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے قرأت کی یا کون قرأت کرنے والا تھا؟ ایک شخص نے کہا "میں" آپ نے فرمایا مجھے یوں محسوس ہوا کہ تم میں سے کوئی میری قرأت میں خلل ڈال رہا ہے۔

۸۸۷- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا. سابقہ (۸۸۵)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور اس کے بعد فرمایا کہ قتادہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور فرمایا مجھے محسوس ہوا کہ تم میں سے بعض نے میری قرأت میں خلل ڈالا ہے۔

۱۳- بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ

بسم اللہ کو سراً پڑھنے والوں کے دلائل

۸۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

البخاری (۷٤۳) النسائی (۹۰٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی مگر میں نے ان میں سے کسی کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۸۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ. سابقہ (۸۸۸)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کر کے فرمایا کہ حضرت انس نے یہی فرمایا تھا۔

۸۹۰- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْأَوْزَاعِيِّ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی' یہ سب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. سے

وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا یَذْکُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِیْ اَوَّلِ قِرَآءَۃٍ وَّلَا فِیْ اٰخِرِھَا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۱۱-۱۰۵۹۸)

قراءت شروع کرتے تھے اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو قراءت کے اوّل میں پڑھتے تھے اور نہ آخر میں۔

۸۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِسْحَاقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَذْکُرُ ذٰلِکَ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۸)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس سے اسی قسم کی روایت منقول ہے۔

١٤- بَابُ حُجَّۃِ مَنْ قَالَ الْبَسْمَلَۃُ اٰیَۃٌ مِّنْ اَوَّلِ کُلِّ سُوْرَۃٍ سِوٰی بَرَآءَۃٍ

جن لوگوں کے نزدیک سورۂ توبہ کے سوا بسم اللہ ہر سورت کا جزء ہے ان کے دلائل

۸۹۲- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْمُخْتَارُ ابْنُ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ بَیْنَ اَظْهُرِنَا اِذْ اَغْفٰی اِغْفَآءَۃً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا اَضْحَکَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ نَهْرٌ وَّعَدَنِیْہِ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ وَّهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْہِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اٰنِیَتُہٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیَخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّہٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَتْ بَعْدَکَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَ اَظْهُرِنَا فِی الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا اَحْدَثَ بَعْدَکَ۔

ابوداؤد (۷۸۴-۴۷۴۷) النسائی (۹۰۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم میں تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ کو اونگھ آ گئی پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ابھی مجھ پر یہ سورۃ نازل ہوئی ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ. پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں خیر کثیر ہے وہ ایک حوض ہے جس پر میری امت کے لوگ قیامت کے دن پانی پینے کے لیے آئیں گے اس کے برتن ستاروں کے برابر ہیں ایک شخص کو حوض کوثر سے ہٹایا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میری امت میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم (از خود) نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد نیا دین اختراع کر لیا تھا اور ایک روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ یہ واقعہ مسجد میں پیش آیا تھا۔

۸۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ اَغْفٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِغْفَآءَۃً بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آ گئی امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر

مُشْهِرٍ عَنْبَرٍ اَنَّهُ قَالَ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اٰنِيَتُهُ عَدَدَ النُّجُوْمِ. سابقہ (۸۹۲)

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس پر ایک حوض ہے' اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔

١٥- بَابُ وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهٖ فَوْقَ سُرَّتِهٖ وَوَضْعِهِمَا عَلَى الْاَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور زمین پر دونوں ہاتھوں کو کندھے کے بالمقابل رکھنا

٨٩٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ اُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. مسلم تحفة الاشراف (١١٧٧٤-١١٧٩٠)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت کانوں کے بالمقابل ہاتھوں کو بلند کیا اللہ اکبر کہا پھر ہاتھ کپڑے میں لپیٹ لیے پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ کو کپڑے سے نکال کر رفع یدین کرتے پھر رکوع کرتے پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو رفع یدین کرتے' پھر جب سجدہ کرتے تو دو ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے۔

١٦- بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں تشہد کا بیان

٨٩٥- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ مَا شَاءَ. البخاري ([illegible]) النسائي (١١٦٤-١١٦٩-١٢٧٦) ابن ماجه (٨٩٩)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے اور السلام علی اللہ' السلام علی فلاں کہتے' ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بذات خود "سلام" ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو یوں کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. پس نمازی جب یہ کلمہ (علی عباد اللہ الصالحین) کہے گا تو اس کا سلام ہر صالح بندہ کو پہنچ جائے گا' خواہ وہ زمین پر ہو یا آسمان میں (پھر کہے) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

تشہد کا ترجمہ: تمام قولی' بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ بلا شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۸۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ. سابقہ (۸۹۵)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ اسی حدیث کی مثل بیان کی ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

۸۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ. سابقہ (۸۹۵)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ پہلی حدیث کی مثل بیان کی ہے اس میں حسب خواہش دعا کرنے کا ذکر ہے۔

۸۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ. البخاری (۸۳۱-۸۵۳-۶۲۳۰-۶۳۲۸-۷۳۸۱) ابوداود (۹۶۸) النسائی (۱۱۶۴-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۲۷۶-۱۲۷۸-۱۲۹۷) ابن ماجہ (۸۹۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تشہد میں بیٹھتے تھے اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل بیان کی اس میں حسب خواہش دعا کرنے کا بھی ذکر ہے۔

۸۹۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا. البخاری (۶۲۶۵) النسائی (۱۱۷۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم اس حال میں دی کہ میری ہتھیلی آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی اور یہ تعلیم ایسے دی جیسے آپ مجھے قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' اس کے بعد انہوں نے تشہد کا پورا واقعہ اسی طرح بیان کیا جیسا کہ پہلی حدیث میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم دیتے تھے' جس طرح ہمیں قرآن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ.

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ.

ابوداؤد (۹۷۴) الترمذی (۲۹۰) النسائی (۱۱۷۳) ابن ماجہ (۹۰۰)

۹۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. سابقہ (۹۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھلاتے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے ہوں۔

۹۰۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالُوا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى مَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ

حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی' جب وہ قعدہ کے قریب تھے تو ایک شخص نے کہا یہ نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھی گئی ہے' جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے مڑ کر دیکھا اور پوچھا تم میں سے کس نے یہ بات کی تھی؟ سب خاموش رہے' انہوں نے پھر دوبارہ پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ بات کہی تھی؟ لوگ پھر خاموش رہے' اس موقع پر حضرت ابو موسیٰ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا میں نے نہیں کہا' مجھے تو آپ کا ڈر تھا' پھر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی' حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے نماز میں کیا کہنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہم کو نماز کا مکمل طریقہ بتلا دیا' آپ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو سب سے پہلے اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی شخص امامت کرے جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین. کہے تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری اس دعا کو قبول فرمائے گا' پھر جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو' امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح تمہارا عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب امام

قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. ابوداود(۹۷۲-۹۷۳) النسائی(۱۰۶۳-۱۱۷۲-۱۲۷۹-۸۲۹) ابن ماجه(۹۰۱-۸۴۷)

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالیٰ تمہارا قول سنتا ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ جاری کر دیا' پھر جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو' امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائے گا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا یہ عمل امام کے مقابلہ میں ہوگا اور جب امام قعدہ میں بیٹھ جائے تو تم سب سے پہلے یہ کہو اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۹۰۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كَامِلٍ وَحْدَهٗ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ. سابقه(۹۰۲)

امام مسلم نے تین اور اسانید بیان کر کے قتادہ سے بھی یہ حدیث روایت کی لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو' اور ابوعوانہ کے علاوہ اور کسی سند کے ساتھ یہ الفاظ مروی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. جاری کرتا ہے۔

۹۰۴- قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اُخْتِ اَبِي النَّضْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيْدُ اَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ هُوَ صَحِيْحٌ يَعْنِيْ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا فَقَالَ هُوَ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هٰهُنَا فَقَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ وَضَعْتُهٗ هٰهُنَا اِنَّمَا وَضَعْتُ هٰهُنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ

سابقه(۹۰۰)

اس حدیث کی سند میں ابوبکر نے امام مسلم سے بحث کی تو امام مسلم نے فرمایا سلیمان (اس سند کا ایک راوی) سے زیادہ تمہیں اور کون حافظ ملے گا' ابوبکر نے پوچھا کہ پھر ابوہریرہ کی روایت کیسی ہے جس میں یہ ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو' امام مسلم نے کہا کہ وہ حدیث صحیح ہے' ابوبکر نے کہا پھر آپ نے اس سند کے ساتھ اس حدیث کو اپنی اس کتاب میں ذکر کیوں نہیں کیا امام مسلم نے فرمایا میں نے اس کتاب میں ہر حدیث کو ذکر نہیں کیا جو صرف میرے نزدیک صحیح ہو بلکہ میں نے اس کتاب میں ان احادیث کا ذکر کیا ہے جن کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

٩٠٥- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَضٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. سابقہ(٩٠٣)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث بیان فرمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی زبان پر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ جاری کر دیا۔

١٧- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا بیان

٩٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِيْ كَانَ اُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

ابوداؤد(٩٨٠-٩٨١) الترمذی(٣٢٢٠) النسائی(١٢٨٤)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر صلوٰۃ (درود شریف) پڑھیں پس ہم کس طرح آپ پر درود پڑھیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے سوچا کاش اس نے سوال نہ کیا ہوتا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح کہا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: "اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر تمام جہانوں میں برکت نازل فرمائی ہے، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے" اور سلام پڑھو جس طرح تمہیں معلوم ہے۔

٩٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم نے عرض کیا، ہمیں معلوم ہو گیا کہ (نماز میں) آپ پر سلام کس طرح پڑھیں آپ ہی بتلایئے کہ آپ پر صلوٰۃ کس طرح پڑھا کریں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

البخاری (٣٣٧٠-٤٧٩٧-٦٣٥٧) ابوداؤد (٩٧٦_٩٧٧-٩٧٨)

الترمذی (٤٨٣) النسائی (١٢٨٦-١٢٨٧-١٢٨٨) ابن ماجہ (٩٠٤)

٩٠٨- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً.

سابقہ (٩٠٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٩٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَنْ مِسْعَرٍ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلِ اللَّهُمَّ. سابقہ (٩٠٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی مثل سابق حدیث مروی ہے مگر اس میں اَللّٰھُمَّ کا لفظ نہیں ہے وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ہے۔

٩١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا رَوْحٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

البخاری (٣٣٦٩-٦٣٦٠) ابوداؤد (٩٧٩) ابن ماجہ (٩٠٥)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر صلوٰۃ کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
"اے اللہ! محمد اور ان کی ازواج اور اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی' اور محمد اور ان کی ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو لائق ستائش اور بزرگ ہے"۔

٠٠٠- بَابُ فِي ثَوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کا ثواب

٩١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

ابوداؤد (١٥٣٠) الترمذی (٤٨٥) النسائی (١٢٩٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

١٨- بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ

سمع اللہ لمن حمدہ' ربنا لک الحمد اور آمین کا بیان

۹۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. البخاری (۷۹۶-۳۲۲۸) ابوداؤد (۸۴۸) الترمذی (۲۶۷) النسائی (۱۰۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے مطابق ہو جائے گا اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُمَيٍّ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۷۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی مثل سابق حدیث مروی ہے۔

۹۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ.

البخاری (۷۸۰) ابوداؤد (۹۳۶) الترمذی (۲۵۰) النسائی (۹۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی اس کے تمام پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۹۱۵- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ. ابن ماجہ (۸۵۲)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

۹۱۶- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ آمِينَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں، پس دو میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جاتی ہے تو (نمازی کے) پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۸۹۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو آسمان پر فرشتے آمین کہتے ہیں پس دو میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جاتی ہے تو (نمازی کے) پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

٩١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٧٥١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اسی کی مثل حدیث مروی ہے۔

٩١٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں اور آمین پڑھنے والوں کا قول فرشتوں کے موافق ہو جائے تو نمازی کے پچھلے تمام گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں۔

١٩- بَابُ ائْتِمَامِ الْمَأْمُومِ بِالْإِمَامِ

امام کی اقتداء کرنے کا بیان

٩٢٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ.

البخاری (۸۰۵) النسائی (۷۹۳-۱۰٦۰) ابن ماجہ (۱۲۳۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی پر سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب زخمی ہو گئی' ہم آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے اس وقت نماز کا وقت ہو چکا تھا' رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بیٹھ کر نماز پڑھائی' ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی' جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تو آپ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے' جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب امام سجدہ کرے تو سجدہ کرو' اور جب وہ سجدہ سے سر اٹھائے تو سجدہ سے سر اٹھاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٢١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

البخاری (۷۳۲) الترمذی (۳٦۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی سے گر پڑے اور آپ کی کھال چھل گئی' پھر آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔

٩٢٢- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَزَادَ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب کی کھال چھل گئی۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو کھڑے

قِيَامًا. البخاری (١١١٤)

ہو کر نماز پڑھو۔

٩٢٣- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی پر سوار ہوئے' آپ اس سے گر گئے اور آپ کی دائیں جانب کی کھال چھل گئی۔ اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

البخاری (٦٨٩) ابوداؤد (٦٠١) النسائی (٨٣١)

٩٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی سے گر پڑے اور آپ کی دائیں جانب کی کھال چھل گئی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٢)

٩٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا. ابن ماجہ (١٢٣٧)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے' چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لیے آئے' رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے' رسول اللہ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا' صحابہ بیٹھ گئے' رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے' لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو' جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی رکوع سے سر اٹھاؤ' اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی مثل سابق حدیث مروی ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٩٩٢)

٩٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے' ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز اس حال میں پڑھی کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے' رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے

فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا تَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

ابوداؤد(٦٠٦) النسائی(١١٩٩) ابن ماجہ(١٢٤٠)

اور ہمیں کھڑے دیکھ کر ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا' ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھی' رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیر کر فرمایا: تم فارسیوں اور رومیوں کا فعل کر رہے تھے' ان کے سردار بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں' پس اس طرح نہ کیا کرو' اپنے اماموں کی اقتداء کرو' اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ. البخاری(٧٩٧)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے تھے' جب رسول اللہ ﷺ تکبیر کہتے تو حضرت ابوبکر بھی ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہتے' باقی حدیث مثل سابق ہے۔

٩٢٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٣٨٩٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے' لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو' اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو سجدہ کرو' اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٩٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری(٧٢٢)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس کی مثل حدیث مروی ہے۔

٢٠- بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَغَيْرِهِ

تکبیر وغیرہ میں امام سے سبقت کرنے پر ممانعت

٩٣١- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٢٤٤٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ امام پر سبقت نہ کرو' جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو آمین کہو' اور جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اللھم ربنا لک الحمد کہو۔

٩٣٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ اِلَّا قَوْلَهُ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَلَا تَرْفَعُوْا قَبْلَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٧١٠-١٢٧١١)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ سے اس کی مثل حدیث مروی ہے اور ایک روایت میں ہے ولا الضالین کے بعد آمین کہو اور اس سے پہلے سر نہ اٹھاؤ۔

٩٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ سَمِعَ اَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِذَا وَافَقَ قَوْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٥٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ڈھال ہے' جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب زمین والوں کا قول آسمان والوں کے موافق ہو جائے گا تو ان کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

٩٣٤- حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٦٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو' جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٢١- بَابُ اِسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ اِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِّنْ مَّرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّغَيْرِهِمَا مَنْ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَاَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ اِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخِ الْقُعُوْدِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِيْ حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ

مرض یا سفر کے عذر کی وجہ سے امام کا نماز میں کسی کو خلیفہ بنانا اور جب امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا منسوخ ہونا

٩٣٥- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا مُوْسَى ابْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ سے عرض کیا' کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض (وفات) کے متعلق نہیں بیان کریں گی؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کیوں نہیں؟ نبی ﷺ بیمار

ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فأغمي عليه ثم أفاق فقال أصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله قالت والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله ﷺ لصلوة العشاء الآخرة قالت فأرسل رسول الله ﷺ رجلا إلى أبي بكر أن يصلي بالناس فأتاه الرسول فقال إن رسول الله ﷺ يأمرك أن تصلي بالناس فقال أبو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس قال فقال عمر أنت أحق بذلك قالت فصلى بهم أبو بكر تلك الأيام ثم إن رسول الله ﷺ وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين أحدهما العباس لصلوة الظهر وأبو بكر يصلي بالناس فلما رآه أبو بكر ذهب ليتأخر فأومأ إليه النبي ﷺ أن لا يتأخر وقال لهما أجلساني إلى جنبه فأجلساه إلى جنب أبي بكر وكان أبو بكر يصلي وهو قائم بصلوة النبي ﷺ والناس يصلون بصلوة أبي بكر والنبي ﷺ قاعد قال عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس فقلت له ألا أعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض النبي ﷺ قال هات فعرضت حديثها عليه فما أنكر منه شيئا غير أنه قال أسمت لك الرجل الذي كان مع العباس قلت لا قال هو علي رضي الله تعالى عنه.

البخاري (٦٨٧) النسائي (٨٣٣)

ہو گئے' آپ نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں' آپ نے فرمایا: اچھا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو' ہم نے پانی رکھا اور رسول اللہ ﷺ نے غسل کیا' غسل کے بعد آپ اٹھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہو گئی' پھر آپ ہوش میں آئے تو آپ نے فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں' آپ نے فرمایا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو' ہم نے پانی رکھ دیا آپ نے غسل فرمایا' غسل کے بعد آپ اٹھنے لگے تو آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی' پھر آپ ہوش میں آئے تو آپ نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں' یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو' ہم نے پانی رکھا' آپ نے غسل کیا اس کے بعد آپ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر دریافت کیا' کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے آپ کا انتظار کر رہے تھے' حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' اس شخص نے حضرت ابوبکر کے پاس جا کر کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں' حضرت ابوبکر بہت رقیق القلب تھے' انہوں نے حضرت عمر سے کہا اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ' حضرت عمر نے کہا آپ امامت کے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ان ایام میں حضرت ابوبکر امامت کراتے رہے' پھر جب رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس فرمایا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے ظہر پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے' ان دو میں سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جب ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو

(مصلّی سے) پیچھے ہٹنے لگے‘ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ کیا اور دونوں سے فرمایا مجھے ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دو‘ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دیا‘ حضرت ابو بکر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرنے لگے‘ اور لوگ حضرت ابو بکر کی تکبیرات سن کر نماز پڑھتے رہے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر امامت فرما رہے تھے‘ عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور میں نے کہا کیا میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ایام علالت کی حدیث نہ سناؤں جو میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا سناؤ‘ میں نے وہ روایت سنائی‘ انہوں نے حدیث میں کسی چیز سے اختلاف نہیں کیا ہوا اس بات کے کہ انہوں نے پوچھا کیا حضرت عائشہ نے حضرت عباس کے ساتھ والے دوسرے شخص کا نام بتایا تھا میں نے کہا نہیں‘ فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

٩٣٦- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا فَأَذِنَّ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. البخاری (١٩٨-٦٦٥-٢٥٨٨-٣٠٩٩-٤٤٤٢-٥٧١٤) ابن ماجہ (١٦١٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ابتداً بیمار ہوئے‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے تمام ازواج مطہرات سے حضرت عائشہ کے گھر ایام علالت میں رہنے کی اجازت طلب کی‘ تمام ازواج نے آپ کو اجازت دے دی‘ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فضل بن عباس اور ایک اور شخص کے سہارے چل کر اس حال میں گئے کہ آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے پوچھا کہ جس شخص کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا جانتے ہو وہ کون تھا؟ وہ "حضرت علی" رضی اللہ عنہ تھے۔

٩٣٧- **حَدَّثَنِي** عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کا درد شدید ہو گیا تو آپ نے تمام ازواج مطہرات سے میرے گھر ایام علالت میں رہنے کی اجازت طلب کی‘ تمام ازواج نے اجازت دے دی‘ پھر رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے ساتھ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے

الارض بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل آخر قال عبيد الله فاخبرت عبد الله بالذي قالت عائشة فقال لي عبد الله بن عباس هل تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قال قلت لا قال ابن عباس هو علي۔

سابقہ (٩٣٦)

تھے' ایک حضرت عباس تھے اور دوسرے ایک اور شخص' عبید اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس سے بیان کی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا' میں نے عرض کیا نہیں فرمایا وہ حضرت علی تھے (رضی اللہ عنہ)۔

٩٣٨- حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثني ابي عن جدي قال حدثني عقيل بن خالد قال قال ابن شهاب اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عائشة زوج النبي ﷺ قالت لقد راجعت رسول الله ﷺ في ذلك وما حملني على كثرة مراجعته الا انه لم يقع في قلبي ان يحب الناس بعده رجلا قام مقامه ابدا والا اني كنت ارى انه لن يقوم مقامه احد الا تشاءم الناس به فاردت ان يعدل ذلك رسول الله ﷺ عن ابي بكر. البخاری (٤٤٤٥)

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے امام نہ بنانے پر) رسول اللہ ﷺ سے اصرار کیا' اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے اس بات کا خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کی جگہ کھڑا ہو' بلکہ میرا خیال یہ تھا کہ جو شخص آپ کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اس سے بدشگونی لیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کی جگہ کسی اور شخص کو امام بنالیں۔

٩٣٩- حدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد واللفظ لابن رافع قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال انا معمر قال الزهري واخبرني حمزة بن عبد الله بن عمر عن عائشة قالت لما دخل رسول الله ﷺ بيتي قال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت فقلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل رقيق اذا قرا القرآن لا يملك دمعه فلو امرت غير ابي بكر قالت والله ما بي الا كراهية ان يتشاءم الناس باول من يقوم في مقام رسول الله ﷺ قالت فراجعته مرتين او ثلاثا فقال ليصل بالناس ابو بكر فانكن صواحب يوسف.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٦١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: "ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو اپنے آنسوؤں کو نہیں روک سکتے' آپ حضرت ابوبکر کی جگہ کسی اور شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قسم بخدا یہ بات میں نے صرف اس وجہ سے کہی تھی کہ کہیں لوگ یہ بدشگونی نہ لیں کہ جو شخص سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے مصلّٰی پر کھڑا ہوا وہ ابوبکر تھے' آپ فرماتی ہیں میں نے دو تین بار اصرار کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کرائیں تم یوسف علیہ السلام کے عہد کی عورتوں کی طرح ہو۔

٩٤٠- حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو معاوية ووكيع ح وحدثنا يحيى بن يحيى واللفظ له قال انا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت لما ثقل رسول الله ﷺ جاء بلال يؤذنه بالصلوة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوگئے اور حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں" حضرت عائشہ فرماتی ہیں' میں نے

فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

البخاري (٦٦٤-٧١٢-٧١٣) ابن ماجه (١٢٣٢)

عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر بہت رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے آپ حضرت عمر کو امامت کے لیے فرمائیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو جماعت کرائیں'' حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے' آپ حضرت عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیں' حضرت حفصہ نے بھی کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حضرت یوسف کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو' ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب حضرت ابوبکر نے نماز شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے مرض میں تخفیف محسوس کی آپ دو آدمیوں کے سہارے سے آئے' درآں حالیکہ آپ کے پیروں سے لکیریں پڑ رہی تھیں' حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب آپ مسجد میں آئے تو حضرت ابوبکر نے آپ کی آہٹ محسوس کی تو مصلی سے پیچھے ہٹنے لگے' رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ مسجد میں آ کر حضرت ابوبکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر جماعت کرا رہے تھے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی تکبیرات پر نماز ادا کر رہے تھے۔

٩٤١- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أُجْلِسَ إِلٰى جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلٰى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مرض وفات میں (بعض روایات میں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کو لا کر (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بٹھا دیا گیا' رسول اللہ ﷺ جماعت کرانے لگے اور حضرت ابوبکر بلند آواز سے تکبیر پڑھتے رہے۔

النَّاسَ. سابقہ (٩٤٠)

٩٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ. البخاری (٦٨٣) ابن ماجہ (١٢٣٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں حکم دیا کہ ابو بکر جماعت کرائیں' حضرت ابو بکر نماز پڑھاتے رہے' عروہ کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ کو آرام محسوس ہوا تو آپ باہر تشریف لائے' اس وقت حضرت ابو بکر جماعت کرا رہے تھے' جب (حضرت) ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے' رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے ان کو وہیں کھڑے رہنے کے لیے فرمایا' پھر رسول اللہ ﷺ آ کر (حضرت) ابو بکر کے پہلو میں بیٹھ گئے' پھر رسول اللہ ﷺ نے جماعت کرائی اور لوگوں نے حضرت ابو بکر کی تکبیروں کی آواز سن کر ارکان نماز ادا کیے۔

٩٤٣- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجٌ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥١٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض الموت میں (حضرت) ابو بکر جماعت کراتے تھے حتیٰ کہ پیر کے دن جب تمام صحابہ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک رسول اللہ ﷺ نے حجرہ کا پردہ اٹھایا پھر کھڑے ہو کر ہماری طرف دیکھا اس وقت آپ کا رخ انور ورق قرآن کی طرح لگتا تھا' پھر رسول اللہ ﷺ مسکرا کر ہنسے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری اور زیارت سے نماز کی حالت میں ہم خوشی سے دیوانے ہو گئے' اور حضرت ابو بکر اس گمان سے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں' پیچھے ہٹ کر صف میں ملنے لگے' تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے صحابہ سے فرمایا کہ تم اپنی نماز پوری کرو' پھر رسول اللہ ﷺ حجرہ میں واپس چلے گئے اور پردہ گرا دیا' اور اسی روز رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا۔

٩٤٤- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ.

النسائی (١٨٣٠) ابن ماجہ (١٦٢٤)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری بار رسول اللہ ﷺ کو پیر کے دن اس وقت دیکھا جب آپ نے حجرہ کا پردہ اٹھا کر دیکھا۔

٩٤٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا. مسلم تحفة الاشراف (١٥٤٣)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٩٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ ﷺ. البخاري (٦٨١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین دن تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائے' اور ان ایام میں (حضرت) ابوبکر جماعت کراتے رہے' اس کے بعد ایک دن رسول اللہ ﷺ (حجرہ کے) پردہ کے پاس کھڑے ہوئے اور پردہ اٹھا دیا' پھر جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کا رخ انور دکھائی دیا اور ہم نے نبی ﷺ کے چہرۂ زیبا سے بڑھ کر خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی' پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حجرہ کا پردہ گرا دیا' پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات تک ہم آپ کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔

٩٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. البخاري (٣٣٨٥-٦٧٨)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور جب آپ کا مرض شدید ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں' (حضرت) عائشہ نے کہا یا رسول اللہ! (حضرت) ابوبکر رقیق القلب ہیں' جب وہ آپ کی جگہ مصلی پر کھڑے ہوں گے تو جماعت نہ کرا سکیں گے' آپ نے (حضرت عائشہ سے) فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں' تم تو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے آخری لمحہ تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

٢٢- بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيمِ

جب امام کے آنے میں دیر ہو تو کسی اور شخص کو امام بنانے کا جواز

٩٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو عمرو بن عوف کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے' جب نماز کا وقت آ گیا تو مؤذن حضرت ابوبکر کے پاس گیا اور کہنے لگا اگر آپ جماعت کرائیں تو میں

بالناس فأقيم قال نعم قال فصلى أبو بكر قال فجاء رسول الله ﷺ والناس في الصلوة فتخلص حتى وقف في الصف فصفق الناس وكان أبو بكر لا يلتفت في الصلوة فلما أكثر الناس التصفيق التفت فرأى رسول الله ﷺ فأشار إليه رسول الله ﷺ أن امكث مكانك فرفع أبو بكر يديه فحمد الله على ما أمره به رسول الله ﷺ من ذلك ثم استأخر أبو بكر رضي الله عنه حتى استوى في الصف وتقدم النبي ﷺ ثم انصرف فقال يا أبا بكر ما منعك أن تثبت إذا أمرتك قال أبو بكر ما كان لابن أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ ما لي رأيتكم أكثرتم التصفيق من نابه شيء في صلوته فليسبح فإنه إذا سبح التفت إليه إنما التصفيق للنساء. البخاري (٦٨٤)

تکبیر کہوں انہوں نے کہا ہاں' حضرت سہل کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے جماعت شروع کرادی' اور اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور (پہلی) صف میں جا کر کھڑے ہو گئے حضرت ابوبکر چونکہ انتہائی انہماک اور استغراق سے نماز پڑھتے رہے۔ صحابہ کرام نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر کو رسول اللہ ﷺ کے آنے کا پتا نہیں چلا' تو انہوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیے' جب بکثرت ہاتھ مارنے کی آواز سنائی دی' تو (حضرت) ابوبکر متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دیکھا' رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اسی طرح نماز پڑھاتے رہیں' حضرت ابوبکر نے دونوں ہاتھ بلند کر کے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر حضرت ابوبکر مصلّی سے پیچھے ہٹ کر صف میں مل گئے اور نبی ﷺ نے مصلّی پر آ کر (بقیہ نماز کی) جماعت کرائی' نماز سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا ''اے ابوبکر! میرے حکم دینے کے بعد تم کو جماعت کرانے سے کس چیز نے روکا تھا؟ حضرت ابوبکر نے جواب دیا'' ابن قحافہ سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے وہ جماعت کرائے'' پھر رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم اس قدر کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ کیوں مار رہے تھے' جب نماز میں کوئی امر حادث ہو تو سبحان اللہ کہا کرو۔ جب سبحان اللہ کہا جائے گا تو امام متوجہ ہو جائے گا'' البتہ عورتیں (امام کو ٹوکنے کے لیے) ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

٩٤٩- حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعني ابن أبي حازم وقال قتيبة نا يعقوب وهو ابن عبد الرحمن القاري كلاهما عن أبي حازم عن سهل بن سعد بمثل حديث مالك وفي حديثهما فرفع أبو بكر يديه فحمد الله ورجع القهقرى وراءه حتى قام في الصف.

البخاري (١٢٣٤) النسائي (٧٨٣)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی ہے اس میں یہ ہے کہ ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور الٹے پاؤں لوٹ کر صف میں مل گئے۔

٩٥٠- حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع قال نا عبد الأعلى قال نا عبيد الله عن أبي حازم عن سهل بن سعد

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے تشریف لے

بِالسَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيْهِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى. النسائی (۱۱۸۲)

گئے' بقیہ حدیث حسب سابق ہے البتہ اتنا اضافہ ہے کہ جب آپ آئے تو آپ صفوں کو چیر کر پہلی صف میں شامل ہو گئے اور حضرت ابوبکر الٹے پاؤں پیچھے لوٹ گئے۔

۰۰۰- بَابُ اِذَا تَخَلَّفَ الْاِمَامُ فَقَدَّمَ غَيْرَهٗ

امام کی تاخیر کی صورت میں دوسرے کو آگے کرنا

٩٥١- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ وَ حَمَلْتُ مَعَهٗ اِدَاوَةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيَّ اَخَذْتُ اُهَرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ وَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهٗ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهٖ فَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتّٰى اَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَقْبَلْتُ مَعَهٗ حَتّٰى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى لَهُمْ فَاَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُتِمُّ صَلٰوتَهٗ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلَّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے جہاد میں تھے' رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے باہر نکلے' میں پانی کا ایک ڈول لے کر آپ کے ساتھ صبح کی نماز سے پہلے چلا' جب آپ لوٹے تو میں ڈول سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا' آپ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر منہ دھویا' اس کے بعد آپ جبہ اپنے بازوؤں پر چڑھانے لگے تو آستینیں تنگ تھیں' اس لیے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کیے اور اندر کی جانب سے باہر نکال لیے اور پھر ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا اور موزوں پر مسح کیا اور پھر چل پڑے' میں بھی آپ کے ساتھ چلا جب پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنا لیا ہے رسول اللہ ﷺ کو ایک رکعت ملی' آپ نے دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھی جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے سلام پھیرا اور نبی ﷺ دوسری رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ پریشان ہو گئے اور انہوں نے کثرت سے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا' جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو ان کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے اچھا کیا یا فرمایا تم نے ٹھیک کیا اور بروقت نماز پڑھنے پر ان کی تعریف فرمائی۔

سابقہ (٦٢٥)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام مقرر ہو اور وقت پر نہ آئے تو کوئی شخص جماعت کرا دے۔

٩٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَرَدْتُّ تَاْخِيْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ ہے کہ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو پیچھے کرنا چاہا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو۔

عَرَبِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ. سابقه (٦٣٢)

٢٣- بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ

امام کو متنبہ کرنے کے لیے مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں

٩٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ.

البخاري (١٢٠٣) ابوداود (٩٣٩) النسائي (١٢٠٦) ابن ماجه (١٠٣٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر دستک دیں۔

٩٥٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٤٥١)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی روایت کی ہے۔

٩٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلٰوةِ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٧٤٨)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت بیان کی لیکن اس میں نماز کا بھی اضافہ ہے۔

٢٤- بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلٰوةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا

نماز کو خضوع خشوع اور اچھی طرح سے پڑھنے کا حکم

٩٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز جماعت کرانے کے بعد ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی۔ کیا نمازی نماز پڑھتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ شخص اپنے لیے نماز پڑھتا ہے! بخدا! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ میں تم کو پس پشت بھی

بَيْنَ يَدَيَّ. النسائي (٨٧١)

یقیناً ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔

٩٥٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللَّهِ لَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

البخاري (٤١٨-٧٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں' بخدا مجھ پر نہ تمہارا رکوع مخفی ہوتا ہے نہ سجود اور بے شک میں تم کو اپنی پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔

٩٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. البخاري (٧٤٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجود اچھی طرح ادا کیا کرو' قسم اللہ کی بلاشک وشبہ میں تمہیں اپنی پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔ بعض دفعہ فرمایا: میں تم کو تمہارے رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

٩٥٩- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ أَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٧٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدہ پورا پورا کیا کرو' پس بخدا میں اپنی پشت کے پیچھے سے تم کو تمہارے رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا رہتا ہوں۔

٢٥- بَابُ تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ وَّ سُجُودٍ وَّ نَحْوِهِمَا

امام سے پہلے رکوع اور سجود وغیرہ کرنے کی ممانعت

٩٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

النسائي (١٣٦٢)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی' نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں' تم رکوع' سجود' قیام اور نماز کے اختتام میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو' بلا ریب وشک میں تمہیں سامنے اور پس پشت سے (یکساں) دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے: اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنسو کم اور رؤو زیادہ' صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔

٩٦١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت انس سے ایک اور سند

نُمَیْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ جَمِیْعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ.

سابقہ (۹۶۰)

سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

۹۶۲- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّاَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ نَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ اَمَا یَخْشَى الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ الْحِمَارِ.

الترمذی (۵۸۲) النسائی (۸۲۷) ابن ماجہ (۹۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ یہ خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا سر گدھے کے سر (کی طرح) بنا دے۔

۹۶۳- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا یَاْمَنُ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ فِیْ صُوْرَةِ حِمَارٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۴۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی نماز میں امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا اس کو یہ خوف نہیں ہے کہ اللہ اس کی صورت گدھے کی صورت (کی طرح) بنا دے۔

۹۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الرَّبِیْعِ بْنِ مُسْلِمٍ جَمِیْعًا عَنِ الرَّبِیْعِ ابْنِ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَا یَاْمَنُ الَّذِیْ بِهٰذَا غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ رَبِیْعِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَجْهَ حِمَارٍ.

البخاری (۶۹۱) ابوداؤد (۶۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کو یہ خوف نہیں ہے کہ اللہ اس کے منہ کو گدھے کے منہ (کی طرح) بنا دے۔

۳۶- بَابُ النَّهْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۹۶۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَیْهِمْ. ابن ماجہ (۱۰۴۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ باز آجائیں ورنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔

٩٦٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

النسائی (١٢٧٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔

٢٧- بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلٰوةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ

سکون کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم' سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے اور ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور پہلی صف کو مکمل کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم

٩٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

ابوداؤد (٦٦١-٩١٢-١٠٠٠) النسائی (٨١٥) ابن ماجہ (٩٩٢)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں' نماز سکون کے ساتھ پڑھا کرو۔ پھر دوبارہ تشریف لائے تو ہم کو متفرق حلقوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا' پھر آپ نے فرمایا کہ تم متفرق طور پر کیوں بیٹھے ہو' تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے سامنے صف بناتے ہیں' آپ نے فرمایا وہ پہلے پہلی صف پوری کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

٩٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ سابقہ (٩٦٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٩٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَا تُومُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے (تو سلام پھیرنے کے وقت) السلام علیکم ورحمۃ اللہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اور دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے اس فعل سے منع فرمایا اور فرمایا کہ تم سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح اشارہ کیوں کرتے ہو' تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تمہارے ہاتھ زانوں پر ہوں اور تم اپنے بھائی کی طرف دائیں

أَحَدُكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ.

بائیں سلام پھیرے۔

ابوداؤد(۹۹۸-۹۹۹) النسائی(۱۱۸٤-۱۳۱۷-۱۳۲۵)

۹۷۰- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ فُرَاتٍ يَعْنِي الْقَزَّازَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ. سابقہ(۹٦۹)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی' جب ہم سلام پھیرتے تو ہاتھوں کے اشارہ سے "السلام علیکم" "السلام علیکم" کہتے' رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم سرکش گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو' جب تم میں سے کسی شخص نے سلام کرنا ہو تو اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

۲۸- بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا الْإِزْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ عَلَيْهَا وَ تَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَ تَقْرِيبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ

نماز کی صفوں کو درست کرنے اور بالترتیب اگلی صفوں کی افضلیت کا بیان

۹۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا.

حضرت ابو مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے' برابر کھڑے ہو' آگے پیچھے کھڑے مت ہو' ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے' میرے قریب بالغ اور عقلمند لوگ کھڑے ہوں' پھر جو ان کے قریب ہوں اور پھر جو ان کے قریب' حضرت ابو مسعود کہتے تھے کہ آج تو تم لوگوں میں بہت اختلاف ہو گیا ہے۔

ابوداؤد(٦٧٤) النسائی(۸۰٦-۸۱۱) ابن ماجہ(۹۷٦)

۹۷۲- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ(۹۷۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

۹۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَ صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالغ اور عقلمند لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں (اس طرح تین بار فرمایا) نیز آپ نے فرمایا بازار کی لغو باتوں سے بچو۔

وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ. ابوداؤد(٦٧٤) الترمذی(٢٢٨)

٩٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

البخاری(٧٢٣) ابوداؤد(٦٦٨) ابن ماجه(٩٩٣)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو درست رکھا کرو کیونکہ نماز کی صفوں کو درست کرنا نماز کے اتمام میں سے ہے۔

٩٧٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي.

البخاری(٧١٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو مکمل کیا کرو کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں۔

٩٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٤٧٥٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی احادیث بیان کیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی صفوں کو درست رکھو کیوں کہ صفوں کی درستی نماز کے حسن میں سے ہے۔

٩٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ.

البخاری(٧١٧)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

٩٧٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ.

ابوداؤد(٦٦٣-٦٦٥) الترمذی(٢٢٧) النسائی(٨٠٩) ابن ماجه(٩٩٤)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح درست کرتے تھے جس طرح تیروں کو برابر کر کے رکھتے ہیں، یہاں تک کہ آپ نے خیال فرمایا کہ ہم نے (صف درست کرنا) سمجھ لیا ہے پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے تشریف لائے اور تکبیر کہنا چاہتے تھے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا، اس وقت آپ نے فرمایا کہ اللہ کے بندو! اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال

دے گا۔

٩٧٩- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقه (٩٧٨)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

٩٨٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

البخاري (٦١٥- ٦٥٤- ٧٢١- ٢٦٨٩) الترمذي (٢٢٥) النسائي (٥٣٩- ٦٧٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور صف اول میں بیٹھنے کا کتنا اجر ہے اور ان کو قرعہ اندازی کے سوا ان کاموں کا موقع نہ ملے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں گے اور اگر ان کو سخت دوپہر میں نماز کے لیے جانے کے ثواب کا پتا چل جائے تو وہ ضرور جائیں گے اور اگر انہیں پتا چل جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں جانے کا کتنا ثواب ہے تو وہ ان نمازوں کو پڑھنے کے لیے ضرور جائیں خواہ ان کو گھسٹ کر جانا پڑے۔

٩٨١- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا وَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ. ابوداود (٦٨٠) النسائي (٧٩٤) ابن ماجه (٩٧٨)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور میرے بعد والے تمہاری پیروی کریں گے اور ایک جماعت پیچھے ہٹتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو (اپنے فضل سے) مؤخر کر دے گا۔

٩٨٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

النسائي (٧٩٥)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مسجد کے آخر میں دیکھا (اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے)۔

٩٨٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً. ابن ماجه (٩٩٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کتنا اجر ہوتا ہے تو تم اس کے لیے قرعہ اندازی کیا کرو۔

٩٨٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا اَوَّلُهَا. النسائی (۸۱۹)

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور بدترین آخری اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بدترین صف پہلی ہے۔

۹۸۵- **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

الترمذی (۲۲۴) ابن ماجہ (۱۰۰۰)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۲۹- بَابُ اَمْرِ النِّسَآءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَآءَ الرِّجَالِ اَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُءُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے والی عورتیں مردوں سے پہلے سجدہ سے سر نہ اٹھائیں

۹۸۶- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ.

البخاری (۳۶۲-۸۱٤-۱۲۱۵) ابوداؤد (۶۳۰) النسائی (۷۶۵)

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا مرد تنگی کی وجہ سے بچوں کی طرح تہبند گلے میں باندھ کر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اس موقعہ پر کسی شخص نے کہا کہ "اے عورتو! تم نماز میں (سجدہ کے وقت) مردوں سے پہلے اپنا سر نہ اٹھایا کرو"۔

ف: اس حدیث میں شرمگاہ کے ستر کا حکم ہے' عورتوں کو مردوں سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں سجدہ سے اٹھتے وقت مرد کی شرمگاہ کھل جائے اور اس پر عورت کی نظر پڑ جائے۔

۳۰- بَابُ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَّاَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً

جب فتنہ کا خوف نہ ہو تو عورتوں کے مساجد میں جانے کا جواز بہ شرطیکہ وہ خوشبو نہ لگائیں

۹۸۷- **حَدَّثَنِيْ** عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا.

البخاری (۵۲۳۸) النسائی (۷۰۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرو۔

۹۸۸- **حَدَّثَنِيْ** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تمہاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو' حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے بلال نے کہا قسم بخدا ہم ان کو مسجد میں جانے

قَالَ فَقَالَ بِلَالُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. مسلم تحفة الاشراف (۷۰۰۸)

سے ضرور منع کریں گے' راوی کہتا ہے کہ پھر عبداللہ بن عمر بلال پر اس قدر شدید ناراض ہوئے کہ اتنا کسی اور پر ناراض نہیں ہوئے تھے' اور فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ میں ضرور منع کروں گا۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ وَ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ.

البخاری (۹۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی بندیوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکو۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَاءُكُمْ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ. البخاری (۸۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری عورتیں مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دو۔

۹۹۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَجَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ لَا نَدَعُهُنَّ.

البخاری (۸۹۹) ابوداؤد (۵۶۸) الترمذی (۵۷۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو مسجد میں جانے سے نہ روکو' حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے کہا ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے ورنہ یہ برے کاموں کے لیے بہانہ بنالیں گی۔ راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے کو خوب ڈانٹا اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۹۹۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۹۹۳- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ اِذًا يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِهِ وَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ لَا. سابقہ (۹۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دو' ان کے بیٹے واقد نے کہا پھر یہ عورتیں اس اجازت کو برائی کا بہانہ بنالیں گی' یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر نے ان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم انکار کرتے ہو۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ نَا سَعِيْدٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ نَا

حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عورتوں کو مسجد میں جانے کے ثواب سے نہ روکو جب

كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٦٦٣)

وہ تم سے اجازت لیں (ان کے بیٹے) بلال نے کہا قسم بخدا ہم ان کو ضرور روکیں گے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم ان کو ضرور روکیں گے۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ.

النسائی (٥١٤٤-٥١٤٥-٥١٤٦-٥١٤٧-٥١٤٨-٥١٤٩)

زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (عورتوں) میں سے کوئی عشاء کی نماز پڑھنے جائے تو خوشبو لگا کر نہ جائے۔

۹۹٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا. سابقہ (۹۹۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔

۹۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ. ابوداؤد (٤١٧٥) النسائی (٥١٤٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِيْ ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَنِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ. البخاری (٨٦٩) ابوداؤد (٥٦٩)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ اس (بناؤ سنگھار) کو دیکھ لیتے جو عورتیں اب کرتی ہیں تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ دیگر اسانید سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

والأحمر ح وحدثنا إسحٰق بن إبراهيم قال أنا عيسى بن يونس كلهم عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد مثله.

سابقہ (۹۹۸)

٣١- بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً

جہری نمازوں میں متوسط آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا

١٠٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَإِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعْهُمُ الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْهَرْ ذٰلِكَ الْجَهْرَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ. البخاري (٤٧٢٢-٧٤٩٠-٧٥٢٥-٧٥٤٧) الترمذي (٣١٤٥-٣١٤٦) النسائي (١٠١٠-١٠١١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت مبارکہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپ کر بلند آواز سے قرآن پڑھ کر صحابہ کو جماعت کراتے' مشرکین جب قرآن سنتے تو قرآن مجید کو' قرآن مجید نازل کرنے والے اللہ تعالیٰ کو اور قرآن لانے والے کو برا کہتے' اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: اس قدر بلند آواز سے قرآن مجید نہ پڑھیں کہ مشرکین سن لیں' اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں' بلندی اور پستی کے درمیان قرآن شریف پڑھیں۔

١٠٠١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ أُنْزِلَ هٰذَا فِي الدُّعَاءِ. مسلم تحفة الاشراف (١٧٢٩٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آیہ کریمہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے بیان میں نازل ہوئی ہے۔

١٠٠٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم تحفة الاشراف (١٦٨٠٦-١٦٨٦٥-١٧٢١٦-١٧٢٧٨)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

٣٢- بَابُ الْاِسْتِمَاعِ لِلْقُرْاٰنِ

قرآن مجید سننے کا حکم

١٠٠٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت مبارکہ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل وحی

جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ أَخْذَهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ تَعَالَى. البخاری (٥-٤٩٢٧-٤٩٢٨-٤٩٢٩-٥٠٤٤-٧٥٢٤) الترمذی (٣٣٢٩)

١٠٠٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ.

سابقہ (١٠٠٣)

٣٣- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ

لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (یاد کرنے کی خاطر) اپنی زبان مبارک اور ہونٹوں کو جلدی جلدی ہلاتے' اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ''آپ یاد کرنے کی خاطر زبان کو جلدی نہ ہلائیے' قرآن کو آپ کے سینہ میں جمع کرنا اور آپ سے پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے اور فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کی تفسیر میں فرمایا جب ہم آپ پر قرآن نازل کریں تو آپ غور سے سنیں اور إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ کی تفسیر میں فرمایا: ہم آپ کی زبان سے قرآن بیان کرائیں گے' اس کے بعد جب جبرائیل آتے تو آپ گردن جھکا کر بیٹھ جاتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق پڑھنا شروع کر دیتے۔

حضرت ابن عباس لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ قرآن کے نزول کے وقت بہت مشقت اٹھاتے تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے تھے' یہ کہہ کر حضرت ابن عباس نے سعید بن جبیر سے کہا میں تم کو ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہونٹ ہلاتے تھے پھر سعید نے کہا میں تم کو ہونٹ ہلا کر دکھلاتا ہوں جس طرح حضرت ابن عباس نے ہونٹ ہلائے تھے' اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۔حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں کہا کہ قرآن مجید کو آپ کے سینہ میں جمع کریں گے اور آپ سے پڑھوائیں گے اور فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۔اس کی تفسیر میں فرمایا آپ خاموشی سے قرآن مجید سنیں پھر ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ سے قرآن مجید پڑھوائیں' اس کے بعد جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے تو رسول اللہ ﷺ قرآن مجید سنتے اور جب جبرائیل چلے جاتے تو آپ اس کی قرأت کے مطابق قرآن مجید پڑھتے۔

صبح کی نماز میں جہراً قرأت کرنا اور جنوں پر قرآن مجید پڑھنا

١٠٠٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ.

البخاری (٧٧٣-٤٩٢١) الترمذی (٣٣٢٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ جنات کے سامنے قرآن پڑھا اور نہ ان کو دیکھا (بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف جا رہے تھے اور اس وقت جنات کا آسمان پر جانا اور وہاں سے خبریں لانا بند ہو چکا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے اس موقعہ پر جنات اپنی قوم کے پاس گئے اور پوچھا کیا ماجرا ہے؟ قوم نے کہا ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو گئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس کا سبب ضرور کوئی نیا واقعہ ہے اس لیے تمام مشرق اور مغرب میں پھرو اور دیکھو وہ کیا چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہو گئی ہے اس کے بعد جنات نے روئے زمین کے تمام مشرق و مغرب کا دورہ کیا ان میں سے کچھ تہامہ گئے اس وقت رسول اللہ ﷺ عکاظ کے بازار میں مقام نخل میں صحابہ کرام کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے جب جنات نے قرآن مجید کی آواز سنی تو غور سے سننا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ یہی وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہو گئی ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور کہنے لگے اے قوم! ہم نے ایک عجیب کلام سنا ہے جو سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ پر یہ آیت نازل کی قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن ”آپ کہیے کہ مجھ پر یہ وحی نازل کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا“۔

١٠٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ

عامر کہتے ہیں کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود لیلۃ الجن (جنات سے ملاقات کی رات) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ علقمہ نے کہا میں نے یہ بات حضرت عبد اللہ بن مسعود سے پوچھی تھی کہ کیا آپ میں سے کوئی لیلۃ الجن کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے

وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعَرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ. ابوداؤد(۸۵) الترمذی(۳۲۵۸)

(اچانک) آپ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے' ہم پہاڑوں کی گھاٹیوں اور وادیوں میں آپ کو تلاش کرنے لگے' ہم نے سوچا کہ (شاید) آپ کو جن لے گئے یا کسی نے آپ کو شہید کر دیا' وہ رات ہم نے سخت بے چینی سے گذاری' جب صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ آپ (غار) حرا کی جانب سے آ رہے ہیں' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کو آپ ہم سے اوجھل ہو گئے ہم نے بہت ڈھونڈا مگر آپ نہیں ملے۔ یہ رات ہم نے اسی طرح گذاری جیسے کوئی قوم سخت کرب اور بے چینی سے رات گزارتی ہے' آپ نے فرمایا: میرے پاس جنات کی طرف سے ایک نمائندہ آیا تھا میں اس کے ساتھ گیا اور جنات کے سامنے قرآن پڑھا' پھر آپ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے اور ہم کو جنات کے اور ان کی آگ کے آثار دکھائے۔ جنات نے آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں پوچھا' آپ نے فرمایا ہر وہ جانور جس کو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا اس کی ہڈی تمہاری خوراک ہے' تمہارے پاس آتے ہی وہ گوشت سے پر ہو جائے گی اور ہر اونٹ کی مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دونوں چیزوں سے استنجاء نہ کیا کرو' کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔

۱۰۰۷- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ. سابقه(۱۰۰۶)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی۔

۱۰۰۸- قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ. سابقه(۱۰۰۶)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی اور اس میں صرف یہ اضافہ ہے کہ وہ تمام جن جزیرہ کے تھے۔

۱۰۰۹- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. سابقه(۱۰۰۶)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور کہا اس سند کے ساتھ روایت میں حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے۔

۱۰۱۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنات سے ملاقات کی رات کو رسول اللہ ﷺ کے

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَهٗ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٤١٦)

ساتھ نہیں تھا اور میری یہ تمنا تھی کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا۔

١٠١١- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اٰذَنَتْهُمْ شَجَرَةٌ. البخاری (٣٨٥٩)

معن کے والد نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن سنا اس رات نبی ﷺ کو کس نے خبر دی تھی؟ مسروق نے کہا مجھے تمہارے باپ یعنی ابن مسعود نے بتلایا ہے کہ آپ کو ایک درخت نے جنات کی خبر دی تھی۔

٣٤- بَابُ الْقِرَآءَةِ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت

١٠١٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا فَيَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ كَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ وَ يُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ.

البخاری (٧٥٩-٧٦٢-٧٧٦-٧٧٨-٧٧٩) ابوداود (٧٩٨-٧٩٩-٨٠٠) النسائی (٩٧٣-٩٧٤-٩٧٥-٩٧٦-٩٧٧) ابن ماجہ (٨٢٩)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ہمیں (تعلیم کے لیے) سناتے بھی تھے اور ظہر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت زیادہ قراءت کرتے تھے اسی طرح صبح کی نماز میں کرتے تھے۔

١٠١٣- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ وَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَ يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. سابقہ (١٠١٢)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنا دیتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

١٠١٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ جَمِيْعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ يَحْيٰى نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی نمازوں میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ پڑھی جائے' اور ظہر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار تک قیام کرتے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے برابر قیام کرتے اور عصر کی آخری دو

الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً.

رکعتوں میں پہلی دو رکعتوں کی نسبت نصف قیام کرتے۔

ابوداود (٨٠٤) النسائی (٤٧٤)

١٠١٥- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً اَوْ قَالَ نِصْفَ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ. سابقہ (١٠١٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا اس (تیس آیات) کی آدھی مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار قرأت کرتے اور آخری دو رکعتوں میں اس کی آدھی مقدار۔

١٠١٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ شَكَوْا سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلٰوتِهِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوْهُ بِهِ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اِنِّيْ لَاَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ.

البخاری (٧٥٥-٧٥٨-٧٧٠) ابوداود (٨٠٣) النسائی (١٠٠١-١٠٠٢)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر بن خطاب سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کی شکایت کی' حضرت عمر نے حضرت سعد کو بلوایا اور ان سے اہل کوفہ کی شکایت کا ذکر کیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان کو اس طرح نماز پڑھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نماز پڑھاتے تھے میں پہلی دو رکعتوں میں زیادہ قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں اس سے کم۔ حضرت عمر نے حضرت سعد سے کہا اے ابواسحاق! تم سے مجھے یہی حسن ظن تھا۔

١٠١٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

سابقہ (١٠١٦)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

١٠١٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا اٰلُوْا مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت سعد سے کہا کہ لوگ تمہاری ہر بات کی شکایت کرتے ہیں حتیٰ کہ نماز پڑھانے کی بھی شکایت کرتے ہیں' حضرت سعد نے کہا میں پہلی دو رکعتوں میں زیادہ قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعتوں میں کم اور جس طرح رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی

ﷺ فَقَالَ ذَاکَ الظَّنُّ بِکَ اَوْ ذَاکَ ظَنِّیْ بِکَ.

سابقہ (۱۰۱۶)

تھی میں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' حضرت عمر نے فرمایا تم سے یہی حسن ظن تھا۔

۱۰۱۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ وَ اَبِیْ عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَۃَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِی الْاَعْرَابُ بِالصَّلٰوۃِ.

سابقہ (۱۰۱۶)

امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ (اہل کوفہ کی شکایت پر) حضرت سعد نے کہا یہ دیہاتی مجھے نماز سکھاتے ہیں۔

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَیْدٍ قَالَ نَا الْوَلِیْدُ یَعْنِیْ ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عَطِیَّةَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقَدْ کَانَتْ صَلٰوۃُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقْضِیْ حَاجَتَهٗ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ ثُمَّ یَاْتِیْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مِمَّا یُطَوِّلُهَا. النسائی (۹۷۲) ابن ماجہ (۸۲۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ظہر کی جماعت کھڑی ہو جاتی اور پھر کوئی شخص بقیع جا کر اپنا کام کر آتا پھر وضو کرتا اور رسول اللہ ﷺ ابھی پہلی رکعت میں ہوتے' رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز اس قدر طویل پڑھتے تھے۔

۱۰۲۱- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَزَعَةُ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَکْثُوْرٌ عَلَیْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْاَلُکَ عَمَّا یَسْاَلُکَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ اَسْاَلُکَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالَکَ فِیْ ذٰلِکَ مِنْ خَیْرٍ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ فَقَالَ کَانَتْ صَلٰوۃُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَیَنْطَلِقُ اَحَدُنَا اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقْضِیْ حَاجَتَهٗ ثُمَّ یَاْتِیْ اَهْلَهٗ فَیَتَوَضَّاُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی. سابقہ (۱۰۲۰)

قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری کے پاس گیا اس وقت وہاں بہت سے لوگ موجود تھے' جب وہ آدمی چلے گئے تو میں نے کہا میں آپ سے وہ باتیں پوچھنے نہیں آیا جو باتیں یہ لوگ پوچھ رہے ہیں بلکہ میں آپ سے رسول اللہ (ﷺ) کی نماز کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں' حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ اس سوال میں تیرے لیے بھلائی نہیں ہے (کیونکہ تم ایسی نماز نہیں پڑھ سکتے) اس نے جب زیادہ اصرار کیا تو حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا ظہر کی جماعت کھڑی ہو جاتی اور ہم میں سے کوئی شخص بقیع جا کر اپنے کام سے فارغ ہو کر آ جاتا پھر اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں جاتا تو ابھی رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہوتے۔

۳۵- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قرأت

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ سُفْیَانَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْعَابِدِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورۃ المومنون کی قرأت شروع کی' جب موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا (راوی کو شک ہے) تو رسول اللہ ﷺ کو کھانسی آ گئی تو آپ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع میں چلے گئے۔

قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ الْعَاصِ.

البخاري (٧٧٤) ابو داود (٦٤٩) النسائي (١٠٠٦) ابن ماجه (٨٢٠)

١٠٢٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ سنا۔

مسلم، تحفة الاشراف (١٠٧٢٠)

١٠٢٤ - حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ.

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ۔ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ تک پڑھی میں اس آیت کو دہراتا رہا' راوی کہتا ہے مجھے پتا نہیں انہوں نے کیا کہا؟

الترمذي (٣٠٦) النسائي (٩٤٩) ابن ماجه (٨١٦)

١٠٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَرِيكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ. سابقه (١٠٢٤)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صبح کی نماز میں سنا آپ پڑھ رہے تھے۔ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ۔

١٠٢٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي رَكْعَةٍ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ وَرُبَّمَا قَالَ ق. سابقه (١٠٢٤)

زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے چچا نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں وَالنَّخْلِ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ کی قرأت کی اور بسا اوقات کہتے ہیں کہ آپ نے سورۃ قٓ کو پڑھا۔

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں ق والقران

سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَكَانَ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا.

الْمَجِيْدِ پڑھتے اور دوسری رکعت میں تخفیف کرتے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۵۲)

۱۰۲۸- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ وَلَا يُصَلِّيْ صَلٰوةَ هٰؤُلَاءِ قَالَ وَاَنْبَاَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۵۸)

سماک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تخفیف سے نماز پڑھتے تھے اور لوگوں کی طرح لمبی نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ صبح کی نماز میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ یا اس کی مثل سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۰۲۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور عصر کی نماز میں اس کی مثل قرأت کرتے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قرأت کرتے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۸۵)

۱۰۳۰- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۸۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قرأت کرتے تھے۔

۱۰۳۱- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ. النسائی (۹۴۷) ابن ماجہ (۸۱۸)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۱۰۳۲- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ. ساجد (۱۰۳۱)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

۰۰- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں قرأت

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے مجھ کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا وہ کہنے لگیں اے میرے بیٹے! تمہارے اس

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ وَإِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ. البخاري (٧٦٣-٤٤٢٩) ابوداؤد (٨١٠) الترمذي (٣٠٨) النسائي (٩٨٥) ابن ماجه (٨٣٨)

سورت کو پڑھنے سے مجھے یاد آ گیا کہ میں نے آخری مرتبہ یہ سورت رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنی تھی۔

١٠٣٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلّٰى بَعْدُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. سابقه (١٠٣٣)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ نے اپنی وفات تک نماز نہیں پڑھائی۔

١٠٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ. البخاري (٧٦٥-٣٠٥٠-٤٠٢٣-٤٨٥٤) ابوداؤد (٨١١) النسائي (٩٨٦) ابن ماجه (٨٣٢)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سورۂ طور سنی۔

١٠٣٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقه (١٠٣٥)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣٦- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں قراءت

١٠٣٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

البخاري (٧٦٧-٧٦٩-٤٩٥٢-٧٥٤٦) ابوداؤد (١٢٢١) الترمذي (٣١٠) النسائي (٩٩٩-١٠٠٠) ابن ماجه (٨٣٤-٨٣٥)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

۱۰۳۸- وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن يحيى وهو ابن سعيد عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب انه قال صليت مع رسول الله ﷺ العشاء فقرا بالتين والزيتون. سابقہ (۱۰۳۷)

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی' آپ نے سورۂ والتین والزیتون پڑھی۔

۱۰۳۹- وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابي قال نا مسعر عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب قال سمعت النبي ﷺ قرا في العشاء بالتين والزيتون فما سمعت احدا احسن صوتا منه.

سابقہ (۱۰۳۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عشاء کی نماز میں سورۂ والتین والزیتون سنی آپ کے علاوہ کسی اور شخص کو میں نے اتنی خوش الحانی سے قرآن پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۱۰۴۰- حدثني محمد بن عباد قال نا سفيان عن عمرو عن جابر قال كان معاذ يصلي مع النبي ﷺ ثم يأتي فيؤم قومه فصلى ليلة مع النبي ﷺ العشاء ثم اتى قومه فامهم فافتتح بسورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلى وحده وانصرف فقالوا له انافقت يا فلان قال لا والله ولاتين رسول الله ﷺ فلاخبرنه فاتى رسول الله ﷺ فقال انا اصحاب نواضح نعمل بالنهار وان معاذا صلى معك العشاء ثم اتى فافتتح بسورة البقرة فاقبل رسول الله ﷺ على معاذ فقال يا معاذ افتان انت اقرا بكذا واقرا بكذا قال سفيان فقلت لعمرو ان ابا الزبير حدثنا عن جابر انه قال اقرا والشمس وضحاها والليل اذا يغشى وسبح اسم ربك الاعلى فقال عمرو نحو هذا. ابوداؤد (۶۰۰-۷۹۰) النسائی (۸۳۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر آ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے' ایک رات انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سات عشاء کی نماز پڑھی پھر آ کر اپنی قوم کو جماعت کرائی اور اس میں سورۂ بقرہ شروع کر دی' ایک شخص سلام پھیر کر جماعت سے نکل گیا اور اپنی علیحدہ نماز پڑھ کر چلا گیا' لوگوں نے اس سے کہا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا نہیں بخدا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور تمہاری شکایت کروں گا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہم دن بھر اونٹوں پر پانی لاد کر لاتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر آیا' پھر آ کر ہماری جماعت کرائی' اور نماز میں سورۂ بقرہ شروع کر دی' پھر رسول اللہ ﷺ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنہ پرور ہو؟ (نماز میں) فلاں فلاں سورت پڑھا کرو' حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا' وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى جیسی سورتیں بتائی تھیں۔

۱۰۴۱- حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح وحدثنا ابن رمح قال انا الليث عن ابي الزبير عن جابر انه قال صلى معاذ بن جبل الانصاري باصحابه العشاء فطول عليهم فانصرف رجل منا فصلى فاخبر معاذ عنه فقال انه منافق فلما بلغ ذلك الرجل دخل على رسول الله ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل انصاری نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی جماعت کرائی اور نماز میں قرأت بہت لمبی کر دی تو ہم میں سے ایک شخص نے جماعت سے علیحدہ ہو کر نماز پڑھی' حضرت معاذ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا وہ شخص منافق ہے اور جب اس

فَاَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى. النسائي (٩٩٧) ابن ماجه (٩٨٦)

شخص تک یہ بات پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بتایا کہ (اس بناء پر) حضرت معاذ نے اس کو منافق کہا ہے' رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ سے کہا۔ اے معاذ! کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو؟ جب تم جماعت کراؤ تو وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا' سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى' اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ اور وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى (جیسی سورتیں) پڑھا کرو۔

١٠٤٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ.

مسلم تحفة الاشراف (٢٥٦٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر جا کر اپنی قوم کو عشاء کی نماز پڑھاتے۔

١٠٤٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ.

البخاري (٧١١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی مسجد میں جا کر لوگوں کو جماعت کراتے۔

٣٧- بَابُ اَمْرِ الْاَئِمَّةِ بِتَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ فِيْ تَمَامٍ

ائمہ کو تخفیف سے نماز پڑھانے کا حکم

١٠٤٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

البخاري (٩٠-٧٠٢-٧٠٤-٦١١٠-٧١٥٩) ابن ماجه (٩٨٤)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں فلاں شخص کی لمبی قراءت کرنے کی وجہ سے صبح کی نماز سے رہ جاتا ہوں' (حضرت ابو مسعود کہتے ہیں) کہ میں نے اس دن سے پہلے نصیحت کے موقع پر کبھی نبی ﷺ کو اس سے زیادہ غضب میں نہیں دیکھا تھا' آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض اشخاص لوگوں کو دین سے متنفر کرتے ہیں' تم میں سے جو شخص بھی نماز پڑھائے تو تخفیف کرے' اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھے' کمزور اور ضرورت مند اشخاص بھی ہوتے ہیں۔

١٠٤٥- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حدیث

وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ. سابقه(١٠٤٤)

سابق کی مثل روایت منقول ہے۔

١٠٤٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ.

الترمذی(٢٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جماعت کرائے تو تخفیف کرے (یعنی زیادہ لمبی نماز نہ پڑھائے) اس لیے کہ جماعت میں بچے بوڑھے کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

١٠٤٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلٰوتَهُ مَا شَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٤٧٥٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے تو تخفیف سے پڑھائے کیونکہ جماعت میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

١٠٤٨- وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ ذَا الْحَاجَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٥٣٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

١٠٤٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيمِ الْكَبِيرَ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٤٨٦٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اس طرح منقول ہے مگر اس میں بیمار کی جگہ بوڑھے کا لفظ ہے۔

١٠٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ أَنَا أَبِي قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی امامت کیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ جھجک محسوس ہوتی ہے آپ نے فرمایا میرے قریب ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ

ثُمَّ قَالَ اُدْنُهْ فَجَلَّسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۷۷۳)

میرے سینہ کے درمیان میں رکھا پھر کہا پیٹھ موڑ لو پھر میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا پھر فرمایا اپنی قوم کو امامت کراؤ اور جو شخص جماعت کرائے اسے تخفیف سے کام لینا چاہیے کیوں کہ لوگوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور ان میں مریض بھی ہوتے ہیں اور ان میں ضرورت مند بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ. ابن ماجہ (۹۸۷)

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو مجھے آخری نصیحت کی تھی وہ یہ تھی کہ جب تم جماعت کراؤ تو اس میں تخفیف سے کام لو۔

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْجِزُ فِي الصَّلٰوةِ وَيُتِمُّ. ابن ماجہ (۹۸۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تخفیف سے اور کامل پڑھاتے تھے۔

۱۰۵۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِيْ تَمَامٍ.

الترمذی (۲۳۷) النسائی (۸۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سب لوگوں کی بہ نسبت تخفیف سے اور کامل پڑھاتے تھے۔

۱۰۵٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. البخاری (۷۰۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کسی امام کی اقتداء میں رسول اللہ ﷺ کی بہ نسبت کامل اور تخفیف سے نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۵۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ اُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ اَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں کسی ایسے بچے کے رونے کی آواز سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو چھوٹی سورت پڑھ کر نماز میں تخفیف کر دیتے۔

١٠٥٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَدْخُلُ الصَّلوٰةَ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ بِهِ. البخاري (٧٠٩-٧١٠) ابن ماجه (٩٨٩)

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز پڑھانی شروع کرتا ہوں اور اسے لمبا کرنے کا ارادہ کرتا ہوں، پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز آتی ہے تو اس خیال سے نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو اس کے رونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہوگی۔

٣٨- بَابُ إِعْتِدَالِ أَرْكَانِ الصَّلوٰةِ وَ تَخْفِيفِهَا فِي تَمَامٍ

نماز کے ارکان میں اعتدال کرنا اور نماز کو مکمل کرنے میں تخفیف کرنا

١٠٥٧- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ حَامِدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلوٰةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

البخاري (٧٩٢-٨٠١-٨٢٠) ابوداؤد (٨٥٢-٨٥٤) الترمذي (٢٧٩-٢٨٠) النسائي (١٠٦٤-١١٤٧-١٣٣١)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ کا قیام، رکوع، رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا پھر سجدہ، دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا پھر سجدہ اور اس کے بعد بیٹھنا، نماز سے فارغ ہونے تک بیٹھنا یہ تمام افعال اپنی اپنی حیثیت کے اعتبار سے سب برابر تھے۔

١٠٥٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلوٰةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ تَكُنْ صَلوٰتُهُ هٰكَذَا. سابقه (١٠٥٧)

کوفہ کے امیر نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ امامت کرائیں وہ جماعت کراتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لا مانع لما اعطيت و لا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد. (اے اللہ! تو اس ستائش اور تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین اور جتنی جگہ تو چاہے بھر جائے تو ہی تعریف اور بڑائی کے لائق ہے۔ جس کو تو کچھ عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور جس سے تو کوئی چیز لے لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور نہ کوئی کوشش تیرے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتی ہے) راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو سنائی انہوں نے کہا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ

رسول اللہ ﷺ نماز اس طرح پڑھتے تھے جس میں رکوع اور جب رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوتے' سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتے تھے' شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا ہے وہ اس کیفیت سے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

١٠٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ مَطَرَ ابْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوْفَةِ اَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ. سابقہ (١٠٥٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہی حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

١٠٦٠- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّيْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا قَالَ فَكَانَ اَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

البخاری (١٩٧---٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں ایسی نماز پڑھانے میں کوئی کمی نہیں کرتا جیسی نماز رسول اللہ ﷺ پڑھاتے تھے' راوی (ثابت) کہتا ہے کہ میں تم لوگوں کی نماز میں وہ چیز نہیں دیکھتا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نماز میں تھی وہ جب رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تو قومہ میں اتنی دیر لگاتے کہ کوئی شخص گمان کرتا کہ شاید آپ بھول گئے ہیں اسی طرح جب سجدہ کر کے بیٹھتے تو اتنی دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ شاید آپ بھول گئے ہیں۔

١٠٦١- وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلٰوةً مِّنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تَمَامٍ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلٰوةُ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ. ابوداؤد (٨٥٣)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ جیسی نماز کسی شخص کے پیچھے نہیں پڑھی جو تخفیف سے ہونے کے باوجود کامل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے تمام ارکان متناسب ہوتے تھے اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز بھی متناسب ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں صبح کی نماز لمبی پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ شاید آپ بھول گئے' اسی طرح دو سجدوں کے درمیان آپ اتنی دیر بیٹھتے کہ ہمیں یہ وہم ہوتا کہ شاید آپ بھول گئے۔

٣٩- بَابُ مُتَابَعَةِ الْاِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهٗ

امام کی پیروی کرنا اور اس کے عمل کے بعد عمل کرنا

١٠٦٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا. البخاري (٦٩٠-٧٤٧-٨١١) ابوداؤد (٦٢٠) الترمذي (٢٨١) النسائي (٨٢٨)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے اور جس وقت رسول اللہ ﷺ سجدہ میں جانے کے لیے رکوع سے سر اٹھاتے تو میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے سجدہ میں جانے کے لیے اپنی کمر جھکائی ہو حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ جبین اقدس زمین پر رکھ دیتے اس کے بعد سب سجدہ میں جاتے۔

١٠٦٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ. سابقه (١٠٦٢)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پشت کو نہیں جھکاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں چلے جاتے پھر آپ کے بعد ہم سجدہ میں جاتے۔

١٠٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ. ابوداؤد (٦٢٠)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے جب حضور رکوع کرتے تو صحابہ رکوع کرتے اور جب حضور رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ، تو ہم کھڑے ہوئے حضور کو دیکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ جبین اقدس زمین پر رکھ دیتے پھر ہم آپ کی اتباع میں سجدہ کرتے۔

١٠٦٥- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ. ابوداؤد (٦٢١)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے، ہم میں سے کوئی شخص سجدہ کرنے کے لیے اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتا۔

١٠٦٦- حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيُّ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز پڑھی اس وقت آپ

مَوْلٰى اٰلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَ كَانَ لَا يَحْنِيْ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا. مسلم، تحفۃ الاشراف (١٠٧٢١)

یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس وقت اپنی پشت نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ پوری طرح سجدہ میں نہ چلے جاتے۔

ف: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد امام کیا کہے اس میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے، شوافع کہتے ہیں کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں کلمات کہے جبکہ احناف یہ کہتے ہیں کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں اس حدیث میں احناف کے مسلک پر واضح دلیل ہے۔

ان احادیث سے صحابہ کرام کی رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت کا اظہار بھی ہوتا ہے کیوں کہ ان کے لیے نماز میں جب تک رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا ممکن ہوتا وہ آپ کو دیکھتے رہتے تھے۔

٤٠- بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

نمازی رکوع سے سر اٹھا کر کیا کہے؟

١٠٦٧- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْأَ الْاَرْضِ وَ مِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. ابوداؤد (٨٤٦) ابن ماجہ (٨٧٨)

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے پشت مبارک اٹھاتے تو یہ کلمات فرماتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَ مِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اے اللہ! تو اس تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین بھر جائیں اور اس کے بعد تو جو چاہے وہ بھر جائے۔

١٠٦٨- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

سابقہ (١٠٦٧)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے (ترجمہ:) اے اللہ تو ہی اس حمد کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین بھر جائیں اور اس کے بعد جس ظرف کو تو چاہے وہ بھر جائے۔

١٠٦٩- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ. النسائی (٤٠٠-٤٠١)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے (ترجمہ:) اے اللہ! تو ہی اس حمد کے لائق ہے جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں اور جس ظرف کو تو چاہے وہ بھر جائے، اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے، اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ مِنَ الدَّنَسِ.

سابقہ (۱۰۶۸)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

ابوداؤد (۸۴۷) النسائی (۱۰۶۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے (ترجمہ:) اے اللہ! تو ایسی حمد کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین بھر جائے اور جس ظرف کو تو چاہے وہ بھر جائے' تو ہی ثناء اور بزرگی کے لائق اور بندے کے قول کا سب سے زیادہ حقدار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں' اے اللہ! جو چیز تو عطا کر دے اسے کوئی چھیننے والا نہیں اور جس سے تو کوئی چیز لے لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے مقابلہ میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش سود مند نہیں ہے۔

۱۰۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ.

النسائی (۱۰۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اللهم ربنا لک الحمد ملأ السموت وملأ الارض وما بينهما وملأ ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد اس حدیث میں احق ما قال العبد وكلنا لك عبد کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۰۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا حَفْصٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

سابقہ (۱۰۷۲)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں ملأ ما شئت من شيء بعد تک دعا منقول ہے اور اس کے بعد کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۴۱ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت

۱۰۷۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض وفات میں) حجرہ کا پردہ اٹھایا اس

أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

ابوداؤد (٨٧٦) النسائی (١٠٤٤-١١١٩) ابن ماجہ (٣٨٩٩)

وقت صحابہ کرام حضرت ابوبکر کی اقتداء میں صف باندھے کھڑے تھے آپ نے فرمایا: اے لوگو! بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور شخص دیکھتا ہے اور یاد رکھو مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا رہا رکوع تو اس میں سبحان رب العظیم کہو اور سجدہ میں خوب کوشش سے دعا مانگو امید ہے کہ تمہاری دعا مقبول ہوگی۔

١٠٧٥- قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ. سابقہ (١٠٧٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ نے (حجرہ کا) پردہ اٹھایا اس وقت آپ کے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے تین بار فرمایا: اے اللہ! میں نے تبلیغ کردی ہے نیز فرمایا بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جس کو نیک شخص دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھتا ہے۔ بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

١٠٧٦- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

ابوداؤد (٤٠٤٤-٤٠٤٥-٤٠٤٦) الترمذی (٢٦٤-١٧٢٥-١٧٣٧) النسائی (١٠٤٣-١١١٨-٥١٨٩-٥١٩٠-٥١٩٣-٥١٩٤-٥١٩٥-٥١٩٦-٥١٩٧-٥٢٨٣-٥٢٨٤-٥٢٨٥-٥٢٨٦-٥٢٨٧-٥٣٣٣-٥١٩٢) ابن ماجہ (٣٦٠٢-٣٦٤٢)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٠٧٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ. سابقہ (١٠٧٦)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٠٧٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ. سابقہ (۱۰۷٦)

کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدہ میں مجھے قرآن شریف پڑھنے سے منع کیا اور میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا ہے۔

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا.

النسائی (۱۰٤۰-۱۱۱۷-۵۱۸۷-۵۱۸۸-۵۲۸۱-۵۲۸۲)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے محبوب نے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے۔

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ ح وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنِيْ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ اِلَّا الضَّحَّاكُ وَابْنُ عَجْلَانَ فَاِنَّهُمَا زَادَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوْا نَهَانِيْ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْ رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُوْدِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَدَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ. سابقہ (۱۰۷٦-۱۰۷۹)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے (اس روایت میں سجدہ کا ذکر نہیں ہے)۔

۱۰۸۱- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُوْدِ.

سابقہ (۱۰۷٦)

امام مسلم نے ایک اور سند سے مثل سابق حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۸۲- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو

جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا. سابقہ (۱۰۷۹)

رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے روکا گیا ہے۔

٤٢- بَابُ مَا يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں کیا کہے؟

۱۰۸۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ فِي السُّجُودِ. النسائی (۱۱۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے تم سجدہ میں بہ کثرت دعا کیا کرو۔

۱۰۸٤- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ. ابوداود (۸۷۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما دے' خواہ وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ' اول ہوں یا آخر ظاہر ہوں یا باطن)۔

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي.

البخاری (۷۹٤-۸۱۷-٤۲۹۳-٤۹٦۷-٤۹٦۸) ابوداود (۸۷۷) النسائی (۱۰٤٦-۱۱۲۱-۱۱۲۲) ابن ماجہ (۸۸۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں بہ کثرت پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ۔(اے اللہ! ہمارے رب تو ہی پاک ہے اور حمد تجھ ہی کو زیبا ہے' اے اللہ! میری مغفرت فرما) یہ دعا مانگ کر رسول اللہ ﷺ قرآن کریم کی اس آیت پر عمل کرتے تھے: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ "اپنے رب کی پاکیزگی اور حمد بیان کرو اور اس سے مغفرت چاہو"۔

۱۰۸٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وصال سے پہلے بکثرت یہ کلمات فرماتے تھے سبحانک اللھم ربنا و بحمدک استغفرک واتوب الیک. میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اب یہ کلمات کیوں پڑھنے شروع کر دیے' جنہیں میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ایک

أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. سابقہ (۱۰۸۵)

علامت مقرر کر رکھی ہے جب میں امت میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح' پڑھتا ہوں (یعنی اس سورت میں جو حکم ہے اس پر عمل کرتا ہوں)۔

۱۰۸۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

سابقہ (۱۰۸۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح آپ پر نازل ہوئی اس وقت سے میں دیکھتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز پڑھتے تو یہ دعا مانگتے: "سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اے میرے رب! تو پاک ہے اور تجھی کو حمد زیبا ہے' اے اللہ! میری مغفرت فرما"۔

۱۰۸۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (فَتْحُ مَكَّةَ) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۶۲٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہ کثرت فرماتے تھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ (اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کے ساتھ میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ بہ کثرت یہ دعا فرماتے ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ آپ نے فرمایا مجھے میرے پروردگار نے خبر دی ہے کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک نشانی دیکھوں گا اور جب میں اس نشانی کو دیکھ لوں تو کثرت سے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ پڑھوں اور میں نے اب وہ نشانی دیکھ لی ہے اور وہ یہ ہے: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا. (یعنی فتح مکہ کے بعد لوگوں کا جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہونا اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح بیان کرنا اور اس سے مغفرت چاہنا)۔

۱۰۸۹- وَحَدَّثَنِي حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات مجھے رسول اللہ ﷺ نہیں ملے' میں یہ سمجھی کہ شاید آپ بعض دوسری ازواج کے پاس گئے ہیں' میں نے آپ کو ڈھونڈا اور میں پھر واپس آئی تو آپ رکوع یا سجدہ میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا

ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ. النسائی (۱۱۳۰-۳۹۷۱-۳۹۷۲)

اله الا انت (اے اللہ! حمد اور تسبیح تجھ ہی کو زیبا ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں ہے) میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیا سمجھ رہی تھی اور آپ کس حال میں ہیں؟

۱۰۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَآ أُحْصِي ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

ابوداؤد (۸۷۹) النسائی (۱۶۹-۱۰۹۹) ابن ماجہ (۳۸٤۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر نہ دیکھا' میں آپ کو ڈھونڈنے لگی تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا اور درآنحالیکہ آپ سجدہ میں تھے اور آپ کے دونوں پیر کھڑے تھے اور آپ اس وقت یہ پڑھ رہے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَآ أُحْصِي ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" "اے اللہ! میں تیرے غصہ سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے ڈر کر تیری ہی پناہ میں آتا ہوں' میں تیری حمد وثناء ایسی نہیں کرسکا جیسی حمد وثناء تو خود اپنے لیے کرتا ہے"۔

۱۰۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ.

ابوداؤد (۸۷۲) النسائی (۱۰٤۷-۱۱۳۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ۔

۱۰۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

سابقہ (۱۰۹۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٤٣- بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب

۱۰۹۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ

معدان بن طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتلایئے جس کو کرنے سے اللہ

الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

الترمذی (۳۸۸-۳۸۹) النسائی (۱۱۳۸) ابن ماجہ (۱۴۲۳)

تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے یا یہ کہا کہ مجھے وہ عمل بتلائیے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہو' حضرت ثوبان خاموش رہے میں نے دوبارہ سوال کیا وہ پھر خاموش رہے تو میں نے سہ بارہ سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے کثرتِ سجود کو لازم کر لو اللہ تعالیٰ کے لیے صرف ایک سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا' معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا اور انہوں نے بھی حضرت ثوبان والا جواب دیا۔

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ قَالَ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ. ابوداؤد (۱۳۲۰)

الترمذی (۳۴۱۶) النسائی (۱۱۳۷-۱۶۱۷) ابن ماجہ (۳۸۷۹)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور آپ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ نے فرمایا "مانگ کیا مانگتا ہے" میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں آپ نے فرمایا اس کے علاوہ "اور کچھ" میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے آپ نے فرمایا: تو پھر زیادہ سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔

٤٤- بَابُ أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلٰوةِ

اعضاء سجود کا بیان اور سر پر جوڑا باندھنے اور نماز میں کپڑے موڑنے کی ممانعت

۱۰۹۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ أَوْ ثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ.

البخاری (۸۰۹-۸۱۰-۸۱۵-۸۱۶) ابوداؤد (۸۸۹-۸۹۰) الترمذی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا اور نماز کی حالت میں بالوں کو سنوارنے اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے' یہ حدیث یحییٰ کی روایت کے مطابق ہے اور ابو الربیع کی روایت میں سات ہڈیوں پر (سجدہ کرنے) اور بالوں کو سنوارنے اور کپڑوں کو سمیٹنے کی ممانعت کا ذکر ہے (وہ سات ہڈیاں یہ ہیں) دو ہتھیلیاں' دو گھٹنے' دونوں قدم اور پیشانی۔

(۲۷۳) النسائی (۱۰۹۲-۱۱۱۲-۱۱۱٤) ابن ماجہ (۸۸۳-۱۰٤۰)

۱۰۹٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَّشَعْرًا. سابقہ (۱۰۹۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور یہ کہ (نماز میں) نہ بالوں کو سنواروں اور نہ کپڑوں کو موڑوں۔

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَّنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ.

البخاری (۸۱۲) النسائی (۱۰۹۵-۱۰۹٦-۱۰۹۷) ابن ماجہ (۸۸٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سات (اعضاء) پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور بال سنوارنے اور کپڑوں کو موڑنے سے منع کیا گیا۔

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ.

سابقہ (۱۰۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا' پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور دونوں ہاتھوں' دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی انگلیوں پر اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نہ بالوں کو سنواروں اور نہ کپڑوں کو موڑوں۔

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَّلَا أَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ. سابقہ (۱۰۹۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سات (اعضاء) پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور یہ کہ نہ بالوں کو سنواروں اور نہ کپڑوں کو موڑوں ''پیشانی اور ناک دونوں ہاتھ' دو گھٹنے اور دونوں قدم''۔

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرٍ' عَنِ ابْنِ الْهَادِ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ' عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ. ابوداؤد (۸۹۱) الترمذی (۲۷۲) النسائی (۱۰۹۳-۱۰۹۸) ابن ماجہ (۸۸۵)

حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اطراف یعنی اس کا چہرہ' اس کی ہتھیلیاں' اس کے گھٹنے اور اس کے قدم بھی سجدہ کرتے ہیں۔

۰۰۰- بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ الصَّلٰوةِ وَرَأْسُهُ مَعْقُوْصٌ

مرد کو بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

۱۱۰۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے سر کے پیچھے

اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهُ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَّرَآئِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَرَاْسِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ.

ابوداؤد (٦٤٧) النسائی (١١١٣)

بالوں کا جوڑا باندھا ہوا تھا' حضرت ابن عباس نے کھڑے ہو کر وہ جوڑا کھولنا شروع کر دیا' عبداللہ بن حارث نماز پڑھ کر حضرت ابن عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تم میرے سر کو کیوں چھیڑ رہے تھے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے وہ اس شخص کی طرح ہے جس کی مشکیں کسی ہوئی ہوں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو۔

٤٥- بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

اعتدال سے سجدہ کرنا' سجدہ میں زمین پر ہتھیلیاں رکھنا' کہنیوں کو پہلوؤں سے اوپر رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے اوپر رکھنا

١١٠٢- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ.

البخاری (٨٢٢) ابوداؤد (٨٩٧) الترمذی (٢٧٦) النسائی (١١٠٩)

نوٹ: یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سجدہ اعتدال سے کرو اور تم میں سے کوئی شخص کلائیوں کو (سجدہ میں) کتے کی طرح نہ بچھائے۔

١١٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ. سابقہ (١١٠٢)

امام مسلم کہتے ہیں ابن جعفر کی روایت میں ہے تم میں سے کوئی شخص اپنی کلائیاں کتے کی طرح نہ بچھائے۔

١١٠٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٥٠)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں (زمین پر) رکھو اور کہنیاں زمین سے بلند رکھو۔

٤٦- بَابُ مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلٰوةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهٖ وَيُخْتَتَمُ بِهٖ وَصِفَةِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُوْدِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ

نماز کی جامع صفت' نماز کا افتتاح اور نماز کا اختتام' رکوع اور سجود کا طریقہ مع اعتدال' چار رکعت کی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد دو

وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَّةِ وَصِفَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَفِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

سجدوں کے درمیان اور تشہد اول میں بیٹھنے کے طریقہ کا بیان

۱۱۰۵- **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

البخاری (۳۹۰-۸۰۷) النسائی (۱۱۰۵)

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

۱۱۰۶- **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. سابقہ (۱۱۰۵)

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغل کی سفیدی (یا سفیدی کی جگہ۔ سفید) نظر آتی اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے حتی کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۱۰۷- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بُهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

ابوداؤد (۸۹۸) النسائی (۱۱۰۸-۱۱۴۶) ابن ماجہ (۸۸۰)

حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح سجدہ کرتے کہ اگر بکری کا بچہ آپ کی بغلوں کے درمیان میں سے گذرنا چاہتا تو گذر جاتا۔

۱۱۰۸- **حَدَّثَنَا** إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَصَمِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ وَجَنَّحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى. سابقہ (۱۱۰۷)

حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے پشت سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی اور جب آپ بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے۔

۱۱۰۹- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو (پہلوؤں سے) جدا رکھتے حتی کہ پشت سے آپ کی بغلوں کی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى مِنْ خَلْفِهٖ وَضَحُ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي بَيَاضَهُمَا. سابقہ (۱۱۰۷)

سفیدی نظر آتی۔

ف: علامہ نووی نے لکھا ہے کہ اس ہیئت سے سجدہ کرنے میں زیادہ تواضع اور تذلل ہے۔

۱۱۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطٰنِ.

ابوداؤد (۷۸۳) ابن ماجہ (۸۱۲-۸۶۹-۸۹۳)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کا افتتاح اللہ اکبر سے کرتے اور قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور رکوع میں پشت کو بالکل سیدھا رکھتے' سر نیچا رکھتے نہ اوپر' اور رکوع سے جب سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوئے بغیر سجدہ نہ کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ اس وقت تک نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے' ہر دو رکعات کے بعد التحیات پڑھتے (بیٹھتے وقت) بایاں پیر بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔ شیطان کی طرح بیٹھنے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے اور سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ عقبہ شیطان سے منع کرتے تھے (عقبہ شیطان کی تشریح شرح میں ملاحظہ کریں)۔

٤٧- بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سترہ

۱۱۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِي مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ.

ابوداؤد (۶۸۵) الترمذی (۳۳۵) ابن ماجہ (۹۴۰)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھے تو اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے' پھر اس کے آگے سے گذرنے والے کی پرواہ نہ کرے۔

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ

حضرت طلحہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گذرتے تھے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اگر پالان کی پچھلی لکڑی

طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَ الدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. سابقہ (۱۱۱۱)

کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر اس کے آگے سے کسی چیز کا گذرنا تمہارے لیے مضر نہیں ہے۔

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ. النسائی (۷۴۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا' آپ نے فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

۱۱۱٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ. سابقہ (۱۱۱۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا' آپ نے فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ. البخاری (۴۹٤) ابوداؤد (۶۸۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کی نماز پڑھنے جاتے تو نیزہ گاڑنے کا حکم دیتے' آپ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا جاتا' پھر لوگوں کو جماعت کراتے' آپ سفر میں اس کا اہتمام کرتے تھے اس بناء پر حکام بھی نیزہ رکھتے ہیں۔

۱۱۱٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا زَادَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۸۰۹۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیزہ گاڑ کر اس کی طرف نماز پڑھتے۔

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا. البخاری (۵۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اونٹنی کی آڑ میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اونٹنی کی آڑ میں نماز پڑھ لیتے تھے اور ایک روایت میں اونٹ کا ذکر ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ. ابوداؤد (٦٩٢) الترمذی (٣٥٢)

١١١٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِهِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ

ابوداؤد (٥٢٠) الترمذی (١٩٧) النسائی (٥٣٩٣)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے' اس وقت حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے لوگوں نے اس پانی کو مل لیا' کسی کو پانی مل گیا اور کسی نے اس پانی کو چھڑک لیا' پھر رسول اللہ ﷺ سرخ حلہ (دو چادریں) پہنے ہوئے نکلے گویا میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیوں کی سفیدی کی طرف دیکھ رہا ہوں' آپ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان دی میں ان کے منہ کی طرف دیکھتا رہا' وہ منہ کو دائیں بائیں کر کے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے تھے پھر آپ کے لیے نیزہ گاڑا گیا اور آپ نے آگے بڑھ کر ظہر کی دو رکعات پڑھائیں (بوجہ سفر کے) آپ کے آگے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے' لیکن آپ نے انہیں نہیں روکا پھر اس کے بعد آپ نے عصر کی دو رکعات پڑھیں' پھر آپ یونہی (چار رکعات والی نماز کی) دو رکعات پڑھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ لوٹ آئے۔

١١٢٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ قَالَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذٰلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. البخاری (٣٧٦-٥٧٨٦-٥٨٥٩)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ چمڑے کے خیمہ میں دیکھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر نکلے' میں نے دیکھا کہ لوگ اس پانی کو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جس کو پانی مل گیا اس نے بدن پر مل لیا اور جس کو پانی نہیں ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا' پھر میں نے دیکھا کہ بلال نے ایک نیزہ نکال کر گاڑا اور رسول اللہ ﷺ سرخ حلہ پہنے ہوئے اس کو سمیٹتے ہوئے نکلے اور نیزے کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی' اور میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور اس نیزہ کے سامنے سے گذر رہے ہیں (کیونکہ امام کا سترہ پوری جماعت کا سترہ ہوتا ہے۔ سعیدی غفرلہ)۔

١١٢١- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

امام مسلم نے ابوجحیفہ سے اس کی مثل ایک اور روایت

قَالَا اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ ح وَحَدَّثَنِيْ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلٰوةِ.

البخاری (۶۳۳-۳۵۶۶)

ذکر کی ہے، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) دوپہر کے وقت نکلے اور اذان دی۔

۱۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ.

البخاری (۱۸۷-۵۰۱-۳۵۵۳) النسائی (۴۶۹)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کو بطحاء کی طرف گئے' آپ نے وضو کیا اور ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھیں' آپ کے آگے نیزہ تھا جس کے پار عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے۔

۱۱۲۳- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِّثْلَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وُضُوْئِهٖ. سابقہ (۱۱۲۲)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں یہ زیادتی بھی ہے کہ لوگ آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو حاصل کر رہے تھے۔

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ.

البخاری (۷۶-۴۹۳-۸۶۱-۱۸۵۷-۴۴۱۲) ابوداؤد (۷۱۵) الترمذی (۳۳۷) النسائی (۷۵۱) ابن ماجہ (۹۴۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں جس زمانہ میں بلوغت کے قریب تھا میں گدھی پر سوار ہو کر آیا' رسول اللہ ﷺ منیٰ میں جماعت کرا رہے تھے' میں صف کے سامنے آ کر اترا اور گدھی کو چرنے چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا اور مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَقْبَلَ عَلٰى حِمَارٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں جماعت کرا رہے تھے' حضرت ابن عباس گدھے پر سوار ہو کر آئے' گدھا بعض صفوں کے سامنے سے گزرا وہ اس سے اتر کر صف میں

الوداع يصلي بالناس قال فسار الحمار بين يدي بعض الصف ثم نزل عنه فصف مع الناس. سابقه (۱۱۲٤)

شامل ہو گئے۔

۱۱۲٦- حدثنا يحيى بن يحيى و عمرو الناقد و اسحق بن ابراهيم عن ابن عيينة عن الزهري بهذا الاسناد قال والنبي ﷺ يصلي بعرفة. سابقه (۱۱۲٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت ہے اس میں ہے کہ آپ عرفات میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۱۲۷- حدثنا اسحق بن ابراهيم و عبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري بهذا الاسناد ولم يذكر فيه منى ولا عرفة وقال في حجة الوداع او يوم الفتح. سابقه (۱۱۲٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے روایت ہے اس میں نہ منٰی کا ذکر ہے نہ عرفات کا، فتح مکہ یا حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔

٤٨- باب (منع المار) بين يدي المصلي

نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو روکنا

۱۱۲۸- حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن ابي سعيد عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله ﷺ قال اذا كان احدكم يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه وليدرأه ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو شيطن.

ابوداؤد (٦٩٧-٦٩٨) النسائی (٧٥٦) ابن ماجہ (٩٥٤)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو گذرنے نہ دے جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے اگر نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے (انّ فی الصّلوٰۃ لشغلا سے یہ حکم منسوخ ہے، سعیدی غفرلہ)۔

۱۱۲۹- حدثنا شيبان بن فروخ قال نا سليمان بن المغيرة قال نا ابن هلال يعني حميدا قال بينما انا و صاحب لي نتذاكر حديثا اذ قال ابو صالح السمان انا احدثك ما سمعت من ابي سعيد و رايت منه قال بينما انا مع ابي سعيد يصلي يوم الجمعة الى شيء يستره من الناس اذ جاء رجل شاب من ابي معيط اراد ان يجتاز بين يديه فدفع في نحره فنظر فلم يجد مساغا الا بين يدي ابي سعيد فعاد فدفع في نحره اشد من الدفعة الاولى فمثل قائما فنال من ابي سعيد ثم زاحم الناس فخرج فدخل على مروان فشكى اليه ما لقي قال و دخل ابو سعيد على مروان فقال له مروان ما لك ولابن اخيك جاء يشكوك فقال ابو سعيد سمعت رسول الله ﷺ يقول اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز بين يديه فليدفع في نحره فان ابى فليقاتله

ابو صالح کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے دن سترہ کی آڑ میں نماز پڑھ رہا تھا، اتنے میں ابو معیط کا ایک جوان آیا اور اس نے ان کے سامنے سے گذرنا چاہا، حضرت ابو سعید نے اس کے سینہ پر مارا اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور کوئی راستہ نہ پایا وہ پھر گذرنے لگا، حضرت ابو سعید نے پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ دھکا دیا، وہ سیدھا کھڑا ہو کر ابو سعید سے لڑنے لگا، اس نے ابو سعید کو گالی دی اور لوگوں کو دھکا دیا، وہ وہاں سے گیا اور مروان سے جا کر شکایت کی، حضرت ابو سعید، مروان کے پاس گئے، مروان نے کہا کہ تمہارے بھتیجے کو تم سے کیا شکایت ہے؟ حضرت ابو سعید نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص سترہ قائم کر کے نماز پڑھے پھر کوئی شخص تمہارے آگے سے گذرے تو اس کے سینے پر مارے پھر بھی نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. البخاری (۵۰۹-۳۲۷٤) ابوداؤد (۷۰۰)

۱۱۳۰- حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِیْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّیْ فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

ابن ماجہ (۹۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گذرنے دے اگر وہ نہ مانے اس سے قتال کرے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

۱۱۳۱- حَدَّثَنِیْ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ. سابقہ (۱۱۳۰)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس روایت کی مثل منقول ہے۔

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ أَرْسَلَهُ إِلٰى أَبِیْ جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَارِّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ قَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِیْ قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. البخاری (۵۱۰) ابوداؤد (۷۰۱) الترمذی (۳۳٦) النسائی (۷۵۵) ابن ماجہ (۹٤۵)

بسر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں حضرت ابوجہیم انصاری کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے آگے سے گذرنے والے شخص کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت ابوجہیم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو نمازی کے آگے سے گذرنے کی نسبت چالیس تک کھڑے رہنا اس کے لیے بہتر ہے۔ ابوالنضر کہتے ہیں میں نہیں جانتا بسر نے چالیس دن کہا تھا چالیس ماہ یا چالیس سال۔

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْحَيَّانِ الْعَبْدِیُّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ أَرْسَلَ إِلٰى أَبِیْ جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِیِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ. سابقہ (۱۱۳۲)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس روایت کی مثل منقول ہے۔

٤۹- بَابُ دُنُوِّ الْمُصَلِّیْ مِنَ السُّتْرَةِ

نمازی کا سترہ کے قریب ہونا

۱۱۳٤- حَدَّثَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ نَا ابْنُ أَبِیْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ. البخاری (٤۹٦) ابوداؤد (٦۹٦)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مصلّی اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کے برابر جگہ رہتی تھی۔

۱۱۳۵- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنّٰى قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرّٰى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَ كَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَ الْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ.

البخاری (٤٩٧-٥٠٢) ابوداؤد (١٠٨٢) ابن ماجہ (١٤٣٠)

یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع مصحف کے قریب نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ تلاش کر رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس جگہ کا قصد کرتے تھے اور منبر اور قبلہ کے درمیان ایک بکری کے گذرنے کی جگہ تھی۔

۱۱۳٦- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مَكِّيٌّ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا. سابقہ (١١٣٥)

یزید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ اس ستون کے قریب جو مصحف کے پاس تھا نماز کا قصد کر رہے تھے' میں نے کہا اے ابو مسلم! تم اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کا قصد کرتے ہو' انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو اس ستون کے پاس نماز کا قصد کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٥٠- بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

نمازی کے سامنے سترہ کی مقدار

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ. ابوداؤد (٧٠٢) الترمذی (٣٣٨) النسائی (٧٤٩) ابن ماجہ (٩٥٢-٣٢١٠)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ سترہ کے لیے کافی ہے اگر اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے نہ ہو تو گدھا' عورت اور سیاہ کتا اس کی نماز کو منقطع کر دیتا ہے' میں نے کہا ابوذر سیاہ کتے کی کیا تخصیص ہے؟ اگر لال یا زرد کتا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہاری طرح سوال کیا تھا' آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

ف: (چونکہ دوسری احادیث سے سترہ کے بغیر عورت کا نمازی کے آگے ہونا ثابت ہے اس لیے جمہور فقہاء کے نزدیک اس حدیث کا یہ معنی ہے کہ ان چیزوں کے گذرنے سے نماز کا خضوع اور خشوع جاتا رہتا ہے' بشرطیکہ نمازی ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو ورنہ وہ بھی نہیں۔ (سعیدی غفرلہ)

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ متعدد اسانید سے اس روایت کی مثل منقول ہے۔

إِبْرَاهِيمَ قَالَ آنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَيْضًا قَالَ آنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ أَبِي الذَّيَّالِ ح وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ نَا زِيَادُ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ.

سابقه (۱۱۳۷)

١١٣٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ آنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ نَا يَزِيدُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٨٢٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ عورت' گدھے اور کتے کے سامنے سے گذرنے سے نماز منقطع ہو جاتی ہے اور اس سے محفوظ رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمازی کے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو۔

٥١- بَابُ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے سامنے عرض میں لیٹنا

١١٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

ابن ماجه (٩٥٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان عرض میں جنازہ کی طرح لیٹی ہوتی۔

ف: اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر سترہ کے اگر نمازی کے سامنے عورت ہو تو اس کی اصل نماز نہیں ٹوٹی' صرف نماز کا خضوع وخشوع جاتا رہتا ہے بشرطیکہ ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو یا آپ کا منع کرنا تنزیہ کے لیے تھا اور عمل بیان جواز کے لیے ہے۔

١١٤١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٢٧٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پوری تہجد کی نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان عرض میں لیٹی ہوتی' اور جب حضور وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں وتر پڑھ لیتی۔

١١٤٢- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سُوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٣٦٨)

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ ہم نے کہا عورت اور گدھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا عورت بڑا جانور ہے؟ میں نے خود دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح لیٹی رہتی تھی اور حضور نماز پڑھتے رہتے تھے۔

١١٤٣- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

البخاری (٦٢٧٦-٥١١-٥١٤)

مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ کتے 'گدھے اور عورت کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے' حضرت عائشہ نے فرمایا تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے مشابہ کر دیا۔ بخدا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے سامنے قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی' مجھے کوئی کام درپیش ہوتا تو میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا ناپسند کرتی' چارپائی کے پایوں کے پاس سے کھسک کر نکل جاتی تھی۔

١١٤٤- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي. البخاری (٥٠٨) النسائی (٧٥٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تم نے ہم کو کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ میں چارپائی پر لیٹی رہتی تھی' رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے درمیان میں نماز پڑھتے' مجھے آپ کے سامنے سے نکلنا برا محسوس ہوتا تو میں چارپائی کے پایوں کی طرف کھسک کر لحاف سے باہر آتی۔

١١٤٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

البخاری (٣٨٢-٥١٣-١٢٠٩) ابوداؤد (٧١٣) النسائی (١٦٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی تھی اور میری ٹانگیں آپ کے قبلہ کی جانب ہوتی تھیں' پس جب رسول اللہ ﷺ سجدہ میں جاتے تو میرا پیر دبا دیتے میں ٹانگیں کھینچ لیتی اور جب حضور قیام کرتے تو میں ٹانگیں پھیلا دیتی' ام المومنین فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

١١٤٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ جَمِيعًا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ.

البخاری (٣٣٣-٣٧٩-٥١٧-٥١٨) ابوداؤد (٦٥٦) ابن ماجہ (١٠٢٨)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور کبھی سجدہ کرتے ہوئے آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا۔

۱۱٤۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَیْرٌ نَا وَكِیْعٌ قَالَ نَا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰى عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَیَّ مِرْطٌ وَعَلَیْهِ بَعْضُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ۔

ابوداؤد (۳۷۰) النسائی (۷٦۷) ابن ماجہ (٦۵۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حالت حیض میں آپ کے پہلو کی طرف ہوتی' مجھ پر جو چادر ہوتی اس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا۔

۵۲-بَابُ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّ صِفَةِ لُبْسِهٖ

ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے اور آپ کے لباس کی صفت کا بیان

۱۱٤۸- وَحَدَّثَنَا یَحْیٰى بْنُ یَحْیٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

البخاری (۳۵۸) ابوداؤد (٦۲۵) النسائی (۷٦۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے' آپ نے فرمایا؟ کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں۔

۱۱٤۹- حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلُ بْنُ خَالِدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۲۱۹-۱۳۳۵٤)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس روایت کی مثل منقول ہے۔

۱۱۵۰- حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤٤۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے باآواز بلند پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ زُهَیْرٌ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰى عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔ ابوداؤد (٦۲٦) النسائی (۷٦۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے شانوں پر کچھ کپڑا نہ ہو۔

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ.

البخاری (۳۵٤-۳۵۵-۳۵٦) الترمذی (۳۳۹) النسائی (۷٦۳) ابن ماجہ (۱۰٤۹)

ﷺ کو دیکھا آپ حضرت ام سلمہ کے مکان میں اس طرح ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ اس کے دونوں کنارے آپ کے کندھوں پر تھے۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا. سابقہ (۱۱۵۲)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی اس کی مثل روایت مذکور ہے مگر اس میں توشح کا بھی ذکر ہے (توشح کا مطلب یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ دائیں شانہ پر ہو اسے بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائے اور جو بائیں شانہ پر ہو اسے دائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائے پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لے)۔

۱۱۵٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. سابقہ (۱۱۵۲)

عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام المؤمنین ام سلمہ کے مکان میں ایک کپڑا پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا' آپ نے اس کپڑے کے دونوں کناروں میں تبدیلی کر رکھی تھی۔

۱۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ. ابوداؤد (٦۲۸)

عمر بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا' آپ نے اس کو لپیٹا ہوا تھا اور دونوں طرفوں میں مخالفت کی ہوئی تھی۔

۱۱۵٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۵۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس میں آپ نے توشح کیا ہوا تھا۔

۱۱۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيْعًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۵۲)

امام مسلم کہتے ہیں کہ یہ روایت کئی سندوں سے منقول ہے' ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

۱۱۵۸- حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ

ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر کو ایک

قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ عِنْدَهُ ثِيَابُهُ وَقَالَ جَابِرٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۹۶)

کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا حالانکہ ان کے پاس اور کپڑے موجود تھے' حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۵۹- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. الترمذی (۳۳۲) ابن ماجہ (۱۰۲۹-۱۰۴۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں' اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں اور میں نے آپ کو ایک کپڑے میں توشح کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. سابقہ (۱۱۵۹)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ روایت اور بھی کئی اسانید سے منقول ہے ابو کریب کی روایت میں ہے کہ آپ نے کپڑے کی دونوں طرفیں اپنے کندھوں پر ڈالی ہوئی تھیں اور ابوبکر اور سوید کی روایت میں توشح کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵- كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مساجد اور نماز کی جگہیں

... - بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مساجد اور نماز کی جگہوں کا بیان

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسَاجِدِ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّهْ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ.

البخاری (۳۳۶۶-۳۴۲۵) النسائی (۶۸۹-۸۹) ابن ماجہ (۷۵۳)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: "مسجد حرام" (کعبہ معظمہ) میں نے عرض کیا' اس کے بعد کون سی؟ آپ نے فرمایا "مسجد اقصیٰ" (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں کی تعمیر میں کتنا عرصہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس سال کا۔ اور جہاں نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لو وہی مسجد ہے۔

١١٦٢ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلٰى اَبِي الْقُرْاٰنَ فِي السُّدَّةِ فَاِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَتِ اَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوَّلِ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِي الْاَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قَالَ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ. سابقہ (١١٦١)

حضرت ابراہیم بن یزید تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کو مسجد کے باہر سائبان میں قرآن سنایا کرتا تھا جب میں سجدہ کی آیت تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کر لیتے؟ میں نے عرض کیا اے باپ! کیا آپ راستہ ہی میں سجدہ کر لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا "زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا "مسجد حرام"۔ میں نے عرض کیا پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا "مسجد اقصیٰ"۔ میں نے عرض کیا۔ ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ نے فرمایا چالیس سال کا۔ اور پھر ساری زمین تمہارے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لو۔"

٠٠٠ - بَابُ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

نبی ﷺ کا فرمان: "تمام روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا"

١١٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَّاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ.

البخاری (٣٣٥-٤٣٨) النسائی (٤٣٠-٧٣٥-٣١٢٢)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سرخ و سیاہ (مشرقی و مغربی قومیں) کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ پہلے کسی نبی کے لیے مال غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا وہ صرف میرے لیے حلال کر دیا گیا ہے اور صرف میرے لیے تمام روئے زمین مطہر اور مسجد بنا دی گئی لہٰذا جو شخص جس جگہ بھی نماز کا وقت پالے وہاں نماز پڑھ سکتا ہے۔" اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو (لوگوں پر) ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے" اور مجھی کو شفاعت عطا کی گئی۔

١١٦٤ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سَيَّارٌ قَالَ نَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ اَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ. سابقہ (١١٦٣)

امام مسلم کہتے ہیں کہ اسی مضمون کی ایک روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی منقول ہے۔

١١٦٥ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اور انسانوں پر تین وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئیں،

جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً اُخْرٰى. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۱۴)

ہمارے لیے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی اور اس کی مٹی پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (راوی نے) ایک اور خصوصیت کا ذکر بھی کیا (وہ خصوصیت سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں)۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رِبْعِيُّ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۱۴)

امام مسلم کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۱۶۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّ مَسْجِدًا وَ اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

الترمذی (۱۵۵۳) ابن ماجہ (۵۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ وجوہ سے اور انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع کلم عطا کیے گئے' میرا رعب طاری کر کے مدد کی گئی' میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنا دی گئی' مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔

۱۱۶۸- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا. النسائی (۳۰۸۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جوامع کلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا' میری رعب کے ذریعہ مدد کی گئی' خواب میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم وہ خزانے نکال رہے ہو۔

ف: یعنی اسلامی فتوحات (جوامع کلم سے مراد زیادہ معانی پر مشتمل کم عبارت ہے)۔

۱۱۶۹- وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ.

النسائی (۳۰۸۹)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

مزید ایک سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ سے یہی روایت منقول ہے۔

النسائی (۳۰۸۷)

۱۱۷۱- وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دشمن پر رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' مجھے جوامع کلم دیے گئے' خواب میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

۱۱۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی اور مجھے جوامع کلم دیے گئے۔

۱- بَابُ ابْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

حضور ﷺ کا مسجد تعمیر کروانا

۱۱۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ يَحْيٰى أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيْهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهٗ أَرْسَلَ إِلَى الْمَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوْفَهُمْ قَالَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَأَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى أَلْقٰى بِفِنَاءِ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهٗ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى الْمَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ كَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَخَرِبٌ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچے اور شہر کے بالائی علاقہ کے ایک محلہ میں تشریف لے گئے (جو بنو عمرو بن عوف کا محلہ کہلاتا تھا) آپ نے وہاں چودہ دن قیام فرمایا۔(۱) پھر آپ نے قبیلہ بنو نجار کے بلوایا' وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انس کہتے ہیں یہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا آپ اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنو نجار آپ کے ارد گرد تھے' آپ حضرت ابو ایوب کے گھر کے صحن میں اترے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ جہاں نماز کا وقت آ جاتا تھا رسول اکرم ﷺ وہیں نماز پڑھ لیتے تھے حتیٰ کہ بکریوں کے باڑہ میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور بنو نجار (کے سرداروں) کو بلوایا جب وہ آئے تو فرمایا "تم اپنا باغ مجھے فروخت کر دو"۔ انہوں نے عرض کیا بخدا ہم آپ سے اس باغ کی قیمت نہیں لیں گے۔ ہم اس کا معاوضہ صرف خدا سے چاہتے ہیں (۲) حضرت انس کہتے ہیں کہ اس باغ میں جو چیزیں تھیں انہیں میں بتاتا

اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

البخاری (۴۲۸-۱۸۶۸-۳۹۳۲-۲۱۰۶-۲۷۷۱-۲۷۷۴-۲۷۷۹) ابوداود (۴۵۳-۴۵۴) النسائی (۷۰۱) ابن ماجہ (۷۴۲)

ہوں (۳) اس میں کچھ کھجوروں کے درخت مشرکین کی قبریں اور کھنڈرات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا وہ کاٹ دیے گئے (۴) مشرکین کی قبریں اکھاڑ کر پھینک دی گئیں اور کھنڈرات ہموار کر دیے گئے اور کھجور کی لکڑیاں قبلہ کی جانب گاڑ دی گئیں اور اس کے دونوں جانب پتھر لگا دیے گئے۔ (اس کام کے دوران) رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رجزیہ کلمات پڑھ رہے تھے۔ (۶) جو یہ تھے "اے اللہ! خیر صرف آخرت میں ہے تو مہاجرین اور انصار کی مدد فرما"۔

۰۰۰- بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۱۷۴- **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ. البخاری (۲۳۴-۴۲۹) الترمذی (۳۵۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۵- **وَحَدَّثَنَاهُ** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ (۱۱۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲- بَابُ تَحْوِيْلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدُسِ إِلَى الْكَعْبَةِ

بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ قرار دینا

۱۱۷۶- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ فَنَزَلَتْ بَعْدَمَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَهُمْ بِالْحَدِيْثِ فَوَلَّوْا وُجُوْهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۶۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) سولہ مہینوں تک نماز پڑھی یہاں تک کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: "تم جہاں کہاں بھی ہو (نماز کے وقت) اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لو"۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ جماعت میں سے ایک شخص یہ حکم سن کر چلا، راستہ میں اس نے انصار کی ایک جماعت کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، اس نے ان کو یہ حکم سنایا یہ سنتے ہی وہ لوگ (حالتِ نماز میں) بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔

۱۱۷۷- **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيٰى قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس

سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ۔

البخاری (۴۴۹۲) النسائی (۴۸۷)

کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھی پھر ہم کو کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

البخاری (۴۰۳-۴۴۹۱-۷۲۵۱) النسائی (۴۹۲-۷۴۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہا۔ "رات کو رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور اس میں آپ کو نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے" یہ سنتے ہی لوگوں نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا حالانکہ اس سے پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے۔

۱۱۷۹- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۲۵۶)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ۔ ابوداود (۱۰۴۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی: "لاریب ہم آپ کا چہرہ آسمان کی طرف پھرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ہم ضرور آپ کو اس طرف پھیر دیں گے جس جانب قبلہ بنانے پر آپ راضی ہیں' اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے"۔ بنوسلمہ میں سے ایک شخص جا رہا تھا اس نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھتے وقت حالت رکوع میں دیکھا دراں حالانکہ وہ ایک رکعت پڑھ چکے تھے اس نے با آواز بلند کہا کہ قبلہ تبدیل ہو چکا ہے' یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيهَا وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں پر مسجد بنانے' ان پر تصاویر رکھنے اور ان کو سجدہ کرنے کی ممانعت

۱۱۸۱- حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یَعْنِی الْقَطَّانَ قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ وَ اُمَّ سَلَمَةَ ذَکَرَتَا کَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِیْهَا تَصَاوِیْرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُولٰٓئِکَ اِذَا کَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

البخاری (۴۲۷-۳۸۷۳) النسائی (۷۰۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں آویزاں تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا وہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بناتے اور اس میں تصاویر آویزاں کرتے' یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہوں گے۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا وَکِیْعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ تَذَاکَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَرَضِهٖ فَذَکَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اُمُّ حَبِیْبَةَ کَنِیْسَةً ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَهٗ.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۲۶۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت لوگ آپس میں باتیں کررہے تھے۔ حضرت ام سلمہ' حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما نے بھی گرجا کا تذکرہ کیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۱۸۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَکَرْنَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ ﷺ کَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۷۲۱۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج نے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے ملک حبش میں دیکھا تھا اس کا نام "ماریہ" تھا۔ اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا شَیْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَ النَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذٰلِکَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ خَشِیَ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا وَ فِیْ رِوَایَةِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ وَلَوْلَا ذَاکَ لَمْ یَذْکُرْ قَالَتْ.

البخاری (۱۳۳۰-۱۳۹۰-۴۴۴۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس بیماری کے بعد حضور ﷺ تندرست نہیں ہوئے اس میں آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے رسولوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ اگر حضور ﷺ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو ظاہر کردیتے مگر آپ کو یہ خیال تھا کہ لوگ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیں گے۔

۱۱۸۵- حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ وَ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ.

البخاری (۴۳۷) ابوداؤد (۳۲۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بناڈالا۔

١١٨٦- وحدثني قتيبة بن سعيد قال نا الفزاري عن عبيد الله بن الأصم قال نا يزيد بن الأصم عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد. مسلم تحفة الاشراف (١٤٨٢٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا ڈالا۔

١١٨٧- وحدثني هارون بن سعيد الأيلي وحرملة بن يحيى قال حرملة أنا وقال هارون نا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله أن عائشة وعبد الله بن عباس قالا لما نزلت برسول الله ﷺ طفق يطرح خميصة له على وجهه فإذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا.

البخاري (٤٣٦-٣٤٥٤-٤٤٤٤-٥٨١٦) النسائي (٣-٧٠٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے منہ پر چادر ڈال دی جب آپ گھبراتے تو چادر کو منہ سے ہٹا دیتے اور فرماتے یہود پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا ڈالا ورآ لمحہ آپ ان کے افعال سے ڈراتے تھے۔

١١٨٨- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم واللفظ لأبي بكر قال إسحق أنا وقال أبو بكر نا زكريا بن عدي عن عبيد الله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث النجراني قال حدثني جندب قال سمعت رسول الله ﷺ قبل أن يموت بخمس وهو يقول إني أبرأ إلى الله أن يكون لي منكم خليل فإن الله قد اتخذني خليلا كما اتخذ الله إبراهيم عليه الصلوة والسلام خليلا ولو كنت متخذا من أمتي خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ألا وإن من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبيائهم وصالحيهم مساجد ألا فلا تتخذوا القبور مساجد إني أنهاكم عن ذلك. مسلم تحفة الاشراف (٣٢٦٠)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے وصال سے پانچ روز قبل سنا آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے بری ہوتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے جیسا حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا تھا اور اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ''ابوبکر'' کو خلیل بناتا۔ سنو تم میں سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے۔ سنو! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

٤- باب فضل بناء المسجد والحث عليها

مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی ترغیب

١١٨٩- حدثني هارون بن سعيد الأيلي وأحمد بن عيسى قالا نا ابن وهب قال أخبرني عمرو أن بكيرا حدثه أن عاصم بن عمر بن قتادة حدثه أنه سمع عبيد

عبداللہ خولانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کو بنایا تو انہوں نے لوگوں کو اس مسئلہ میں چہ میگوئیاں کرتے سنا آپ نے فرمایا تم نے اس مسئلہ میں

اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ۔ البخاری (۴۵۰)

بہت لے دے کی ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا''۔

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنَّى قَالَا نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ۔ الترمذی (۳۱۸) ابن ماجہ (۷۳۶)

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو بنانا چاہا تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا وہ چاہتے تھے کہ مسجد کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا جوئی) کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس جیسا مکان بنا دے گا۔

۵- بَابُ النَّدْبِ إِلَى وَضْعِ الْأَيْدِي عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيقِ

حالتِ رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَأْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرَاهُمْ۔

اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر آئے انہوں نے کہا ''کیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی''؟ ہم نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو اٹھو اور نماز پڑھ لو''۔ اور ہمیں اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو انہوں نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ایک کو دائیں طرف اور دوسرے کو بائیں طرف کر دیا جب انہوں نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھا انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر (ہاتھ) مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر رانوں کے درمیان رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا ''عنقریب تم پر ایسے امراء اور حکام مسلط ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھیں گے اور وقت کو بہت تنگ کر دیں گے جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو نماز اپنے وقت پر پڑھ لو اور ان کے ساتھ دوبارہ نفل پڑھ لو اور جب تم تین آدمی ہو تو مل کر نماز پڑھو اور جب تین سے زیادہ ہو تو تم میں سے ایک شخص امام ہو جائے اور جب رکوع کرو اپنے

النسائی (۷۱۸-۱۰۲۸-۱۰۲۹)

ہاتھوں کو رانوں کے درمیان ملا کر رکھو (یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں کچھ کشادہ کر کے رکھی ہوئی ہیں۔

۱۱۹۲- وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا مُفَضَّلٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَ جَرِيرٍ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ۔

سابقہ (۱۱۹۱)

امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی علقمہ اور اسود سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۱۹۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ سابقہ (۱۱۹۱)

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ نے کہا "کیا دوسرے لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟" انہوں نے کہا "ہاں"۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پھر رکوع کیا ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا، حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہمارے ہاتھوں پر (ہاتھ) مارا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا (اس عمل کو تطبیق کہتے ہیں۔ سعیدی) جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔

ف: تطبیق صرف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تفردات میں سے ہے۔ باقی صحابہ، تابعین اور تمام ائمہ کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے۔ ناسخ کا ذکر اگلی حدیث میں ہے۔ (سعیدی)

۱۱۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا نَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي اَبِي اِضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ اِنَّا نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَ اُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

البخاری (۷۹۰) ابوداؤد (۸۶۷) النسائی (۱۰۳۱-۱۰۳۲)
الترمذی (۲۵۹) ابن ماجہ (۸۷۳)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ میرے والد نے کہا "تم اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو"۔ وہ کہتے ہیں میں نے پھر ایسے ہی کیا انہوں نے پھر میرے ہاتھوں پر مارا اور فرمایا "ہم اس سے روک دیے گئے ہیں اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں"۔

۱۱۹۵- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَنُهِیْنَا عَنْهُ وَلَمْ یَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ. سابقہ (۱۱۹۴)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۱۹۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَعَلْتُ بِیَدِیْ هٰكَذَا یَعْنِیْ طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَیْنَ فَخِذَیْهِ فَقَالَ اَبِیْ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّكَبِ. سابقہ (۱۱۹۴)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رکوع کیا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ میرے والد نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر بعد میں ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

۱۱۹۷- حَدَّثَنِی الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَیْرِ ابْنِ عَدِیٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ اَصَابِعِیْ وَجَعَلْتُهُمَا بَیْنَ رُكْبَتَیَّ فَضَرَبَ یَدَیَّ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا اَنْ نَّرْفَعَ اِلَی الرُّكَبِ. سابقہ (۱۱۹۴)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا انہوں نے میرے ہاتھ پر (ہاتھ) مارا اور نماز کے بعد فرمایا: "پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

ف: ۰ اس حدیث میں تطبیق کے علاوہ مندرجہ ذیل امور بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تفردات میں سے ہیں۔

- جماعت کے لیے امام کے علاوہ تین آدمیوں کا ہونا۔
- اگر امام کے علاوہ دو آدمی ہوں تو ایک امام کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب ہو۔
- گھر میں جماعت کے لیے اذان اور اقامت کا نہ ہونا

دیگر فوائد

- اگر امام وقت مختار میں نماز نہ پڑھائے تو لوگ وقت مختار میں نماز پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھیں۔
- عذر شرعی کی بناء پر جماعت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔
- امام کے ساتھ دوبارہ نفل پڑھنا جائز ہے۔ اور اس سے فجر عصر اور مغرب کی نمازیں دیگر دلائل سے مستثنیٰ ہیں۔
- اگر امام تاخیر سے جماعت کرائے ہو پھر بھی نفل کی نیت سے امام کے ساتھ نماز پڑھیں تاکہ امت انتشار افتراق اور نفاق کا شکار نہ ہو۔

۶- بَابُ جَوَازِ الْاِقْعَاءِ عَلَی الْعَقِبَیْنِ

نماز میں ایڑیوں پر بیٹھنا

۱۱۹۸- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَا جَمِیْعًا اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوٗسًا یَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قدموں پر بیٹھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا "یہ تو سنت ہے"۔ ہم نے کہا۔ "ہمارا خیال ہے اس میں مشقت ہے" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "نہیں یہ

الإقعاء على القدمين فقال هي السنة فقلنا له إنا لنراه جفاء بالرجل فقال ابن عباس بل هي سنة نبيك ﷺ .

تمہارے نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے''۔

ابوداؤد (۸۴۵) الترمذی (۲۸۳)

٧- باب تحريم الكلام في الصلوة و نسخ ما كان من اباحته

١١٩٩- وحدثنا أبو جعفر محمد بن الصباح و أبو بكر بن أبي شيبة و تقاربا في لفظ الحديث قالا نا إسمعيل بن إبراهيم عن حجاج الصواف عن يحيى ابن أبي كثير عن هلال بن أبي ميمونة عن عطاء ابن يسار عن معاوية ابن الحكم السلمي قال بينا أنا أصلي مع رسول الله ﷺ إذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بأبصارهم فقلت واثكل أمياه ما شأنكم تنظرون إلي فجعلوا يضربون بأيديهم على أفخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكني سكت فلما صلى رسول الله ﷺ فبأبي هو وأمي ما رأيت معلما قبله ولا بعده أحسن تعليما منه فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني ثم قال إن هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما هو التسبيح والتكبير و قراءة القرآن أو كما قال رسول الله ﷺ قلت يا رسول الله إني حديث عهد بجاهلية وقد جاء الله بالإسلام وإن منا رجالا يأتون الكهان قال فلا تأتهم قال ومنا رجال يتطيرون قال ذاك شيء يجدونه في صدورهم فلا يصدنهم وقال ابن الصباح فلا يصدنكم قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الأنبياء يخط فمن وافق خطه فذاك قال وكانت لي جارية ترعى غنما لي قبل أحد والجوانية فاطلعت ذات يوم فإذا الذيب قد ذهب بشاة من غنمها وأنا رجل من بني آدم آسف كما يأسفون لكني صككتها صكة فأتيت رسول الله ﷺ فعظم ذلك علي قلت يا رسول الله أفلا أعتقها قال ائتني بها فأتيته بها فقال لها أين الله قالت في السماء قال من أنا

نماز میں کلام کو حرام کرنا اور اباحتِ سابقہ کو منسوخ کرنا

حضرت معاویہ بن حکم اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک تھا کہ جماعت میں کسی شخص کو چھینک آئی۔ میں نے کہا ''یرحمک اللہ'' لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کردیا۔ میں نے کہا'' کاش یہ مر چکا ہوتا تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟'' یہ سن کر انہوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کردیا جب میں نے سمجھا وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر کوئی سمجھانے والا نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم! آپ نے مجھے جھڑکا نہ برا بھلا کہا' نہ مارا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: ''نماز میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں' نماز میں صرف تسبیح' تکبیر اور تلاوت کرنی چاہیے۔ (اوکما قال رسول اللہ ﷺ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دورِ جاہلیت کے قریب تھا اور اللہ تعالیٰ نے دولتِ اسلام سے سرفراز کردیا' ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (انکل پچو سے غیب کی خبریں بتانے والے) کے پاس جاتے ہیں فرمایا' تم ان کے پاس مت جاؤ'' میں نے عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ بدشگون لیتے ہیں' فرمایا: ''یہ ان کی من گھڑت بات ہے تم اس کے درپے مت ہو''۔ میں نے پھر عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ عمل رمل (زائچہ بنانا) کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''انبیاء (کرام) میں سے ایک نبی کو یہ علم دیا گیا تھا جس شخص کا عمل اس کے مطابق ہو تو صحیح ہے''۔ حضرت معاویہ بن حکم نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ میں میری بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک دن میں وہاں گیا تو دیکھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو اٹھا کر لے گیا ہے میں بھی آخر انسانوں میں سے ایک انسان ہوں اور

قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

ابوداؤد(۹۳۰-۳۲۸۲-۳۹۰۹) النسائی(۱۲۱۷)

سب کی طرح مجھے بھی غصہ آتا ہے میں نے اس کے ایک تھپڑ مار دیا پھر مجھے افسوس ہوا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔"میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟" آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آؤ" میں اسے آپ کے پاس لے کر آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا"اللہ کہاں ہے؟" اس نے کہا"آسمان پر" آپ نے فرمایا"میں کون ہوں؟" اس نے کہا"اللہ کے رسول" آپ نے فرمایا "اس کو آزاد کر دو یہ مؤمنہ ہے"۔

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. سابقہ(۱۱۹۹)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَ اَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغُلًا۔

البخاری(۱۱۹۹-۱۱۹۹-۳۸۷۵) ابوداؤد(۹۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ رسالت میں رسول اللہ ﷺ کو حالت نماز میں سلام کرلیا کرتے تھے اور آپ ہمیں سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے ہاں سے لوٹ کر آئے اور آپ کو (حالتِ نماز میں) سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا' ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم (پہلے) آپ کو (حالتِ نماز میں) سلام کرتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا:"نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہیے" (یعنی نماز میں افعال نماز کے علاوہ کوئی اور کام یا کلام نہیں کرنا چاہیے)۔

۱۲۰۲- حَدَّثَنِيْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ نَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. سابقہ(۱۲۰۱)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔ البخاری(۱۲۰۰-۴۵۳۴) ابوداؤد(۹۴۹) الترمذی (۴۰۵-۲۹۸۶) النسائی(۱۲۱۸)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے' ہر ایک شخص نماز میں اپنے صاحب سے بات کرتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی و قوموا للہ قانتین ۔اس کے بعد ہمیں (نماز میں) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتوں سے روک دیا گیا۔

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ (۱۲۰۳)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۰۰۰- بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں سلام کا اشارہ کرنا

۱۲۰۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

النسائی (۱۱۸۸) ابن ماجہ (۱۰۱۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' راوی کہتے ہیں کہ اس وقت حضور ﷺ سواری پر نفل پڑھ رہے تھے' حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو سلام کیا' آپ نے اشارہ سے جواب دیا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''تم نے مجھے ابھی سلام کیا حالانکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت جابر کہتے ہیں اس وقت آپ کا چہرہ مشرق کی جانب تھا۔

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَوْمَى زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هٰكَذَا وَأَوْمَى زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُوْمِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ. ابوداؤد (۹۲۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو مصطلق کی طرف جا رہے تھے راستہ میں آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں لوٹ کر آپ کے پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے' میں نے بات شروع کی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا' اس وقت آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور (رکوع اور سجدہ کے لیے) سر سے اشارہ کرتے تھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: ''جس کام کے لیے میں نے تمہیں بھیجا تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ کیونکہ نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے میں تمہاری بات کا جواب نہیں دے سکا۔ نیز بیان کرتے ہیں کہ ابو الزبیر نے بتایا کہ بنو مصطلق کا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا۔

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي. البخاری (۱۲۱۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے' آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا' جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبلہ کی طرف نہ تھا' میں نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے جواب صرف اس وجہ سے نہیں دیا کہ میں

نماز پڑھ رہا تھا۔

١٢٠٨- **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ۔ سابقہ (١٢٠٧)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

٨- بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطٰنِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں شیطان پر لعنت کرنا اس سے پناہ مانگنا اور عمل قلیل کا جائز ہونا

١٢٠٩- **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِئًا۔

البخاری (٤٦١-١٢١٠-٣٢٨٤-٣٤٢٣-٤٨٠٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گذشتہ شب ایک زبردست جن میری طرف بڑھا تاکہ میری نماز توڑ دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی تم سب اسے دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی۔ ''اے اللہ! مجھے معاف فرما دے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے''۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو ناکام و نامراد لوٹا دیا۔

١٢١٠- **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ فَدَعَتُّهُ۔ سابقہ (١٢٠٩)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

١٢١١- **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرنے کے بعد یہ کلمات فرما رہے تھے اعوذ باللہ منک (میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پھر فرمایا میں تین بار تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں پھر اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ

سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَ رَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَهُ وَاللّٰهِ لَوْ لَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ. النسائی (١٢١٤)

آپ سے نماز میں ایسے کلمات سنے جو پہلے نہ سنے تھے اور آپ کو نماز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس (العیاذ باللہ) میرا منہ جلانے کے لیے انگارے لے کر آیا تو میں نے تین بار کہا اعوذ باللہ منک ۔ پھر میں نے تین بار کہا میں اللہ تعالیٰ کی مکمل لعنت تجھ پر ڈالتا ہوں۔ وہ پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا بخدا اگر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

٩- بَابُ جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّ ثِيَابَهُمْ مَحْمُوْلَةٌ عَلَى الطَّهَارَةِ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُهَا وَاَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيْلَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ وَكَذَا اِذَا فَرَّقَ الْاَفْعَالُ

حالتِ نماز میں بچوں کے اٹھانے کا جواز جب تک نجاست محقق نہ ہو کپڑوں کا پاک ہونا اور عمل قلیل سے نماز کا باطل نہ ہونا

١٢١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ نَعَمْ. البخاری (۵۱۶-۵۹۹۶) ابوداود (٩١٧ _ ٩١٨- ٩١٩-٩٢٠) النسائی (٨٣٦-٧١٠-١٢٠٤-١٢٠٣)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نماز میں اپنی نواسی امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے (یہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھی جو ابوالعاص کے نکاح سے پیدا ہوئی تھیں) حالت قیام میں آپ امامہ کو اٹھا لیتے اور جب آپ سجدہ کرتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے۔

١٢١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَ ابْنُ عَجْلَانَ سَمِعَا عَامِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَ اُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَاِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا. سابقہ (١٢١٢)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ بنت ابی العاص (جو کہ حضرت زینب بنت رسول اللہ کی صاحبزادی تھیں) آپ کے کندھے پر تھیں جب آپ رکوع میں جاتے تو آپ انہیں اتار دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو پھر اٹھا لیتے۔

١٢١٤- حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ح وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں اور

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لِلنَّاسِ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عُنُقِهٖ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا. سابقہ(۱۲۱۲)

امامہ بنت العاص رضی اللہ عنہا آپ کی گردن پر ہیں، جب آپ سجدہ کرتے تو ان کو بٹھا دیتے۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيْعًا عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ سابقہ(۱۲۱۲)

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ امام مسلم فرماتے ہیں اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔ البتہ اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ نے اس میں لوگوں کی امامت کرائی۔

۱۰- بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهٗ لَا كَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيْمِ الصَّلٰوةِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ

نماز میں ضرورت کی بناء پر ایک دو قدم چلنا اور امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہونا

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ يَحْيٰى اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ نَفَرًا جَاۗءُوْا اِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهٗ وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا الْعَبَّاسِ فَحَدِّثْنَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى امْرَاَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ اِنَّهٗ لَيُسَمِّيْهَا يَوْمَئِذٍ انْظُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرْفَاۗءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاۗءَهٗ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے درآں حالیکہ وہ لوگ اس بات میں بحث کر رہے تھے کہ منبر نبوی کس لکڑی کا بنا ہوا تھا؟ حضرت سہل نے کہا خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ وہ منبر کس لکڑی کا تھا اور اسے کس نے بنایا تھا اور مجھے وہ وقت یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ اس منبر پر پہلی بار رونق افروز ہوئے تھے۔ ابو حازم کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوالعباس! آپ یہ واقعہ بیان کیجئے۔ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے پاس قاصد بھیجا (ابو حازم کہتے ہیں کہ سہل نے اس عورت کا نام بھی بتلایا تھا۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے لڑکے سے کہو کہ وہ میرے لیے لکڑی کا ایک منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر میں لوگوں سے خطاب کروں' اس لڑکے نے تین سیڑھیوں کا جھاؤ کی لکڑی سے ایک منبر بنا دیا' رسول اللہ ﷺ کے حکم سے

مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ.

البخاری (۴۴۸)

وہ منبر اس جگہ رکھ دیا گیا' میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں تکبیر کہی دراں حالیکہ آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا الٹے پاؤں نیچے اتر کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر منبر پر کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ نماز پوری کر لی اس کے بعد لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کو جان لو!

۱۲۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلُوْهُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ.

البخاری (۳۷۷-۹۱۷) ابوداود (۱۰۸۰) النسائی (۷۳۸) ابن ماجہ (۱۴۱۶)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے۔

۱۱- بَابُ كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

۱۲۱۸- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى الْقَنْطَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

الترمذی (۳۸۳) النسائی (۸۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۲- بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانے اور مٹی صاف کرنے کی کراہت

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصٰى قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً. البخاری (۱۲۰۷) ابوداود (۹۴۶) الترمذی (۳۷۹) النسائی

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں سجدہ گاہ سے کنکریاں ہٹانے کے بارے میں فرمایا: "اگر تمہیں ایسا کرنا ہی پڑے تو ایک بار کرو"۔

(۱۱۹۱) ابن ماجہ (۱۰۲۶)

۱۲۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ يَحْيَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَاحِدَةٌ. سابقہ (۱۲۱۹)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں کنکریوں کے بارے میں پوچھا فرمایا: ایک بار۔

۱۲۲۱- وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ. سابقہ (۱۲۱۹)

امام مسلم نے ایک اور سند سے حضرت معیقیب سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

۱۲۲۲- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ. سابقہ (۱۲۱۹)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ گاہ سے مٹی برابر کرنے والے شخص سے فرمایا: اگر تمہیں ایسا کرنا ہی پڑے تو ایک بار کرو۔

۱۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى. البخاری (۴۰۶) النسائی (۷۲۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا' آپ نے اسے کھرچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز کے وقت نمازی کے سامنے ہوتا ہے۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ إِلَّا الضَّحَّاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُخَامَةً فِي

امام مسلم فرماتے ہیں دیگر کئی اسانید سے اس کی مثل مروی ہے۔

الْقِبْلَةِ بِمَعْنَى حَدِيْثِ مَالِكٍ.

البخاری (۷۵۳-۱۲۱۳-۷۵۳) ابوداؤد (۴۷۹) ابن ماجہ (۷۶۳)

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَّمِيْنِهِ اَوْ اَمَامِهِ وَلٰكِنْ يَّبْزُقُ عَنْ يَّسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى. البخاری (۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۴) النسائی (۷۲۴) ابن ماجہ (۷۶۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب مسجد میں بلغم دیکھا۔ آپ نے اسے ایک کنکری سے کھرچ ڈالا پھر آپ نے دائیں جانب یا سامنے تھوکنے سے منع فرمایا اور بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوکنے کی اجازت دی۔

۱۲۲۶- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ ح وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبِيْ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

سابقہ (۱۲۲۵)

امام مسلم نے ایک اور سند ذکر کر کے فرمایا اس سے بھی مثل سابق مروی ہے۔

۱۲۲۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ اَوْ مُخَاطًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ. البخاری (۴۰۷)

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار میں تھوک یا رینٹ یا بلغم دیکھا تو اسے کھرچ ڈالا۔

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ اَحَدِكُمْ يَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ اَمَامَهُ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِيْ وَجْهِهِ فَاِذَا تَنَخَّعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَّسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ. النسائی (۳۰۸) ابن ماجہ (۱۰۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب مسجد میں تھوک دیکھا تو لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا "تم لوگ کیا کرتے ہو؟ ایک شخص اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم لوگ یہ پسند کرتے ہو کہ کوئی شخص تمہارے سامنے کھڑا ہو کر تمہارے سامنے تھوک دے؟ جب تم میں سے کسی کو تھوکنا ہو تو بائیں طرف قدم کے نیچے تھوکے یا کپڑے میں تھوک کر اسے صاف کرے (یہ عمل آپ نے کر کے دکھایا۔ حدیث کے راویوں نے بھی ایسا کیا)۔

۱۲۲۹- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ

امام مسلم فرماتے ہیں کہ کئی اور اسناد سے بھی اسی کی مثل

ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ. سابقہ (۱۲۲۸)

مروی ہے۔ البتہ ایک سند میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ یہ کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ (تھوک کو) کپڑے میں مل دیتے تھے۔

۱۲۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ. البخاری (۴۱۲-۴۱۳-۱۲۱۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات میں مشغول ہوتا ہے اس لیے اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے ہاں بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

ابو داؤد (۴۷۵) الترمذی (۵۷۲) النسائی (۷۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کر دینا ہے۔

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا. البخاری (۴۱۵) ابو داؤد (۴۷۴)

شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے قتادہ سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔

۱۲۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۹۳۱)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے** تمام اعمال پیش کیے گئے میں نے امت کے اچھے اعمال میں "راستہ میں ایذا دینے والی چیز کا ہٹانا" دیکھا اور برے اعمال میں مسجد میں "وہ تھوک دیکھا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو"۔

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا كَهْمَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَيْتُهٗ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهٖ. ابوداؤد (۴۸۳-۴۸۴)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی میں نے دیکھا آپ نے تھوکا اور اسے اپنے (بائیں) جوتے سے مل ڈالا۔

۱۲۳۵ - وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهٗ بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى. سابقہ (۱۲۳۴)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تھوکا اور اسے اپنے بائیں جوتے سے مل ڈالا۔

۱۴ - بَابُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا جواز

۱۲۳۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ. البخاری (۳۸۶-۵۸۵۰) الترمذی (۴۰۰) النسائی (۷۷۴)

سعید بن زید کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا' ہاں!

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا بِمِثْلِهٖ. سابقہ (۱۲۳۶)

امام مسلم کہتے ہیں کہ ایک اور سند سے بھی مثل سابق مروی ہے۔

۱۵ - بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ لَهٗ اَعْلَامٌ

بیل بوٹے دار کپڑوں میں نماز کی کراہت

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ فَاذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةٍ.

البخاری (۷۵۲) ابوداؤد (۴۰۵۳-۹۱۴) النسائی (۷۷۰) ابن ماجہ (۳۵۵۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نقشین چادر میں نماز پڑھی پھر فرمایا: اس چادر کے نقوش میرے انہماک میں خلل انداز ہوتے یہ چادر ابوجہم کو دے دو اور اس کی چادر مجھے لا دو۔

۱۲۳۹ - وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ خَمِيْصَةٍ ذَاتِ اَعْلَامٍ فَنَظَرَ اِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْخَمِيْصَةِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا فِيْ صَلٰوتِيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک نقشین چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے لگے نماز میں آپ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: یہ چادر ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کی چادر مجھے لا دو کیونکہ اس چادر نے میری توجہ میں خلل ڈال دیا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۳۲)

۱۲۴۰- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ خَمِيْصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ وَاَخَذَ كِسَاءً لَهُ اَنْبِجَانِيًّا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ کے پاس ایک نقشین چادر تھی جس کے نقوش کی وجہ سے آپ کی توجہ میں خلل ہوتا تھا آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دے دی اور اس سے سادہ چادر لے لی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۷۵)

۱۶- بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِیْ يُرِيْدُ اَكْلَهُ فِی الْحَالِ

کھانے کے وقت نماز کی کراہت

۱۲۴۱- اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر نماز کی اقامت (تکبیر) کے وقت شام کا کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

الترمذی (۳۵۳) النسائی (۸۵۲) ابن ماجہ (۹۳۳)

۱۲۴۲- وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِهِ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مغرب کی نماز کھڑی ہونے لگے اور شام کا کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالو کھانے سے پہلے نماز نہ پڑھو۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۲۱)

۱۲۴۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَحَفْصٌ وَوَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ.

ایک اور سند سے بھی حضرت انس کی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

ابن ماجہ (۹۳۵)

۱۲۴۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ. البخاری (۶۷۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور جماعت بھی کھڑی ہو جائے تو وہ پہلے کھانا کھائے اور کھانے سے فراغت سے پہلے نماز کے لیے جلدی نہ کرے۔

۱۲۴۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ يَعْنِیْ ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ ح

ایک اور سند سے بھی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَيُّوْبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔ البخاری (۶۷۳-۵۴۶۳) ابن ماجہ (۹۳۴)

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ حَدِيْثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ مَالَكَ لَا تُحَدِّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ اَخِيْ هٰذَا اَمَا اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ مِنْ اَيْنَ اُتِيْتَ هٰذَا اَدَّبَتْهُ اُمُّهٗ وَاَنْتَ اَدَّبَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَاٰى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ اُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ اَيْنَ قَالَ اُصَلِّيْ قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ۔

ابوداؤد (۸۹)

ابن ابی عتیق بیان کرتے ہیں کہ میں اور قاسم بن محمد (حضرت عائشہ کے بھتیجے) حضرت عائشہ سے ایک حدیث بیان کرنے لگے۔ قاسم بن محمد بہت باتونی تھے (ان کی ماں ام ولد تھیں) حضرت عائشہ نے ان سے فرمایا ''کیا بات ہے **تم اس بھتیجے کی طرح بات کیوں نہیں کرتے؟ میں جانتی ہوں تم** کہاں سے آئے ہو اسے اس کی ماں نے ادب سکھایا ہے اور تمہیں تمہاری ماں نے''۔ یہ سن کر قاسم رنجیدہ ہوئے اور حضرت عائشہ سے اپنے رنج کا اظہار بھی کیا' قاسم نے جب دیکھا کہ حضرت عائشہ دستر خوان لگوا رہی ہیں تو وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے' حضرت عائشہ نے پوچھا ''کہاں جا رہے ہو؟'' کہنے لگے ''نماز پڑھنے''۔ حضرت عائشہ نے فرمایا ''بیٹھ جاؤ''۔ وہ کہنے لگے ''میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں''۔ دوسری بار حضرت عائشہ نے فرمایا: ''اے بے وفا! بیٹھ جا! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: نہ کھانے کے وقت نماز پڑھو نہ حوائج ضروریہ کے وقت (یعنی جس وقت تم قضاء حاجت کو روک رہے ہو)۔

۱۲۴۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ۔

سابقہ (۱۲۴۶)

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ کی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں قاسم بن محمد کا قصہ نہیں ہے۔

۱۷- بَابُ نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهٗ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ مِنْ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَذْهَبَ ذٰلِكَ الرِّيْحُ وَاِخْرَاجِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ

لہسن یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانے کی کراہت

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول

قَالَ نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ.

البخاری (۸۵۳) ابوداؤد (۳۸۲۵)

اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فرمایا: جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ مسجدوں میں نہ آئے۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۶۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس ترکاری یعنی لہسن کو کھائے وہ اس وقت تک ہماری مسجد میں نہ آئے جب تک اس کے منہ سے بدبو نہ چلی جائے۔

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَلَا يَقْرَبْنَا وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۰۶)

ابن صہیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے قریب آئے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے"۔

۱۲۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَا بِرِيحِ الثُّومِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۲۹۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب آئے نہ ہمیں لہسن کی بُو سے تکلیف دے۔

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۸۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا ہم نے ضرورت سے مغلوب ہو کر انہیں کھا لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو ان بدبودار درختوں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے"۔

۱۲۵۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اسے چاہیے کہ اپنے گھر بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں پتیلی لائی گئی جس

بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهُ رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي. البخاري (۸۵۵-۵۴۵۲-۷۳۵۹) ابوداؤد (۳۸۲۲)

میں ترکاری تھی آپ نے اس میں بدبو محسوس کی آپ نے اس ترکاری کے بارے میں دریافت کیا' آپ کو اس کے بارے میں بتلایا گیا' آپ نے کسی صحابی کے پاس اسے بھیجنے کا حکم دیا' اس صحابی نے آپ کی کراہت کی وجہ سے اسے ناپسند کیا' آپ نے فرمایا تم کھا سکتے ہو کیونکہ میں بالعموم ان (فرشتوں) سے محو کلام رہتا ہوں جن سے تم محو گفتگو نہیں رہتے۔

۱۲۵۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ.

البخاري (۸۵۴) الترمذي (۱۸۰۶) النسائي (۷۰۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لہسن کو کھائے (ایک مرتبہ لہسن اور پیاز دونوں کا ذکر کیا) وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذاء پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو ایذا پہنچتی ہے۔

۱۲۵۵- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ. سابقہ (۱۲۵۴)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۲۵۶- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرِّيحَ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي مَسْجِدِنَا فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۳۳۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوٹے نہ تھے حتیٰ کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم اصحاب رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے لہسن کے پودوں پر ٹوٹ پڑے اور ہم نے خوب سیر ہو کر لہسن کھایا پھر ہم مسجد کی طرف گئے' رسول اللہ ﷺ نے بدبو محسوس کی تو فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' لوگوں نے کہا لہسن حرام ہو گیا' نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام نہیں کر سکتا لیکن میں لہسن کی بو کو ناپسند کرتا ہوں۔

۱۲۵۷- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابہ کے ساتھ ایک پیاز کے کھیت سے گزر ہوا' ان میں سے کچھ لوگوں نے کھیت میں جا

اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فَنَزَلَ نَاسٌ مِّنْهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَاْكُلْ اٰخَرُوْنَ فَرُحْنَا اِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْكُلُوا الْبَصَلَ وَاَخَّرَ الْاٰخَرِيْنَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيْحُهَا.

مسلم، تحفۃ الاشراف (۴۰۹۹)

کر پیاز کھائی اور کچھ نے نہیں کھائی' آپ نے ان لوگوں کو بلا لیا جنہوں نے پیاز نہیں کھائی تھی اور ان کو موخر کر دیا جنہوں نے پیاز کھائی تھی یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو گئی۔

۰۰۰- بَابُ اِخْرَاجِ مَنْ وُّجِدَ مِنْهُ رِيْحُ الْبَصَلِ وَالثُّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنا منع ہے

۱۲۵۸- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ كَاَنَّ دِيْكًا نَقَرَنِيْ ثَلٰثَ نَقَرَاتٍ وَّاِنِّيْ لَا اُرَاهُ اِلَّا حُضُوْرَ اَجَلِيْ وَاِنَّ اَقْوَامًا يَاْمُرُوْنَنِيْ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِيْنَهٗ وَلَا خِلَافَتَهٗ وَلَا الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ فَاِنْ عَجِلَ بِيْ اَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُوْرٰى بَيْنَ هٰؤُلَاۗءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَاِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَقْوَامًا يَطْعَنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِيْ هٰذِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاُولٰۗئِكَ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ اِنِّيْ لَا اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهٗ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهِ حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاۗءِ وَاِنِّيْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِيْهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِيْ بِهَا مَنْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى اُمَرَاۗءِ الْاَمْصَارِ فَاِنِّيْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوْا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيَقْسِمُوْا فِيْهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوْا اِلَيَّ مَا اَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَمْرِهِمْ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق کا ذکر فرمایا اور فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں۔ میرے خیال میں اس کی تعبیر صرف یہ ہے کہ میری موت قریب آ گئی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کر دو' اللہ تعالیٰ اپنے دین' جناب رسالت مآب کی شریعت اور آپ کی خلافت کو ضائع نہیں ہونے دے گا' اگر میری موت جلدی آ گئی تو ان چھ حضرات میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لینا جن سے رسول اللہ ﷺ تا حیات راضی رہے۔ (یعنی عثمان' علی' طلحہ' زبیر' سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم) آپ نے مزید فرمایا میرا خیال ہے جن لوگوں سے میں نے دین اسلام کے لیے جہاد کیا ہے وہ لوگ اس خلافت پر طعنہ زن ہوں گے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو بہر حال وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن' گمراہ اور کافر ہیں' مجھ پر زندگی بھر کلالہ (وہ شخص جو فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء میں نہ والدین ہوں نہ اولاد) کا مسئلہ (کما حقہ) منکشف نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ سے میں نے کلالہ کے بارے میں جس قدر سوالات کیے ہیں کسی اور مسئلہ کے بارے میں نہیں کیے اور آپ نے بھی اس مسئلہ میں شدت فرمائی' یہاں تک کہ آپ نے میری انگلی میرے سینہ میں مار کر فرمایا: ''اے عمر! کیا تمہاری تسلی سورۂ نساء کی آخری آیت سے نہیں ہوئی جو گرمیوں میں نازل ہوئی ہے اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کی ایسی تفسیر کر کے جاؤں گا جس کی مدد سے آنے والی نسلیں اس کے بارے میں فیصلہ کر لیں گی خواہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا ہو یا نہ'' ''اے اللہ! میں تجھے گواہ کر

فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. النسائی (۷۰۷) ابن ماجہ (۱۰۱٤-۲۷۲٦-۳۳٦۳)

کے کہتا ہوں میں نے شہروں میں حکام اس لیے مقرر کیے تھے کہ وہ لوگوں کے درمیان انصاف کریں' انہیں دین کی باتیں سکھائیں نبی علیہ السلام کی سنت کی تعلیم دیں' مال (غنیمت) ان میں تقسیم کریں اور جس مسئلہ میں انہیں دشواری ہو اس میں مجھ سے رجوع کریں۔ اے لوگو! تم لہسن اور پیاز کے درختوں سے کھاتے ہو۔ حالانکہ میں ان کو خبیث ہی سمجھتا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ دور رسالت مآب ﷺ میں جس شخص کے منہ سے ان کی بدبو آتی آپ اسے حکم دیتے کہ وہ مسجد سے نکل کر بقیع کے قبرستان کی طرف چلا جائے۔ لہٰذا جو شخص انہیں کھانا چاہے وہ انہیں پکا کر ان کی بدبو ختم کر دے۔

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. سابقہ (۱۲۵۸)

قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح ایک اور روایت منقول ہے۔

۱۸- بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُوْلُهٗ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ

مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے کی ممانعت

۱۲٦۰- وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا.

ابوداؤد (۳۱) ابن ماجہ (۷٦۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص با آواز بلند کسی شخص کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز تلاش کرتے ہوئے سنے تو کہے "اللہ کرے تیری چیز نہ ملے" کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

۱۲٦۱- وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَسْوَدِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ. سابقہ (۱۲٦۰)

ایک اور سند سے حسب سابق روایت منقول ہے۔

۱۲٦۲- وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کر کے کہا "سرخ اونٹ کون لے گیا ہے؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تجھے نہ ملے"۔ مساجد صرف انہی

دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ. ابن ماجہ (۷۶۵)

کاموں کے لیے ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ. سابقہ (۱۲۶۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک شخص نے کہا۔ "سرخ اونٹ کون لے گیا ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تجھے نہ ملے"۔ مساجد صرف انہی کاموں کے لیے ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۱۲۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَعَامَةَ رَوَى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَهُشَيْمٌ وَ جَرِيرٌ وَ غَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوفِيِّينَ. سابقہ (۱۲۶۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کے بعد ایک دیہاتی مسجد کے دروازہ سے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۱۹- بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ وَالسُّجُودِ لَهُ

سجدۂ سہو کا بیان

۱۲۶۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. البخاری (۱۲۳۲) ابوداؤد (۱۰۳۰) النسائی (۱۲۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو شیطان آ کر (ارکان نماز) اس پر خلط ملط اور مشتبہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ امر پیش آئے وہ بیٹھ کر دو سجدۂ سہو کرے۔

۱۲۶۶- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. الترمذی (۳۹۷)

ایک اور سند سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

۱۲۶۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے اذان کے بعد پھر آ جاتا ہے اور جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے، تکبیر کے بعد آ کر نمازی کو وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے اور اس کی بھولی ہوئی باتوں کے بارے میں کہتا ہے: "فلاں بات یاد کرو

نَفْسِهٖ يَقُولُ اُذْكُرْ كَذَا وَ اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اَنْ يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

البخاری (۱۲۳۱) النسائی (۱۲۵۲)

فلاں بات یاد کر" حتیٰ کہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ بیٹھ کر دو سجدہ سہو کرے۔

۱۲۶۸- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ وَذَكَّرَهٗ مِنْ حَاجَاتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔ اور یہ زیادہ ہے کہ پھر وہ اسے آ کر رغبتیں اور آرزوئیں دلاتا ہے اور اس کی وہ ضرورت یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہ تھی۔

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

البخاری (۸۲۹-۸۳۰-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۳۰-۶۶۷۰) ابوداؤد (۱۰۳۴-۱۰۳۵) الترمذی (۳۹۱) النسائی (۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۶۰) ابن ماجہ (۱۲۰۶-۱۲۰۷)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت نماز پڑھا کر بغیر قعدہ کیے کھڑے ہو گئے' لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی اور ہم سلام کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ نے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے دو سجدے کیے۔

۱۲۷۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ.

سابقہ (۱۲۶۹)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں قعدہ کیے بغیر تیسری رکعت میں کھڑے ہو گئے' نماز پوری کرنے کے بعد آپ نے بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے دو سجدے کیے ہر سجدہ کے ساتھ تکبیر کہی یہ سجدے اس قعدہ کے عوض تھے جو آپ بھول گئے تھے' لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

۱۲۷۱- وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَزْدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَجْلِسَ فِيْ صَلٰوتِهٖ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دوگانہ کے بعد کھڑے ہو گئے جس کے بعد آپ کا بیٹھنے کا ارادہ تھا۔ اس کے بعد آپ نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آخر میں سلام سے پہلے سجدہ کیا۔

فَسَطٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. سابقہ (۱۲۶۹)

۱۲۷۲- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطٰنِ. ابوداؤد (۱۰۲۴-۱۰۲۶-۱۰۲۷) النسائی (۱۲۳۷) ابن ماجہ (۱۲۱۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں شک ہو جائے اور پتا نہ چلے کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے یا چار تو شک کو ساقط کر دے اور جتنی رکعات کا یقین ہو اس کے مطابق نماز پڑھے اور سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اب اگر اس نے (واقع میں) پانچ رکعت پڑھی ہیں تو ان دو سجدوں کے ساتھ چھ رکعات ہو جائیں گی اور اگر چار رکعات پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا سبب ہو جائیں گے۔

۱۲۷۳- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ. سابقہ (۱۲۷۲)

ایک اور سند سے مثل سابق حدیث مروی ہے۔

۱۲۷۴- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ اَبْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

البخاری (۴۰۱-۶۶۷۱) ابوداؤد (۱۰۲۰) النسائی (۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳) ابن ماجہ (۱۲۱۱-۱۲۱۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی (راوی ابراہیم کہتے ہیں) آپ نے نماز میں کچھ کمی یا زیادتی کر دی' جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا: "یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟" آپ نے فرمایا کیوں؟ لوگوں نے کہا آپ نے اس اس طرح نماز پڑھی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ نے پیر پلٹے اور قبلہ کی طرف رخ پھیر لیا دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا پھر چہرۂ مبارک ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں اس کی خبر دیتا لیکن میں تمہاری طرح بشر ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں لہٰذا جب میں بھولوں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اور تم میں سے جب کسی کی نماز میں شک پیدا ہو غور کر کے جو ٹھیک اور صحیح معلوم ہو اس کے مطابق نماز پوری کرے پھر دو سجدے کر کے سلام پھیر دے۔

۱۲۷۵- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ کچھ تغیر سے یہ روایت منقول ہے۔

۱۲۷۶- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ نَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا مَنْصُوْرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى لِلصَّوَابِ. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے جس میں یہ ہے جب شبہ پیدا ہو تو غور کرے (نماز کی) درستگی کے لیے یہی مناسب ہے۔

۱۲۷۷- وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ بھی کچھ تغیر سے یہ حدیث مروی ہے۔

۱۲۷۸- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے جس میں ہے جو صحیح ہو اس کے بارے میں غور کرے یہی چیز درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

۱۲۷۹- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا فُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے جس میں ہے جو صحیح ہو اس کے بارے میں غور کرے۔

۱۲۸۰- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ. سابقہ (۱۲۷۴)

ایک سند کے ساتھ ہے صحیح امر تلاش کرے۔

۱۲۸۱- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. البخاری (۴۰۴-۱۲۲۶-۷۲۴۹) ابوداؤد (۱۰۱۹) الترمذی (۳۹۲) النسائی (۱۲۵۳-۱۲۵۴) ابن ماجہ (۱۲۰۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا "کیا نماز زیادہ ہو گئی ہے؟" آپ نے فرمایا: "کیسے؟" عرض کیا گیا آپ نے پانچ رکعات پڑھا دیں تب آپ نے دو سجدے کیے۔

۱۲۸۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ خَمْسًا. ابوداؤد (۱۰۲۲) النسائی (۱۲۵۵-۱۲۵۷)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ رکعت پڑھا دیں۔

۱۲۸۳- **وَحَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ تَقُولُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

سابقہ (۱۲۸۲)

ابراہیم بن سوید کہتے ہیں کہ علقمہ نے ظہر کی نماز پانچ رکعات پڑھا دیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے ابو شبل! آپ نے پانچ رکعات نماز پڑھائی ہیں انہوں نے کہا: ''ہرگز نہیں!'' لوگوں نے کہا آپ نے پڑھائی ہیں' ابراہیم کہتے ہیں میں ایک کونے میں تھا اور اس وقت تھا بھی کم سن! میں نے بھی کہا ہاں! آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ وہ کہنے لگے: ''اے کانے! تو بھی یہ کہتا ہے!'' میں نے کہا ہاں' یہ سن کر وہ مڑے اور دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ اور پھر کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کر دیا آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز کچھ زائد ہوگئی ہے' فرمایا: ''نہیں!'' حاضرین نے کہا آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا اور فرمایا ہرگاہ میں تمہاری طرح بشر ہوں' جس طرح تم بھولتے ہو' بھول جاتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

۱۲۸۴- **وَحَدَّثَنَاهُ** عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

النسائی (۱۲۵۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات نماز پڑھا دیں' ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں زیادتی ہوگئی؟ آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ حاضرین نے کہا آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں' آپ نے فرمایا: ہرگاہ میں تمہاری طرح بشر ہوں مجھے بھی اسی طرح بات یاد آتی ہے جس طرح تمہیں یاد آتی ہے اور جس طرح تم بھولتے ہو اس طرح میں بھی بھول جاتا ہوں پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے۔

۱۲۸۵- **وَحَدَّثَنَا** مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزِيدَ فِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ کمی یا زیادتی کے ساتھ نماز پڑھا دی (ابراہیم کہتے ہیں کہ یہ وہم میری طرف سے ہے) آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کچھ زیادتی ہوگئی ہے

الصَّلٰوةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

ابوداؤد (۱۰۲۱) ابن ماجہ (۱۲۰۳)

آپ نے فرمایا: ہر گاہ میں تمہاری طرح بشر ہوں جس طرح تم بھولتے ہو' بھول جاتا ہوں' جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے پھر رسول اللہ ﷺ (قبلہ کی طرف) پھرے اور دو سجدے کیے۔

۱۲۸۶ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا حَفْصٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ.

سابقہ (۱۲۸۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سلام پھیرنے اور گفتگو فرمانے کے بعد دو سہو کے سجدے کیے۔

۱۲۸۷ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِمَّا زَادَ اَوْ نَقَصَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَايْمُ اللّٰهِ مَا جَاءَ ذَاكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِيْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِيْ صَنَعَ فَقَالَ اِذَا زَادَ الرَّجُلُ اَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

الترمذی (۳۵۳) النسائی (۱۳۲۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے نماز میں کچھ زیادتی یا کمی کر دی' راوی ابراہیم کہتے ہیں بخدا یہ شبہ مجھے لاحق ہوا ہے' حضرت ابن مسعود کہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! حضرت ابن مسعود کہتے ہیں پھر ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے' آپ نے فرمایا: جب کسی شخص سے نماز میں زیادتی ہو یا کمی ہو تو وہ دو سجدۂ سہو کرے' پھر آپ نے دو سجدۂ سہو کیے۔

۱۲۸۸ - وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ اِمَّا الظُّهْرَ وَاِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتٰى جِذْعًا فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ اِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ فَهَابَا اَنْ يَّتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَقَالَ مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا صَدَقَ لَمْ تُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَاُخْبِرْتُ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا' پھر مسجد میں قبلہ کی جانب لگے ہوئے ایک ستون کی طرف آئے اور غصہ میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ نمازیوں میں حضرت ابو بکر اور عمر بھی تھے۔ ان دونوں کو اس مسئلہ میں آپ سے بات کرتے ہوئے ڈر لگا' اور لوگ جلدی سے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز میں کمی ہو گئی' حضرت ذوالیدین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آیا نماز میں کمی ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے دائیں بائیں دیکھا اور پوچھا کہ ذوالیدین کیا کہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سچ کہتا ہے' آپ نے صرف دو رکعت نماز پڑھی ہے! آپ نے دو رکعت نماز پڑھا کر سلام

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٣٩)

پھیرا اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا' پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے سے سر اٹھایا' پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمران بن حصین نے یہ خبر دی تھی کہ آپ نے سلام پھیر دیا۔

١٢٨٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

ابوداؤد (١٠٠٨-١-١١-١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ. النسائی (١٢٢٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا' حضرت ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ان میں سے کچھ تو ہو گیا ہے! رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے باقی ماندہ رکعات پڑھیں اور بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کیے۔

١٢٩١ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٤٠٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعت پڑھیں' پھر سلام پھیر دیا۔ بنو سلیم میں سے ایک شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! آیا نماز میں کچھ کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ باقی حدیث حسب سابق ہے۔

١٢٩٢ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٣٧٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا' بنو سلیم کا ایک شخص کھڑا ہوا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

١٢٩٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدِهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

ابوداؤد (۱۰۱۸) النسائی (۱۲۳۶-۱۳۳۰) ابن ماجہ (۱۲۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا اور گھر جانے لگے' پھر لمبے ہاتھوں والے خرباق نام کے ایک شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور آپ کے تین رکعت نماز پڑھانے کا ذکر کیا' آپ نے غصہ میں چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور نمازیوں سے جا کر پوچھا: کیا یہ سچ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے ایک اور رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

۱۲۹۴- **وَحَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ.

سابقہ (۱۲۹۳)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعات نماز پڑھا کر سلام پھیر** دیا' پھر آپ کھڑے ہو کر حجرے میں جانے لگے' ایک لمبے ہاتھوں والے شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ غصہ میں آئے اور جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھا دی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دو سجدۂ سہو کیے اور سلام پھیر دیا۔

۲۰- بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ

سجودِ تلاوت

۱۲۹۵- **حَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ.

البخاری (۱۰۷۵، ۱۰۷۹) ابوداؤد (۱۴۱۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدۂ تلاوت والی سورت کی تلاوت فرماتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض کو اپنی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہیں ملتی تھی۔

۱۲۹۶- **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا يَسْجُدُ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ نماز کے علاوہ قرآن مجید پڑھتے اور آیت سجدہ تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدۂ تلاوت ادا کرتے حتیٰ کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کی جگہ نہ ملتی۔

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَ سَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

البخاری (١٠٦٧-١٠٧٠-٣٨٥٣-٣٩٧٢-٤٨٦٣) ابوداؤد (١٤٠٦) النسائی (٩٥٨)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ (تلاوت) ادا کیا۔ آپ کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا' سوا ایک بوڑھے شخص کے' اس نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اپنی پیشانی سے لگائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ وہ شخص اس کے بعد کفر ہی کی حالت میں قتل کیا گیا۔

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ. البخاری (١٠٧٢-١٠٧٣) ابوداؤد (١٤٠٤) الترمذی (٥٧٦) النسائی (٩٥٩)

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی جائز ہے؟ فرمایا امام کے پیچھے قرأت ہرگز جائز نہیں اور کہا رسول اللہ ﷺ نے وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى کی قرأت کی اور سجدہ نہیں کیا۔

١٢٩٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا. النسائی (٩٦٠)

حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدۂ تلاوت ادا کیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہا رسول اللہ ﷺ نے اس سورت میں سجدہ کیا ہے۔

١٣٠٠ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا عِيسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

البخاری (١٠٧٤)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٣٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ. ابوداؤد (١٤٠٧) الترمذی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

(۵۷۳) النسائی (۹۶۶) ابن ماجہ (۱۰۵۸)

۱۳۰۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ مَوْلٰى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۵۹۸-۱۳۶۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ میں سجدہ کیا۔

۱۳۰۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۴۶)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۰۴- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا.

البخاری (۷۶۶-۷۶۸-۱۰۷۸) ابوداؤد (۱۴۰۸) النسائی (۹۶۷)

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ تلاوت کی اور سجدہ کیا میں نے پوچھا آپ نے یہ کیسا سجدہ کیا؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں بھی یہ سجدہ کیا تھا اور تا حیات یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔

۱۳۰۵- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ نَا سُلَيْمُ ابْنُ أَخْضَرَ كُلُّهُمْ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. سابقہ (۱۳۰۴)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۳۰۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ خَلِيلِي ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۶۶۸)

ابو رافع بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ کی تلاوت کے بعد سجدہ کرتے دیکھا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے اپنے خلیل ﷺ کو اس آیت کے بعد سجدہ کرتے دیکھا ہے اور میں تا حیات یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔

۲۱- بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ

نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

۱۳۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ قَالَ نَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

ابوداؤد (۹۸۸) النسائی (۱۲۷٤)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو ران اور پنڈلی کے درمیان کھڑا کر لیتے اور دایاں پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور (شہادت کے وقت) انگلی سے اشارہ کرتے۔

۱۳۰۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ.

سابقہ (۱۳۰۷)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا کے وقت اس طرح بیٹھے ہوتے کہ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہوتا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بایاں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۳۰۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا.

الترمذی (۲۹٤) النسائی (۱۲٦۸) ابن ماجہ (۹۱۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور جو انگلی انگوٹھے کے قریب ہے اس سے اشارہ کرتے درآں حالیکہ آپ کا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا ہوتا۔

۱۳۱۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۵۸۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں دائیں پر اور شہادت کے وقت ترپن کا عقد بناتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى

عبدالرحمن معاوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن

مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى. ابوداؤد (۹۸۷) النسائی (۱۱۵۹-۱۲۶۵-۱۲۶۶)

عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھے اس سے منع کیا اور کہا اس طرح کیا کرو جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ میں نے پوچھا آپ کیسے کیا کرتے تھے؟ کہا جب آپ نماز میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر کے جو انگلی انگوٹھے کے قریب ہے اس سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

۱۳۱۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ. سابقہ (۱۳۱۱)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۲- بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهِ

سلام سے نماز کا اختتام

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنّٰى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۳۳۹)

ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ مکہ کا امیر دونوں طرف سلام پھیرا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے یہ سنت کہاں سے حاصل کی؟ اور حکم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے (یعنی دونوں طرف سلام پھیرتے تھے)۔

۱۳۱۴- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنّٰى عَلِقَهَا.
مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۳۳۹)

ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ مکہ کا امیر دونوں طرف سلام پھیرتا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے یہ کہاں سے سیکھا؟

۱۳۱۵- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ. النسائی (۱۳۱۵-۱۳۱۶) ابن ماجہ (۹۱۵)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا حتی کہ میں آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا۔

۲۳- بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

ذکر بعد از نماز

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا اَبُوْ مَعْبَدٍ ثُمَّ اَنْكَرَهٗ بَعْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. البخاری (۸۴۲) ابوداؤد (۱۰۰۲) النسائی (۱۳۳۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کو اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچان لیتے تھے۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ. سابقہ (۱۳۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچانتے تھے' عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابومعبد سے دوبارہ یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے نہیں پہچانا اور کہا کہ میں نے یہ حدیث نہیں بیان کی حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے ہی بیان کی تھی (ظاہر ہے ابومعبد کو نسیان لاحق ہو گیا تھا)۔

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ. البخاری (۸۴۱) ابوداؤد (۱۰۰۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فرض نماز کے بعد باآواز بلند ذکر معروف طریقہ تھا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو جان لیتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

۲۴- بَابُ اِسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ

تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر وغیرہ سے پناہ مانگنا

۱۳۱۹- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ هَارُوْنُ نَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَهِيَ تَقُوْلُ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُوْدُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ کہنے لگی "کیا تمہیں معلوم ہے قبروں میں تمہاری آزمائش کی جائے گی؟" یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خوفزدہ ہو گئے اور فرمایا آزمائش میں صرف یہود مبتلا ہوں گے چند دن گذرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں پتا چلا مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے ہر گاہ تمہاری قبروں

اللّٰهِ ﷺ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. النسائی (۲۰۶۳)

میں آزمائش کی جائے گی! حضرت عائشہ کہتی ہیں اس کے بعد سے رسول اللہ ﷺ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۰- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. النسائی (۲۰۶۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلٰوةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

البخاری (۶۳۶۶) النسائی (۲۰۶۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے میں نے انہیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق مجھے اچھی نہ لگی پھر وہ دونوں چلی گئیں اور ان کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں نے ان سے عرض کیا کہ مدینہ کے یہودیوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوگا آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اہل قبور کو ایسا عذاب ہوتا ہے جس کو جانور تک سنتے ہیں' حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے دیکھا اس واقعہ کے بعد آپ ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۲- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلّٰى صَلٰوةً بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

البخاری (۱۳۷۲) النسائی (۱۳۰۷)

ایک اور سند سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے جس میں حضرت عائشہ کا یہ قول ہے اس کے بعد میں ہر نماز کے بعد آپ سے عذاب قبر سے پناہ کی دعا سنتی تھی۔

۲۵- بَابُ مَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں فتنہ وغیرہ سے پناہ مانگنا

۱۳۲۳- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلٰوتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. البخاری (۸۳۳-۷۱۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۲۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. ابوداؤد (۹۸۳) النسائی (۱۳۰۹) ابن ماجہ (۹۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے۔ یوں کہے" اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' عذاب قبر سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

۱۳۲۵ - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَأَخْلَفَ.

البخاری (۸۳۲-۲۳۹۷) ابوداؤد (۸۸۰) النسائی (۱۳۰۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں' آپ سے کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! آپ قرض سے کس قدر زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۱۳۲۶ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ نَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَحَدَّثَنِيهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَا إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرَ. سابقہ (۱۳۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے' جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔ ایک اور سند سے یہی روایت منقول ہے لیکن اس میں تشہد کے ساتھ آخر کا لفظ نہیں ہے۔

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. البخاری (۱۳۷۷)

ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب نار سے دنیا اور آخرت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے شر سے۔

۱۳۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

النسائی (۵۵۲۸-۵۵۲۳- ۵۵۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو زندگی اور موت کی آزمائش سے۔

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۵۲۸)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۳۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

النسائی (۵۵۲۳-۵۵۳۸- ۵۵۲۹)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔

۱۳۳۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ. النسائی (۵۵۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عذاب قبر سے عذاب جہنم سے اور فتنہ دجال سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۳۳۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ دَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قرآن کریم کی سورت کی طرح اس دعا کی تعلیم دیتے تھے۔ "اے اللہ! ہم عذاب جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں، میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا تو نے نماز میں یہ دعا مانگی؟ اس نے کہا نہیں، طاؤس نے کہا نماز پھر پڑھ کیونکہ طاؤس نے اس حدیث کو تین چار راویوں سے نقل کیا ہے۔

ابوداؤد (۱۵۴۲) الترمذی (۳۴۹۴) النسائی (۲۰۶۳-۵۵۲۷)

۲۶- بَابُ اِسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَ بَيَانِ صِفَتِهٖ

نماز کے بعد ذکر کا طریقہ اور اس کا استحباب

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ اِسْمُهٗ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۔ ابوداؤد (۱۵۱۳) الترمذی (۳۰۰) النسائی (۱۳۳۶) ابن ماجہ (۹۲۸)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ راوی کہتے ہیں میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیسے کرتے تھے؟ کہا فرماتے تھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۔

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔

ابوداؤد (۱۵۱۲) الترمذی (۲۹۸) النسائی (۱۳۳۷) ابن ماجہ (۹۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد صرف اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھنے کی مقدار تک بیٹھتے تھے اور ابن نمیر کی روایت میں یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہے۔

۱۳۳۵- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. سابقہ (۱۳۳۴)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۳۶- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. سابقہ (۱۳۳۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے اور اس میں بھی یا ذا الجلال والاکرام ہے۔

۱۳۳۷- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے تھے (ترجمہ:) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

البخاری (۸۴۴-۶۳۳۰-۶۴۷۳-۶۶۱۵-۷۲۹۲) ابوداؤد (۱۵۰۵) النسائی (۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲)

اور اسی کے لیے ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو جو چیز دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلے میں سود مند نہیں۔

۱۳۳۸- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَاَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ فَكَتَبْتُ بِهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ. سابقہ (۱۳۳۷)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۱۳۳۹- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهٗ وَرَّادٌ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا اِلَّا قَوْلَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ.

سابقہ (۱۳۳۷)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۳۴۰- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ. سابقہ (۱۳۳۷)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۱۳۴۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو حضرت مغیرہ نے انہیں لکھ کر بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو پڑھتے (ذکر کا ترجمہ:) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی

اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. سابقہ (۱۳۳۷)

بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ستائش ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے' اے اللہ! تو جو چیز دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلہ میں فائدہ مند نہیں ہے۔

۱۳۴۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ.

ابوداؤد (۱۵۰۶-۱۵۰۷) النسائی (۱۳۳۸-۱۳۳۹)

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے فرماتے تھے۔

ف: یہ حدیث ذکر بالجہر پر واضح دلیل ہے۔ مشکوٰۃ میں اس حدیث کو مفصلاً بیان کیا ہے۔ سعیدی۔

۱۳۴۳- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلٰى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ. سابقہ (۱۳۴۲)

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو بآواز بلند فرماتے تھے۔

۱۳۴۴- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ أَوِ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ. سابقہ (۱۳۴۲)

ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عبد اللہ بن زبیر منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے پھر ان کلمات کا ذکر کیا۔

۱۳۴۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلٰوةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ

ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد فرماتے تھے پھر مثل سابق بیان کیا اور اس حدیث کے آخر میں ہے وہ یہ کہتے تھے کہ یہ حدیث انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

اللّٰہ ﷺ. سابقہ (۱۳۴۲)

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثُ قُتَيْبَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَبِيْ صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيْعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِيْ بِمِثْلِهٖ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. البخاری (۸۴۳-۶۳۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ مالدار بلند درجات اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے' آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ کہا وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتلاؤں جس کے سبب تم ان کی سبقت کو حاصل کر لو اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور کوئی تم پر نہ بڑھ سکے الا یہ کہ وہ بھی ایسا ہی کرے انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمد للہ کہو۔ راوی کہتے ہیں کہ فقراء مہاجرین پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے ہماری تسبیح کو سن لیا اور وہ بھی ہماری طرح پڑھنے لگے۔ آپ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرما دے۔ سُمی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث اپنے گھر والوں کو بیان کی تو انہوں نے کہا تم بھول گئے آپ نے فرمایا تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھے۔ پھر میں صالح کے پاس گیا انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر' سبحان اللہ اور الحمد للہ اس طرح کہ کل تعداد ۳۳ ہو جائے۔ ابن عجلان نے کہا میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ سے بیان کی انہوں نے مجھ سے اسی طرح سند کے ساتھ بیان کی۔

۱۳۴۷- وَحَدَّثَنِيْ أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فقراء مہاجرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ بلند درجات اور جنت لے گئے۔ باقی حدیث مثل سابق ہے مگر یہ کہ اس میں سہیل کا قول ہے تینوں کلمات گیارہ

قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سُهَيْلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَجَمِيعُ ذَلِكَ كُلِّهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ.

گیارہ مرتبہ کہے تاکہ کل تعداد تینتیس ہو جائے۔ مگر لیث نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ فقراء مہاجرین پھر حضور کے پاس آئے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۴۶)

ف: سہیل کی روایت میں گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے تاکہ کل تعداد تینتیس مرتبہ ہو لیکن چونکہ بعض روایت میں تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے جیسا کہ کئی کی روایت میں ذکر ہے اس لیے احتیاط یہ ہے کہ سبحان اللہ الحمد للہ کو تینتیس بار پڑھے اور اللہ اکبر کو چونتیس بار پڑھے تاکہ کل تعداد سو جائے۔ سعیدی۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً. الترمذی (۳۴۱۲) النسائی (۱۳۴۸)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ. سابقہ (۱۳۴۸)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔

۱۳۵۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ (۱۳۴۸)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۵۱- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ قَالَ مُسْلِمٌ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ، اور تینتیس بار اللہ اکبر کہا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے کہا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ تو اس کے تمام گناہ معاف کر

تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٢١٤)

دیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

١٣٥٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٢١٤)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے۔

٢٧- بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

تکبیر تحریمہ کے بعد دعا

١٣٥٣- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

البخاری (٧٤٤) ابوداؤد (٧٨١) النسائی (٦٠-٨٩٤) ابن ماجہ (٨٠٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد نماز میں قرأت کرنے سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے بتلائیے کہ تکبیر اور قرأت کے سکوت کے درمیان آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں پڑھتا ہوں (ترجمہ:) اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس قدر بُعد کر دے جس قدر مشرق اور مغرب کے درمیان بُعد ہے' اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اے اللہ! میرے گناہوں کو برف' پانی اور اولوں سے دھو دے۔

١٣٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ (١٣٥٣)

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٣٥٥- قَالَ مُسْلِمٌ وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ نَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٩١٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کرتے اور خاموش نہیں ہوتے تھے۔

۱۳۵۶- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا قَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ وَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَ قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهُ قَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اِثْنَا عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا. ابوداؤد (۷۶۳) النسائی (۹۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آ کر صف میں شامل ہو گیا اس کا سانس پھول رہا تھا اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: تم میں سے ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ لوگ چپ رہے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تم میں سے ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی تب ایک شخص نے کہا میں جب آیا تو میرا سانس پھول رہا تھا تب میں نے یہ کلمات کہے آپ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لیے جھپٹ رہے تھے۔

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَائِلُ كَلِمَةِ كَذَا وَ كَذَا قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

الترمذی (۳۵۹۲) النسائی (۸۸۴-۸۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ناگاہ نمازیوں میں سے ایک شخص نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کلمات کا کہنے والا کون ہے؟ نمازیوں میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں ہوں آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا کہ ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۲۸- بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَّ سَكِيْنَةٍ وَّالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِهَا سَعْيًا

نماز میں آنے کے لیے وقار اور سکون کا حکم

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (جماعت میں شامل ہونے کے لیے) دوڑتے ہوئے نہ آؤ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ جو رکعات مل جائیں انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انہیں (بعد میں) پورا کر لو۔

هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

ابوداؤد(۵۷۲) الترمذی(۳۲۹) النسائی(۸٦۰) ابن ماجہ(۷۷۵)

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۹۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت (کہی) جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ سکون اور وقار کے ساتھ آؤ جو رکعات مل جائیں انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انہیں (بعد میں) پورا کرلو کیونکہ جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کر لیتا ہے اس وقت سے وہ نماز (کے حکم) میں ہوتا ہے۔

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ اطمینان سے چلتے ہوئے آؤ جو رکعات تمہیں مل جائیں انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں ان کو پورا کرلو۔

١٣٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۵۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم میں سے کوئی شخص دوڑتا ہوا نہ آئے لیکن سکون اور وقار سے چلتا ہوا آئے جو (رکعات) تم کو مل جائیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں ان کو بعد میں ادا کرو۔

١٣٦٢ - وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نے دوڑنے کی آواز سنی نماز کے بعد آپ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا ہم نے نماز کے لیے جلدی کی تھی آپ نے فرمایا: اس طرح نہ کیا کرو جب تم نماز پڑھنے آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ جو (رکعات) تمہیں مل جائیں انہیں

وَمَا سَبَقَكُمْ فَاقْضُوْا. البخاری (٦٣٥)

جائیں انہیں پڑھ لو اور جورہ جائیں انہیں بعد میں پورا کرلو۔

١٣٦٣- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. سابقہ (١٣٦٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٢٩- بَابُ مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ

نماز کے لیے کس وقت کھڑا ہو؟

١٣٦٤- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا اُقِيْمَتْ اَوْ نُوْدِیَ. البخاری (٦٣٧-٦٣٨-٩٠٩) ابوداؤد (٥٣٩-٥٤٠) الترمذی (٥٩٢) النسائی (٦٨٦-٧٨٩)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت (تکبیر) ہو تو اس وقت تک کھڑے مت ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

ابن ابی حاتم نے کہا جب نماز کی اقامت یا اذان ہو۔

١٣٦٥- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَزَادَ اِسْحٰقُ فِیْ رِوَايَتِهٖ حَدِيْثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتّٰى تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ. سابقہ (١٣٦٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت حسب سابق منقول ہے۔

١٣٦٦- حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوْفَ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا.

البخاری (٢٧٥) ابوداؤد (٢٣٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے کھڑے ہو کر صفیں برابر کرنی شروع کر دیں' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے مصلی پر کھڑے ہو گئے' تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے آپ کو (غسل کرنا) یاد آیا آپ لوٹ گئے اور ہم سے فرمایا: اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو' ہم آپ کے انتظار میں کھڑے رہے حتیٰ کہ آپ تشریف لائے درآں حالیکہ آپ کے سر اقدس سے پانی کے قطرے گر رہے تھے پھر آپ نے تکبیر کہہ کر ہم کو نماز پڑھائی۔

١٣٦٧- وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَمْرٍو يَعْنِی الْاَوْزَاعِیَّ قَالَ نَا الزُّهْرِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے اپنی اپنی صفیں باندھ لیں اور

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَھُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ مَقَامَہٗ فَاَوْمٰی اِلَیْھِمْ بِیَدِہٖ اَنْ مَکَانَکُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَاْسُہٗ یَنْطُفُ الْمَآءَ فَصَلّٰی بِھِمْ۔

رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر اپنی جگہ کھڑے ہو گئے پھر آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو پھر آپ تشریف لے گئے آپ نے غسل کیا (جب آپ آئے) تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے سب کو نماز پڑھائی۔

البخاری (٦٣٩-٦٤٠) ابوداؤد (٢٣٥-٥٤١) النسائی (٧٩١)

١٣٦٨- وَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَیَاْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّھُمْ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ النَّبِیُّ ﷺ مَقَامَہٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت رسول اللہ ﷺ کے آنے پر کہی جاتی تھی' اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے اپنی صفیں درست کر لیتے تھے۔

سابقہ (١٣٦٧)

١٣٦٩- وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَۃُ بْنُ شَبِیْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ ابْنُ اَعْیَنَ قَالَ نَا زُھَیْرٌ قَالَ نَا سِمَاکُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ بِلَالٌ یُؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتْ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ ﷺ فَاِذَا خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ یَرَاہُ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال زوال آفتاب کے بعد اذان کہتے اور اقامت اس وقت تک نہیں کہتے تھے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کو تشریف لاتے نہ دیکھ لیتے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٢١٥٩)

٣٠- بَابُ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ اَدْرَکَ تِلْکَ الصَّلٰوۃَ

جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا

١٣٧٠- وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے اس نماز کو پالیا۔

البخاری (٥٨٠) ابوداؤد (١١٢١) النسائی (٥٥٢)

١٣٧١- وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اس نے نماز کو پالیا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٣٣٧)

١٣٧٢- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ وَالْاَوْزَاعِیِّ وَمَالِکِ بْنِ

کئی اور اسانید سے بھی ایسی ہی روایات منقول ہیں' ایک روایت میں فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ کُلَّھَا کے الفاظ ہیں۔ اور کسی حدیث میں مع الامام کے الفاظ نہیں ہیں۔

أَنَسٍ وَيُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَوٰةَ كُلَّهَا.

الترمذی (۵۲٤) النسائی (۵۵۳-۵۵٤-۱٤۲٤) ابن ماجہ (۱۱۲۲)

۱۳۷۳- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ.

البخاری (۵۷۹) الترمذی (۱۸٦) النسائی (۵۱٦) ابن ماجہ (٦۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے طلوع آفتاب سے قبل فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر کی نماز کو پالیا اور جس شخص نے غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

۱۳۷٤- **وَحَدَّثَنَا** عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ. ابن ماجہ (۷۰۰)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۷۵- **وَحَدَّثَنَا** حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَالسِّيَاقُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ. النسائی (۵۵۰) ابن ماجہ (۷۰۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کا ایک سجدہ پالیا یا جس شخص نے طلوع آفتاب سے قبل فجر کا ایک سجدہ پالیا' اس نے اس نماز (فجر یا عصر) کو پالیا اور سجدہ سے مراد رکعت ہے۔

۱۳۷٦- **وَحَدَّثَنَا** حَسَنُ ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالیا اس نے (عصر کو) پالیا۔ اور جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیا اس

اَدْرَکَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْفَجْرِ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ. ابوداؤد(۴۱۲) النسائی(۵۱۳)

نے (فجر کو) پالیا۔

۱۳۷۷- وَحَدَّثَنَاہُ عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا بِھٰذَا الْاِسْنَادِ. سابقہ(۱۳۷۶)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۳۱- بَابُ اَوْقَاتِ الصَّلٰوۃِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کے اوقات

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَہٗ عُرْوَۃُ اَمَا اِنَّ جِبْرِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ یَحْسُبُ بِاَصَابِعِہٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. البخاری(۵۲۱-۳۲۲۱-۴۰۰۷) ابوداؤد(۳۹۴) النسائی(۴۹۳) ابن ماجہ(۶۶۸)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی تو عروہ نے ان سے کہا جبرئیل امین نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی درآں حالیکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے امام تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے کہا اے عروہ! کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا انہوں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوئے اور انہوں نے امام بن کر نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' وہ پانچ نمازوں کو اپنی انگلیوں سے شمار کرتے تھے۔

ف: جبرائیل کا امام ہونا اس وجہ سے نہ تھا کہ وہ سرکار سے افضل تھے بلکہ اس لیے تھا تا کہ آپ کی زندگی میں مقتدی ہونے کا بھی نمونہ ہو۔ (سعیدی)

۱۳۷۹- اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَدَخَلَ عَلَیْہِ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّ الْمُغِیْرَۃَ بْنَ شُعْبَۃَ اَخَّرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا وَھُوَ بِالْکُوْفَۃِ فَدَخَلَ عَلَیْہِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا مُغِیْرَۃُ اَلَیْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِیْلَ نَزَلَ فَصَلّٰی وَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِھٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَۃَ اُنْظُرْ مَا تُحَدِّثُ یَا عُرْوَۃُ اَوَ اَنَّ جِبْرِیْلَ ھُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ عُرْوَۃُ کَذٰلِکَ کَانَ بَشِیْرُ بْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ. سابقہ(۱۳۷۸)

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں ایک دن عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں تاخیر کی' ان کے پاس عروہ بن زبیر تشریف لائے اور فرمایا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن عصر کی نماز میں تاخیر کر دی تو ان کے پاس حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا مغیرہ یہ کیا کیا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ جبرائیل امین نازل ہوئے تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے (ان کی اقتداء میں) نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور حضور نے بھی نماز پڑھی' پھر جبرئیل نے حضور ﷺ سے کہا آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے کہا: اے

عروہ! دیکھو تم کیا بیان کر رہے ہو؟ کیا جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ کو اوقات نماز کی تعلیم دی تھی؟ عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم کا فرض ہے کہ امراء اگر غلط کام کریں تو ان کو ٹوک دیں جیسے عروہ نے عمر بن عبد العزیز کو ٹوک دیا اگرچہ انہوں نے صرف وقت مستحب سے تاخیر کی تھی۔

۱۳۸۰- قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ الْفَيْءُ.

البخاری (۵۲۲) ابوداود (۴۰۷)

عروہ نے کہا مجھ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے درآں حالیکہ دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اور سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ.

البخاری (۵۴۶) ابن ماجہ (۶۸۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآں حالیکہ میرے حجرہ میں سورج چمک رہا ہوتا تھا اور ابھی تک دھوپ بلند نہیں ہوتی تھی۔

ف: حضرت عائشہ کے حجرہ کی دیواریں چھوٹی تھیں اس لیے دیر تک ان کے حجرہ میں دھوپ رہتی تھی ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ عصر کا وقت ایک مثل سایہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ (سعیدی)

۱۳۸۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۳۳)

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ صحن میں ہوتی تھی دیواروں پر اس وقت تک نہیں چڑھتی تھی۔

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۶۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے درآں حالیکہ دھوپ میرے حجرہ میں ہوتی تھی۔

۱۳۸۴- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس وقت تک صبح کا وقت رہتا ہے جب تک سورج کا بالائی کنارہ طلوع نہ ہو اور ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد عصر تک اس کا وقت رہتا ہے اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد جب تک سورج پیلا نہ پڑ جائے

يحضر العصر فاذا صليتم العصر فانه وقت الى ان تصفر الشمس فاذا صليتم المغرب فانه وقت الى ان يسقط الشفق فاذا صليتم العشاء فانه وقت الى نصف الليل.

ابوداؤد (۳۹۶) النسائی (۵۲۱)

اس کا وقت رہتا ہے اور مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد شفق کے غائب ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد آدھی رات تک اس کا (مستحب) وقت باقی رہتا ہے۔

۱۳۸۵- **حدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبري قال حدثني ابي قال نا شعبة عن قتادة عن ابي ايوب واسمه يحيى بن مالك الازدي ويقال المراغي والمراغ حي من الازد عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال وقت الظهر ما لم يحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم يسقط ثور الشفق ووقت العشاء الى نصف الليل ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس. سابقہ (۱۳۸۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عصر شروع ہونے تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک عصر کا وقت باقی رہتا ہے اور شفق کی تیزی مدہم پڑنے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے اور عشاء کا (مستحب) وقت آدھی رات تک اور طلوع آفتاب تک صبح کا وقت باقی رہتا ہے۔

۱۳۸۶- **حدثنا** زهير بن حرب قال ابو عامر العقدي ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يحيى بن ابي بكير كلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وفي حديثهما قال شعبة رفعه مرة ولم يرفعه مرتين. سابقہ (۱۳۸۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۳۸۷- **وحدثني** احمد بن ابراهيم الدورقي قال نا عبد الصمد قال نا همام قال نا قتادة عن ابي ايوب عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله ﷺ قال وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت صلوة المغرب ما لم يغب الشفق ووقت صلوة العشاء الى نصف الليل الاوسط ووقت صلوة الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوة فانها تطلع بين قرني الشيطن. سابقہ (۱۳۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد ہوتا ہے جب آدمی کا سایہ طول میں اس کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز کا وقت شروع ہونے تک ظہر کا وقت رہتا ہے اور عصر کا وقت آفتاب کے پیلے پڑ جانے تک رہتا ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا (مستحب) وقت درمیانی رات کے نصف تک ہوتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

ف: اس جگہ یہ اشکال ہے کہ طلوع شمس تو ہر وقت کسی نہ کسی جگہ ہو رہا ہے تو شیطان کا کیا یہی کام ہے کہ وہ سورج کے ساتھ ساتھ پھرتا رہے اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان کی بے شمار ذریات ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ اس نے اس کام پر اپنے کسی نائب کی ڈیوٹی لگا دی ہو۔ (سعیدی)

۱۳۸۸- **وَحَدَّثَنِي** أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَزِينٍ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ. سابقہ (۱۳۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نمازوں کے اوقات پوچھے گئے' آپ نے فرمایا: صبح کی نماز کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے عصر تک رہتا ہے جب تک سورج پیلا نہ پڑ جائے عصر کی نماز کا وقت ہے اور غروب آفتاب سے لے کر شفق غائب ہونے تک مغرب کی نماز کا وقت ہے اور عشاء کی نماز کا (مستحب) وقت آدھی رات تک ہے۔

۱۳۸۹- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۹۵٤۰)

یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ علم آرام طلبی سے حاصل نہیں ہوتا۔

۱۳۹۰- **حَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَزْرَقِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا إِسْحٰقُ ابْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ **الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ** الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ.

الترمذی (۱۵۲) النسائی (۵۱۸) ابن ماجہ (۶۶۷)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا' آپ نے فرمایا: تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھ کر دیکھ لو' جب آفتاب نصف النہار سے ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال کو اذان دینے کا حکم دیا' اذان کے بعد آپ نے اقامت کا حکم دیا' اس کے بعد ابھی سورج بلند اور سفید تھا تو عصر کی اقامت کہی پھر آفتاب **غروب ہونے کے بعد مغرب کی اقامت کہی' پھر شفق غائب** ہونے کے بعد عشاء کی اقامت کہی' پھر طلوع فجر کے بعد فجر کی اقامت کہی' دوسرے دن آپ نے ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا حکم دیا اور ظہر خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی گئی اور پہلے دن سے مؤخر کر کے عصر کی نماز پڑھی جس وقت سورج بلند تھا اور شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی اور تہائی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھی اور سفیدی پھیل جانے کے بعد فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو اوقات نماز پوچھ رہا تھا؟ اس شخص نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو اوقات تم نے دیکھے ان کے درمیان تمہاری

نمازوں کا وقت ہے۔

۱۳۹۱- حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِیُّ قَالَ نَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلٰوةَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَآءِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ حِیْنَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَیْضَآءُ نَقِیَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ عِنْدَ ذِهَابِ ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ بَعْضِهٖ شَکَّ حَرَمِیٌّ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُ مَا بَیْنَ مَا رَاَیْتَ وَقْتٌ.

سابقہ (۱۳۹۰)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور نمازوں کے اوقات دریافت کیے آپ نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو' پھر بلال کو منہ اندھیرے اذان دینے کا حکم دیا پھر طلوع فجر ہوتے ہی صبح کی نماز پڑھی پھر جب آفتاب وسط آسمان سے ڈھل گیا تو ظہر کا حکم دیا اور ابھی سورج بلند تھا تو عصر کا حکم دیا' سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کا حکم دیا اور شفق غائب ہونے کے بعد عشاء کا حکم دیا پھر دوسرے دن سفیدی پھیلنے کے بعد فجر کا حکم دیا' ٹھنڈا وقت کر کے ظہر کا حکم دیا اور عصر کا اس وقت حکم دیا جب سورج سفید اور چمکدار تھا اور اس میں پیلاہٹ نہیں آئی تھی اور شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب پڑھنے کا حکم دیا اور تہائی شب گذر جانے یا قدرے کم وقت کے بعد عشاء کا حکم دیا۔ (یہ راوی کا شک ہے) پھر صبح کے وقت فرمایا سائل کہاں ہے؟ اور فرمایا جو تم نے دیکھا اس کے درمیان نمازوں کا وقت ہے۔

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَتَاهُ سَآئِلٌ یَّسْاَلُهٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ شَیْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَآئِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَآئِلُ یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَآئِلُ یَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ حَتّٰی کَانَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر نمازوں کے اوقات پوچھے' آپ نے اس وقت کوئی جواب نہ دیا۔ راوی کہتے ہیں آپ نے طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ اس وقت (اندھیرے کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہیں پا رہے تھے پھر سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر پڑھائی' کہنے والا کہتا تھا نصف النہار ہو چکا ہے اور آپ اس کو خوب جانتے تھے پھر ابھی سورج بلند تھا تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی اور سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی اور شفق غائب ہو جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھائی پھر دوسرے دن فجر کی نماز اس قدر دیر سے پڑھائی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہنے والے کہتے تھے کہ سورج نکل چکا ہے یا نکلنے والا ہے پھر ظہر کی نماز پہلے روز کی عصر کے قریب پڑھائی پھر عصر کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ نماز

ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ. ابوداؤد (۳۹۵) النسائی (۵۲۲)

سے فارغ ہونے کے بعد کہنے والے کہتے تھے کہ سورج پیلا پڑ گیا پھر مغرب کی نماز اس قدر تاخیر سے پڑھائی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہوگئی پھر عشاء کی نماز تہائی رات کے اول وقت میں پڑھائی۔ صبح آپ نے سائل کو بلا کر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۱۳۹۳- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي. سابقہ (۱۳۹۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھائی۔

ف: اس باب کی احادیث میں اوقات خمسہ اجمالاً بیان کیے گئے ہیں۔ آئندہ ابواب میں ہر نماز کا علیحدہ وقت ذکر کیا گیا ہے۔

۳۲- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَمْضِي إِلَى جَمَاعَةٍ وَيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ

گرمیوں میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنے کا استحباب

۱۳۹۴- **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

ابوداؤد (۴۰۲) الترمذی (۱۵۷) النسائی (۴۹۹) ابن ماجہ (۶۷۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے۔

۱۳۹۵- **وَحَدَّثَنِي** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۳۵۳)

ایک اور سند سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

۱۳۹۶- **وَحَدَّثَنِي** هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ عَمْرٌو أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَسُلَيْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَارِّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے۔

الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ ذٰلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۲۰۹)

۱۳۹۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۰۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ گرمی دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے لہٰذا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۳۹۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۴۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گرمی میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے۔

۱۳۹۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالظُّهْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ. البخاری (۵۳۵-۵۳۹-۶۲۹-۳۲۵۸)

ابوداؤد (۴۰۱) الترمذی (۱۵۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈا وقت ہونے دو! ٹھنڈا وقت ہونے دو یا فرمایا (ذرا) انتظار کرو (ذرا) انتظار کرو اور فرمایا گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہے' جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اتنی دیر کی گئی کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لیے۔

۱۴۰۰- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہنم کی آگ نے اپنے رب سے شکایت کی اور عرض کیا کہ اے میرے رب! میرا بعض حصہ' بعض حصے کو کھا گیا' تب اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں اور سردی اور گرمی کی شدت جو تم محسوس کرتے ہو وہ اس کے سانسوں کی وجہ سے ہے۔

۱۴۰۱- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَ ذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۵۹۲)

جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے اور ذکر کیا کہ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی تو اسے ایک سال میں دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

۱۴۰۲- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَ مَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۰۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے کہا اے میرے رب! میرا بعض حصہ بعض کو کھا گیا ہے لہٰذا مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرما۔ تب اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں' تم لوگ جو سردی محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو گرمی محسوس کرتے ہو وہ بھی جہنم کے سانس سے ہے۔

۳۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الظُّهْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ

گرمی نہ ہونے پر ظہر کو اول وقت میں پڑھنے کا استحباب

۱۴۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔ ابوداؤد (۸۰۶) النسائی (۹۷۹) ابن ماجہ (۶۷۳)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھاتے تھے۔

۱۴۰۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا۔ النسائی (۴۹۶)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے گرمی میں نماز کی شکایت کی' آپ نے اس شکایت کو دور نہیں فرمایا۔

۱۴۰۴م- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ' وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ عَوْنٌ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ يُونُسَ وَ اللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ' عَنْ خَبَّابٍ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔

قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا. (مسلم)

۱۴۰۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ عَوْنٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لَهُ نَا زُهَيْرٌ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحٰقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ. سابقہ (۱۴۰۴)

حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گرمی کی شدت کی شکایت کی ۔ آپ نے اس شکایت کو دور نہیں فرمایا ۔ زہیر کہتے ہیں میں نے ابی اسحٰق سے کہا کیا ظہر میں؟ کہا ہاں! میں نے کہا ظہر کو جلدی پڑھنے کے لیے کہا تھا؟ کہا ہاں!

۱۴۰۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ. البخاری (۳۸۵-۵۴۲-۱۲۰۸)

ابوداؤد (۶۶۰) الترمذی (۵۸۴) النسائی (۱۱۱۵) ابن ماجہ (۱۰۳۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **ہم سخت دھوپ میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے** تھے ۔ اگر ہم میں سے کسی شخص کے لیے اپنی پیشانی کو سجدہ گاہ پر رکھنا دشوار ہوتا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

۳۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ

عصر کو اوّل وقت میں پڑھنے کا استحباب

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ. ابوداؤد (۴۰۴) النسائی (۵۰۶) ابن ماجہ (۶۸۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے دراں حالیکہ سورج بلند اور تابندہ ہوتا کوئی جانے والا بالائی بستیوں میں جاتا اور وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج تابندہ ہوتا تھا۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں بالائی بستیوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۰۸- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۲۰)

ایک اور سند سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۱۴۰۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. البخاری (۵۴۸) النسائی (۵۰۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز عصر پڑھتے پھر کوئی جانے والا قبا کو جاتا اور وہاں پہنچنے کے بعد آفتاب بلند ہوتا تھا۔

۱۴۱۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ. سابقہ(۱۴۰۹)

ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا بنو عمرو بن عوف کے محلہ میں جاتا اور ان لوگوں کو نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۴۱۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا.

ابوداؤد (۴۱۳) الترمذی (۱۶۰) النسائی (۵۱۰)

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ وہ بصرہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر گئے' ان کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا' جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا تم نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا؟ ہم تو ابھی ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے ہیں انہوں نے کہا عصر پڑھ لو! ہم نے کھڑے ہو کر عصر کی نماز پڑھی جب ہم نماز عصر سے فارغ ہوئے تو حضرت انس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے جو سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو وہ کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔

۱۴۱۲- وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْنَا يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ. البخاری (۵۴۹) النسائی (۵۰۸)

ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو دیکھا وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا اے چچا! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا عصر کی اور یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۱۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ عَمْرٌو أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ مُوْسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ بھی اس موقع پر تشریف لے چلیں آپ نے فرمایا اچھا! اور تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ گئے ہم نے دیکھا کہ اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا پھر وہ ذبح کیا گیا' اس کا گوشت کاٹ کر پکایا گیا ہم نے اس کو کھایا اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا۔

فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٤٦)

١٤١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ. البخاری (٢٤٨٥)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹ کو ذبح کر کے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا پھر اس کو پکایا جاتا اور ہم اس کا پکا ہوا گوشت غروب آفتاب سے پہلے کھا لیتے تھے۔

١٤١٥- حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَ شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا نَا الْاَوْزَاعِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهُ.

سابقہ (١٤١٤)

اوزاعی کی سند میں یہ فرق ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اونٹ ذبح کیا جاتا تھا اور یہ نہیں بیان کیا کہ ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

٣٥- بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَفْوِيْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کے ترک پر تغلیظ

١٤١٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ.

البخاری (٥٥٢) ابوداؤد (٤١٤)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے نماز عصر فوت ہو جائے گویا اس کا گھربار اور مال ہلاک ہو گیا۔

١٤١٧- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَفَعَهُ. النسائی (٥١١) ابن ماجہ (٦٨٥)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٤١٨- وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٨٩٨)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کا گھربار اور مال ہلاک ہو گیا۔

٠٠٠- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

درمیانی نماز کا بیان

١٤١٩- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَ بُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ ان مشرکین کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح (جنگ میں) مشغول کر کے انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روک دیا۔

حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ. البخاری (۲۹۳۱-۴۱۱۱-۴۵۳۳-۶۳۹۶)

ابوداؤد (۴۰۹) الترمذی (۲۹۸۴) النسائی (۴۷۲)

یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

۱۴۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

سابقہ (۱۴۱۹)

۳۶- بَابُ الدَّلِيلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ

نمازِ وسطیٰ نمازِ عصر ہے

۱۴۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ نَارًا وَبُيُوتَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: (مشرکوں نے) ہمیں نمازِ عصر پڑھنے سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ راوی کو شک ہے شاید یوں فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

سابقہ (۱۴۱۹)

۱۴۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ. سابقہ (۱۴۱۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ قتادہ کی روایت میں بغیر شک کے بیوت اور قبور کے الفاظ ہیں۔

۱۴۲۳- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ نَارًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۳۱۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن فرمایا: درآں حالیکہ آپ خندق کے راستوں میں سے ایک راستہ پر بیٹھے ہوئے تھے (مشرکوں نے) ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا' اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے یا قبروں اور پیٹوں فرمایا۔

۱۴۲۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا: (مشرکوں نے) ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر سے روک دیا' اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے مغرب اور عشاء

الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ. لم تحفۃ الاشراف (۱۰۱۲۳)

کے درمیان عصر کی نماز پڑھی۔

۱۴۲۵- وَحَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ حَشَى اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا. الترمذی (۱۸۱-۲۹۸۵) ابن ماجہ (۶۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج سرخ یا زرد پڑ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مشرکوں نے) ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔

نوٹ: رسول اللہ ﷺ نے جو بعض مواقع پر کچھ مشرکوں کے لیے دعا ضرر فرمائی ہے اس کو بددعا سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کی طرف کسی بھی اعتبار سے لفظ بد کو استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۴۲۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. ابوداؤد (۴۱۰) الترمذی (۲۹۸۲) النسائی (۴۷۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے قرآن کریم لکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جس وقت "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى" پر پہنچو تو مجھے بتلا دینا۔ چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا یہ آیت اس طرح لکھو "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔

۱۴۲۷- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَاْنَاهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَكَانَ رَجُلٌ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهُ هِيَ اِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَ كَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ وَرَوَاهُ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَاْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ زَمَانًا بِمِثْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ" نازل ہوئی جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس آیت کو (اسی طرح) پڑھتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور اس طرح نازل فرمائی "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى"۔ ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ کہنے لگا اب تو نماز عصر ہی صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ حضرت براء بن عازب نے کہا میں تمہیں یہ بتلا چکا ہوں کہ یہ آیت کیسے نازل ہوئی اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا؟ واللہ اعلم۔ امام مسلم ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ

حَدِیْثِ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷٦۸)

عنہ نے فرمایا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک عرصہ تک اس آیت کی ایسے ہی تلاوت کرتے رہے۔

١٤٢٨- وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ كَثِیْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ یَسُبُّ كُفَّارَ قُرَیْشٍ وَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ الْعَصْرَ حَتّٰی كَادَتْ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّیْتُهَا فَنَزَلْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تَوَضَّاْنَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. البخاری (۵۹٦-۵۹۸-٦٤١-٩٤٥-٤١١٢) الترمذی (۱۸۰) النسائی (۱۳٦۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق غزوۂ خندق کے دن کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا! سورج غروب کو آ پہنچا اور میں نے ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واللہ میں نے بھی ابھی عصر نہیں پڑھی پھر ہم پتھریلی زمین پر آئے اور رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور ہم نے بھی وضو کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

١٤٢٩- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَكِیْعٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی بْنِ كَثِیْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ. سابقہ (۱٤۲۸)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣٧- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَ الْمُحَافَظَةِ عَلَیْهِمَا

صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی حفاظت

١٤٣٠- وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْكُمْ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَیْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ. البخاری (۵۵۵-۷٤۲۹-۷٤۸٦) النسائی (٤۸٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں ان کا اجتماع ہوتا ہے، پھر یہ ڈیوٹی کے اعتبار سے اوپر چلے جاتے ہیں پھر ان کا رب ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ہم جب ان کے پاس سے گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

١٤٣١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

ﷺ قَالَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ. مسلم تحفة الاشراف (١٤٧٥٠)

١٤٣٢ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَاَ جَرِيْرٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا.

البخاري (٥٥٤-٥٧٣-٤٨٥١-٧٤٣٤-٧٤٣٥-٧٤٣٦)

ابوداؤد (٤٧٢٩) الترمذي (٢٥٥١) ابن ماجه (١٧٧)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''لاریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کو دیکھنے میں تم کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں کرو گے' پس اگر ہو سکے تو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے کی نمازوں یعنی عصر اور فجر کو قضا نہ ہونے دو''۔ پھر جریر نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ بیان کرو''۔

١٤٣٣ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَوَكِيْعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهٗ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ وَقَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَلَمْ يَقُلْ جَرِيْرٌ. سابقه (١٤٣٢)

اسی سند کے ساتھ ایک روایت میں یوں ہے تم عنقریب اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور اس کو اس طرح دیکھو گے جس طرح چاند کو دیکھتے ہو پھر آیت کی تلاوت فرمائی۔

١٤٣٤ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ وَمِسْعَرٍ وَالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ.

ابوداؤد (٤٢٧) النسائي (٤٧٠-٤٨٦)

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرمارہے تھے کہ جس شخص نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے یعنی فجر اور عصر پڑھی وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا' بصرہ کے ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ حضرت عمارہ نے کہا ہاں! اس شخص نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ میرے کانوں نے اس کو سنا اور دل نے یاد رکھا۔

١٤٣٥ - وَحَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھی وہ دوزخ میں نہیں جائے

اللّٰهِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُهٗ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ سَمِعْتَهٗ مِنْهُ. سابقہ(١٤٣٤)

گا۔ حضرت عمارہ کے پاس ایک بصرہ کا رہنے والا بیٹھا تھا اس نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ حضرت عمارہ نے کہا ہاں! میں اس پر گواہ ہوں۔ یہ سن کر وہ شخص بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جگہ یہ فرماتے ہوئے سنا جہاں سے میں سن سکتا تھا۔

١٤٣٦- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. البخاری(٥٧٤-٥٧٤)

ابو بکرہ کے والد (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (عصر اور فجر) پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔

١٤٣٧- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيْعًا نَا هَمَّامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. سابقہ(١٤٣٦)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

٣٨- بَابُ بَيَانِ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

مغرب کا اوّل وقت غروب آفتاب کے بعد ہے

١٤٣٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

البخاری(٥٦١) ابوداؤد(٤١٧) الترمذی(١٦٤) ابن ماجہ(٦٨٨)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت نماز مغرب پڑھا کرتے تھے جب آفتاب غروب ہو کر نظروں سے اوجھل ہو جاتا۔

١٤٣٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ. البخاری(٥٥٩) ابن ماجہ(٦٨٧)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے اور نماز کے بعد جا کر کوئی شخص بھی اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا۔

١٤٤٠- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهٖ. سابقہ(١٤٣٩)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ذکر کی گئی ہے۔

٣٩- بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ وَ تَاْخِيْرِهَا

عشاء کی نماز کا وقت اور اس میں تاخیر

١٤٤١- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

يَحْيَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ وَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۲۵)

عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی (جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف نہ لائے حتیٰ کہ حضرت عمر بن الخطاب نے عرض کیا" بچے اور عورتیں سو گئے" رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آتے وقت نمازیوں سے فرمایا۔" روئے زمین پر تمہارے سوا اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کر رہا"۔ یہ لوگوں میں اسلام کی اشاعت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب حضرت عمر نے چیخ کر نماز کے لیے بلایا تو آپ نے فرمایا" تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول (ﷺ) سے نماز کا تقاضا کرو!"۔

١٤٤٢- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ. البخاری (٥٦٦)

ایک اور روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔

١٤٤٣- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي. النسائی (٥٣٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی حتیٰ کہ رات کا اکثر حصہ گذر گیا حتیٰ کہ نمازی مسجد میں سو گئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:" اگر مجھے امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کا یہی وقت ہوتا!"۔

١٤٤٤- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ نہ جانے رسول اللہ ﷺ گھر کے اندر کسی کام میں مشغول تھے یا کیا وجہ تھی؟ بہرحال آپ تہائی رات یا اس

إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذَٰلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى. ابوداود (۴۲۰) النسائی (۵۳۶)

کے بھی بعد تشریف لائے۔ آتے وقت آپ نے فرمایا ''تم اس نماز کا انتظار کر رہے تھے جس کا انتظار تمہارے سوا کسی اور دین کو ماننے والا نہیں کرتا' اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں اسی وقت نماز پڑھایا کرتا!'' پھر آپ نے مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دیا اور نماز پڑھادی۔

١٤٤٥- **وَحَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ.

البخاری (۵۷۰) ابوداود (۱۹۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات عشاء کی نماز کے وقت کسی کام میں مشغول ہو گئے اور عشاء کی نماز کو مؤخر کر دیا حتیٰ کہ ہم مسجد میں سو گئے پھر ہم بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''تمہارے علاوہ روئے زمین پر آج کی رات کوئی بھی نماز کے انتظار میں نہیں ہے''۔

١٤٤٦- **وَحَدَّثَنِي** أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى بِالْخِنْصَرِ. النسائی (۵۳۰۰)

ثابت بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انس سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا حال معلوم کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز کو نصف شب یا اس کے لگ بھگ تک مؤخر کر دیا پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا ''لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جس وقت تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے نماز ہی (کے حکم) میں رہو گے''۔ حضرت انس کہتے ہیں میری آنکھوں کے سامنے اب بھی یہ منظر ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کر کے کہا انگوٹھی اس ہاتھ میں تھی۔

١٤٤٧- **وَحَدَّثَنِي** حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ.

النسائی (۵۲۱۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کا آدھی رات تک انتظار کیا پھر آپ تشریف لائے اور نماز ادا کی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ میں آپ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

١٤٤٨- **وَحَدَّثَنِي** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا قُرَّةُ بِهَٰذَا

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں ہماری طرف متوجہ ہونے کا ذکر نہیں۔

الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. سابقہ (۱۴۴۷)

۱۴۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (۵۶۷)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے جو ساتھی کشتی سے آئے تھے یہ سب بقیع کی پتھریلی زمین میں اترے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف فرما تھے اور ہماری ایک جماعت باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی' حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں ایک دن میں چند ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ کسی کام میں مشغول تھے حتیٰ کہ آدھی رات گذر گئی پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے ہم کو نماز پڑھائی' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے حاضرین سے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو! میں تم کو بتاتا ہوں کہ تمہیں بشارت ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر انعام ہے کہ تمہارے سوا اس وقت کوئی اور نماز نہیں پڑھ رہا یا فرمایا تمہارے سوا اس وقت کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے یاد نہیں ابو موسیٰ نے کون سا جملہ کہا تھا؟ حضرت ابو موسیٰ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے یہ بشارت سن کر ہم لوگ خوشی خوشی واپس چلے گئے۔

۱۴۵۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذَلِكَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا تمہارے نزدیک عشاء کی نماز (جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں) پڑھنے کے لیے کون سا وقت بہتر ہے خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا؟ عطاء نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی' حتیٰ کہ لوگ سو گئے پھر بیدار ہوئے اور سو گئے پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن الخطاب نے کھڑے ہو کر با آواز بلند کہا: ''الصلوٰۃ'' عطاء کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ آپ کے سر اقدس سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ نے اپنے سر مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔'' آپ نے فرمایا: اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا!'' میں نے عطاء سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر پر کس طرح ہاتھ رکھا ہوا تھا اور حضرت ابن عباس نے تمہیں

طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذٰلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا إِمَامًا وَخِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذٰلِكَ خِلْوًا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً.

البخاری (۵۷۱-۷۲۳۹) النسائی (۵۳۰-۵۳۱)

کس طرح بتلایا تھا؟ عطاء نے اپنی انگلیاں تھوڑی سی کھولیں اور پھر اپنی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پھر ان کو سر سے جھکایا اور سر پر پھیرا حتیٰ کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی جانب پہنچا جو منہ کی طرف ہے پھر ان کا انگوٹھا کنپٹی تک اور ڈاڑھی تک کسی چیز کو چھوتا تھا نہ کسی چیز کو پکڑتا تھا۔ میں نے عطاء سے دریافت کیا انہوں نے یہ بھی بتلایا تھا کہ اس رات رسول اللہ ﷺ نے کتنی تاخیر فرمائی تھی۔ اس نے کہا میں نہیں جانتا پھر عطاء نے کہا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس وقت نماز پڑھوں جس وقت اس رات رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تھی خواہ میں امام ہوں یا تنہا' اگر تم کو خود اتنی دیر بار گزرے یا تم امام ہو اور لوگوں کو اتنی دیر گراں گزرے تو متوسط وقت میں نماز پڑھ لیا کرو نہ جلدی نہ دیر سے۔

١٤٥١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

النسائی (۵۳۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز دیر سے پڑھا کرتے تھے۔

١٤٥٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۹۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہی اوقات میں نماز پڑھا کرتے تھے جن میں تم پڑھتے ہو البتہ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے اور آپ نماز میں تخفیف کرتے تھے۔

١٤٥٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ.

ابوداؤد (۴۹۸۴) النسائی (۵۴۰-۵۴۱) ابن ماجہ (۷۰۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: تمہاری نماز کے نام پر گنوار غالب نہ آ جائیں (اعرابی عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے تھے' عتمہ اندھیرا چھا جانے کو کہتے ہیں۔ سعیدی) سنو! یہ نماز عشاء ہے اور وہ اس وقت دیر کر کے دودھ دوہتے ہیں" (اس لیے عتمہ کہتے ہیں)۔

١٤٥٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَآءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ. سابقہ (۱۴۵۳)

میں تم پر غالب نہ آ جائیں کیونکہ یہ اللہ کی کتاب میں "عشاء" ہے اور وہ تاخیر سے اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں (اس لیے عتمہ کہتے ہیں۔ سعیدی)۔

۴۰- بَابُ اِسْتِحْبَابِ التَّبْكِيْرِ بِالصُّبْحِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيْسُ وَبَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا

صبح کی نماز جلد پڑھنا اور اس میں قرأت کی مقدار

۱۴۵۵- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَآءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ.

النسائی (۵۴۵) ابن ماجہ (۶۶۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مسلمانوں کی عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتی تھیں، پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس آتی تھیں درآں حالیکہ انہیں کوئی نہیں پہچانتا تھا۔

۱۴۵۶- **وَحَدَّثَنِيْ** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَآءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۳۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں، پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتی تھیں اور چونکہ رسول اللہ ﷺ منہ اندھیرے نماز پڑھتے تھے اس لیے انہیں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔

۱۴۵۷- **وَحَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَا نَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ رِوَايَتِهٖ مُتَلَفِّفَاتٍ.

البخاری (۸۶۷) ابوداؤد (۴۲۳) الترمذی (۱۵۳) النسائی (۵۴۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس جاتی تھیں وہ اندھیرے کی بناء پر پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۱۴۵۸- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حجاج مدینہ منورہ آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نمازوں کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا

عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

البخاری (٥٦٠-٥٦٥) ابوداؤد (٣٩٧) النسائی (٥٢٦)

رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے' عصر اس وقت پڑھتے جب آفتاب سفید ہوتا (یعنی پیلا نہ پڑا ہوتا) مغرب غروب آفتاب کے بعد پڑھتے' عشاء میں کبھی تاخیر کرتے اور کبھی جلدی پڑھتے' اگر لوگ (جلدی) جمع ہو جاتے تو جلدی پڑھتے اور اگر لوگ دیر سے آتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔

١٤٥٩ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ.

سابقہ (١٤٥٨)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجاج نمازوں میں تاخیر کرتا تھا۔ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا باقی روایت حسب سابق ہے۔

١٤٦٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

البخاری (٥٤١-٥٤٧-٥٩٩-٧٧١) ابوداؤد (٣٩٨-٤٨٤٩) النسائی (٤٩٤-٥٢٤-٥٢٩) ابن ماجہ (٦٧٤)

شعبہ کہتے ہیں کہ سیار بن سلامہ نے مجھے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت ابو برزہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا' شعبہ نے کہا کیا تم نے خود اپنے والد سے سنا تھا؟ انہوں نے کہا گویا کہ میں اس وقت بھی سن رہا ہوں' انہوں نے کہا میں نے خود سنا میرے والد نے حضرت ابو برزہ سے حضور کی نماز کے بارے میں سوال کیا حضرت ابو برزہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کو آدھی رات تک مؤخر کرنے کی پروا نہیں کرتے تھے اور نماز سے پہلے سونے اور نماز کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے (شعبہ کہتے ہیں میں سیار کے والد سے پھر ملا اور ان سے اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ آفتاب ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور عصر اس وقت پڑھتے تھے جب آدمی مدینہ کے آخری حصہ تک چلا جاتا تھا اور سورج باقی رہتا تھا (سیار کے والد کہتے ہیں مجھے یاد نہیں ابو برزہ نے مغرب کے وقت کے بارے میں کیا بتایا تھا؟)۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پھر ملاقات کی اور دریافت کیا تو کہا صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی

اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شناسا شخص کو پہچان لیتا تھا اور اس میں آپ ساٹھ سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے تھے۔

١٤٦١- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ۔ سابقہ (١٤٦٠)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کی پروا نہیں کرتے تھے اور عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو ناپسند کرتے تھے ایک اور موقع پر حضرت ابو برزہ نے تہائی رات تک تاخیر کا ذکر کیا۔

١٤٦٢- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّيْنَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِيْنَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ۔ سابقہ (١٤٦٠)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کرتے تھے اور عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور صبح کی نماز میں سو سے لے کر ساٹھ آیتوں تک پڑھتے تھے اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہوتے تھے کہ (اجالے کی وجہ سے) ہم میں سے ایک شخص دوسرے کو پہچان لیتا تھا۔

٤١- بَابُ كَرَاهَةِ تَأْخِيْرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُوْمُ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ

مستحب وقت سے مؤخر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ایسی صورت میں مقتدیوں کا حکم

١٤٦٣- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ لَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا۔

ابوداؤد (٤٣١) الترمذی (١٧٦) ابن ماجہ (١٢٥٦-٢٨٦٢)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو نماز کو (مستحب) وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں یا فرمایا نماز کے (مستحب) وقت کو ختم کر کے پڑھیں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا جو آپ ارشاد فرمائیں! آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لیا کرو پھر اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو وہ بھی پڑھ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی (خلف نے "عَنْ وَقْتِهَا" کا لفظ نہیں بیان کیا)۔

١٤٦٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "میرے بعد ایسے حاکم آئیں گے جو نماز کو (مستحب) وقت گزار کر پڑھیں گے تم نماز کو وقت پر

ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ. سابقہ (۱۴۶۳)

پڑھنا اگر تم نے نماز وقت پر پڑھ لی ہے تو ان کے ساتھ نفل ہو جائے گی اور اگر تم نے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو تم اپنی نماز تو پڑھ ہی چکے ہو"۔

۱۴۶۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ قَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً.

سابقہ (۱۴۶۳)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل (ﷺ) نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں (حکام کے) احکام سنوں اور ان کی اطاعت کروں خواہ وہ ہاتھ پیر کٹا غلام ہو' اور یہ کہ میں نماز کو اس کے وقت پر پڑھوں آپ نے فرمایا اگر یہ لوگ نماز پڑھ چکے تو تم اپنی نماز ادا کر چکے ہو' ورنہ ان کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی۔

۱۴۶۶ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ.

النسائی (۷۷۷-۸۵۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو وقت گذار کر نماز پڑھیں گے تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا جو آپ حکم فرمائیں آپ نے فرمایا تم وقت پر اپنی نماز پڑھ کر اپنے کام پر چلے جانا' اس کے بعد اگر جماعت کھڑی ہو اور تم مسجد میں ہو تو نماز پڑھ لینا۔

۱۴۶۷ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلٰوةَ فَجَاءَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهِ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي. سابقہ (۱۴۶۶)

ابو العالیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ابن زیاد نے نماز میں دیر کر دی' اتفاقاً میرے پاس حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے ان کے لیے کرسی پیش کی وہ اس پر بیٹھ گئے' میں نے اس سے عبید اللہ بن زیاد کی نماز میں تاخیر کا ذکر کیا انہوں نے اپنے ہونٹ بھینچے اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا انہوں نے میری ران پر ایسے ہی ہاتھ مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اور آپ نے بھی میری ران پر ایسے ہی ہاتھ مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تھا: "نماز اپنے وقت پر پڑھو پھر اگر ان کے

ساتھ نماز مل جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں' اب نہیں پڑھتا"۔

۱۴۶۸- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۹۵۷)

حضرت عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ان لوگوں میں رہو گے جو نماز دیر سے پڑھتے ہیں؟ تم نماز کو اپنے وقت میں پڑھ لینا پھر اگر جماعت کھڑی ہو تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا کیونکہ اس میں زیادہ خیر ہے۔

۱۴۶۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أُمَرَاءَ فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فَخِذَ أَبِي ذَرٍّ. سابقہ (۱۴۶۶)

ابو العالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حکام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں وہ نماز کو آخری وقت میں ادا کرتے ہیں۔ ابو العالیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے میری ران پر اتنی زور سے ہاتھ مارا کہ مجھے درد ہونے لگا اور کہا کہ میں نے حضرت ابو ذر (رضی اللہ عنہ) سے یہی دریافت کیا تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا اور کہا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی بات دریافت کی تھی تو آپ نے فرمایا: تم (مسنون) وقت میں نماز پڑھا کرو اور جماعت کے ساتھ نماز کو بطور نفل پڑھ لیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حضرت ابوذر کی ران پر (ہاتھ) مارا تھا۔

۴۲- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْهَا وَأَنَّهَا فَرْضُ كِفَايَةٍ

نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان

۱۴۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا.

الترمذی (۲۱۶) النسائی (۸۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا تمہارے تنہا پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے۔

۱۴۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے پچیس

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَّ عِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ وَ تَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَ مَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا. البخاری (٤٧١٧)

گنا افضل ہے اور فرمایا رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں اور تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو (ترجمہ:) فجر میں قرآن کی تلاوت پر (فرشتے) حاضر کیے جاتے ہیں۔

١٤٧٢- وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدٌ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءًا. البخاری (٦٤٨)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

١٤٧٣- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا اَفْلَحُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٤٦٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: با جماعت نماز تنہا شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

١٤٧٤- حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اِذْ مَرَّ بِهِمْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ خَتَنُ زَيْدِ بْنِ زَبَّانَ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ فَدَعَاهُ نَافِعٌ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ صَلٰوةً يُصَلِّيْهَا وَحْدَهٗ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٤٦٦)

عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نافع بن جبیر بن مطعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگاہ وہاں سے ابو عبداللہ کا گذر ہوا، نافع نے انہیں بلایا اور کہا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پچیس نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

١٤٧٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً. البخاری (٦٤٥) النسائی (٨٣٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے۔

١٤٧٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً. ابن ماجہ (۷۸۹)

نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

۱۴۷۷- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهِ سَبْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۸۴۷-۷۹۶۲)

ایک اور سند کے ساتھ ابن نمیر نے بیس اور کچھ درجہ کہا اور ابوبکر نے ستائیس درجہ۔

۱۴۷۸- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۶۹۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیس اور کچھ زیادہ۔

۰۰۰- بَابُ مَا رُوِيَ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں کا بیان

۱۴۷۹- وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَ نَاسًا فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاٰمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوْا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوْتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا لَشَهِدَهَا يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۷۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو نماز میں نہیں پایا تو فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں آئے اور لکڑیاں جمع کرا کے ان کے گھروں میں آگ لگانے کا حکم دوں (ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ) اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کو ایک پر از گوشت ہڈی ملے گی تو یہ اس نماز یعنی عشاء میں ضرور آئیں گے۔

۱۴۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَّعَهُمْ حُزَمٌ مِّنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ. ابن ماجہ (۷۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ دشوار عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر ان لوگوں کو ان نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو یہ ان نمازوں کو پڑھنے ضرور آئیں گے خواہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے میں نے ارادہ کیا تھا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر چند لوگوں کے ساتھ لکڑیوں کا گٹھا لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

۱۴۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِيْ اَنْ يَّسْتَعِدُّوْا لِيْ بِحُزَمٍ مِّنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوْتٌ عَلٰى مَنْ فِيْهَا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر ایک شخص سے جماعت کرانے کے لیے کہوں پھر ان لوگوں سمیت (جو جماعت میں نہیں آتے) ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔

۱۴۸۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

ابوداؤد (۵۴۹) الترمذی (۲۱۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۴۸۳- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ سَمِعَهٗ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۵۱۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو جماعت کرانے کا حکم دوں پھر ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ میں نہیں آتے۔

ف: اس جگہ جمعہ سے مراد جماعت ہے۔

۴۳- بَابُ يَجِبُ اِتْيَانُ الْمَسْجِدِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ

اذان سننے والے پر مسجد میں آنا واجب ہے

۱۴۸۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ مَّرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَّقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

النسائی (۸۴۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی نہیں ہے' اس شخص نے یہ درخواست اس لیے کی تھی کہ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت مل جائے' آپ نے اسے اجازت دے دی' اس کے جانے کے بعد آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی! آپ نے فرمایا تو پھر اذان پر لبیک کہو (یعنی مسجد میں آ کر نماز پڑھو)۔

ف: یہ سائل حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم تھے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں تصریح ہے۔ (نووی)

۴۴- بَابُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سننِ ھدیٰ میں سے ہے

۱۴۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۵۰۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سمجھتے تھے کہ جماعت چھوڑنے والا شخص یا تو منافق ہوتا تھا جس کا نفاق معروف ہو یا بیمار بلکہ بیمار بھی دو شخصوں کے کاندھوں کا سہارا لے کر مسجد میں نماز پڑھنے آتا تھا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سننِ ہدیٰ کی تعلیم دی ہے اور ان میں سے یہ بھی سنت مؤکدہ ہے کہ جس مسجد میں اذان ہوتی ہو اس میں آ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔

۱۴۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

ابوداؤد (۵۵۰) النسائی (۸۴۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کو حالت اسلام میں کل اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو اس پر لازم ہے کہ جس جگہ اذان دی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں اور یہ (جماعت سے نماز پڑھنا) سنت مؤکدہ ہے اور اگر تم نے گھروں میں نماز پڑھی جیسا کہ یہ تارک جماعت پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی (ﷺ) کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان مساجد میں جانے کا قصد کرتا ہو تو لاریب اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے' ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے' ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت کو چھوڑنے والا صرف منافق ہوتا ہے جس کا نفاق معروف ہو اور ایک شخص دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

۴۵- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

مؤذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے نکلنے کی ممانعت

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالشعثاء کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اس وقت مؤذن نے اذان دی اور ایک شخص مسجد سے اٹھ کر جانے لگا' حضرت ابوہریرہ

فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ فَاَتْبَعَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. ابوداؤد (۵۳۶) الترمذی (۲۰۴) النسائی (۶۸۲-۶۸۳) ابن ماجہ (۷۳۳)

رضی اللہ عنہ کی نگاہ اس کا تعاقب کرتی رہی حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گیا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے حضرت ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۸۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاٰى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ. سابقہ (۱۴۸۷)

ابو الشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اذان کے بعد مسجد سے جاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس شخص نے ابو القاسم (ﷺ) کی حکم عدولی کی ہے۔

ف: اگر کوئی عذر شرعی ہو تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے ورنہ بغیر نماز پڑھے جانا مکروہ تحریمی ہے۔

۴۶- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ

عشاء اور صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

۱۴۸۹- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهٗ فَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ. ابوداؤد (۵۵۵) الترمذی (۲۲۱)

عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا' انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے تمام رات قیام کیا (یعنی نوافل پڑھتے ہوئے رات گذاری)۔

۱۴۹۰- وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. سابقہ (۱۴۸۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۴۹۱- وَحَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال

يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. مسلم تحفة الاشراف (۳۲۵۲)

دے گا۔

۱۴۹۲- وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ الْقَسْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. مسلم تحفة الاشراف (۳۲۵۲)

حضرت جندب قسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے۔ پس کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل نہ ڈالے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل ڈالا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

۱۴۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. الترمذی (۲۲۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں اوندھے منہ جہنم میں ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

۴۷- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ

عذر کی بناء پر جماعت ترک کرنے کی رخصت

۱۴۹۴- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' یا رسول اللہ! میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے اور ان کے درمیان نالہ بہنے لگتا ہے جس کی وجہ سے میں ان کی مسجد میں نماز پڑھانے نہیں جا سکتا' یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور کسی جگہ پر نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو مصلّٰی بنا لوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا''۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح کو رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب کی اور میں نے آپ کو بلا لیا' آپ گھر میں داخل ہونے کے بعد بیٹھے نہیں' فرمایا تم کیا چاہتے ہو! میں کس جگہ نماز پڑھوں؟ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ میں نے مکان کی ایک

عَلٰى خَزِيْرٍ صَنَعْنَاهُ لَهٗ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِى الْبَيْتِ رِجَالٌ ذُوْعَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُلْ لَهٗ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهٗ وَ نَصِيْحَتَهٗ لِلْمُنَافِقِيْنَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِىْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِىَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِىْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهٗ بِذٰلِكَ.

سابقہ (۱۴۸-۱۴۹)

سمت اشارہ کیا' رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے' آپ نے دو رکعات نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے لیے قیمہ کا کھانا پکا رکھا تھا اسے کھلانے کے لیے آپ کو روک لیا (آپ کی زیارت کے سبب) محلّے کے تمام لوگ گھر میں آ گئے اور کسی کہنے والے نے کہا مالک بن دخشن کہاں ہے؟ کسی اور نے جواب دیا وہ منافق ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے ایسا نہ کہو کیا تم نہیں جانتے کہ اس نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے۔ حاضرین نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں کسی شخص نے کہا ہم اس کو منافقین کے ساتھ ملتے جلتے دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے (کلمہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے بنو سالم کے سردار حصین بن محمد سے محمود بن ربیع کی اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کر دی۔

۱۴۹۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ اَوِ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَفَرًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ اِنْ رَجَعْتُ اِلٰى عِتْبَانَ اَنْ اَسْاَلَهٗ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهٗ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ وَهُوَ اِمَامُ قَوْمِهٖ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِىُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَرَآئِضُ وَ اُمُوْرٌ نَرٰى اَنَّ الْاَمْرَ انْتَهٰى

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث حسب سابق ہے اور یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے کہا مالک بن دخشن یا دخیشن کہاں ہے؟ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایک ایسی جماعت میں بیان کی جس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی ہو گی! (یعنی لا الہ الا اللہ پڑھنے سے جہنم کا حرام ہونا) حضرت محمود کہتے ہیں پھر میں نے قسم کھائی کہ جا کر حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق کروں گا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ انتہائی بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور وہ اس وقت بھی اپنی قوم کے امام تھے' میں ان کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا اور ان سے یہی

اِلَیْھَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَغْتَرَّ فَلَا یَغْتَرَّ. سابقہ(۱۴۸-۱۴۹)

حدیث دریافت کی۔ انہوں نے مجھ سے وہ حدیث پہلے کی طرح بیان کر دی۔ زہری کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد بہت سی چیزیں فرض ہوئیں اور بہت سے احکام نازل ہوئے اور دین مکمل ہو گیا۔ پس جو شخص دھوکا کھانا نہ چاہتا ہو وہ دھوکا نہ کھائے (کہ فرائض ادا کیے بغیر محض کلمہ پڑھنے سے جنت میں چلا جائے گا۔ (سعیدی)

۱۴۹۶- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ دَلْوٍ فِیْ دَارٍ لَنَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثَنِیْ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَصَرِیْ قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ اِلٰی قَوْلِهٖ فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَیْنِ وَحَبَسْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی جَشِیْشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ زِیَادَةِ یُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ.

سابقہ(۱۴۸-۱۴۹)

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا وہ کلی کرنا یاد ہے جو آپ نے ہمارے مکان کے ڈول سے کی تھی۔ حضرت محمود بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے **حضرت عتبان بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری نظر کمزور ہو گئی ہے پھر** حدیث سابق یہاں تک بیان کی کہ آپ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی اور ہم نے کھانا کھلانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا' اور اس کے بعد کی زیادتی جو معمر اور یونس نے ذکر کی ہے بیان نہیں کی۔

۴۸- بَابُ جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِی النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰی حَصِیْرٍ وَخُمْرَةٍ وَ ثَوْبٍ وَ غَیْرِهِمَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ

جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنے اور پاک چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنے کا جواز

۱۴۹۷- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَیْكَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّیْ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ. البخاری(۳۸۰-۸۶۰) ابوداؤد(۶۱۲) الترمذی(۲۳۴) النسائی(۸۰۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی کھانا پکا کر دعوت کی' کھانا کھانے کے بعد آپ نے فرمایا: چلو میں تم کو نماز پڑھا دوں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک چٹائی لے کر آیا جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس کو پانی سے دھویا' پھر اس چٹائی پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوئے' اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی۔ رسول اللہ ﷺ ہم کو دو رکعت نماز پڑھانے کے بعد تشریف لے گئے۔

۱۴۹۸- وَحَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَ اَبُو الرَّبِیْعِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ شَیْبَانُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِیْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے اعلیٰ اور احسن اخلاق کے مالک تھے

الْتَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّيْ بِنَا قَالَ وَ كَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ.

البخاری (۶۱۲۹-۶۲۰۳-۵۵۸۷-۵۹۷۱) الترمذی (۳۳۳-۱۹۸۹) ابن ماجہ (۳۷۲۰)

بعض اوقات آپ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے تھے اور نماز کا وقت آ جاتا تھا تو جس چٹائی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اس کو اٹھانے کا حکم دیتے۔ اس کو صاف کر کے پانی سے دھویا جاتا پھر رسول اللہ ﷺ نماز پڑھاتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے' وہ چٹائی کھجور کے پتوں کی ہوتی تھی۔

۱۴۹۹- حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَ أُمِّيْ وَ أُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ أَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَ كَانَ فِيْ اٰخِرِ مَا دَعَا لِيْ بِهِ أَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَ بَارِكْ لَهُ فِيْهِ. النسائی (۸۰۱)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور گھر میں صرف میں' میری ماں اور خالہ ام حرام تھیں' آپ نے فرمایا: اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں حالانکہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہیں تھا' (ایک شخص نے ثابت سے پوچھا' رسول اللہ ﷺ نے حضرت انس کو کس جگہ کھڑا کیا تھا؟ ثابت نے بتایا اپنی دائیں جانب) پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم گھر والوں کے لیے دنیا اور آخرت کی ہر فلاح کے لیے دعا فرمائی۔ میری ماں نے کہا' یا رسول اللہ! انس آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس کے لیے خصوصی دعا فرمایئے' آپ نے میرے لیے ہر خیر کی دعا کی اور اخیر میں فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت اور برکت عطا فرما''۔

۱۵۰۰- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ أَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا. ابوداؤد (۶۰۹) النسائی (۸۰۲-۸۰۴) ابن ماجہ (۹۷۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور ان کی ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی اور بتایا کہ مجھے آپ نے دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔

۱۵۰۱- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ (۱۵۰۰)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ام المؤمنین سیدتنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور بعض اوقات سجدہ کرتے وقت آپ کا لباس مجھ سے ٹکراتا۔ آپ جانماز پر نماز پڑھا کرتے

اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَ اَنَا حِذَاءَهٗ وَ رُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ وَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَةٍ۔

تھے۔

البخاری (۳۳۳-۳۷۹-۵۱۸) ابوداؤد (۶۵۶) ابن ماجہ (۱۰۲۸)

۱۵۰۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔ الترمذی (۳۳۲) ابن ماجہ (۱۰۲۹-۱۰۴۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا آپ چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

۴۹- بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ وَ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ وَ كَثْرَةِ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَيْهَا

نماز با جماعت ادا کرنے‘ نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں دور سے آنے کی فضیلت

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَ صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَ ذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔

البخاری (۴۷۷) ابوداؤد (۵۵۹) الترمذی (۲۱۵) ابن ماجہ (۷۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا‘ گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے‘ کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص صرف نماز پڑھنے کے لیے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں جاتا ہے تو مسجد میں پہنچنے تک اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے‘ مسجد میں داخل ہونے کے بعد وہ جتنی دیر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اس کو نماز میں شمار کیا جاتا ہے اور فرشتے تمہارے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے‘ جب تک وہ شخص وضو توڑ کر فرشتوں کو ایذا نہ دے۔ فرشتے کہتے رہتے ہیں یا اللہ! اس پر رحم فرما‘ یا اللہ اس کو بخش دے! یا اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

۱۵۰۵- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ اَنَا عَبْثَرٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

زَكَرِيَّاءَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۳۳۴-۱-۱۲۴۰۱-۱۲۴۱۵)

۱۵۰۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مَجْلِسِهٖ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ وَاَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۴۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے اور وضو نہ توڑے اس کا نماز ہی میں شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں "اے اللہ! اس کو بخش دے اے اللہ! اس پر رحم فرما"۔

۱۵۰۷- **وَحَدَّثَنِيْ** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ فِيْ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ اَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُوْ اَوْ يَضْرِطُ. ابوداؤد (۴۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کا اس وقت تک نماز میں شمار رہتا ہے جب تک وہ جا نماز پر بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں یا اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما! حتیٰ کہ وہ شخص اٹھ کر چلا جائے یا وضو توڑ دے، رافع کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا وضو توڑنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا ریح خارج کر دے۔

۱۵۰۸- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ.

البخاری (۶۵۹) ابوداؤد (۴۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کے انتظار میں رہتا ہے اور نماز کے علاوہ کوئی اور چیز اسے گھر جانے سے مانع نہیں ہوتی اس کا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

۱۵۰۹- **حَدَّثَنِيْ** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فِيْ صَلٰوةٍ مَالَمْ يُحْدِثْ تَدْعُوْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور وضو نہیں توڑتا فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ! اس کو بخش دے یا اللہ! اس پر رحم فرما۔

۱۵۱۰- **وَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا. الترمذی (۳۳۰)

۵۰- بَابُ فَضْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

مساجد کی طرف چل کر آنے والے کی فضیلت

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي الْجَمَاعَةِ. البخاری (۶۵۱)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ نماز کا اجر اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور سے نماز پڑھنے آئے اس کے بعد اسے اجر ملتا ہے جو اس کے بعد دور سے آنے والا ہو' جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا انتظار کرے اس کا اجر اس سے زیادہ ہے جو اپنی نماز پڑھ کر سو جائے اور ابوکریب کی روایت میں باجماعت نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا عَبْثَرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ.

ابوداؤد (۵۵۷) ابن ماجہ (۷۸۳)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی نماز کبھی قضا نہیں ہوتی تھی۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ دراز گوش خرید لو جس پر سوار ہو کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے آسکو۔ اس نے کہا اگر میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہوتا تو یہ میرے لیے کوئی خوشی کی بات نہ تھی' میری نیت یہ ہے کہ گھر سے مسجد تک میرا آنا جانا لکھا جائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لیے جمع کر دیا ہے۔

۱۵۱۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ (۱۵۱۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصٰى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلٰوةُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ أَمَ وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری کا گھر مدینہ میں سب سے زیادہ دور تھا اور ان کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی نماز قضا نہیں ہوتی تھی' حضرت ابی کہتے ہیں ہمیں ان کی تکلیف کا احساس ہوا' میں نے ان سے کہا' اے فلاں! کاش تم ایک دراز گوش خرید لیتے جو تمہیں دھوپ اور حشرات الارض سے بچاتا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے قریب ہوتا'

فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ ذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ يَرْجُوْ فِيْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ.

سابقہ (۱۵۱۲)

مجھے ان کی یہ بات ناگوار گزری میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ آپ نے اس کو بلوایا اس نے آ کر یہی بیان کیا اور کہا میں اپنے آنے جانے کے اجر کی امید رکھتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں وہی اجر ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہے۔

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا اَبِيْ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ (۱۵۱۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۵۱۶- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّبِيْعَ بُيُوْتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر مسجد سے دور تھے' ہم نے ارادہ کیا کہ اپنے گھر بیچ کر مسجد کے قریب گھر خرید لیں' رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا اور فرمایا: تمہارے ہر قدم کے عوض ایک درجہ ہے۔

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۱۰۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ جگہ خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں' رسول اللہ ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا جی' یا رسول اللہ! ہمارا یہی ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں (دوبارہ فرمایا) اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔

۱۵۱۸- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ فَقَالُوْا مَا كَانَ يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۱۰۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے ساتھ جگہ خالی تھی تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا' نبی ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو فرمایا: اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا پھر ہمیں منتقل ہونے کی خواہش نہ رہی۔

۵۱- بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ تُمْحَى بِهِ الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتُ

نماز کے لیے چل کر آنے والے کے اجر کا بیان

۱۵۱۹- **حَدَّثَنِي** إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشٰى إِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ وَ كَانَتْ خُطُوَاتُهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً. مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۳٤۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کوئی فریضہ ادا کرنے کے لیے جائے تو اس کے ہر ایک قدم کے بدلے ایک گناہ معاف ہوگا اور دوسرے قدم سے ایک درجہ بلند ہوگا۔

۱۵۲۰- **وَحَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. البخاری (۵۲۸) الترمذی (۲۸٦۸) النسائی (٤٦۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر ایک دریا ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اس میں بالکل میل باقی نہیں رہے گا آپ نے فرمایا پانچ نمازوں کی ایسی ہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۱۵۲۱- **وَحَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِي ذٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ. مسلم، تحفۃ الاشراف (۲۳۱۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں پانچ نمازوں کی مثال اس وسیع اور رواں دریا کی طرح ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز پانچ مرتبہ اس دریا سے غسل کرتا ہو' راوی حسن نے کہا پھر اس کے بدن پر بالکل میل نہیں رہے گا۔

۱۵۲۲- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسَاجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ. البخاری (٦٦۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یا شام کو مسجد میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے لیے صبح یا شام کی ضیافت تیار کر رکھی ہے۔

۵۲- بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ

صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَیْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِیْرًا كَانَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ الصُّبْحَ اَوِ الْغَدَاةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَ كَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَیَضْحَكُوْنَ وَ یَتَبَسَّمُ

ابوداؤد (۱۲۹٤) النسائی (۱۳۵۷)

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! بہت' آپ جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے نہیں اٹھتے تھے۔ طلوع آفتاب کے بعد وہاں سے اٹھتے دراں حالیکہ لوگ آپس میں باتیں کرتے زمانہ جاہلیت کا تذکرہ کر کے ہنستے تھے اور آپ بھی مسکرا دیتے تھے۔

۱۵۲٤- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِیَّا كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا. ابوداؤد (٤۸۵۰)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے مصلّٰی پر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج اچھی طرح نکل آتا۔

۱۵۲۵- وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَقُوْلَا حَسَنًا. الترمذی (۵۸۵) النسائی (۱۳۵٦)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۰۰۰- بَابُ مَا رُوِیَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین جگہ مساجد ہیں

۱۵۲٦- وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ قَالَا نَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ هَارُوْنُ وَ فِیْ حَدِیْثِ الْاَنْصَارِیِّ حَدَّثَنِی الْحَارِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَسْوَاقُهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳٦۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ترین جگہ مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہ بازار ہیں

۵۳- بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

امامت کا مستحق

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ. النسائی (۷۸۱-۸۳۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین نمازی ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرے، اور امام بننے کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جسے قرآن کا زیادہ علم ہو۔

۱۵۲۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ (۱۵۲۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۵۲۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ جَمِيعًا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۴۳۳۴)

ایک دیگر سند بھی اس کی مثل منقول ہے۔

ف: اس حدیث میں تین آدمیوں میں سے ایک کو امام بننے کا حکم دیا ہے اور حدیث نمبر ۱۵۳۶ میں دو آدمی ہوں تو جماعت کا حکم دیا ہے اور احادیث سے یہی راجح ہے۔

۱۵۳۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا.

ابوداؤد (۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴) الترمذی (۲۳۵) النسائی (۷۷۹-۷۸۲) ابن ماجہ (۹۸۰)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کی امامت وہ شخص کرے جس کو سب سے زیادہ قرآن کا علم ہو، اگر قرآن مجید کے علم میں سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جس کو حدیث کا سب سے زیادہ علم ہو اور اگر علم حدیث میں سب برابر ہوں تو جس شخص نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو سب سے پہلے اسلام لایا ہو اور کوئی شخص کسی مقرر شدہ امام کے ہوتے ہوئے امامت نہ کرائے اور کسی کی مسند پر بلا اجازت نہ بیٹھے۔

۱۵۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْأَشَجُّ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

سابقہ (۱۵۳۰)

۱۵۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَ اَقْدَمُهُمْ قِرَآءَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَآءَتُهُمْ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِىْ اَهْلِهٖ وَلَا فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَجْلِسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ اَوْ بِاِذْنِهٖ. سابقہ (۱۵۳۰)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کی امامت وہ شخص کرے جو کتاب اللہ کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اور سب سے اچھی قرأت کرتا ہو اور اگر ان کی قرأت مساوی ہو تو وہ شخص امامت کرے جس نے ان میں سب سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں سب مساوی ہوں تو وہ شخص امامت کرے جس کی عمر سب سے زیادہ ہو۔ کسی کے گھر اور اس کی حکومت میں کوئی شخص امام نہ بنے' اور نہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر بیٹھے۔

۱۵۳۳- وَحَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا فَسَاَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ.

البخاری (۶۲۸_ ۶۳۰- ۶۳۱- ۶۵۸- ۶۸۵- ۸۱۹- ۲۸۴۸- ۶۰۰۸- ۷۲۴۶) ابوداؤد (۵۸۹) الترمذی (۲۰۵) النسائی (۶۳۳- ۷۸۰- ۶۳۴- ۶۶۸) ابن ماجہ (۹۷۹)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم' ہم عمر نوجوان' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس دن ٹھہرے' رسول اللہ ﷺ نہایت شفیق اور مہربان تھے آپ کو خیال ہوا کہ ہمیں گھر کی یاد ستا رہی ہوگی۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ تم گھر میں کن عزیزوں کو چھوڑ آئے ہو؟ ہم نے آپ کو بتلایا تو آپ نے فرمایا: اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ اور وہیں ٹھہرو اور انہیں دین سکھاؤ اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۱۵۳۴- وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ وَ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. سابقہ (۱۵۳۳)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی ہے۔

۱۵۳۵- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ لِىْ اَبُوْ قِلَابَةَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اَبُوْ سُلَيْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ نَاسٍ وَ نَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ وَ اقْتَصَّا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. سابقہ (۱۵۳۳)

حضرت مالک بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو سب ہم عمر جوان تھے۔ بقیہ حدیث مثل سابق ہے۔

۱۵۳۶- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ قَالَ اَنَا

حضرت مالک بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ میں اور

عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

سابقہ (۱۵۳۳)

میرا ساتھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ہم سے فرمایا: جب نماز کا وقت آئے تو تم اذان دینا اور اقامت کہنا اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۱۵۳۷- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ قَالَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ. سابقہ (۱۵۳۳)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے جس میں یہ زیادتی ہے کہ وہ دونوں قرأت میں برابر تھے۔

۵۴- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ مَحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهِ

قنوتِ نازلہ پڑھنے کا محل اور اس کا استحباب

۱۵۳۸- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا نَزَلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۳۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے سر اٹھا کر فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو کفار سے نجات دے، اے اللہ! (قبیلہ) مضر کو سختی سے روند ڈال اور ان پر حضرت یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ کی طرح قحط کے سال مسلط کر دے۔ اے اللہ! لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں، پھر ہمیں پتا چلا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی! "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ" تو آپ نے اس دعا کو ترک فرما دیا۔

۱۵۳۹- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

ایک اور سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے كَسِنِي يُوسُفَ تک روایت کیا ہے اس کے بعد اور کچھ نہیں

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

بیان کیا۔

البخاری (۶۲۰۰) ابن ماجہ (۱۲۴۴) النسائی (۱۰۷۲)

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلٰوةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيلَ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا. ابوداؤد (۱۴۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت (نازلہ) پڑھی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ کہنے کے بعد کھڑے ہو کر دعا فرماتے: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے' اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر کو سختی سے پامال کر دے۔ ان پر یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ جیسی قحط سالی نازل فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا کرنی چھوڑ دی۔ مجھ سے کہا گیا کیا تم نہیں دیکھتے وہ لوگ تو (خدا کے سامنے) پیش ہو گئے۔

۱۵۴۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَى قَوْلِهِ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. البخاری (۴۵۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ کہہ کر سجدہ سے پہلے یہ دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے' اس کے بعد کَسِنِیْ یُوْسُفَ تک اوزاعی کے مطابق روایت کیا اور اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کیا۔

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

البخاری (۷۹۷) ابوداؤد (۱۴۴۰) النسائی (۱۰۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے قریب نماز پڑھاؤں گا' پھر انہوں نے ظہر' عشاء اور صبح کی نماز پڑھائی اور ان میں قنوت کیا یعنی مسلمانوں کے لیے دعا اور کفار پر لعنت کی۔

۰۰۰- بَابٌ مِنْهُ

قنوتِ نازلہ کا بیان

۱۵۴۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ رَضِينَا عَنْهُ. البخاری (٢٨١٤-٤٠٩٥)

ﷺ نے تیس دن تک ان لوگوں کے لیے دعاء ضرر کی جنہوں نے اصحاب بیرِ معونہ کو شہید کر دیا تھا۔ آپ نے رعل' ذکوان' لحیان اور عصیہ کے خلاف دعاء ضرر کی جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ جو صحابہ بیرِ معونہ میں شہید ہوئے تھے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ:) "ہماری قوم تک یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہو گئے"۔ ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے بعد میں یہ آیت منسوخ ہو گئی۔

١٥٤٤- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا. البخاری (١٠٠١) ابوداؤد (١٤٤٤) النسائی (١٠٧٠) ابن ماجہ (١١٨٤)

محمد کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! کچھ عرصہ تک رکوع کے بعد۔

١٥٤٥- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَ يَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

البخاری (١٠٠٣-٤٠٩٤) النسائی (١٠٦٩)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک ماہ تک رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے خلاف دعائے ضرر فرمائی اور آپ نے فرمایا: عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

١٥٤٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلٰى بَنِي عُصَيَّةَ. ابوداؤد (١٤٤٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک ماہ تک رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جس میں آپ نے عصیہ کے لیے دعائے ضرر فرمائی۔

١٥٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ

عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا' رسول اللہ ﷺ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی ہے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے بتایا رکوع سے پہلے۔ میں نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد

فَقَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ.

البخاری (١٠٠٢-١٣٠٠-٣١٧٠-٤٠٩٦-٦٣٩٤)

دعائے قنوت پڑھی ہے۔ حضرت انس نے کہا رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک ماہ تک (رکوع کے بعد) قنوت پڑھی ہے جس میں ان لوگوں کے خلاف دعائے ضرر فرمائی جنہوں نے قراء صحابہ کو شہید کر دیا تھا۔

١٥٤٨- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتَلَتِهِمْ. سابقہ (١٥٤٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی لشکر کے لیے اتنا غمگین ہوتے نہیں دیکھا جتنا آپ ستر قراء صحابہ کے لیے غمگین ہوئے جو بیر معونہ کے دن شہید ہو گئے تھے' آپ ایک ماہ تک ان کے قاتلوں کے خلاف دعائے ضرر فرماتے رہے۔

١٥٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا حَفْصٌ وَ ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَيَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. سابقہ (١٥٤٧)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے اور بعض راویوں نے بعض کی روایت پر زیادتی کی ہے۔

١٥٥٠- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ.

النسائی (١٠٧٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک دعاء قنوت (نازلہ) پڑھی جس میں آپ رعل' ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیجتے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

١٥٥١- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦١٥)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

١٥٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ.

البخاری (٤٠٨٩) النسائی (١٠٧٦-١٠٧٨) ابن ماجہ (١٢٤٣)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک دعاء قنوت (نازلہ) پڑھی جس میں عرب کے کئی قبیلوں کے لیے دعائے ضرر فرمائی۔

١٥٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ نَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

ابوداؤد (١٤٤١) الترمذی (٤٠١) النسائی (١٠٧٥)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت (نازلہ) پڑھا کرتے تھے۔

١٥٥٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ. سابقہ (۱۵۵۳)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر اور مغرب میں قنوت (نازلہ) پڑھا کرتے تھے۔

١٥٥٥ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ ابْنِ إِيمَاءٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ.

مسلم (۶۳۸۱) تحفۃ الاشراف (۳۵۳۶)

خفاف بن ایما غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں فرمایا: اے اللہ! بنولحیان' رعل' ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی' اور (قبیلہ) غفار کی مغفرت فرما اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھ۔

١٥٥٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ إِيمَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ.

سابقہ (۱۵۵۵)

خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر فرمایا: (قبیلہ) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (قبیلہ) اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنولحیان پر لعنت کر اور رعل اور ذکوان پر لعنت کر پھر آپ نے سجدہ کیا۔ خفاف کہتے ہیں کہ کفار پر اسی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔

١٥٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ وَأَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ. سابقہ (۱۵۵۵)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں کفار پر اسی وجہ سے لعنت کیے جانے کا ذکر نہیں ہے۔

٥٥ - بَابُ قَضَاءِ الصَّلٰوةِ الْفَائِتَةِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا

قضاء نمازوں کی جلد ادائیگی کا استحباب

١٥٥٨ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ خیبر سے واپسی میں ساری رات سفر کرتے رہے حتیٰ کہ آخر شب کے وقت آپ پر نیند کا غلبہ ہوا' آپ اس وقت ٹھہر گئے اور حضرت بلال سے فرمایا: تم آج رات ہماری

لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ فَقَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرَى. ابوداؤد (۴۳۵-۴۳۶) ابن ماجہ (۶۹۶)

حفاظت کرو۔ حضرت بلال بقدر استطاعت نوافل پڑھتے رہے اور رسول اللہ ﷺ اور باقی صحابہ سو گئے۔ فجر کے قریب حضرت بلال نے مطلع فجر کی طرف متوجہ ہو کر اپنی اونٹنی سے ٹیک لگا لی اور انہیں نیند آ گئی پھر رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھلی نہ حضرت بلال کی نہ کسی اور صحابی کی یہاں تک کہ ان پر دھوپ آ گئی۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے (اور دھوپ دیکھ کر) گھبرا گئے اور فرمایا: اے بلال! حضرت بلال نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں میری روح کو بھی اسی ذات نے خوابیدہ کر دیا تھا جس نے آپ کی روح کریم کو سلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہاں سے کوچ کرو۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال کو (اذان اور) اقامت کا حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے صحابہ کو (قضاء) نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب نماز بھول جائے تو نماز یاد آتے ہی پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ:) "میری یاد کے لیے نماز قائم کرو" راوی یونس بیان کرتے ہیں کہ ابن شہاب اس آیت کو للذکری پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۵۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ. النسائی (۶۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اخیر شب میں قیام پذیر ہوئے اور ہم میں سے کوئی شخص بیدار نہیں ہوا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا' رسول اللہ ﷺ فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی لگام پکڑ کر یہاں سے روانہ ہو جائے کیونکہ جس جگہ ہم ٹھہرے وہاں شیطان (کا اثر) ہے' ہم نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے پانی منگا کر وضو کیا اور دو رکعت نماز (فجر کی سنتیں) پڑھی پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ نے فجر کی نماز (قضاء کر کے) پڑھائی۔

۱۵۶۰- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ خیبر سے لوٹتے وقت) ہم سے فرمایا کہ تم دوپہر سے لیکر رات تک سفر کرو گے اور کل صبح ان شاء اللہ پانی

إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَنَعَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَتَى كَانَ هٰذَا مَسِيرَكَ مِنِّي قُلْتُ مَا زَالَ هٰذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِينَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو

پر پہنچو گے' لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے بغیر سفر کرتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی اس وقت میں آپ کے پہلو میں تھا' رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آنے لگی جب آپ اپنی سواری پر جھکے تو میں نے جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا' حتیٰ کہ آپ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے پھر چلتے رہے یہاں تک کہ رات ڈھل گئی پھر آپ سواری پر جھک گئے تو میں نے جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا حتیٰ کہ آپ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ اخیر شب کا عمل ہو گیا آپ پھر سواری پر پہلی دو بار سے زیادہ جھک گئے قریب تھا کہ آپ گر پڑتے میں نے آپ کو سہارا دیا۔ آپ نے سر اقدس اٹھا کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا ابو قتادہ! آپ نے پوچھا تم کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں پوری رات اسی طرح آپ کے ساتھ چلتا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اسی طرح حفاظت کرے' جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں اور پوچھا کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا ایک سوار ہے پھر میں نے کہا ایک اور سوار بھی ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ راستہ سے ایک کنارے ہو گئے اور اپنا سر رکھ لیا اور فرمایا تم لوگ (جاگ کر) ہماری نماز (فجر) کا خیال رکھنا پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے درآں حالیکہ آفتاب آپ کی پیٹھ پر آ چکا تھا پھر ہم لوگ بھی گھبرا کر اٹھ پڑے۔ آپ نے فرمایا چلو سوار ہو کر یہاں سے نکل چلو ہم چل پڑے جب سورج بلند ہو گیا تو آپ سواری سے اترے اور میرے پاس جو وضو کا برتن تھا منگوایا۔ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے عام اوقات کی بہ نسبت کم مرتبہ پانی ڈال کر اس برتن سے وضو کیا پھر آپ نے حضرت ابو قتادہ سے فرمایا اس برتن کی حفاظت کرنا عنقریب اس میں ایک عجیب خبر ظاہر ہو گی' پھر حضرت بلال نے اذان کہی' رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز (سنت فجر) پڑھی اور صحابہ کو صبح کی (فرض) نماز اس طرح

بَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ وَقَالَ النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَاِنْ يُّطِيْعُوْا اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْشُدُوْا قَالَ فَانْتَهَيْنَا اِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ اَطْلِقُوْا اِلَى غُمَرِيْ قَالَ وَ دَعَا بِالْمِيْضَاَةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُبُّ وَ اَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَّاَى النَّاسُ مَا فِي الْمِيْضَاَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِيْ وَ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا قَالَ فَشَرِبْتُ وَ شَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ مَسْجِدِ الْجَامِعِ اِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اُنْظُرْ اَيُّهَا الْفَتٰى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَاِنِّيْ اَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ قَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ حَدِّثْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ قَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّ اَحَدًا حَفِظَهٗ كَمَا حَفِظْتُهٗ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۰۹۰)

پڑھائی جس طرح پہلے پڑھایا کرتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو گئے درآں حالیکہ ہم میں سے جو شخص ایک دوسرے سے سرگوشی کر رہا تھا کہ آج جو نماز ہم سے قضاء ہو گئی ہے اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لیے میری زندگی میں نمونہ نہیں پھر فرمایا کہ نیند میں کوئی تقصیر نہیں ہے تقصیر اس صورت میں ہے جب کوئی شخص (جاگتے میں) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے' جس کسی کو یہ صورت پیش آئے وہ بیدار ہونے کے بعد نماز پڑھ لے اور دوسرے دن نماز اپنے وقت پر پڑھے۔ پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کیا کیا ہوگا' پھر خود ہی فرمایا کہ لوگوں نے صبح کے وقت اپنے نبی کو نہیں دیکھا۔ ابوبکرؓ اور عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہیں' وہ تمہیں چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے آگے ہیں! اگر لوگ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی بات مان لیتے تو بہتر ہوتا۔ پھر ہم ان لوگوں کے پاس اس وقت پہنچے جب دن چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو گئی تھی' سب لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم تو پیاس سے ہلاک ہو گئے' آپ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہو گے' پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا' رسول اللہ ﷺ نے اس برتن سے پانی انڈیلنا شروع کیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ پانی صرف ایک برتن میں ہے تو سب اس برتن پر ٹوٹ پڑے۔ آپ نے فرمایا اطمینان کے ساتھ پانی پیو تم سب سیر ہو جاؤ گے! پھر لوگ مطمئن ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ پانی انڈیلتے رہے اور میں پانی پلاتا رہا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور صرف میں اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے پانی انڈیلا اور مجھ سے فرمایا پیو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب تک آپ پانی نہیں پئیں گے میں نہیں پیوں گا۔ آپ نے فرمایا قوم کو پانی پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے' چنانچہ میں نے پانی پی لیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پانی پیا۔ پھر سب لوگ پانی تک

آسودگی سے پہنچ گئے' راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رباح نے کہا میں جامع مسجد میں لوگوں سے یہی حدیث بیان کیا کرتا تھا۔ حضرت عمران بن حصین نے کہا: اے نوجوان! سوچو کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ اس رات کے سواروں میں' میں بھی شامل تھا۔ میں نے کہا پھر تو آپ اس حدیث سے بخوبی واقف ہو گئے انہوں نے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا پھر تو تم اپنی حدیثوں کو زیادہ جانتے ہو! پھر جب میں نے لوگوں کے سامنے پوری روایت بیان کی تو حضرت عمران بن حصین نے کہا میں بھی اس رات موجود تھا لیکن تم نے جس طرح اس واقعہ کو یاد رکھا ہے میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور نے بھی اس طرح یاد رکھا ہوگا۔

۱۵٦۱- وحدثني احمد بن سعيد بن صخر الدارمي قال نا عبيد الله بن عبد المجيد قال نا اسلم بن زرير العطاردي قال سمعت ابا رجاء العطاردي عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال كنت مع نبي الله ﷺ في مسير له فادلجنا ليلتنا حتى اذا كان في وجه الصبح عرسنا فغلبتنا اعيننا حتى بزغت الشمس قال فكان اول من استيقظ منا ابو بكر و كنا لا نوقظ نبي الله ﷺ من منامه اذا نام حتى يستيقظ ثم استيقظ عمر رضي الله عنه فقام عند النبي ﷺ فجعل يكبر و يرفع صوته حتى استيقظ رسول الله ﷺ فلما رفع راسه و راى الشمس قد بزغت فقال ارتحلوا فسار بنا حتى اذا ابيضت الشمس نزل فصلى بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف قال له رسول الله ﷺ يا فلان ما منعك ان تصلي معنا قال يا نبي الله اصابتني جنابة فامره رسول الله ﷺ فتيمم بالصعيد فصلى ثم عجلني في ركب بين يديه نطلب الماء وقد عطشنا عطشا شديدا فبينا نحن نسير اذ نحن بامراة سادلة رجليها بين مزادتين فقلنا لها اين الماء قالت ايهاه ايهاه لا ماء لكم قلنا فكم بين اهلك وبين الماء قالت مسيرة يوم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ایک رات ہم سفر کر رہے تھے جب اخیر شب کا عمل ہوا تو ہم سواریوں سے اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی (ہم سوتے رہے) حتیٰ کہ دھوپ نکل آئی۔ سب سے پہلے حضرت ابوبکر بیدار ہوئے۔ ہماری عادت تھی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک بیدار نہیں کرتے تھے جب تک آپ خود بیدار نہ ہوں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ قوی اور بلند آواز شخص تھے انہوں نے بیدار ہو کے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر با آواز بلند اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ آپ نے اپنا سر اقدس اٹھا کر سورج کی طرف دیکھا کہ وہ نکل چکا ہے تو آپ نے فرمایا یہاں سے کوچ کرو۔ ہمارے ساتھ آپ بھی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب دھوپ پھیل گئی تو آپ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ ایک شخص جماعت سے علیحدہ رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پاک مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا' اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی' پھر آپ

وَلَـبَـنَـةٍ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَتْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوتِمَةٌ لَهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ فَأَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا فَأُنِيخَتْ فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَاوِيَتِهَا فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشًا حَتَّى رَوِينَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَتَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتَ وَذَيْتَ فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. البخاری (۳۵۷۱)

نے چند سواروں کے ساتھ مجھے پانی کی تلاش میں بھیجا' اس وقت ہم سخت پیاس کی حالت میں جا رہے تھے' ناگاہ ہم نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے دونوں پیر لٹکائے ہوئے دو مشکیزے رکھے ہوئے سواری پر جا رہی تھی' ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا پانی بہت دور ہے تمہیں نہیں مل سکتا' ہم نے پوچھا تمہارے گھر سے پانی کتنی دور ہے؟ وہ کہنے لگی ایک دن کا راستہ ہے ہم نے اس سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو وہ کہنے لگی رسول اللہ (ﷺ) کون ہیں؟ پھر ہمارے پاس اس کو زبردستی لے جانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے اس کے احوال پوچھے تو اس نے وہی باتیں بتائیں جو ہمیں بتا چکی تھی نیز اس نے یہ بھی کہا کہ۔۔۔۔۔۔ اور اس کے کئی یتیم بچے ہیں' آپ نے اس کی سواری کو بٹھانے کا حکم دیا' سواری بٹھا دی گئی۔ آپ نے اس کے مشکیزوں میں کلی کی پھر سواری کو کھڑا کر دیا پھر ہم سب نے اس مشکیزہ سے پانی پیا' ہم چالیس پیاسے آدمی تھے جو سب سیر ہو گئے اور ہم نے اپنی سب مشکیں اور برتن بھر بھی لیے اور ہمارے جس ساتھی کو جنابت لاحق تھی اس کو غسل بھی کرا دیا گیا' مگر کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کے مشکیزے اسی طرح پانی سے بھرے ہوئے تھے' پھر آپ نے ہم سے فرمایا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لے آؤ' ہم لوگ بہت سے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں لے آئے آپ نے ان سب کو ایک تھیلی [ڈال؟] باندھ کر اس عورت سے فرمایا یہ چیزیں لے جاؤ اور اپنے بچوں کو کھلاؤ' اور یہ سمجھ لو کہ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ کمی نہیں کی ہے وہ عورت اپنے گھر پہنچ کر کہنے لگی آج میں انسانوں میں سے سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی' یا پھر وہ شخص اپنے دعوے کے مطابق نبی ہے آج اس کے ہاتھ پر ایسے ایسے نشانات ظاہر ہوئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وجہ سے [ہماری] بستی کو ہدایت عطا کی وہ عورت خود بھی مسلمان ہوئی [اور] اس کی بستی والے بھی مسلمان ہو گئے۔

۱۵۶۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلٰى مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. سابقہ (۱۵۶۱)

ایک شب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے صبح کے قریب آخری شب میں ہم لیٹ گئے اور اس وقت کسی شخص کو بھی آرام سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں تھی' پھر ہمیں دھوپ کی گرمی کے علاوہ اور کسی چیز نے بیدار نہیں کیا' ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی (اور وہ بلند آواز اور قوی شخص تھے) تو انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے' لوگوں نے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا' آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں' یہاں سے چل پڑو۔

۱۵۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ' أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ' عَنْ أَبِي قَتَادَةَ' قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ' فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ' اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِينِهِ' وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ' نَصَبَ ذِرَاعَهُ' وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۰۸۷)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات کو پڑاؤ کرتے تو اپنے دائیں پہلو لیٹتے اور اگر صبح سے تھوڑی دیر پہلے پڑاؤ ہوتا تو اپنے سر مبارک کو ہتھیلی پر رکھتے اور بازوؤں کو قائم رکھ کر لیٹتے تھے۔

۱۵۶۴- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي.

البخاری (۵۹۷) ابوداؤد (۴۴۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت یاد آ جائے (اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ) اس وقت پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ قتادہ نے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِي والی آیت پڑھی۔

۱۵۶۵- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ.

الترمذی (۱۷۸) النسائی (۶۱۲) ابن ماجہ (۶۹۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت حسب سابق منقول ہے مگر اس میں کفارہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۶۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی نماز کو بھول جائے یا

قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا. مسلم تحفة الاشراف (١١٨٩)

سو جائے اس کا یہی کفارہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

١٥٦٧- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ نَا الْمُثَنّٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ. مسلم تحفة الاشراف (١٣٢٩)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نیند کی وجہ سے کسی شخص کی نماز رہ جائے یا غفلت سے نماز قضاء ہو جائے تو اسے یاد آنے پر نماز پڑھ لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ:) میری یاد کے لیے نماز پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٦- كِتَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا

مسافرین کی نماز اور قصر کے احکام

١- بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا

مسافرین کی نماز اور قصر کے احکام کا بیان

١٥٦٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ.

البخاري (٣٥٠) ابوداود (١١٩٨) النسائي (٤٥٤)

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ سفر اور حضر میں نماز دو دو رکعت فرض ہوئی تھی، سفر میں نماز اپنے حال پر قائم رکھی گئی اور حضر میں زیادہ کر دی گئی۔

١٥٦٩- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى.

مسلم تحفة الاشراف (١٦٧٢٩)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو دو رکعت فرض کی تھی پھر حضر میں نماز پوری کر دی گئی اور سفر میں فرضیت سابقہ پر قائم رکھی گئی۔

١٥٧٠- وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الصَّلٰوةَ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنَّهَا تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. البخاري (١٠٩٠) النسائي (٤٥٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتداء میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی۔ سفر کی نماز برقرار رکھی گئی اور حضر میں نماز پوری کر دی گئی (راوی کہتے ہیں) میں نے عروہ سے دریافت کیا پھر حضرت عائشہ سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی وہی تاویل کی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔